وہ لڑکی جو سب سے الگ ہے
از قلم عائشہ زوالفقار
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وہ لڑکی جو سب سے الگ ہے

از قلم

عائشہ ذوالفقار

www.novelsclubb.com

A social romantic novel based on domestic violence

آخری کلاس کے ساتھ ہی چھٹی کی بیل ہو گئی تھی

"روحاء... جلدی آجا... جلدی" اس نے سرعت سے اپنی کتابیں بیگ میں گھسیڑیں اور فائل اٹھاتے ہوئے کھڑی ہو گئی

"روحاء..." دروازے سے باہر نکلنے کے بعد بھی اپنے پیچھے روحاء مغل کو نا پا کر اسے شدید جھنجھلاہٹ ہوئی تھی, وہ بھنا کر دوبارہ کلاس کی طرف آئی, روحاء میڈم بڑی فرصت سے کلاس پر اکٹر سے باتوں میں مصروف تھیں

"روحاء... وین نکل جائے گی" اس نے اسے بازو سے پکڑ کے کھینچا تھا

"ہاں بس آرہی تھی میں..." وہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے بولی اور اس کے پیچھے ہی باہر نکل آئی

مغرب ہونے میں کچھ ہی دیر باقی تھی, مبرہ اور روحاء دونوں ڈسٹرکٹ گریجوایٹ کالج سے بی ایس کمپیوٹر سائنس کر رہی تھیں

بھاگم بھاگ دونوں بس سٹاپ تک پہنچیں, وہی وین جس میں وہ دونوں روزانہ جاتی تھیں تیار کھڑی تھی

"بھائی سیٹ ہے...؟؟؟"مبرہ نے کنڈکٹر سے پوچھا

"باجی اج تسی لیٹ ہو گئے؟؟؟بس پھٹے تے ای جگہ وچی (بچ) اے"وہ بولا

"او بھائی یہ کیا بات ہوئی...؟؟ تمہیں جب پتہ ہے کہ ہم نے روز جانا ہوتا ہے تو ہماری سیٹ کیوں نہیں رکھی؟؟؟"روحاء کو تاؤ آگیا

"باجی مینوں لگا تسی آئے ہی نئیں اج..."وہ لڑکا شرمندہ سا ہو گیا

"گڑیا...بیٹے پھٹے پر بیٹھ جاؤ دونوں....آمنے سامنے "ڈرائیور بھی اتر آیا تھا

"نہیں...یہ کوئی جگہ ہے بیٹھنے کی...گھٹنے رگڑ کھا کھا کر چھل جائیں گے, اور اس پھٹے پر بھی تم نے چار سواریاں گھسیڑنی ہیں, ٹماٹر کی طرح کچومر نکل جائے گا

ہمارا... رہنے دو, ہم دوسری وین میں چلے جائیں گے" روحاء غصے سے کہتی ہوئی پیچھے کو ہٹ گئی

"روحاء... یار وقت دیکھ کتنا ہو گیا ہے.... کوئی بات نہیں, تھوڑا سا کمپرومائز کر لیتے ہیں" مبرہ اس کے کان میں گھسی

"نہیں... تو رہنے دے, آٹھ آٹھ مردوں کے بیچ میں بیٹھنے والا کمپرومائز نہیں کرنا ہم نے..." وہ بولی

"پچھلی وین آدھے گھنٹے بعد جائے گی" اسے بھی غصہ آ گیا

"بس میں چلے جائیں گے...."

"روحاء لیکن...."

"چپ کر جا... تو نے جانا ہے تو جا چلی جا, میں تو نہیں جا رہی" روحاء نے ایک دم کہہ دیا, ناچار وہ بھی خاموشی سے اس کے برابر آ کھڑی ہوئی

وہ وین پانچ منٹ بعد نکل گئی, بس بھی نا آئی, دوسری وین آدھے گھنٹے بعد چلی, ان

www.novelsclubb.com

دونوں کو گھر آتے آتے اچھا خاصا اندھیرا ہو گیا

"صرف بیس منٹ کا سفر تھا روحاء... ہم وقت پر گھر پہنچ جاتے, لیکن مجال ہے جو تو ذرا سا بھی کمپرومائز کرے تو..." مبرہ اسے سارا راستہ باتیں سناتی آئی تھی

"مبرہ... میں کبھی اپنے فیصلوں پر نہیں پچھتاتی چاہے وہ غلط ہی کیوں نا ہوں... نا ہی میری زندگی تیری طرح اگر مگر سے بھری ہوئی ہے... بندہ کمپرومائز تب کرے جب آپشن میں اور کچھ بھی نا ہو... ہمارے پاس دوسری وین کا آپشن تھا نا...؟؟؟" وہ صاف لہجے میں بولی تھی, مبرہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی

واقعی وہ شروع سے ایسی ہی تھی... اپنی مرضی کی مالک... بہت کم وہ اپنے فیصلوں سے پیچھے ہٹتی تھی, اسے ہر چیز بالکل ٹھیک ٹھاک چاہئے ہوتی تھی.... عام لڑکیوں کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر سمجھوتہ کرنا اس کی سرشت میں نہیں تھا

.....

ساجد مغل کے دو ہی بچے تھے... بڑا سعد مغل اور چھوٹی روحاء مغل

وہ خود ایک کمیشن شاپ چلاتے تھے, سعد نے بھی ڈسٹرکٹ بوائز کالج سے ہی میتھس میں بی ایس کیا تھا, تب روحاء فسٹ ائیر میں تھی, ساجد صاحب اسے کاروبار کی طرف لانا چاہتے تھے لیکن اس نے ایم ایس میں ایڈمیشن لے لیا, چھ ماہ پہلے ہی اس کا ایم ایس مکمل ہوا تھا اور اس نے اپنے ہی شہر میں ایک پرائیوٹ کوچنگ سینٹر کھول لیا تھا

"ابو... مجھے کچھ عرصے کے لئے ٹیوشن رکھنی ہے" رات کے کھانے پر روحاء نے مدعا عرض کر دیا

"بی ایس میں ٹیوشن کون پڑھتا ہے؟؟؟" سعد نے اسے گھورا

"ابو... دو, تین کورسز بہت مشکل ہیں, اگر سی گریڈ آ گیا تو ساری سی جی پی اے خراب ہو جائے گی" وہ بولی

"بیچاری کب سے کہہ رہی ہے... سعد رکھوا دے اسے کہیں ٹیوشن..." کوکب نے کہا

"اچھا میں مروان سے بات کرتا ہوں" وہ بولا

"مروان کون...؟؟؟؟ وہ سپیس اکیڈمی والے؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"ہاں وہی..."

"میں نے نہیں پڑھنا ان سے..." وہ تڑخ گئی

"اب کیا ہو گیا؟؟؟" سعد کی تیوری چڑھ گئی

"میں نے انٹر میں پڑھا ہے ان سے...ذرا بھی توجہ سے نہیں پڑھاتے" وہ بولی

"ابو تب اس کا ایم فل چل رہا تھا...اسی لئے زیادہ چھٹیاں کرتا تھا, گولڈ میڈلسٹ ہے وہ پنجاب یونیورسٹی سے, اتنے ڈھیر سارے سٹوڈنٹس ہیں اس کے پاس انٹر کے..." سعد نے کہا

"روحاء چل پڑھ کر تو دیکھ...ہو سکتا ہے اب اچھا پڑھانے لگ گیا ہو" ساجد مغل نے کہا, روحاء بس سعد کو دیکھ کر رہ گئی تھی

"میں بس ایک دن جاؤں گی...اگر سمجھ نا آئی تو دوبارہ مجھے کوئی فورس نا کرے"

وہ بھی آخر کو روحاء مغل تھی

.....

آج وہ دونوں نسبتاً جلدی کالج سے نکل آئی تھیں لیکن سٹاپ پر پہنچیں تو وین خالی...

"باجی اج تسی اینی چھیتی آ گئے..." کنڈکٹر کسی صورت راضی نہیں تھا

"تو اب کیا کریں...؟؟؟ واپس چلے جائیں؟؟؟" روحاء تڑخ پڑی

"نہیں باجی... ہن واپس کی جانا... بیٹھ جاؤ" اس نے سیٹ کی طرف اشارہ کر دیا,

وہ دونوں چپ چاپ اس میں بیٹھ کر اس کے بھرنے کا انتظار کرنے لگیں

"مبرہ تجھے ٹیوشن رکھنی ہے یار؟؟؟"

"کہاں...؟؟"

"سپیس اکیڈمی میں... صبح نو سے گیارہ تک" وہ بولی

"روحاء ویسے ضرورت تو نہیں ہے" مبرہ نے کہا

"ہاں تو ٹھہری انٹر کی کالج ٹاپر... تین سالوں کی سمیسٹر ٹاپر... تجھے بھلا کیا ضرورت...؟؟؟ضرورت تو مجھ جیسی نکمی کو ہے"روحاء نے کہا, مبرہ بس اسے کہنی مار کے ہنس دی تھی

"مبرہ وہ دیکھ... وہ رہا وہ لڑکا"ایک دم اسے ہوش آیا

"کونسا لڑکا...؟؟؟"

"وہی جو تجھ پر لائن مارتا ہے"روحاء کے کہتے ہی مبرہ کی آنکھیں پھٹ گئیں, اس کے فرشتوں کو بھی خبر نا تھی کہ کوئی اس پر لائن مار رہا تھا

"استغفراللہ... مجھ پر کون لائن مارنے لگا...؟؟؟"

"وہ لڑکا... میں نے اکثر نوٹ کیا ہے وہ تجھے ہی گھورتا رہتا ہے"وہ بولی

"کوئی شرم کر روحاء... تو بھی میرے ساتھ ہی چپکی ہوتی ہے... کیا خبر تجھے تاڑتا ہو... اور کیا خبر بیچارہ اندھا ہی ہو"مبرہ کلس گئی

"نا یار... اتنا پیارا لڑکا ہے... اندھا تو نا ہی ہو"وہ بڑے اشتیاق سے بولی تھی

"خدا کا خوف کر روحاء... ہر ہفتے تجھے کوئی نا کوئی پیار الگ جاتا ہے" وہ بولی

"تو پھر کیا ہوا... میری آنکھیں میری مرضی... جسے مرضی دیکھوں, اور مجھے تو جو اچھا لگے گا اس کی تعریف ضرور کروں گی.... چاہے کوئی لڑکا ہی کیوں نا ہو" وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

"چپ کر جا.. تیری باتیں سن کر شرم آتی ہے مجھے" روحاء نے اسے کہنی ماری تھی

.....

سعد خود اس کے ساتھ سپیس اکیڈمی آیا تھا, وہ اور مروان انٹر تک کلاس فیلوز رہے تھے, پھر بی ایس کے شروع ہوتے ہی دونوں کی راہیں الگ ہو گئیں

سعد نے میتھس کو چن لیا اور مروان لاہور چلا گیا, وہ واقعی اپنے ڈپارٹمنٹ کا گولڈ میڈلسٹ تھا

مروان مرزا... اسے وہ چھوٹی سی اکیڈمی شروع کیے ابھی کچھ عرصہ ہی ہوا تھا

"کیا حال ہے سعد...؟؟؟" وہ انہیں اکیڈمی کے دروازے پر ہی مل گیا

"تمہاری سٹوڈنٹ کو چھوڑنے آیا تھا..." سعد نے مسکراتے ہوئے کہا, روحاء اس کے برابر میں کھڑی تھی, مروان نے سر ہلاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا لمبے سے قد کی وہ اچھی خاصی خوبصورت لڑکی تھی, گرے رنگ کی بوتیک سٹائل شرٹ کے ساتھ جینز پہنے, سٹالر نما دوپٹہ سر پر سکارف کی صورت میں اوڑھے, پیروں میں گرے جوگرز پہنے, کندھے پر شولڈر بیگ لٹکائے... وہ بڑے اعتماد سے کھڑی تھی

"روحاء کا سیکینڈ لاسٹ سیمیسٹر ہے مروان... اسے کچھ سبجیکٹس میں پرابلم ہے... وہ روحاء تمہیں بتادے گی" سعد نے کہا

"ٹھیک ہے... روحاء آپ وہ سامنے والے آفس میں چلی جائیں" مروان نے کہا, روحاء سر ہلا کر آگے بڑھ گئی

"آجاؤ سعد... چائے پیتے ہیں" مروان نے کہا

"نہیں یار... پھر کبھی سہی" سعد نے کہا

"ٹیسٹ دینے جاؤ گے؟؟؟ جاب کے لئے؟؟؟" مروان نے پوچھا

"ہاں جانا تو ہے... قسمت تو آزما کر دیکھیں" سعد دھیرے سے مسکرایا تھا

.....

وہ بھی عام سا ہی ایک دن تھا... سیکینڈ لاسٹ سیمیسٹر کی ڈیٹ شیٹ آچکی تھی اور روحاء پوری طرح اپنے گریڈز بچانے کے درپے تھی

اسے مروان سے ٹیوشن لیتے ہوئے دو ہفتے گزر چکے تھے, حسب عادت کنڈکٹر ان دونوں کی دو سیٹیں رکھ کر کھڑا تھا, بس ایک ہی سیٹ باقی رہ گئی تھی

"کیسی جا رہی ہے تیری اکیڈمی؟؟؟" وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھیں

"ویری گڈ... مروان سر کافی اچھا پڑھاتے ہیں مبرہ" وہ بولی

"اور پتہ ہے زیادہ اچھی بات کیا ہے... وہ بس اپنے کام سے کام رکھتے ہیں, باقی میل ٹیچرز کی طرح زیادہ فری ہونے کی کوشش نہیں کرتے... اور زیادہ فنی بھی نہیں ہیں... سیریس رہتے ہیں.." روحاء نے کہا

"میں نے تو سنا تھا کہ لڑکیاں پڑھتی ہی نہیں ہیں ان سے..."مبرہ نے کہا

"ہاں ایسا ہی ہے....دراصل اتنے زیادہ پرسنیلٹڈ نہیں ہیں وہ, نارمل سا قد ہے...کبھی کبھی تو مجھے اپنے سے بھی چھوٹا ہی لگتا ہے..."روحاء کہتے ہوئے زور سے ہنسی تھی

"شرم کر تیرے ماسٹر جی ہیں..."مبرہ نے کہا

"تو یار میں نے کونسا پوسٹرز لگوا دیے ہیں ان کے...پوچھوں گی کسی دن کہ سر آپ کی ہائیٹ کتنی ہے؟؟؟"وہ باز نہیں آئی تھی

تبھی کنڈکٹر نے مبرہ کے سامنے والی سیٹ پر ایک مسافر کو بٹھا دیا

"او بھائی یہ کیا...؟؟؟"روحاء تڑخ گئی, وہ بیچارہ بیٹھتے بیٹھتے نیچے اتر گیا

"کی ہویا باجی...؟؟؟"

"مردانہ سواری کیوں بٹھا رہے ہو یہاں...؟؟؟"

"باجی جان دیو..ایک ہی سیٹ رہ گئی ہے...بس نکلتے ہیں"وہ بولا

"کسی لیڈی سواری کو بٹھاؤ یہاں... سمجھے "روحاء کو غصہ آگیا

"روحاء...اٹس اوکے, بس کر جا, پندرہ منٹ سے بیٹھے ہیں ہم یہاں "مبرہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی

"لیکن یار..."

"چپ...میرے سامنے بیٹھ رہا ہے نا... تیرے سامنے تو نہیں, چپ کر جا...گھر جانا ہے یا نہیں "عام طور پر مبرہ کو جلدی غصہ آتا تو نہیں تھا لیکن....جب آجاتا تھا تو وہ روحاء مغل کو بھی خاموش کروا دیتی تھی, اب بھی وہ بس مبرہ کو گھور کر رہ گئی

"اب میرے لئے کیا حکم ہے؟؟؟ بیٹھ جاؤں؟؟؟"وہ تئیس چوبیس سال کا اچھا خاصا خوش شکل لڑکا تھا

"بیٹھ جائیں "مبرہ کے کہتے ہی وہ اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا

سارا راستہ روحاء اسے قہر بار نظروں سے گھورتی آئی تھی

"روحاء...اسے گھورنا بند کر دے, وہ بھی بار بار ہمیں ہی دیکھ رہا ہے "مبرہ نے

اسے زور سے کہنی ماری تھی

"او بھائی صاحب... یہ اپنے لکڑی جیسے گٹھنے ذرا کلوز کر لو..." روحاء اور اس کی زبان... توبہ

"اب کلوز کر کے کیا پیٹ سے جوڑ لوں؟؟؟" وہ بھی بول ہی پڑا

"تمیز کے ساتھ... اوکے؟؟؟" روحاء تڑخ کر بولی تھی

"خدا کا واسطہ ہے تجھے... چپ ہو جا" مبرہ نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں, وہ مارے باندھے ہی خاموش ہوئی

کچھ دیر بعد مبرہ نے ایک نظر سے دیکھا

سکائی بلو شرٹ کے ساتھ نیوی بلو پینٹ پہنے, آستینیں کہنیوں تک موڑے, گلے میں کارڈ لٹکائے, وہ پوری طرح اپنے موبائل میں گم تھا, ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ اس کا چہرہ کافی وجیہہ لگ رہا تھا, قد بھی ٹھیک ٹھاک ہی تھا, مبرہ کے یوں مسلسل دیکھنے پر اس نے نظریں اٹھائیں... وہ گڑبڑا کر شیشے کی طرف منہ موڑ گئی

تھی

.....

وہ دونوں ایک دوسرے کے دیرینہ دوست تھے...بلکہ لنگوٹیا کہیں تو زیادہ ٹھیک ہو گا, پچھلے پچیس سالوں سے وہ دونوں ایک ساتھ وکالت کر رہے تھے, دونوں نے ایک ساتھ ایمرسن کالج سے ایل ایل بی کیا تھا, دونوں ایک دوسرے کی شادیوں میں بھی پیش پیش رہے تھے, وہ اور بات تھی کہ ان کی بیویاں ایک دوسرے سے اتنی زیادہ گھل مل نہیں سکی تھیں لیکن ان دونوں کی آپس کی یاری ہمیشہ سے ہمیشہ تک تھی

www.novelsclubb.com

اس دن بھی وہ دونوں ایک ساتھ چائے کا دور چلائے بیٹھے تھے جب بات چلتے چلتے بچوں کے رشتوں پر آن رکی

"مروان کا ٹیسٹ ہو گیا؟؟؟"ایڈووکیٹ حسیب خان نے پوچھا

"ہاں یار...اب انٹرویو دینے جائے گا"ایڈووکیٹ مرزا کاشف مروان کے والد

محترم تھے

"اللہ پاک کامیاب کرے..." حسیب خان نے کہا

"مروان کی بڑی فکر رہتی ہے مجھے کاشف... شروع سے ہی وہ لڑکا بڑی ریزروسی طبیعت کا رہا ہے, بس اپنے خول میں بند رہنا... اوپر سے قد کاٹھ اور ڈیل ڈول بھی بس گزارے لائق ہی ہے..." کاشف مرزا نے کہا

"کاشف یار تم لوگوں نے خوامخواہ ہی اسے احساس کمتری کا شکار کیا ہوا ہے, اب ہر لڑکے کا قد تو چھ فٹ سے نکلتا ہوا نہیں ہوتا... اچھا بھلا قد ہے مروان کا... نوکری ملتے ہی دیکھنا صحت بھی اچھی ہو جائے گی" حسیب خان نے کہا

"خدا کرے ایسا ہی ہو..." کاشف مرزا زیادہ پرامید نہیں تھے

ان کے چار بچوں میں مروان سب سے چھوٹا تھا, بڑے دونوں بیٹے اچھا قد کاٹھ نکال گئے تھے, دونوں کی فوج میں سلیکشن ہو گئی, ان دونوں سے چھوٹی ایک بیٹی تھی جس کی منگنی ہو چکی تھی اور سب سے چھوٹا مروان تھا... بظاہر اس لڑکے میں

کوئی کمی نہیں تھی, وہ اپنے دونوں بڑے بھائیوں سے زیادہ ذہین تھا, لیکن بس اپنی جسامت کی وجہ سے وہ فوج میں سلیکٹ نہیں ہو سکا تھا

وہ پنجاب یونیورسٹی سے کمپیوٹر سائنس میں گولڈ میڈلسٹ تھا, پانچ فٹ, پانچ انچ قد کے ساتھ وہ دیکھنے میں اچھا خاصا تھا لیکن.... المیہ یہ کہ وہ کاشف مرزا کے باقی تینوں بچوں کی طرح نہیں تھا

"تیرا تو پھر بیٹا ہے نا کاشف.... مجھے خدا نے بیٹی دے کر آزمایا ہے, تین بیٹوں کے بعد مبرہ میری اکلوتی بیٹی ہے... مروان والے سارے مسائل اس کے ساتھ بھی ہیں لیکن... میں نے ہمیشہ اسے یہ ہی کہا کہ وہ بالکل پرفیکٹ ہے..." حسیب خان نے کہا

"حالانکہ تلخ ترین حقیقت یہ ہی ہے کہ وہ پرفیکٹ نہیں ہے... مروان تو پھر لڑکا ہے... کسی نا کسی طرح گزارہ کر لے گا لیکن مبرہ ایک لڑکی ہے کاشف... اور آنیوالے وقت میں مجھے اس کے رشتے کے لیے کتنا خوار ہونا پڑے گا یہ مجھے ہی پتہ

ہے "حسیب خان نے کہا

"حسیب...تجھے مبرہ کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یار...وہ میری بیٹی ہے...اور اگر تو مروان کی ہر کمی کو نظر انداز کر سکے تو وہ تاعمر میری بیٹی ہی رہے گی "کاشف مرزا نے بابانگ دہل کہا تھا

"مروان کی مرضی نا ہوئی تو؟؟؟"

"کیوں نہیں ہو گی...؟؟؟اس کی شادی مبرہ سے ہی ہو گی "کاشف مرزا نے ان کی ساری پریشانی لمحوں میں ختم کر دی تھی

.....

ساتویں سمیسٹر کا رزلٹ آچکا تھا

اور رزلٹ ہر بار کی طرح وہی تھا جو پہلے سمیسٹر سے چلا آرہا تھا,روحاء کی ہر ممکن محنت اور ٹیوشن کے باوجود مبرہ اس سے آگے تھی,اس کا ہر پیپر میں اے گریڈ تھا

"کمینی تو آج مجھے بتا کر گھر جائے گی کہ تو کھاتی کیا ہے؟؟"روحاء نے اس کی گردن

www.novelsclubb.com

دبوچ لی تھی

"تو میری گردن چھوڑے گی تو تجھے بتاؤں گی" اس بیچاری کا سانس بھی بند ہو رہا تھا, روحاء نے بڑی مشکلوں سے اسے چھوڑا, مبرہ کا کھانس کھانس کر برا حال تھا

"چل طاہر صاحب سے مل آئیں..." طاہر گوہر ان کے سپر وائزر اپائنٹ ہوئے تھے, وہ بوائز گریجوایٹ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر تھے

وہ دونوں اسی وقت پیدل مارچ کرتے ہوئے بوائز کالج پہنچیں, سارا راستہ روحاء اسے مکے اور کہنیاں مارتی آئی تھی

طاہر گوہر انہیں اپنے آفس میں ہی مل گئے تھے, روحاء نے اپنا اور مبرہ کا تعارف کروایا

"کیا CGPA ہے آپ کی؟؟؟" انہوں نے پوچھا, روحاء نے بتا دیا

"کس فیلڈ میں زیادہ انٹرسٹ ہے آپ کا؟؟" انہوں نے پھر پوچھا, روحاء بتاتی چلی گئی, مبرہ بس خاموش سی اس کے ساتھ کھڑی تھی

اور ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا... میٹرک سے وہ دونوں ساتھ تھیں اور ہمیشہ روحاء اس پر ڈومینیٹ کر جاتی تھی

ایگزامز کے علاوہ چاہے کوئی بھی فیلڈ ہو, کلاس روم ڈسکشن ہو, کوئی پریزینٹیشن ہو, کوئی پراجیکٹ ہو, کوئی فنکشن ہو, کلاس پارٹیز ہوں... کچھ بھی ہو

مبرہ حسیب خان ہمیشہ کسی نا کسی کونے میں خاموش کھڑی ہی ملتی تھی, یا پھر روحاء سے دو قدم پیچھے.. ہمیشہ اس سے دو قدم پیچھے

دراصل وہ ان لاتعداد لڑکیوں میں سے ایک تھی جن کے پاس ظاہری خوبصورتی نام کا انتہائی خطرناک ہتھیار نہیں ہوتا... وہ ایک عام سی شکل وصورت کی نارمل سی لڑکی تھی, اسے ایک نظر دیکھ کر کوئی بھی نہیں مانتا تھا کہ وہ اپنے بیچ کی ٹاپر تھی, وہ تین بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی

یہ بات نہیں تھی کہ وہ پراعتماد نہیں تھے, اگر روحاء نا بھی ہوتی تب بھی وہ بی ایس ضرور کرتی, لیکن روحاء کے مقابلے میں اسے اپنی تمام تر خامیوں کا احساس تھا

اور اس کے مقابلے میں روحاء ایک شہزادی تھی, بہت خوبصورت... بہت پر اعتماد, سب پر چھا جانے والی, وہ جب بولتی تو پھر کسی کو بولنے نہیں دیتی تھی

اب بھی طاہر گوہر کے آفس میں کھڑی وہ مکمل طور پر نظر انداز ہو چکی تھی

دفعتاً ان کے آفس کا دروازہ کھلا

"سر جی... چائے کے لئے بلا رہے ہیں" کسی نے اندر آتے ہوئے کہا تھا, مبرہ اسے پہچان گئی

وہ وہی تھا... جو اس دن عین اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ کر گیا تھا

جو بھی تھا... وہ مبرہ کو بھولا نہیں تھا, اور آج اسے یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر اسے ایک انجانی سی خوشی ہوئی تھی

"بس آ رہا ہوں... ٹھیک ہے گرلز... کام شروع کریں پھر" طاہر گوہر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا, مبرہ نے پھر نظر بچا کر اسے دیکھا

آج وہ بلیک پینٹ کے ساتھ وائیٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا, آج کفوں پر بٹن بند تھے,

گلے میں کارڈ لٹک رہا تھا

"یہ یقیناً یہاں پڑھاتا ہو گا" مبرہ نے دل ہی دل میں سوچا تھا

.....

وہ اس دن روحاء کے گھر آئی تھی, اس کے نوٹس روحاء کے پاس رہ گئے تھے جن سے اسے دو دن بعد ہونے والا مڈ ٹرم کا پیپر تیار کرنا تھا

وہ ٹی وی لاؤنج میں آتے ہی ٹھٹھک گئی, سعد نہ جانے کونسے وقت کا کھانا کھا رہا تھا

"اسلام علیکم..."

"وعلیکم السلام... آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا

"روحاء کہاں ہے؟؟؟"

"روحاء... مبرہ آئی ہے" سعد نے اسے آواز دی تھی

"مبارک ہو مبرہ... روحاء نے بتایا کہ آپ نے ایک بار پھر سمیسٹر ٹاپ کیا ہے" وہ بولا

"جی تھینک یو..." وہ بولی

"بیٹھو... کھانا کھالو"

"نہیں میں کھا کر آئی ہوں... ویسے آپ کس وقت کا کھانا کھا رہے ہیں؟؟؟" اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھ ہی لیا

"بس میرا لنچ اور ڈنر اکٹھا سا ہی ہو جاتا ہے... جب سے کوچنگ شروع کی ہے بڑی مصروفیت ہو گئی ہے" وہ بولا, مبرہ بس اس کی سنتی رہی

"مبرہ... میں آپ کو ایڈوانس میں بتا رہا ہوں, بی ایس ہوتے ہی میرا کوچنگ سینٹر جوائن کرنا ہے... اوکے؟؟؟" سعد نے کہا

"لیکن... میرا کوئی تجربہ نہیں ہے"

"وہ خود بخود آ جائے گا..." وہ بولا, تبھی روحا اس کے نوٹس اٹھائے آ گئی, مبرہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

سعد نے اب ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی, وہ لان کے سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ

www.novelsclubb.com

بڑے سلیقے سے سر پر اوڑھے ہوئے تھی, آنکھوں پر چشمہ لگا ہوا تھا, پیروں میں کینوس شوز پہنے ہوئے تھے

حالانکہ اس میں ایک بار دیکھنے کے بعد بار بار دیکھنے والی کوئی بات نہیں تھی لیکن سعد مغل نے اسے دوبارہ بھی دیکھا...اور تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ روحاء کے ساتھ اوپر نہیں چلی گئی

دل ہمیشہ کی طرح پھر سے ذرا سا باغی ہو گیا تھا

.....

"کیسا رہا آپ کا رزلٹ روحاء؟؟" وہ آج کافی دنوں بعد اکیڈمی آئی تھی, مروان نے اسے آفس میں ہی بلا لیا تھا

"جیسا ہمیشہ ہوتا ہے" وہ پھیکا سا مسکرا دی

"کیا مطلب؟؟؟"

"مطلب میری بیسٹ فرینڈ نے اس بار بھی ٹاپ کر لیا ہے" وہ بولی

"یعنی وہ آپ سے زیادہ ذہین ہے؟؟؟" مروان کو لگا شاید اسے حسد آجائے لیکن روحاء مغل میں اگر کچھ نہیں تھا... تو وہ شاید حسد ہی تھا

"سر وہ شروع سے بہت ذہین ہے...She is a topper always" وہ بولی, مروان بس سر ہلاتا رہا

کچھ دیر بعد وہ فارغ ہو گئی تھی, تبھی اس کے آفس کا دروازہ کھلا

"ارے ولید.... آجا یار" وہ بڑی گرمجوشی سے اس سے ملا, روحاء نے اسے پہچان لیا تھا

"ٹھیک ہے روحاء... آپ جائیں" مروان کے کہتے ہی وہ باہر نکل آئی لیکن دل میں کھد کھد شروع ہو گئی تھی کہ وہ آخر تھا کون....؟؟؟

دس منٹ بعد اس نے اسے مروان کے آفس سے نکلتے دیکھا, اس کے نکلتے ہی وہ دوبارہ اس کے آفس کی طرف چلی گئی

"سر یہ کون تھے...؟؟؟"

"روحاء یہ ولید احمد ہے... میرا دوست, کل سے یہ انگلش کے لئے آیا کرے گا...

فی الحال یہ ڈسٹرکٹ بوائز کالج میں ہوتا ہے" وہ بولا, وہ بس سر ہلاتی چلی گئی تھی

اتفاقاً اگلی صبح ہی وہ ان سے اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا, روحاء تو اسے دیکھتے ہی مبرہ کے کان

میں گھس گئی, الف سے لیکر ے تک اس نے سارا بائیوڈیٹا مبرہ کو بتا دیا تھا

.....

مروان کی لیکچرشپ سلیکشن ہو گئی تھی, سعد سلیکٹ نہیں ہو سکا تھا, کاشف مرزا

بے پناہ خوش تھے, مروان کی جانب سے یہ پہلی خوشی تھی جو انہیں ملی تھی

وہ خود مٹھائی کا ڈبہ لیکر حسیب خان کے گھر آئے

"بہت بہت مبارک ہو کاشف..." حسیب خاں بھی سن کر بہت خوش ہوئے

"اب اس مٹھائی کے ساتھ چائے بنوا لے حسیب..." انہوں نے کہا, کچھ ہی دیر

میں مبرہ چائے لے آئی

"مبارک ہو آپ کو انکل..." وہ بولی

"شکریہ میرا بیٹا...."کاشف مرزا نے کھڑے ہو کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

کافی دیر تک وہ دونوں خوش گپیوں میں مصروف رہے

"انکل ابھی جانا نہیں ہے... میں کھانا لگانے لگی ہوں"مبرہ چائے کے برتن

اٹھانے آئی تھی

"نہیں بیٹا... جب تمہارے بی ایس کی مبارک دینے آؤں گا تب کھانا کھا کر جاؤں

گا, ابھی نہیں"کاشف مرزا نے کہا

مبرہ کو دیکھ کر ایک بار پھر انہوں نے حسیب خان کو آنکھوں سے اشارہ کر دیا تھا

رات کو سونے لیٹے تو انہوں نے اپنی خواہش کا اظہار فرحت بیگم سے بھی کر دیا

"میں تو کہتی ہوں ایک بار مروان سے پوچھ لیں..."وہ بولیں

"ہاں پوچھ لوں گا... وقت آنے پر, اور بھلا مروان کو کیا اعتراض ہو گا...؟؟؟ اگر

اس نے کسی کو پسند کرنا ہوتا تو یونیورسٹی میں دو سال گزار کر آیا ہے, تبھی کر لیتا"وہ

بولے

"پھر بھی مرزا صاحب... لڑکا ہے وہ, سو پسند ناپسند ہوتی ہے" فرحت نے کہا تھا

"ہاں میں بات کروں گا مروان سے, ذرا مبرہ کا بی ایس ہو جائے" وہ بالکل مطمئن تھے

.....

اب تو جیسے معمول بن گیا تھا, تقریباً ہر دوسرے, تیسرے دن ہی وہ نظر آ جاتا, کبھی کالج جاتے ہوئے, کبھی کالج سے واپس آتے ہوئے, کبھی بوائز کالج میں...

روحاء کی زبانی اسے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ وہ مروان مرزا کی اکیڈمی میں پڑھاتا تھا

رفتہ رفتہ ایک عجیب سی صورتحال بن گئی, مبرہ کو اس کی عادت سی ہونے لگی, وہ جانے انجانے میں روز ہی اس کا انتظار کرنے لگی, کالج آتے جاتے بس اس کی نظریں متلاشی سی ہوئی رہتیں تھیں

اور جس دن وہ نظر آ جاتا, اس دن وہ ضرورت سے زیادہ ہی کھل جاتی تھی, ایویں مسکرائے جاتی, بات بات پر ہنس پڑتی, اور اگر اسے دیکھے بنا دو, چار دن گزر

جاتے... تو روم روم میں اداسی سی گھلنے لگتی تھی

وہ کہ جس نے کبھی ڈائری نہیں لکھی تھی, رومینٹک فلمیں نہیں دیکھی تھیں, ڈائجسٹ نہیں پڑھے تھے... وہ خشک سی لڑکی دھیرے دھیرے رنگین ہونے لگی تھی, اب وہ اپنے سفید یونیفارم پر ضرورت سے زیادہ توجہ دینے لگی تھی, ہر روز کالج سے آکر دھوتی, پھر پورا آدھا گھنٹہ لگا کر استری کرتی, روز جوتے پالش کرتی, روحاء سے اس نے بڑا سٹائلش سا سکارف بھی باندھنا سیکھ لیا تھا, سکارف کے ساتھ دوپٹہ اوڑھ لیتی

جس دن وہ نظر آجاتا, اس دن کی ساری روداد ڈائری پر لکھتی, سفید صفحوں پر بس اس کا نام ہی لکھے جاتی, اس کے نام سے پیارا تو اب کوئی نام ہی نہیں تھا, اس کی صورت سے بڑھ کر تو اب کوئی حسین ہی نہیں تھا, اسے اس کے کپڑوں کے رنگ زبانی یاد ہو گئے تھے

سکائی بلو شرٹ... نیوی بلو پینٹ

وائیٹ شرٹ... بلیک پینٹ

کریم شرٹ.... گرے شرٹ

اور نہ جانے کیا کچھ...اس کے کف لنکس کے ڈیزائن,اس کے جوتوں کا رنگ,

اس کا بولنا,ہنسنا, مسکرانا, بات کرنا

بس دن رات یہ ہی ذہن میں گردش کرنے لگا تھا,نوٹس کھولتی تو سب سے پہلے

اسی کی تصویر نظر آنے لگتی تھی

اور روحاء...اس کی آٹھ سالوں کی سنگی ساتھی,اسے بھلا کیسے نا پتہ چلتا...؟؟؟

وہ تاڑ گئی تھی کہ مبرہ کے ساتھ کوئی تو مسئلہ چل رہا تھا, کبھی ضرورت سے زیادہ ہی

باتیں کرنے لگتی, کبھی بالکل ہی اوں آں میں جواب دیئے جاتی

"تجھے ہو کیا گیا ہے؟؟؟" وہ اس سے پوچھ پوچھ کر تھک گئی تھی

اس دن بھی دو کلاسز کے بعد ان کی تیسری کلاس فری تھی, وہ دونوں طاہر گوہر کو

اپنی پراگریس چیک کروانے چلی گئیں, وہاں پہنچتے ہی مبرہ کی نظریں کھوجیوں کی

طرح ولید کو ڈھونڈنے لگی تھیں, ساری ڈسکشن روحاء نے ہی کی, وہ تو بس ان کے آفس کے بند شیشوں سے باہر دیکھتی رہی

"مبرہ... یار یہاں قریب ہی میں ایک سائکیٹرس کا بورڈ دیکھا تھا میں نے... اب ہم نے وہاں جانا ہے" روحاء نے کہا

"اچھا..." وہ غائب دماغی سے بولی تھی, روحاء نے یکلخت اسے بازو سے پکڑا

"مبرہ... بھلا میں نے ابھی کیا کہا ہے؟؟؟" اس بے پوچھا, مبرہ بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے سے دیکھے گئی, اسے نہیں پتہ تھا کہ روحاء پچھلے کئی منٹ سے اسے کیا کچھ کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"مبرہ... میری جان کیا ہوا ہے؟؟؟" روحاء کے کہتے ہی اس کی آنکھیں بھر آئیں

"مبرہ....." وہ دم بخود رہ گئی

"روحاء.. میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے... سر میں درد ہے" وہ بولی

"چل گھر چلیں..." حالانکہ ابھی ایک کلاس رہتی تھی لیکن روحاء خاموشی سے

اس کے ساتھ سٹاپ تک آ گئی

"مبرہ... یار کوئی ایشو ہے تو ڈسکس کر لے, ہم آٹھ سالوں سے دوست ہیں یار.."

وہ راستے میں بھی اس سے پوچھتی آئی, لیکن مبرہ بس اسے ٹال گئی

گھر آتے ہی وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی, دل خوامخواہ ہی بھر بھر کر آ رہا تھا,

سینے پر بھی عجیب سا کھچاؤ محسوس ہو رہا تھا, رات تک ٹینشن سے اس کے اچھے

خاصے مسلز کھنچ گئے

"مبرہ بیٹے کیا ہوا؟؟" عابدہ بیگم اسے کھانے کا کہنے آئیں تو وہ تکئے میں منہ دیئے رو

رہی تھی

www.novelsclubb.com

"امی... میرا سارا جسم دکھ رہا ہے" وہ بولی, عابدہ نے اسی وقت اسے اس کے

چھوٹے بھائی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس بھیج دیا

سبھی گھر والوں نے اس کی طبیعت خرابی کو سفر اور پڑھائی کی وجہ ہی سمجھا... ظاہر

ہے وہ دھان پان سی لڑکی اپنے اعصابوں کو کتنا مضبوط رکھتی؟؟؟

اگلے دن اس نے چھٹی کر لی, روحاء کی کئی بار کال آئی لیکن بس اس نے طبیعت خراب کا ایک میسیج کر دیا

دل بڑا اداس اداس سا تھا

وہ رات بھی جیسے تیسے گزر گئی

شائد آپ سب کو لگے کہ یہ ایک فینٹیسی ہے... کسی کو دیکھ کر اس پر دل آ جانا... لیکن یہ ایک ایسا نقطہ ہے جہاں سے کبھی نا ختم ہونے والی کہانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے, اس نقطے سے معاشرے کا اسی فیصد بگاڑ شروع ہوتا ہے, اس نقطے سے ہمارے معاشرے کی لڑکیاں کئی حصوں میں بٹ جاتی ہیں

یہ وہ نقطہ ہے جسے سو کالڈ محبت کا نام دیا جاتا ہے... دل لگی, ٹائم پاس, کرش... کچھ بھی

کبھی کبھار یہ ایک بار ہوتا ہے, کبھی دو بار... اور کبھی بار بار

یہ وہ نقطہ ہے جو تقریباً ننانوے فیصد لڑکے لڑکیوں کی زندگی میں آتا ہے... چاہے

جس بھی موڑ پر آئے, چاہے جس بھی عمر میں آئے, چاہے جس بھی نہج پر آئے شدت سے آئے, یا ہلکا پھلکا آئے, تھوڑے عرصے کے لئے آئے, یا لمبے عرصے کے لئے آئے

سادہ الفاظ میں ہم اسے دل کا ایک عارضہ کہہ سکتے ہیں... اور یہ عارضہ پندرہ سے چالیس سال کی عمر کے درمیان کبھی بھی لاحق ہو سکتا ہے, علامات صاف ظاہر ہیں... ہر پل اداسی, مایوسی, غائب دماغی, چڑچڑاپن, تنہائی پسندی, ٹینشن, ڈپریشن اور علاج... صرف ایک... دیدار یار

یہ وہ نقطہ ہے جہاں کچھ تو سنبھل جاتے ہیں, اور کچھ بہک جاتے ہیں, لاتعداد نوجوان لڑکیاں اس جذبے کی خاطر تباہ ہو جاتی ہیں, گھر سے بھاگ جاتی ہیں, کورٹ میرج کر لیتی ہیں, خودکشی کر لیتی ہیں اور بہت کم بامراد ہو پاتی ہیں لیکن جو بھی کہیں... محبت نام کا یہ جذبہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا, سطحی ہو یا گہرا, سچا ہو یا جھوٹا, لڑکی کا ہو یا لڑکے کا... یہ دنیا کا خوبصورت ترین جذبہ ہے

.....

"مبرہ... یار کیا ہوا ہے تجھے؟؟؟" روحاء نے اسے گھیر ہی لیا تھا, آج بھی وہ چپ چپ سی تھی, کلاسز سے فری ہو کر وہ دونوں باہر گراؤنڈ میں آ گئیں

"کچھ نہیں یار..." وہ اسے کیا بتاتی

"ادھر دیکھ... بتا مجھے" روحاء نے اسے اپنی طرف موڑا, ایک بار پھر مبرہ کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں

"مجھے... وہ... اچھا لگتا ہے روحاء... مجھے اسے دیکھنا اچھا لگتا ہے" مبرہ نے اٹک اٹک کر کہا تھا

www.novelsclubb.com

"کون...؟؟؟" وہ حیرانی کی ساتویں منزل پر تھی

"وہ جو مروان مرزا کی اکیڈمی میں پڑھاتا ہے... انگلش والا, ولید..." اس کے کہتے ہی روحاء نے زور سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا, بے یقین نظروں سے وہ مبرہ کو دیکھتی رہ گئی

"ہر وقت بس اسی کا خیال آئے جاتا ہے, اسی کی تصویر ذہن میں ابھرتی رہتی ہے, میری آنکھیں بس ہر وقت اسی کو تلاشتی رہتی ہیں... روحاء یار آج چوتھا دن ہے اسے دیکھے, میرا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے" وہ روہی پڑی

"مبرہ...." وہ بس اسے تکے جا رہی تھی

"میں کیا کروں؟؟؟" وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کے رو پڑی, روحاء بس خاموش سی بیٹھی تھی

کیا کہتی؟؟؟ کیا اس کا کہا کوئی بھی لفظ اس کے سامنے بیٹھی اس پاگل لڑکی کے آنسوؤں کا مداوا کر سکتا تھا؟؟؟

.....

تقریباً شام پانچ بجے کا وقت تھا, مروان اپنی آخری کلاس لیکر نکلا تھا, سورج بس غروب ہونے کے دہانے پر تھا, لیکچر شپ ملنے کی وجہ سے اس نے اکیڈمی شام میں کر لی تھی, وہ تیزی سے چلتا ہوا اپنے آفس کی طرف آیا اور دروازے میں ہی رک

www.novelsclubb.com

گیا

نظر کچھ دور کھڑی روحاء مغل پر جا پڑی, وہ کسی سے باتوں میں مشغول تھی, مروان نے چھ ماہ میں آج پہلی بار اسے نظر بھر کر دیکھا تھا... چوری چھپے تو ہزاروں بار دیکھ چکا تھا

وہ جامنی رنگ کا بڑا اسٹائلش سا سوٹ پہنے ہوئے تھی, چہرہ بنا کسی میک اپ کے بھی بہت حسین لگ رہا تھا, حسب عادت سکارف سر سے لپیٹا ہوا تھا, سپید پیر سنیکرز میں مقید تھے, وہ کسی بات پر مسکرا رہی تھی

مروان بس دیکھتا چلا گیا

وہ بائیس سالہ شہزادی کسی بھی لڑکے کا خواب ہو سکتی تھی

She is a perfect dream

اور مروان کی آنکھوں نے وہ خواب اسی لمحے چن لیا

حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ ستارہ اس کی پہنچ سے بہت دور تھا... پھر بھی دونوں

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے اس ستارے کو تکتا چلا گیا

اسے اپنی خامیوں کا بہت اچھی طرح اندازہ تھا, وہ کسی بھی لڑکی کی فرسٹ چوائس تو کبھی نہیں ہو سکتا تھا, اور اسے یقیناً اپنی ان خامیوں پر کسی خوبصورتی کا ملمع کرنا تھا...

وقت بہت کم تھا

شہزادی کے دعویدار تو ہزاروں کی تعداد میں تھے... اسے فاتح بننا تھا

اسے ایک عام سا سپاہی ہونے کے باوجود اس شہزادی کو اپنے پہلو میں کھڑے کرنا تھا

.....

www.novelsclubb.com

وہ آج واپسی پر پھر نہیں آیا تھا... مبرہ بس ادھر ادھر ہی دیکھتی رہی

"مبرہ... یار ایک آئیڈیا ہے میرے پاس..." روحاء کو اس کی کپکپاتی ہوئی انگلیاں دیکھ کر اس پر ترس آنے لگا

"وہ روز اکیڈمی آتا ہے... وہاں دیکھ لے اسے" وہ بولی

"ابو سے کیا کہوں کہ اکیڈمی کیوں جانا ہے؟؟؟"مبرہ بمشکل اپنے آنسو روکے ہوئے تھی

"کہہ دیں کہ کوئی ٹاپک ڈسکس کرنا ہے"وہ بولی, مبرہ بس چپ سی کر گئی لیکن اگلی صبح تک وہ روحاء کے مشورے پر عمل درآمد کے لئے بالکل تیار تھی, پراجیکٹ رپورٹ چل رہی تھی سو کالج روزانہ نہیں جایا جاتا تھا, عابدہ بیگم کو بتا کر وہ چھوٹے بھائی کے ساتھ اکیڈمی چلی آئی

"آدھے گھنٹے بعد لے جانا"وہ بائیک سے اتر کر اندر آگئی, روحاء اسے ایک کلاس میں مل گئی

www.novelsclubb.com

"ادھر آمیرے ساتھ..."وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف بنے گراؤنڈ کے پاس آ گئی

"وہ سامنے کلاس لے رہا ہے... یہاں سے گزرے گا"روحاء نے کہا, مبرہ کے گال تمتمانے لگے تھے

"روحاء میری ٹانگوں سے جان نکل رہی ہے..." وہ ڈر بھی رہی تھی

"ہمت کر اب... جب اوکھلی میں دیا سر تو موسلوں سے کیا ڈر؟؟" روحاء نے کہا

"وہ آ گیا..." روحاء نے ایک دم کہا, مبرہ نے فوراً اس کی طرف دیکھا

گرے پینٹ کے ساتھ گرے شرٹ پہنے, آستینیں کہنیوں تک موڑے, ہاتھ میں مار کر پکڑے وہ کلاس سے نکلا تھا, دو, تین سٹوڈنٹس اس کے پیچھے باہر آئی تھیں, وہ ان سے باتوں میں مصروف ہو گیا

مبرہ بس دیکھے جا رہی تھی... نان سٹاپ

کچھ دیر بعد وہ ان کی طرف آنے لگا

"روحاء... اسے بلا نا مت یار..." مبرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا لیکن... روحاء ٹھان چکی تھی

"ہیلو جی..." وہ جیسے ہی پاس سے گزرا, اسے پکار لیا

"ہیلو..." وہ مسکراتے ہوئے رک گیا

www.novelsclubb.com

"کیسے ہیں آپ ولید صاحب؟؟؟"

"فائن... آپ سنائیں مس..." وہ بولا

"کیا بات ہے کالج چھوڑ دیا ہے کیا؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"نہیں بس ذرا مصروفیت تھی اس لئے نہیں جا سکا..." وہ بولا

"اوئے ہوئے... کہیں آپ کی منگنی ونگنی تو نہیں تھی..." اف توبہ... روحاء کی زبان

"نہیں نہیں... میری سسٹر کی شادی تھی" وہ کھل کے مسکرایا تھا, مبرہ بس خاموش سی اس کے ساتھ کھڑی تھی

"اوہ اچھا... گڈ ہو گیا" روحاء نے کہا

"چل روحاء..." مبرہ اس کے کان میں گھسی تھی

"لگتا ہے آپ کی سہیلی بڑی کم گو ہے..." وہ مبرہ پر چوٹ کر گیا

"ہاں جی یہ اجنبیوں سے زیادہ فری نہیں ہوتی..." روحاء نے کہا, مبرہ نے اسے

ٹھوکا مارا تھا

"اوکے گرلز... گڈ بائے" وہ مسکراتے ہوئے بولا

"اوکے سر... کل ملتے ہیں" روحاء باز نہیں آئی تھی

.....

سعد کے لئے ایک رشتہ آیا تھا, ساجد اور کوکب کو انتہائی معقول لگا, لڑکی بھی دیکھنے میں اچھی خاصی تھی لیکن سعد نے کوکب کی بات بھی پوری نہ ہونے دی...

فٹ انکار

"وجہ تو ہو کوئی؟؟؟" وہ بولیں

"میرے پاس فی الحال کوئی مستقل نوکری نہیں ہے" وہ بولا

"سعد... ایک سال ہو چلا ہے تجھے کوچنگ سینٹر بنائے, دو سو سے زیادہ بچے پڑھتے ہیں وہاں, ابھی بھی تجھے مستقل جاب کی کوئی ضرورت ہے؟؟" ساجد مغل نے کہا

"ابو پلیز... ابھی نہیں, بالکل نہیں" وہ بولا

www.novelsclubb.com

"سعد پچیس سال کا ہو گیا ہے تو بیٹے یہ ہی تو عمر ہوتی ہے شادی کی" کوکب نے کہا

"امی کر لوں گا شادی... ساری عمر پڑی ہے ابھی" وہ بولا

"امی مجھے تو کوئی اور ہی چکر لگتا ہے..." روحاء نے بیچ میں ٹانگ اڑائی تھی

"چکر مطلب؟؟؟"

"مطلب کوئی لڑکی وڑکی کا چکر..." وہ آنکھ دباتے ہوئے بولی

"شٹ اپ..." سعد نے اسے رکھ کے گھورا

"سعد بیٹے اگر کوئی اور پسند ہے تو بتا دے..." کوکب بھی روحاء کی باتوں میں آ گئیں

www.novelsclubb.com

"امی آپ کس کی باتوں میں آ رہی ہیں....؟؟؟ کوئی نہیں ہے... جب ہو گی تو بتا دوں گا" وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا

"روحاء کے لئے بھی دو، تین رشتے ہیں سعد..." وہ بولیں

"امی میرے لئے تو کوئی اچھا سا رشتہ دیکھنا اور پلیز ایک ہی بار دیکھ لینا، میں نے بار

بار لڑکوں کی ماؤں کے آگے پیش نہیں ہونا" وہ بولی

"کیوں... تو ہیر کی ڈولی سے اتری ہے, ساری لڑکیاں ایسے ہی کرتی ہیں" کوکب کو غصہ آگیا

"لیکن میں نہیں کروں گی" وہ بپانگ دہل بولی تھی

.....

"روحاء سیکینڈ نوٹس بھی نکال لیں..." مروان نے اسے ایک کورس کروادیا تھا

"سر وہ کل کرلیں گے, مجھے ذرا جلدی جانا ہے آج, سعد آنے والا ہوگا" وہ بولی

"خیریت؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں جی... کچھ گیسٹ نے آنا ہے" وہ بولی, مروان ٹھٹھک گیا

"خاص گیسٹ تو نہیں ہیں...؟؟"

"خاص ہی ہیں بس..." وہ بولی

"سعد کے لئے....؟؟؟" اس نے تکا لگایا

"نہیں سر... مجھے دیکھنے آرہے ہیں, میری امی کو جلدی لگی پڑی ہے" وہ نوٹس بیگ میں گھسیڑتے ہوئے بولی, مروان ساکت سا بیٹھا رہ گیا

ایسے جیسے اس کے دل پر ہاتھ پڑا ہو

وہ روحاء مغل تھی... بھلا یہ ممکن تھا کہ کوئی اسے دیکھ کر انکار کر دیتا...؟؟؟

اور اگر ہاں ہو گئی تو؟؟؟ اس سے آگے کا سوچنا ہی روح فرسا تھا اس کے لئے

"میں جاؤں سر...؟؟؟" وہ کھڑی ہو گئی

"جی..." وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا

اگلے دو, تین دن اس نے بڑے مشکل گزارے, روحاء اکیڈمی بھی نہیں آئی

چار دن بعد جب وہ آئی تو وہ پوچھے بنا رہ نہیں سکا

"ہو گیا پھر آپ کا رشتہ؟؟؟"

"دفع ماریں سر... بھاڑ میں گیا رشتہ, اتنے عجیب و غریب لوگ... نا بولنے کا پتہ, نا پہننے کی تمیز... ابو نے انکار کر دیا ہے" وہ کہتی چلی گئی

مروان نے سکھ کا سانس لیا تھا

.....

وہ دن بھی آ ہی گیا جب ان دونوں کا بی ایس مکمل ہو گیا, مبرہ نے اپنی پوزیشن برقرار رکھی تھی, وہ اپنے بیچ کی ٹاپر تھی, روحاء کی سی جی پی اے بھی کافی اچھی تھی وہ پورا دو کلو مٹھائی کا ڈبہ لیکر اکیڈمی گئی تھی

"ہو گئیں پاس آپ؟؟"اس نے مصنوعی حیرانی سے پوچھا, حالانکہ روحاء کا بے انتہاد مکتا ہوا چہرہ وہ نظر انداز نہیں کر پا رہا تھا

"صرف پاس...؟؟؟CGPA3.88 ہے میری"وہ تڑخ کر بولی تھی

"چلیں شکر ہے...میری عزت بچ گئی"مروان نے کہا

"سر آپ مجھے ہمیشہ انڈر ایسٹیمیٹ کرتے ہیں لیکن... I am a vey good student, وہ اور بات ہے کہ میں ٹاپ نہیں کر سکی"وہ بولی

"ٹاپ کس نے کیا؟؟؟"

"میری فرینڈ نے... مبرہ حسیب خان, وہ بہت ذہین اور انٹلیکچوئل ہے" روحاء تعریف کھل کر کرتی تھی, مروان بس دھیما دھیما سا مسکراتا رہا

"اب آپ مٹھائی تو کھالیں..." وہ بولی

"آپ ایسا کریں, یہ ڈبہ یہیں چھوڑ جائیں, میں چار, پانچ دن لگا کر تھوڑی تھوڑی کر کے کھالوں گا" وہ بولا تھا, روحاء بس اس کی بات سن کر ہنستی چلی گئی تھی, مروان بہت دیر تک اس کے چہرے سے نظریں نا ہٹا سکا

"اب تو بی ایس بھی ہو گیا, اب تو آپ کے والدین کو آپ کی شادی کی زیادہ فکر پڑ جائے گی" وہ دھیرے سے بولا

www.novelsclubb.com

"تو اور کیا سر... ماؤں کو تو بیٹی پیدا ہوتے ہی یہ فکر پڑ جاتی ہے... میری امی نے تو بی ایس کے لاسٹ سمیسٹر سے ہی میرے لئے رشتے دیکھنے شروع کر دیئے تھے" وہ کہتی چلی گئی

"اچھا.... کہیں بات بنی پھر..؟؟؟" وہ اگلوائے جا رہا تھا

"نہیں سر... فی الحال تو نہیں, میری امی کو میری طبیعت کا بڑی اچھی طرح اندازہ ہے, انہیں پتہ ہے میں لائف میں کبھی بھی, کہیں بھی... کمپرومائز نہیں کر سکتی اسلیے وہ بڑا پرفیکٹ رشتہ تلاش کریں گی میرے لئے" روحاء کہتی جا رہی تھی

مروان بس خاموش رہ گیا

وہ پرفیکٹ نہیں تھا... ذرا سا بھی نہیں

.....

کاشف مرزا اور فرحت بیگم دونوں انہیں مبارکباد دینے آئے تھے, حسیب خان نے بڑا پر تکلف سا کھانا بنوایا تھا, مبرہ بہت خوش تھی

گرے کلر کے خوبصورت سے سوٹ میں ملبوس, سر پر میچنگ کا دوپٹہ اوڑھے, بالوں کو سلیقے سے سمیٹے ہوئے وہ فرحت کو بہت اچھی لگی تھی

کھانا بڑے خوشگوار موڈ میں کھایا گیا

اور کھانے کے بعد کاشف مرزا نے اپنا مدعا حسیب خان کی فیملی کے آگے رکھ دیا

"کاشف...پہلے مروان سے تو پوچھ لیتے" فرحت نے ان کا ذرا سا ہاتھ دبایا تھا

"اس سے بھی پوچھ لیں گے" وہ سرگوشی میں بولے

عابدہ بیگم کو بھلا کیا اعتراض ہوتا, کاشف مرزا کی ساری فیملی حسیب کی دیکھی بھالی تھی, وہ دونوں لنگوٹیا دوست تھے سو چھان بین کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی,

مروان کے قد کاٹھ پر تو وہ تب کوئی اعتراض کرتیں اگر ان کی اپنی بیٹی میں سرخاب کے پر لگے ہوتے, پانچ فٹ, تین انچ قد کے ساتھ انہیں مبرہ کے رشتے کی کتنی فکر تھیں یہ بس وہی جانتی تھیں

اب کاشف مرزا کے منہ سے مروان کا نام سن کر انہیں بہت خوشی ہوئی تھی, مبرہ یکدم ہی ٹھٹھک گئی

"مروان کی نوکری بھی ہو گئی ہے بھابھی...ماشاءاللہ گزیٹیڈ آفیسر ہے, مبرہ بھی ماشاءاللہ بہت ذہین ہے, انشاءاللہ آنے والے وقت میں اسے بھی بہت اچھی سی پوسٹ مل جائے گی, دونوں ایک دوسرے کے برابر میں کھڑے ہو کر بہت اچھے

لگیں گے "کاشف مرزا کہتے چلے گئے

"مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے کاشف بھائی, آپ اور حسیب برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں, انکار کا تو کوئی جواز ہی نہیں ہے" عابدہ نے کہا, ان کے پیچھے کھڑی مبرہ کے دل پر ایک قیامت آگئی تھی

ابھی تو محبت کی شروعات ہوئی تھی اور... شروعات میں ہی اختتامیہ بھی ہونے لگا تھا

"ٹھیک ہے پھر حسیب... ہم لوگ ایک دفعہ مروان سے بات کر لیں, پھر کچھ دنوں تک دوبارہ چکر لگاتے ہیں, فرحان اور عروج کو بھی لیکر آؤں گا..." کاشف مرزا اپنے بڑے بیٹے اور بہو کا نام لیتے ہوئے کھڑے ہو گئے

"اور مبرہ بیٹے... ہم لوگ اگلی بار پھر کھانا کھا کر جائیں گے" انہوں نے مبرہ کی غیر ہوتی حالت سے قطع نظر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

.....

مروان نے پوری طرح اپنی جسمانی خامیوں پر دنیاوی خوبیوں کا ملمع کرنا شروع کر دیا تھا

اس کا قد کسی بھی شہزادی نما لڑکی کی ڈیمانڈ سے چھوٹا تھا, رنگت بھی سانولی سی تھی, اس کی پیدائش بھی ساتویں مہینے میں ہی ہو گئی تھی سو اکثر ہی اس کے ساتھ عارضے لگے رہتے تھے

صحت بھی بس مارے باندھے ہی تھی, دیکھنے میں وہ لڑکیوں سے بھی زیادہ سمارٹ لگتا تھا, اور ڈیل ڈول ایسا تھا کہ کچھ پہنا ہوا بھی اچھا نہیں لگتا تھا

کالج جوائن کرتے ہی اس نے اکیڈمی سیکینڈ ٹائم کر لی, اس کی ذہانت پر کسی کو کوئی شبہ نہیں تھا, وہ ایم فل گولڈ میڈلسٹ تھا

بچے اس سے پڑھ کر بڑی جلدی مطمئین ہو جاتے تھے, دھیرے دھیرے اس نے اپنی اکیڈمی میں کمپیوٹر کے پرائیویٹ کورسز بھی شروع کروا دیئے, وہ چونکہ کالج لیکچرار تھا اسلیے بھی بچے دھڑا دھڑ اس سے پڑھنے کے لئے آتے تھے

محنت کوئی ایک آدھ دن کا کھیل نہیں ہوتی, لکھنے میں شاید صرف چار الفاظ ہوں کہ مروان مرزا نے اپنے بل پر ایک سائنس اکیڈمی نا صرف کھڑی کر لی بلکہ اسے انتہائی کامیاب بھی بنا دیا لیکن حقیقت میں یہ کئی سالوں کا کھیل ہوتا ہے...انتھک محنت

اس دن بھی اس کی اکیڈمی میں ایک چھوٹا سا فنکشن تھا, اس نے خود روحاء کو کال کر کے انوائیٹ کیا تھا

"آپ میری سب سے سینئر بی ایس سٹوڈنٹ ہیں, آئیں گی تو اچھا لگے گا" وہ بولا

"میں ضرور آجاؤں گی سر...مجھے تو ویسے بھی فنکشنز اٹینڈ کرنا بہت پسند ہے" وہ بولی, مروان بس مسکرا کر رہ گیا

اور وہ واقعی آگئی تھی

مروان نے پہلی بار اسے اتنی تیاری کے ساتھ دیکھا تھا

وہ بلاشبہ بے حد حسین تھی, اس کی سیاہ ریشمی زلفیں اس نے آج دیکھی تھیں اور

دعا کی تھی کہ ان کی چھاؤں ہمیشہ اسی کا مقدر رہے, اس کی جان لیوا مسکراہٹ سے

سو بار مر جانے کی خواہش کی تھی

افسوس کہ اس کے پاس صرف دو ہی آنکھیں تھیں

روحاء... آپ پلیز ذرا میرے آفس آئیں گی؟؟؟اس نے کچھ دیر بعد روحاء کو

ٹیکسٹ کیا تھا, وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی ہوئی اس کے آفس چلی آئی

"جی سر....؟؟؟"وہ کھڑی تھی

"روحاء بیٹھ جائیں..."

"آج کے بعد آپ مجھے مروان کہہ سکتی ہیں... آفٹر آل اب میں آپ کا ماسٹر جی

نہیں ہوں"وہ بولا

"سر آپ ہمیشہ میرے ماسٹر جی رہیں گے"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

"روحاء مجھے آپ سے ایک پرسنل سی بات کرنی ہے, میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ بات

آپ کی بجائے آپ کے والدین سے کرنی چاہئے اور میں ان سے بھی لازمی کروں

گا, بس مجھے آپ کی مرضی جاننی ہے روحاء..." وہ کہنا شروع ہوا, روحاء ذرا سا ٹھٹکی تھی

"میں اگلے مہینے پورے چھبیس سال کا ہو جاؤں گا... میں مانتا ہوں کہ مجھ میں بہت ساری خامیاں ہیں لیکن... ان تمام ظاہری خامیوں سے قطع نظر..." وہ کہتے ہوئے رکا

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ کہہ گیا تھا, روحاء فوراً سے کچھ بول نہیں سکی تھی

"میرے پاس ایک اچھی جاب ہے روحاء, شہرت ہے, دولت بھی ہے... فیملی بیک گراؤنڈ بھی اچھا ہے... اگر آپ کو کوئی اعتراض نا ہو تو میں اپنے گھر والوں کو آپ کی طرف بھیج دوں گا" وہ بولا

"دیکھیں سر.... میں کسی بھی بارے میں اتنی جلدی کوئی رائے قائم نہیں کر سکتی, میری رائے, میرے امی ابو کی رائے کے ساتھ ہی مکمل ہو گی" وہ دھیرے سے بولی

تھی

.....

اسے سعد کی کال آئی تھی, وہ اسے اپنا کوچنگ سینٹر جوائن کرنے کے لئے کہہ رہا تھا

"آپ روحاء کو کیوں نہیں رکھ لیتے؟؟"اس نے پوچھا

"وہ نہیں آنا چاہتی...اسے قطعی شوق نہیں ہے میرے کوچنگ سینٹر میں ذلیل ہونے کا"وہ مسکراتے ہوئے بولا

"ابو سے بات کر لینے دیں...."مبرہ کا یہ فضول سا جواز اس نے خود ہی ختم کر دیا, وہ اس رات بذات خود اس کے گھر چلا آیا, حسیب خان اسے اچھی طرح جانتے تھے, وہ مبرہ کے منجھلے بھائی کا کلاس فیلو بھی رہا تھا

"انکل میں آپ سے ایک اجازت لینے آیا تھا"وہ بولا, چائے مبرہ ہی لیکر آئی تھی

"میں چاہتا ہوں کہ مبرہ میرا کوچنگ سینٹر جوائن کر کرے"اس نے مدعا عرض کیا, انہوں نے مبرہ کی طرف دیکھا

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں اگر... مبرہ چاہے تو؟؟" وہ بولے, سعد نے مبرہ کی طرف دیکھا

"میرے پاس کوئی تجربہ نہیں ہے..." وہ بولی

"کوئی مسئلہ نہیں... دھیرے دھیرے آجائے گا" سعد نے کہا

"سعد بیٹا یہ سارا دن گھر پر فارغ ہی ہوتی ہے, ہانڈی روٹی اس کی ماں نے اسے بی ایس کے دوران ہی سکھادی تھی, بس ایک اپنا کمرہ ہی صاف کرنا ہوتا ہے اس نے, یا پھر اپنے کپڑے استری کر لیتی ہے... یا پھر کسی آئے گئے کے لئے چائے بنا دیتی ہے...." حسیب خان ہنستے ہوئے کہتے چلے گئے, مبرہ کو ڈھیروں خفت نے آگھیرا

"ٹھیک ہے پھر مبرہ... کل سے انشاءاللہ شام تین بجے سے" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

.....

وہ اس دن روحاء سے ملنے آئی تھی, مروان کے گھر والوں کی تلوار ہمہ وقت اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے سر پر لٹک رہی تھی, کاشف مرزا کسی بھی وقت مروان کا رشتہ لیکر آ سکتے تھے

وہ مسلسل ٹینشن کی حالت میں تھی, بی ایس ختم ہونے کے بعد روحاء سے بات

چیت بھی مسلسل نہیں ہو رہی تھی سو اس دن وہ اس کے گھر چلی آئی

روحاء بڑی گرمجوشی سے ملی, خود اس کے لئے چائے بنا کر لائی

"روحاء... یار میں نے تجھ سے ایک بات کرنی تھی" وہ بولی

"او یار میں نے بھی تیرے سے ایک بات کرنی ہے..." روحاء نے بھاگ کے

دروازہ بند کیا تھا

"کیا ہوا؟؟" مبرہ ٹھٹھک گئی

"مبرہ... وہ مروان مرزا ہے نا.... اس نے مجھے پروپوز کیا ہے" روحاء نے اس کے

سر پر دھماکہ کیا تھا, مبرہ بس ساکت سی اسے دیکھتی رہ گئی

"اس نے خود تجھ سے کہا؟؟؟"

"ہاں... اکیڈمی میں, اپنے آفس میں بلا کر" روحاء نے کہا

www.novelsclubb.com

"کہہ رہا تھا کہ پیرنٹس کو بھی بھیجے گا" وہ بولی, مبرہ ششدر سی رہ گئی

اگر مروان روحاء میں انٹرسٹڈ تھا تو... کاشف مرزا نے اس کے اور مبرہ کے رشتے کی بات کیوں کی؟؟؟ کیا ابھی انہیں مروان کی پسند کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا...؟؟؟

"مبرہ..." روحاء نے اس کا بازو ہلایا

"ہاں..."

"تو کیا کہہ رہی تھی؟؟؟" اس نے پوچھا

"میرے لئے ایک رشتہ آیا ہے روحاء... امی اور ابو دونوں راضی ہیں, کچھ دنوں تک وہ سب گھر والے آئیں گے" مبرہ نے اسے مروان کے بارے میں بتانا مناسب نہیں سمجھا

"اوہو... پھر اب؟؟؟" وہ بولی

"روحاء میں کیا کروں یار... میں نہیں بھول پا رہی اسے" مبرہ بے بس سی ہو گئی

"دیکھ مبرہ.... فی الحال تیرے سامنے دو ٹاسک ہیں, ولید تک رسائی اور اس تک رسائی تک گھر والوں کو روکے رکھنا... پہلے کیا کرنا ہے؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"گھر والوں کو روکنا ہے" وہ فوراً بولی

"تو بس پھر اپنی امی سے بات کر... انہیں انکار کر دے" روحاء نے کہا

"کیسے کروں...؟؟؟ وہ ابو کے جگری دوست ہیں یار, پچیس سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں" مبرہ انتہائی پریشان تھی

"ایک چیز تو قربان کرنی پڑے گی نا مبرہ... محبت یا مان...؟؟؟" وہ بولی, مبرہ خاموش رہ گئی

www.novelsclubb.com

"ایک بار اس رشتے سے انکار کر... پھر آگے کا دیکھتے ہیں" روحاء نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

.....

انہوں نے مروان کو اپنے کمرے میں بلایا تھا, وہاں کاشف مرزا اور فرحت کے

علاوہ اس کا بڑا بھائی بھی موجود تھا

"مروان بیٹھ یار...تجھے سے ایک ضروری بات کرنی ہے" کاشف مرزا نے کہا, وہ کرسی پر بیٹھ گیا

"میں اور فرحت اس ہفتے حسیب کی طرف جانا چاہ رہے ہیں...ماشاءاللہ اب تیری نوکری بھی ہو گئی ہے تو میرے خیال سے اب تیری اور مبرہ کی شادی کر..."

مروان نے ایک دم انہیں ٹوکا

"مبرہ...؟؟؟" وہ حیران تھا

"حسیب کی اکلوتی بیٹی" کاشف مرزا نے کہا

"ابو...پلیز, میں خود آپ سے یہ بات کرنے والا تھا, مجھے مبرہ سے شادی نہیں کرنی...میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں" اس نے بم پھوڑ دیا

اور یہ بم حسیب خان کے گھر ان کی اکلوتی بیٹی بھی پھوڑ چکی تھی

حسیب اور عابدہ دونوں حیرانی سے اسے دروازے میں کھڑا دیکھ رہے تھے

"لیکن آخر مروان کے رشتے سے انکار کی وجہ کیا ہے؟؟؟"حسیب خان نے پوچھا

"ابو...بس مجھے وہ اچھا نہیں لگتا"مبرہ نے کہا

"تو نے کہاں دیکھ لیا اسے...؟؟؟"عابدہ نے پوچھا

"انٹر کے دوران دیکھا تھا...ایک دو بار,اکیڈمی میں"وہ بولی

"مبرہ...بچے میں جانتا ہوں کہ مروان دیکھنے میں اتنا ہینڈسم اور ڈیشنگ نہیں ہے لیکن...وہ ایک بہت اچھا انسان ہے بیٹے"حسیب خان نے کہا

"ابو...بات اس کے ہنڈسم یا ڈیشنگ ہونے کی نہیں ہے...میں خود کیا ہوں؟؟؟ کچھ بھی نہیں...لیکن ایک انسان کے لئے میرا دل ہی راضی نہیں ہے تو پھر...؟؟؟وہ مجھے اچھا ہی نہیں لگتا تو پھر؟؟؟"وہ بولی,آنکھیں پانی سے بھر گئی تھیں

"مبرہ...کوئی اور وجہ تو نہیں ہے نا...کسی لڑکے کا چکر تو نہیں ہے؟؟؟"عابدہ کو غصہ آگیا,مبرہ کا دل چاہا کہ ہاں کہہ دے لیکن....عابدہ کے تیور دیکھ کر ڈر سی گئی

"نہیں امی...کوئی نہیں ہے,بس مجھے مروان سے شادی نہیں کرنی"وہ سر جھکا کر

بولی تھی

دوسری جانب کاشف مرزا بھی ششدر سے اسے دیکھ رہے تھے

"کون ہے وہ...؟؟؟"

"میرا ایک دوست ہے سعد مغل...اس کی سسٹر ہے...روحاء مغل" وہ بولا

"آپ پلیز اس کے گھر رشتہ لیکر جائیں" وہ بولا

"مروان میں حسیب سے بات کر چکا ہوں, اسے یقین دلا چکا ہوں کہ تیرے لئے مبرہ کا ہاتھ ہی مانگوں گا, دو ہفتے پہلے میں اور فرحت ان سے باقاعدہ طور پر بات بھی کر آئے ہیں" کاشف مرزا کہتے چلے گئے

www.novelsclubb.com

"کاشف میں نے کہا تھا نا کہ پہلے اس سے بات کر لیں" فرحت نے کہا

"مجھے لگا تھا یہ میرا مان رکھے گا..." وہ بولے

"ابو پلیز...میں چھبیس سال کا جیتا جاگتا انسان ہوں, میری پسند ناپسند بھی تو ہو سکتی ہے کہ نہیں؟؟؟" وہ بولا

یہ ہی حال دوسری طرف تھا, حسیب خان انتہائی پریشان تھے

"مبرہ کاشف میرا برسوں کا دوست ہے... میں اسے کیسے انکار کروں گا؟؟" وہ بولے

"ابو... آپ انہیں ہاں کہنے سے پہلے ایک بار مجھ سے تو پوچھ لیتے" وہ مدھم سا بولی

"دیکھ مبرہ... یہ اچھا لگنا یا نا لگنا ساری فضول باتیں ہیں, شادی کے بعد شوہر اچھا لگنے لگ ہی جاتا ہے, چاہے جیسا بھی ہو" عابدہ نے کہا

"امی, ابو... میری بات سنیں, میں نے ساری زندگی اپنے لئے امپرفیکٹ کا لفظ سنا ہے, اور میں جانتی ہوں کہ میں امپرفیکٹ ہوں, میرا قد بھی چھوٹا ہے, نیرا رنگ بھی صاف نہیں ہے, نین نقش بھی بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہیں... چشمہ بھی لگا ہوا ہے, شاید مجھے پہننے اوڑھنے کا بھی اتنا ڈھنگ نہیں ہے لیکن.... ابو مجھے تھوڑا وقت چاہیے, مجھے خود پر سے اس ٹیگ کو اتارنا ہے, کچھ بننا ہے, کہیں پہنچنا ہے... کسی بلند جگہ پر جہاں سے لوگوں کو میرا یہ چھوٹا قد اور سانولی رنگت نظر نا آئے,

جہاں سے انہیں صرف مبرہ حسیب خان نظر آئے..."وہ کہتی چلی گئی, حسیب خان اس کی بات سمجھ گئے تھے

"مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ابو... صرف مروان ہی نہیں, کسی سے بھی نہیں کرنی, مجھے ابھی کچھ بننا ہے ابو..."وہ بولی

"مروان تجھے منع تو نہیں کرے گا یہ سب کرنے سے..."عابدہ نے کہا

"امی... پلیز, بائیس سال جو نظریں میں نے اپنے وجود کے آر پار محسوس کی ہیں وہی میں آنے والی پوری زندگی میں اپنے شوہر کے لئے برداشت کروں گی کیا؟؟؟ امی کیا مجھے حق نہیں ہے کسی بہتر کے لئے خواہش کرنے کا, کسی بہترین کے لئے کوشش کرنے...؟؟؟"وہ بولی تھی

ایسا ہی دوسری طرف تھا

"مروان... یار تو ایک بار مبرہ کو دیکھ تو لے, وہ بھی اچھی ہے بیٹے...؟؟؟"کاشف مرزا نے کہا

"ابو وہ بہت اچھی ہو گی لیکن... مجھے اس سے شادی نہیں کرنی, میں نے بڑی محنت سے خود کو کسی قابل بنایا ہے ابو, صرف اسلیے کہ لوگ میری خامیوں کو نظر انداز کر کہ میری کامیابیوں کی طرف دیکھیں... چاہے آپ مجھے خوبصورتی کا پرستار کہہ لیں لیکن یہ سچ ہے کہ مجھے ایک پرفیکٹ لڑکی سے شادی کرنی ہے ابو..." وہ بولا,

کاشف مرزا نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"سعد مغل کی فیملی بھی اچھی ہے ابو... میں جانتا ہوں اسے "فرحان پہلی بار بولا تھا

"میں حسیب کو کیا کہوں گا؟؟؟"ان کے لئے سب سے مشکل کام یہ ہی تھا

.....

www.novelsclubb.com

وہ اس دن کلاس لیکر نکلی تو ٹھٹھک گئی, اسے لگا شاید اس کی آنکھوں کا دھوکہ ہے لیکن وہ... وہ وہی تھا

ولید احمد... وہ سعد کے آفس سے نکل رہا تھا

مبرہ کچھ دیر کھڑی سوچتی رہی پھر اس کے آفس میں چلی آئی, ابھی اس کی اگلی کلاس

فری نہیں تھی

"یہ کون تھے جو ابھی آپ کے آفس سے نکلے ہیں؟؟؟"اس نے پوچھا

"یہ ولید ہے...اسے انگلش کے لئے رکھا ہے"وہ بڑی فرصت سے اس کی طرف مڑا

"لیکن یہ تو مروان مرزا کی اکیڈمی میں پڑھاتے تھے"وہ حیرانی سے بولی

"وہاں سے چھوڑ دیا ہے اس نے..."سعد نے کہا

"کیوں؟؟؟"وہ کھٹک گئی, سعد نے کندھے اچکا دیئے کہ اسے نہیں پتہ

حالانکہ اسے پتہ تھا..ولید کو خود مروان نے جواب دے دیا تھا

یہ بات اسے دو دن بعد روحاء کی زبانی پتہ چلی, وہ اس سے ملنے کو چنگ سینٹر ہی چلی آئی تھی

"اب تو وارے نیارے ہو گئے ہیں تیرے...اٹھتے بیٹھتے دیدار یار کرتی ہے مبرہ میڈم...."وہ اسے مسلسل چھیڑ رہی تھی

"روحاء آہستہ بول...." مبرہ جھینپ سی گئی

"اچھا... تجھے پتہ ہے اسے مروان مرزا نے نکال باہر کیا تھا" روحاء اس کے کان میں گھسی

"کیا؟؟" وہ دنگ رہ گئی

"ہاں... مجھے سعد نے بتایا ہے, اس کا وہاں کسی سٹوڈنٹ سے چکر چل پڑا تھا, سعد بتا رہا تھا کہ ویسے بھی وہ ذرا فلرٹی سا ہے, سعد کے پاس زیادہ تر میل سٹوڈنٹس ہیں نا اسلیے اس نے اسے رکھ لیا ہے ورنہ کبھی نا رکھتا..." روحاء کہتی چلی گئی, مبرہ کو یقین نہیں آیا تھا

www.novelsclubb.com

"سعد نے مجھے تو نہیں بتایا اس بات کا..." وہ دھیرے سے بولی تھی

اگلے ہی دن وہ سعد کے سر پر پہنچ گئی, اس کی محبت پر الزام لگا تھا... اب بھلا اسے کہاں چین آنا تھا

"مجھ سے جھوٹ کیوں کہا؟؟؟"

"کونسا جھوٹ؟؟؟

"یہ ہی کہ مروان مرزا نے ولید کو خود اپنی اکیڈمی سے نکال دیا ہے" مبرہ نے کہا,

سعد مدھم سا مسکرایا تھا

"دیکھیں مبرہ... میرے خیال سے اچھے لوگوں کو بس اچھی باتوں سے ہی سروکار رکھنا چاہیے, میں نے جان بوجھ کر نہیں بتایا آپ کو... آپ کو بھلا ولید احمد کے فلرٹ سے کیا سروکار..؟؟؟" سعد نے کہا... اور مبرہ بول نہیں سکی تھی

.....

اس دن کاشف مرزا اور فرحت دونوں مروان کا رشتہ لیکر روحاء کے گھر چلے آئے, ان کا مدعا سن کر کوکب تو حیران ہی رہ گئیں, جھٹ پٹ کال کر کے انہوں نے ساجد مغل کو بلایا تھا

"ہم اپنے بیٹے کی خواہش پر یہاں آئے ہیں ساجد صاحب, مروان آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اس کی اس خواہش میں ہم اس کے ساتھ ہیں" کاشف مرزا

نے کہا, ساجد مغل اور کوکب بس ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے

تبھی روحاء چائے لے آئی, وہ اپنے عام سے حلیے میں بھی پرفیکٹ ہی تھی

قابل ستائش س قد, متناسب سا سراپا, لمبے بالوں کو بس ربڑ بینڈ لگایا ہوا تھا, دوپٹہ

سر پر لیا ہوا تھا, میک اپ سے پاک جھلملاتا ہوا چہرہ اور انتہائی خوبصورت نین

نقش...

اب کی بار ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی باری کاشف مرزا اور فرحت کی تھی

"ہم مشورہ کر کے آپ کو بتائیں گے کاشف صاحب..." ساجد مغل نے بس اتنا ہی

کہا تھا

www.novelsclubb.com

.....

وہ چائے کا کپ پکڑے اپنا لیکچر دیکھ رہی تھی جب وہ اس کے سامنے والی کرسی پر آ

کر بیٹھ گیا, مبرہ نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا

"کیسی ہیں میڈم؟؟؟"

"شکر الحمدللہ..." وہ بولی اور کن اکھیوں سے اسے دیکھا

گرے لائینگ والی پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے, ساتھ گرے لائننگ والا کوٹ, بلیک شوز اور ہمیشہ کی طرح انتہائی وجیہہ سا چہرہ...

وہ بالکل پرفیکٹ تھا

"سٹوڈنٹس بہت تعریف کرتے ہیں آپ کی مس مبرہ..." وہ بولا "مبرہ بس مسکرا دی تھی

"ایم ایس بھی کریں گی؟؟؟" اس نے پوچھا

"جی... میں نے اپلائی کیا ہے ایم ایس کے لئے" وہ بولی اور پھر اسے دیکھا... وہ اپنے موبائل میں مگن ہو گیا تھا

ایک بات پوچھ سکتی ہوں آپ سے مسٹر ولید؟؟؟" اس نے ہمت کرنے کی ٹھان ہی لی تھی

"جی جی... پوچھیں" وہ بولا

"آپ کے کیا لائف پلانز ہیں؟؟"

"فی الحال تو کسی اچھی سی جاب کی تلاش ہے... چار سال سے پرائیوٹ کالجز میں ذلیل ہو رہا ہوں, ایم فل بھی کرنا ہے..." وہ. مسکراتے ہوئے بولا

"اور شادی؟؟؟" اس نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا, ولید ہنستا چلا گیا

"آجکل شادی نوکری کے ساتھ مشروط ہو گئی ہے میڈم... ...No job

No marriage" وہ بولا

"جاب مل جائے گی تب تو کریں گے نا...." مبرہ نے کہا

"ہاں جی ضرور..." وہ بولا

"مجھ سے کریں گے؟؟؟" وہ کہہ ہی گئی, ولید یکدم خاموش ہوا تھا

پہلی بار اس نے بڑی فرصت سے اپنے سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا جو بڑی عام سی تھی... عام سا سوٹ پہنے, دوپٹہ اوڑھے, بنا میک اپ کے اس کے سامنے بیٹھی تھی.... فی الحال اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا... نا کوئی برائیٹ فیوچر, نا کوئی

www.novelsclubb.com

پوسٹ, نا کوئی مرتبہ...

"دیکھیں مبرہ... ہو سکتا ہے میری باتوں سے آپ کا دل ٹوٹ جائے لیکن یہ اس دنیا کا تلخ ترین سچ ہے کہ مرد چاہے خود جیسا بھی ہو لیکن بیوی کے روپ میں اپنی زندگی میں آنے والی لڑکی کے لئے وہ دو چوائسز رکھتا ہے... یا تو وہ بہت خوبصورت اور امیر ہو, یا پھر وہ بہت کامیاب اور مشہور ہو...

And i am really sorry to say... You are not anything"

وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا, مبرہ نے سر جھکا لیا

"اگر کامیاب ہو جاؤں تو؟؟؟ مشہور ہو جاؤں تو...؟؟"اس نے پوچھا

"تو ہو سکتا ہے مجھے پہلے والا آپشن چاہیئے ہو..."ولید نے کہا, مبرہ بول نہیں سکی تھی

"مبرہ میں گاؤں سے تعلق رکھتا ہوں, اپنی فیملی میں بس میں ہی اس مقام تک پہنچا

ہوں, میرے تین بھائیوں میں سے کوئی بھی اتنا نہیں پڑھا...

And i know i am charming, handsome and have a good personality

تو مجھے لائف میں بھی کچھ ایسا ہی چاہیئے" وہ کھڑا ہو گیا

"ایم سوری اگر آپ کا دل دکھا ہو تو..." وہ معذرت کرتے ہوئے بولا تھا

.....

"امی وہ ذرا بھی پیارا نہیں ہے...." روحاء کو مروان کے رشتے میں بس یہ ہی ایک اعتراض تھا

www.novelsclubb.com

"جو پیارے ہیں ان کے کرتوت بھی تو دیکھ نا پھر... کس قسم کے نکلتے ہیں" کوکب نے کہا

"امی مروان کا رشتہ بہت مناسب ہے, اتنی اچھی جاب ہے اس کی, اتنی کامیاب اکیڈمی چلا رہا ہے وہ, اور پھر اس کی فیملی بھی اچھی ہے, دو بھائی فوج میں ہیں اس

کے..."سعد کہتا چلا گیا

"اتنا چھوٹا سا قد ہے اس کا..."روحاء کا دوسرا اعتراض

"تو نے کھجوریں اتروانی ہیں اس سے...؟؟؟"کوکب کو غصہ آ گیا

"میرے ساتھ کھڑا ہوا چھوٹا لگا کرے گا مجھ سے..."وہ تڑخی

"روحاء یار بکواس نا کر, اتنا بھی بونا نہیں ہے وہ"سعد تلملا گیا

"امی میں بتا رہی ہوں میں نے اپنی شادی پر پنسل ہیل ضرور پہننی ہے"روحاء نے دہائی دی تھی

"چپ کر جا...دفع ہو جا اپنے کمرے میں"کوکب کو تاؤ آ گیا تھا, وہ تن فن کرتی اوپر چلی گئی

سعد اس رشتے سے سو فیصد مطمئن تھا

چند دن بعد وہ تینوں کاشف مرزا کے گھر پہنچ گئے, مروان کے لئے اسے کسی بھی قسم کی چھان بین کروانے کی ضرورت نہیں تھی, وہ اس کا دیکھا بھالا تھا, ہر قسم کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نشے, پانی سے بالکل پاک تھا

مروان کو پہلی نظر دیکھ کر کوکب کا پورا دل ہی ڈوب گیا تھا, وہ کہیں سے بھی روحاء کا جوڑ نہیں تھا

وہاں بیٹھے بیٹھے ان کا دل اچاٹ ہو گیا

گھر واپس آکر بھی وہ چپ چپ ہی تھیں

"امی کیا ہو گیا؟؟؟" شام تک روحاء تنگ آگئی

آخر کار وہ کھانے کی میز پر پھٹ پڑی

"ساجد صاحب آپ انہیں انکار کر دیں...روحاء کا کہیں اور سبب بن جائے گا" وہ بولیں

"امی میری بات سنیں, روحاء کے لئے مروان سے بہتر رشتہ کوئی نہیں ہے, اتنی اچھی جاب ہے, اتنی کامیاب اکیڈمی چلاتا ہے وہ... فیملی بھی اچھی ہے" سعد کہتا چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سعد...اب تو میری بات سن, ساری زندگی یہ لڑکی مجھے کوسے گی کہ میرا جوڑ نہیں دیکھا... سارے رشتے داروں کی زبانیں کھل جائیں گی کہ شہزادی جیسی لڑکی کہاں دے دی...؟؟؟ میں نے خاندان والوں کے نہ جانے کتنے بے جوڑ رشتے انکار کئے ہیں" کوکب کہتی چلی گئی

"لیکن امی...." ساجد مغل نے اس کی بات کاٹ دی

"سعد تیری ماں ٹھیک کہہ رہی ہے بیٹا, تیری ساری باتیں درست ہوں گی لیکن... وہ لڑکا روحاء کا جوڑ نہیں ہے یار, یہ تو بانس کی طرح لگے گی اس کے ساتھ کھڑی ہو کر" ساجد مغل نے کہا, سعد بس ایک لمبی سانس بھر کر رہ گیا

"ابو... آپ بس انہیں منع کر دیں" روحاء کی جان پر بنی ہوئی تھی

.....

وہ اور کاشف مرزا ایک ہی چیمبر میں بیٹھتے تھے, اس دن بھی چائے والا چائے کے دو کپ رکھ کر گیا تو حسیب خان نے ان سے بات کرنے کے لئے ہمت جمع کی

"کاشف یار... تجھ بڑا شرمندہ ہوں میں" انہوں نے کھنکار کر کہا تھا, کاشف مرزا ٹھٹھک گئے

"کیا ہوا حسیب؟؟؟"

"یار... غلطی میری بھی ہے... مجھے تجھے ہاں کرنے سے پہلے ایک بار مبرہ سے پوچھ لینا چاہیئے تھا" وہ انتہائی شرمندہ تھے

"کاشف یار... مبرہ راضی نہیں ہے" وہ دھیما سا بولے تھے

اور کاشف مرزا کی وہ حالت تھی جیسے کسی مارتے کو چھڑوالیا گیا ہو

"حسیب یار نا کر... اتنا شرمندہ نا ہو یار, اس سے زیادہ شرمندہ تو مجھے ہونا چاہیئے, مروان بھی عاضی نہیں ہے" وہ ایک دم بولے, حسیب خان ششدر سے انہیں دیکھتے رہ گئے

"غلطی میری ہی ہے... میں نے فرحان اور عمران کی دفعہ دونوں سے پہلے پوچھا, لیکن مروان کی دفعہ سوچا کہ اسے بھلا کون پسند کرے گی؟؟؟ اس کے لئے تو مبرہ

کا رشتہ کسی نعمت کی طرح لگا لیکن... میں یہ بھول گیا کہ وہ بھی تو جیتا جاگتا انسان ہے... اس کی بھی پسند ناپسند ہو سکتی ہے" کاشف مرزا کہتے چلے گئے

"بالکل ایسا ہی ہے کاشف... مجھے بھی مبرہ سے پوچھنا چاہئے تھا" وہ بولے

"چل چھوڑ حسیب... اچھا ہے بات کلئیر ہو گئی, زندگی کونسا ہماری ہے... زندگی تو بچوں کی ہے نا..." کاشف مرزا نے کہا

"وہ ساجد مغل ہے نا... کمیشن شاپ والا, وہ جس کے بیٹے کی اکیڈمی میں روحاء پڑھاتی ہے... اس کی سسٹر سے شادی کرنا چاہ رہا ہے مروان..." انہوں نے کہا

"اچھا اچھا... سعد مغل کی بہن سے"

"ہاں ہاں... وہی, روحاء مغل سے, میں اور فرحت دیکھ کر آئے ہیں بچی کو... ماشاءاللہ خوبصورت ہے, وہ بھی دیکھ گئے ہیں مروان کو... اب دیکھو کیا کہتے ہیں..." وہ کہتے چلے گئے

"مجھ میں ہمت ہی نہیں تھی حسیب تجھ سے بات کرنے کی, روز سوچ کر چپ ہو

جاتا تھا... شکر ہے آج میرا دل ہلکا ہو گیا" کاشف مرزا نے کہا

"خدا خیر کرے گا کاشف..." حسیب خان خود بھی مطمئن ہو گئے تھے

.....

"انہوں نے انکار کر دیا ہے.... اب بتا...؟؟؟" مروان خاموش سا کاشف مرزا کے سامنے بیٹھا تھا, وہ تاسف سے اسے دیکھ رہے تھے

"مروان تو بچہ تو نہیں ہے یار... پیتل پر سونے کا پانی چڑھا کر بھی وہ پیتل ہی رہتا ہے بیٹے" انہیں دکھ بھی ہوا تھا

"دولت سے, شہرت سے, مرتبے سے... اوقات نہیں بدل جاتی مروان مرزا..." وہ دھیرے سے بولے تھے

"چلیں بس کریں..." اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر فرحت کے کلیجے پر ہاتھ پڑا تھا

ایک لڑکی ریجیکٹ ہونے کے بعد جس اذیت سے گزرتی ہے اس کا اندازہ تو شاید ہم سب کر سکیں... لیکن سوچیں... ایک لڑکے کی ریجیکشن... شکل و صورت پر, قد

کاٹھ پر, جسامت پر... سوچیں؟؟؟؟"

وہ بس خاموشی سے کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکل گیا

سو بار اس نے روحاء کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن وہ شاید اس کا نمبر بلاک کر چکی تھی

اگلا پورا دن بھی اس کا دل مسوستا ہی رہا, آخر کار جب حد ہو گئی تو مغرب کے بعد وہ خود ساجد مغل کے گھر چلا آیا, سعد گھر پر ہی تھا, وہ اسے ڈرائینگ روم میں لے آیا

"سعد, مجھے تمہارے ابو سے بات کرنی ہے" وہ بولا, سعد سمجھ گیا تھا, وہ ساجد اور کوکب دونوں کو بلا لایا

www.novelsclubb.com

"انکل... آنٹی... میں بہت خوش رکھوں گا آپ کی بیٹی کو... پلیز" وہ آ تو گیا تھا لیکن اب الفاظ ڈگمگا رہے تھے, حلق میں تھوک پھنس رہا تھا, کلیجہ منہ کو آ رہا تھا

"دیکھو بیٹا... یہ جو والدین ہوتے ہیں نا... یہ خود چاہے اپنی زندگی میں ہزاروں سمجھوتے کر چکے ہوں لیکن... جب اولاد کی باری آتی ہے تو اس کے لئے سمجھوتہ

نام کا یہ لفظ ان کی ڈکشنری سے بالکل ہی نکل جاتا ہے" ساجد مغل نے کہا

"میں جانتا ہوں انکل کہ آپ کس سمجھوتے کی بات کر رہے ہیں... لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس ایک سمجھوتے کے علاوہ آپ کی بیٹی کو کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا پڑے گا... میری شکل وصورت سے قطع نظر, میرے قد کاٹھ سے قطع نظر... اگر کوئی ایشو ہے تو بتائیں, میں اسے خود دور کروں گا" وہ کہتا چلا گیا

روحاء دروازے سے باہر کان لگائے کھڑی تھی, ساجد مغل نے بے بسی سے کوکب کی طرف دیکھا, وہ بھلا اسے کیا کہتے؟؟؟

"دیکھو بیٹا... ہماری ایک ہی بیٹی ہے, اور ہم چاہتے ہیں کہ... اس کا جوڑ تو اچھا بنے" کوکب اس سے زیادہ صاف الفاظ استعمال نہیں کر سکتی تھیں, مروان خاموش بیٹھا رہ گیا

پھر تھوڑی دیر بعد چلا گیا, چائے بھی یونہی چھوڑ گیا

اس کے جاتے ہی سعد بھڑک گیا تھا

"آپ دونوں کا کوئی حال نہیں ہے ویسے... دنیاوی خوبصورتی کو لیکر بیٹھے ہوئے ہیں... کیا مطلب ہے کہ اس کے ساتھ روحاء کا جوڑ نہیں بنتا... امی آخر اسے ہے کیا...؟؟؟ بس ایک قد ہی ذرا سا چھوٹا ہے نا, آپ اس کی اس ایک خامی کو اس کی ہزاروں خوبیوں پر قربان نہیں کر سکتیں...؟؟؟" وہ بولا

"سعد لوگ کیا کہیں گے؟؟؟" وہ بولیں

"امی دفع کریں لوگوں کو... بیچارہ فقیروں کی طرح منت کر کے گیا ہے... اور کیا کرے؟؟؟" وہ تڑخ گیا

"ابو... کیا گارنٹی ہے اس بات کی کہ روحاء کے لئے ڈھونڈا ہوا کوئی ہیرو بعد میں ولن نہیں نکلے گا.... میں نے خود دیکھے ہیں ذرا ذرا سی شکل وصورت کے لڑکوں کے ہزار ہا افییرز... کیا کریں گے پھر ہم؟؟؟ اتنی اچھی پوسٹ ہے اس کی, اتنا کامیاب ہے, اتنی شہرت ہے, اچھا کماتا ہے... اور پتہ نہیں کیا چاہیئے؟؟؟" وہ بھرا پڑا تھا, روحاء ایک طرف خاموش کھڑی تھی

"وہ کھڑی ہے روحاء... پوچھ لے اس سے" کوکب نے کہا

"کیا تکلیف ہے تمہیں؟؟؟"

"کوئی تکلیف نہیں ہے... آپ اسے صاف کہہ دیں کہ روحاء نہیں مانتی... بس"

وہ کہہ کر اوپر چلی گئی تھی

.....

اس نے بھی بالکل انہی راستوں پر قدم رکھ دیے تھے جن پر سے مروان گزر کر گیا تھا, اس نے distance learning میں ایم ایس اپلائی کیا تھا, ساتھ ساتھ کوچنگ سینٹر بھی جاری تھا

www.novelsclubb.com

اس دوران اس نے کچھ عرصے کے لیے ایک پرائیویٹ سینٹر سے ای کامرس کے کورسز بھی کئے, ہر طرح سے آنلائن ورکنگ کا تجربہ بھی حاصل کرنے لگی

حسیب خان اور عابدہ کی طرف سے وہ ذرا سی پر سکون تھی کہ وہ فی الحال اس کے لئے کوئی رشتہ نہیں دیکھ رہے تھے, مبرہ نے انہیں اپنے ایم ایس تک ٹالا ہوا تھا

ولید نے اپنا کالج بدل لیا تھا...اب وہ کہیں اور لیکچر دینے جانے لگا تھا, کچھ عرصے بعد اس کی سعد سے بھی تو تو میں میں ہو گئی سو اس کا کوچنگ سینٹر بھی چھوڑ دیا

بہر حال مبرہ نے اس کا نمبر سیو کر رکھا تھا اور وہ وقتاً فوقتاً اس کی خبر لے لیا کرتی تھی

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا

اسے ایک انجان سے نمبر سے کال آئی

"جی کون...؟؟؟"

"مبرہ حسیب خان...؟؟؟"

"جی بات کر رہی ہوں"

"میں مروان مرزا عرض کر رہا ہوں" وہ ٹھٹھک گئی, پھر اٹھ کر باہر نکل آئی

"جی سر...کیسے ہیں؟؟"

"شکر اللہ کا...آپ کیسی ہیں؟؟؟"

"جی میں ٹھیک ہوں"

www.novelsclubb.com

"مبرہ میں نے آپ کا نمبر سعد سے لیا تھا, کائینڈلی اگر وہ اس بارے میں پوچھے تو کہہ دیجئے گا کہ مجھے ایک پوائنٹ ڈسکس کرنا تھا پلیز..." وہ بولا

"اوکے لیکن... آپ نے ڈسکس کیا کرنا تھا؟؟" وہ مدعے پر آ گئی

"ایک ریکوئسٹ کرنی تھی آپ سے... میرے گھر والے آپ کی دوست روحاء مغل کے لئے رشتہ لیکر گئے تھے لیکن... انہوں نے انکار کر دیا ہے" اس نے کہا, مبرہ چپ چاپ سنتی رہی, یہ اسے پتہ تھا, روحاء نے اسے مروان کی ساری کوششوں کے بارے میں بتایا تھا

"اس نے میرا نمبر بھی بلاک کر دیا ہے مبرہ.... پلیز آپ اسے کہیں کہ بس ایک بار میری بات سن لے" وہ بولا, مبرہ بول نہ سکی

"آپ اس کی بیسٹ فرینڈ ہیں, میں پرسنلی آپ سے ملنے آ جاتا لیکن... سعد کو شک ہو جائے گا, پلیز میری اتنی سی مدد کر دیں, اسے کہیں ایک بار میری بات سن لے" وہ کہتا چلا گیا

"ٹھیک ہے... میں کہوں گی اسے "مبرہ نے دھیرے سے کہا تھا

اسی رات اس نے ڈنر کے بعد اپنے کمرے میں آکر روحاء کو کال ملالی

"روحاء... یار اس کا نمبر کیوں بلاک کیا؟؟؟"اس نے پوچھا

"وہ مجھے کال رکے انکار کی وجہ پوچھے گا مبرہ.... میں کیا کہوں گی؟؟؟"وہ بولی

"وہی جو مجھے کہتی تھی... کہ ماسٹر جی کا قد مجھ سے بھی چھوٹا ہے"مبرہ نے

مسکراتے ہوئے کہا

"یار قسم سے, میں نے ایسا کبھی مذاق میں نہیں کہا تھا, پھر پتہ نہیں کیوں میرا کہا

مجھی پر الٹا پڑ گیا... یار وہ تو پیچھے ہی پڑ گیا ہے"وہ روہانسی ہو گئی

"روحاء... سن یار, کسی کی فیلینگز کے ساتھ ایسے نہیں کھیلتے, ایک بار اس کی بات تو

سن لے"مبرہ نے کہا

"میں نے نہیں سننی..."وہ بولی

"روحاء اس کی کال آئی ہے مجھے, اتنی بار ریکوئسٹ کی ہے اس نے کہ روحاء سے

کہیں ایک بار میری بات سن لے" وہ بولی

"کام دیکھ لے اس کے, پہلے پیرنٹس کو بھیجا, پھر خود آ گیا, پچھلے دو ہفتوں میں جتنے ممکن ہوں اتنے لوگ ہمارے گھر بھیج چکا ہے... اب تجھے کال کر دی" روحاء تڑخ گئی

"ہو سکتا ہے تجھ سے سچا پیار کرتا ہو روحاء... تبھی تو اتنی کوششیں کر رہا ہے, ایک بار سن تو لے کیا کہتا ہے" وہ بولی تھی

روحاء نے مارے باندھے ہی اس کا نمبر ان بلاک کیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

"ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟؟" وہ اس دن کلاس لیکر آئی تو سعد آفس میں ہی تھا

"ہزار پوچھیں..." وہ بولا

"یہ جو ولید احمد ہیں... ان کا گھر کہاں ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"کیوں آپ نے کھیر دینے جانا ہے؟؟؟" سعد حیرانی سے بولا تھا

"میں سیریس ہوں..." وہ برا مان گئی

"گاؤں میں ہے...512, یہاں سے دس کلو میٹر ہے تقریباً, بڑا کوٹھی نما گھر ہے ان کا, چار, پانچ کمرے ہیں, سٹیشن نما برآمدہ...دو ایکڑ کا صحن...ولید صاحب کے کمرے میں ایک سنگل بیڈ پڑا ہے, اور ایک کرسی ٹیبل...اور..." مبرہ کی مسلسل گھورنے پر وہ ہنستا چلا گیا تھا

"سعد مغل...جسٹ شٹ اپ" وہ بولی

"اگر جانا ہے تو میں لے چلوں گا کسی دن؟؟" وہ بولا

"ایسے نہیں جانا.... مستقل جاؤں گی کسی دن" وہ مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئی تھی

یہ دیکھے بنا کہ سعد مغل کے دل کی دنیا کیسے تہس نہس ہو گئی تھی

.....

"کیسی ہیں آپ روحاء؟؟؟"آج اس نے پھر کال کی تھی جو کہ قسمت سے روحاء نے ریسیو کرلی تھی

"ٹھیک ہوں سر..."وہ بولی

"روحاء مجھے بڑی بڑی باتیں کرنا نہیں آتیں اسلیے سادہ سی عرضی کروں گا...میں جانتا ہوں میں آپ کے قابل نہیں ہوں,اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ لائف میں کمپرومائز کرنے پر بالکل یقین نہیں رکھتیں لیکن...روحاء بس یہ ایک کمپرومائز کرلیں,بس ایک بار میری پرسنیلٹی پر کمپرومائز کرلیں...خدا کی قسم اس کے بعد میں خود اس لفظ کو آپ کی ڈکشنری سے نکال دوں گا,روحاء بس یہ ہی ایک پوائنٹ ہے جہاں آکر میں بے بس ہوں,کاش کہ میں اپنا قد پانچ فٹ,دس,گیارہ انچ کر سکتا,کاش کہ میں اپنی رنگت میں سفیدیاں گھول سکتا,کاش کے میری بھی ہیروز جیسی باڈی ہوتی,وجیہہ سا چہرہ ہوتا...لیکن ان سب کاش کے بعد بھی بس ایک کاش ہی ہے...اور کچھ نہیں ہے...."وہ کہتا جارہا تھا

"مروان سر... آپ کو کوئی اور مل جائے گی, مجھ سے زیادہ اچھی.... انشاءاللہ" وہ اور کیا کہتی

"یہ ہی تو مسئلہ ہے روحاء مغل... کہ آپ زیادہ اچھا اور کوئی ہے ہی نہیں..." وہ بے بسی سے بولا تھا

"دیکھیں سر... مجھے بھی سادہ سی ہی باتیں آتی ہیں... آپ کو میں اچھی لگی... لیکن مجھے آپ نہیں اچھے لگے... بس" وہ بولی تھی, چند ثانیے خاموشی چھائی رہی

"روحاء.. آئی لو یو" وہ دھیرے سے بولا تھا

روحاء بس ساکت سی بیٹھی رہ گئی

.....

اسے ولید احمد کی منگنی کی خبر ملی تھی

تادیر وہ بس خاموش سی کرسی پر بیٹھی رہ گئی, یقین ہی نہیں آرہا تھا...

اور ستم یہ کہ اسے خبر سنانے والا سعد مغل تھا جو اس کے عین سامنے بیٹھا بڑے غور

سے اس کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا

وہ جبری سا بھی نا مسکرا سکی, بس دھیرے سے اٹھ کر آفس سے نکل گئی

اگلی دو کلاسز لینا اسے پہاڑ جیسا عذاب لگ رہا تھا

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں گھر جا رہی ہوں" اس نے بس سعد کو ایک ٹیکسٹ میسیج کیا تھا

"میں چھوڑ آؤں؟؟؟" جواباً وہ خود ہی اس کے پاس چلا آیا

"نہیں... زوہیب کو کال کر دی ہے, وہ آ رہا ہے" وہ بولی

"کیا ہوا طبیعت کو اچانک...؟؟" سعد نے پوچھا, وہ بس نفی میں سر ہلا گئی

"یہ ضروری تو نہیں ہے کہ جسے آپ choose کریں.... وہ بھی بدلے میں آپ کو ہی choose کرے... ہر انسان کی اپنی priorities ہوتی ہیں مبرہ..." سعد نے کہا

"میں نے بس اس سے وقت ہی تو مانگا تھا" وہ بمشکل بولی تھی

"ایک مشورہ دوں آپ کو...ایک مخلص دوست بن کر...وہ شخص صرف ایک سراب ہے جو اول تو حاصل ہو گا نہیں اور اگر ہو بھی گیا تو ساری عمر آپ کے لئے لاحاصل ہی رہے گا" وہ بولا تھا

مبرہ بس چپ چاپ گیٹ سے باہر نکل گئی

رات کو اس نے کوئی دس دفعہ ولید کو کال کی جو اس نے اٹینڈ نہیں کی تھی

بس ایک میسیج سینڈ کر دیا

"...I choose someone like me"

.....

www.novelsclubb.com

اس دن پھر مروان کے والدین آئے تھے, کاشف مرزا اس کے بار بار اصرار پر ایک آخری بار روحاء کے گھر جانے کے لیے مان گئے تھے, ساتھ میں ان کا بڑا بیٹا فرحان اور اس کی بیوی بھی تھے

ساجد مغل ان کی التجاؤں اور منتوں کے آگے بے بس سے ہو گئے, وہ بار بار اپنے

بیٹے کی خامیوں کو نظرانداز کرنے کا کہہ رہے تھے, ساجد مغل نے کال کر کے سعد کو بھی بلوالیا

"جیسے آپ لوگ کہیں گے ہم ویسے کرنے کو تیار ہیں ساجد صاحب... مروان نے اپنا کمرہ بھی سیٹ کروالیا ہے, روحاء بیٹی جیسے چاہے گی ویسا ہی ہو گا" کاشف مرزا کہتے چلے گئے

ساجد مغل نے ایک بار پھر ان سے وقت مانگا تھا

"ابو... اتنا غرور کبھی کبھار بہت مہنگا بھی پڑ جاتا ہے... اسے قدر ہے تو وہ بار بار اپنے گھر والوں کا بھیج رہا ہے نا..." سعد نے کہا

"روحاء ہی نہیں مانتی تو میں کیا کروں؟؟؟" ساجد مغل نے ایک لمبی سانس بھری تھی

روحاء بس خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی

رات کو سعد اس کے کمرے میں آیا تھا

"تمہیں کال نہیں کی اس نے؟؟؟"

"کی تھی..."وہ بولی

"کیا کہتا؟؟؟"وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

"یہ ہی جو اس کے گھر والے کہتے ہیں"وہ بولی

"روحاء...اچھی صورتیں دنیا میں ہزاروں,لاکھوں ہوتی ہیں لیکن اچھی سیرت کروڑوں میں ایک ملتی ہے...وہ بہت اچھا ہے روحاء,پر سنیلٹی کا کیا ہے...؟؟تو نے کونسا اسے لائم لائیٹ میں لیکر جانا ہے"سعد کہتا چلا گیا

"اپنی دوست سے مشورہ کرلو..."وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا

"وہ بھی اسی کی سائیڈ لیتی ہے"روحاء نے کہا

"اچھی شکل...ایک اچھی زندگی کی ضمانت نہیں ہوتی بیٹے...کیا پتہ وہ عام سی شکل والا تمہیں سچ میں رانی بنا کر رکھے...اور کیا پتہ کہ کوئی خوبصورت شکل والا تمہیں مٹی میں رول دے"وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے لیکن... میں اپنی شادی پر پنسل ہیل ضرور پہنوں گی... مجھے نہیں پتہ"
وہ خفت سے کہتی ہوئی سعد کے گلے سے لگی تھی

.....

اسے ایک پرائیوٹ کالج نے آنلائن ای کامرس کے حوالے سے بچوں کو آگاہ کرنے کے لئے لیکچر دینے کے لئے بلایا تھا, وہ ایک, دو بار سعد سے بھی بات کر چکے تھے
اس دن تقریباً دس بجے کے قریب وہ وہاں چلی آئی, وہ کالج ابھی نیا ہی ایسٹیبلش ہوا تھا, لیکچر سے فارغ ہو کر اسے پرنسپل آفس میں ہی بلا لیا گیا
پرنسپل بڑی ینگ سی لڑکی تھی... کافی دیر وہ دونوں آپس میں باتیں کرتی رہیں
دفعتاً آفس کا دروازہ کھلا اور آنیوالے شخص کی آواز سن کر مبرہ کے ہوش اڑے تھے

"آئیں ولید..."

"مجھے لگا تھا تم فری ہو گی؟؟؟" وہ آگے کو آیا اور ٹھٹھک گیا

"میڈم مبرہ... کیسی ہیں آپ...؟؟؟" وہ آج بھی ہمیشہ کی طرح ہی تھا... دل

کے آر پار ہوتا ہوا

"جی میں ٹھیک ہوں..." وہ بمشکل بولی تھی

"اقراء... مبرہ اور میں نے کچھ عرصہ ایک پرائیویٹ اکیڈمی میں پڑھایا ہے... مبرہ یہ اقراء واحدی ہیں... میری فیانسی" ولید سائیڈ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا

مبرہ نے جبری سا مسکراتے ہوئے اقراء کی طرف دیکھا

وہ بے مثال تھی... ہر لحاظ سے

اور وہ پوری طرح ولید کے جوڑ کی تھی, اسی کے جیسی خوبصورت, دلکش... اور سحر انگیز

www.novelsclubb.com

"اوکے میڈم اقراء... میں چلتی ہوں اب" وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"تھینک یو مس مبرہ... For your time" اقراء کے کہنے پر وہ مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف آگئی

"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو؟؟؟" اسے اپنے پیچھے اقراء کی آواز آئی تھی

"سچ بتاؤں... کہ جھوٹ بولوں؟؟؟"اف ولید کی مسکراتی سی آواز

"بالکل سچ..."

"تمہیں دیکھنے کو دل کر رہا تھا" یہ آخری آواز تھی جو اس نے آفس سے باہر نکلتے ہوئے سنی تھی

آنکھیں پانیوں سے بھر چکی تھیں

.....

"...Thank you Roha"

اسے مروان کا بس اتنا سا ٹیکسٹ آیا تھا, ساجد مغل نے اس کے گھر والوں کو ہاں کر دی تھی, سعد منگنی کرنے کے حق میں نہیں تھا, سو تین ماہ بعد اس کی شادی کی تاریخ طے کر دی گئی تھی

دونوں گھروں میں شادی کے ہنگامے جاگ اٹھے تھے

روحاء بھی بڑی خوشی خوشی اپنے کپڑے بنانے لگی تھی

مبرہ کے ایم ایس کا دوسرا سال شروع ہو گیا تھا سو وہ ذرا زیادہ مصروف ہو گئی تھی تین ماہ کب گزرے پتہ ہی نہیں چلا...اور ہوا یوں کہ روحاء کی شادی اور مبرہ کے تھرڈ سمیسٹر کے پیپرز آگے پیچھے ہی آ گئے,اسے گالیاں دے دے کر روحاء کا کوئی حال نہیں تھا

"میں کیا کروں....؟؟؟؟میں نے کونسا جان بوجھ کر پیپرز رکھوائے ہیں" وہ اس کی شادی سے دو دن پہلے اس کا گفٹ لیکر آئی تھی

"تو پیپر نا دے تو....ایکسٹرا سمیسٹر لگا لیں" روحاء مہندی لگوا رہی تھی

"فیس تو بھر دینا..." مبرہ نے کہا

"قسم سے میں بھر دوں گی...میری ساری سلامیاں تیری ہوں گی" روحاء نے ہنستے ہوئے کہا

"ہاں ہاں...تو ایک بار مروان مرزا کی ہو گئی تو میں دیکھوں گی کہ تجھے میں یاد بھی کیسے رہوں گی" مبرہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"دفع... میں بھی تیری شادی میں نہیں آؤں گی" روحاء نے اسے دھپ لگائی تھی,

مبرہ بس مسکرا کر رہ گئی

.....

وہ اس دن پیپر دے کر نکلی تھی جب اس کا سیل بجا, اس کا ہاسٹل قریب ہی تھا,

پیدل چلتے ہوئے اس نے سیل کان سے لگالیا, تقریباً دو بجے کا وقت تھا

سعد کی کال تھی

"جی سر...؟؟"

"مبرہ حسیب خان کہاں ہیں آپ؟؟؟" اس نے پوچھا

"میں لاہور...."

"لاہور مطلب؟؟؟

"مطلب میرا سیکینڈ پیپر ہے آج..." وہ بولی

"کیا... مجھے تو بتایا ہی نہیں" وہ انتہائی حیران تھا

"آپ شادی میں مصروف تھے... موقع ہی نہیں ملا..." وہ بولی

"اف مبرہ... آپ نے میرے سارے پلان کا ستیاناس کر دیا" وہ سچ میں بہت دکھی تھا

"کیسا پلان؟؟؟"

"یار میں نے سوچا تھا کہ چلو روحاء کی شادی کے بہانے میں بھی مبرہ خان کو ذرا رنگوں میں ڈھلا ہوا دیکھ لوں گا, ورنہ تو ہمیشہ اسے گرے اینڈ بلیک شیڈ میں ہی دیکھا ہے, کوئی ہرا پیلا غرارہ ہو گا, ریشمی آنچل ہو گا, لہراتی زلفیں ہوں گی, لبوں پر لالی...."

www.novelsclubb.com

"سعد مغل.... ناؤ شٹ اپ..." مبرہ نے اسے بریک لگوائی تھی

"سچ میں مبرہ... میں نے تو پتہ نہیں کیا کیا سوچ رکھا تھا" وہ بولا

"اف اللہ... کیا کیا سوچ رکھا تھا؟؟؟" اسے ہنسی آگئی

"ابھی بھی میرے ہاتھوں میں پھول ہے مبرہ.... اب اس کا کیا کروں؟؟" وہ کہہ

ہی گیا, مبرہ یکلخت خاموش ہوئی تھی

"آپ ایسا کریں....جو لڑکی سب سے اچھی لگ رہی ہے اسے دے دیں" وہ بولی

"اور کوئی بھی اچھی نا لگے تو؟؟؟"

"تو مسل کر پھینک دیں" وہ بولی تھی

"ساتھ میرا دل بھی مسلا جائے گا مبرہ خان..." سعد نے کہا, وہ ایک بار پھر بول نہ سکی

I wanted to say three magical words to "

...you

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر بعد بولا لیکن مبرہ کال کاٹ چکی تھی

.....

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ کمرے میں داخل ہوا, روحاء کراؤن سے ٹیک لگائے اپنے موبائل سے لگی ہوئی تھی, اسے دیکھ کر موبائل ایک طرف رکھ دیا

مروان نے گلے سے پھولوں کا ہار اتارتے ہوئے صوفے پر ڈالا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا, روحاء نے نظر بھر کر اسے دیکھا

وہ کہتے ہیں نا کہ دل کا موسم بدل جائے تو آنکھوں کے نظارے بھی بدل جاتے ہیں

نیوی بلو شیروانی کے ساتھ سفید کاٹن کی شلوار پہنے, ہلکی ہلکی ڈاڑھی, آنکھوں پر چشمہ لگائے... وہ شکل و صورت کا اگر شہزادہ نا سہی تو فقیر بھی نہیں تھا

"یہ تمہاری منہ دکھائی ہے روحاء؟؟؟" وہ دھیرے سے بولا اور ڈبیہ کھول دی

وہ سونے کا نفیس سا بریسلیٹ تھا

روحاء نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کر دیا, مروان نے فوراً اس کی طرف دیکھا... وہ گلبدن اسی کو دیکھ رہی تھی, مروان نے مسکراتے ہوئے اس کی کلائی میں بریسلیٹ پہنایا اور پھر اس کا حنائی ہاتھ تھام لیا

روحاء کی دھڑکنوں میں ارتعاش ہوا تھا

مروان نے اس کا وہ مرمریں ہاتھ دھیرے سے اپنے لبوں سے لگا لیا, یکے بعد

دیگرے وہ اس کی ہر ہر انگلی کو چومتا جا رہا تھا, پھر جب تھک گیا تو اس کا ہاتھ اپنے دل پر رکھ لیا

"میرا تم سے وعدہ ہے روحاء... میں تمہیں ہمیشہ یہاں رکھوں گا" اس نے دھیرے سے روحاء کے ہاتھ کو جھٹکا دیا تھا, وہ چھن چھن کرتی اس کے سینے سے آن لگی, مروان نے اس کی پلکوں پر حیا اترتے دیکھی تھی, بہت محبت سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ بس اسے اپنے دونوں بازوؤں میں سموتا چلا گیا تھا

.....

اسے سعد کا کوچنگ سینٹر جوائن کیے ایک سال ہو چلا تھا, اور اس کے آنے سے سعد کے کوچنگ سینٹر کو بے پناہ فائدہ ہوا تھا, اس نے آنلائن بزنس کے لئے بھی کلاسز شروع کر دی تھیں, ایم ایس کا تیسرا سمیسٹر شروع ہوتے ہی اس نے لیکچر شپ کے لئے بھی ٹیسٹ دے دیا, سعد نے بھی دوسری بار قسمت آزمائی تھی

وہ بھی ایسی ہی ایک شام تھی... وہ اپنی ساری کلاسز لیکر فارغ ہو گئی تھی, مین گیٹ

کی طرف جاتے ہوئے اچانک ہی وہ ٹھٹھک گئی

وہ ولید احمد ہی تھا... وہ اور سعد نہ جانے کیا باتیں کر رہے تھے... وہ وہیں رک گئی

دل اسے سامنے دیکھ کر بہک اٹھا تھا, مہینوں کی پیاسی نظریں بس اسے تکنا شروع ہو

گئی تھیں, کچھ دیر بعد سعد اسے ساتھ لئے اپنے آفس میں چلا گیا

وہ گھر تو آ گئی لیکن اسے رات گزارنی دوبھر ہو رہی تھی, نقچار اس نے سعد کا نمبر ملا

لیا

"جی مس مبرہ خان...؟؟" سعد کی وہی ہشاش بشاش سی آواز

"ولید احمد کس سلسلے میں آئے تھے آج...؟؟؟" اس نے پوچھ ہی لیا

"آپ کے سلسلے میں نہیں آئے تھے" سعد کے کہتے ہی وہ ششدر رہ گئی, اس سے

اسقدر کورے جواب کی امید نہیں تھی اسے, کافی دیر تک وہ بول نہ سکی, آنکھیں

تضحیک کے مارے پانیوں سے بھر گئیں تھیں

"ہیلو... مبرہ, کہاں گئیں؟؟" اس نے سعد کی ایک بھی سنے بغیر کال کاٹ دی تھی

رات نیند بھی ٹھیک سے نہیں آئی

اگلے دن بھی اس نے سعد کو جہاں دیکھا, وہیں ان دیکھا کر دیا, کئی بار سعد نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود... اس کی خفت اب غصے میں بدل گئی تھی

وہ اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر گھر واپس آ گئی, بڑی ہی مشکلوں سے اگلے دن سعد نے اسے اپنے آفس بلایا تھا

"مبرہ ایم سوری, رئیلی ویری سوری, مجھے نہیں اندازہ تھا کہ آپ کو میری بات اچھی نہیں لگے گی" وہ کہتا چلا گیا

"دراصل سعد غلطی میری ہی ہے... میں نے آپ کو اپنا شریک راز بنالیا, میری غلطی کہ میں نے آپ کو اپنا حال دل بتا دیا... اور اب آپ کی مرضی کہ آپ جیسے چاہے مجھے ذلیل کریں" کہتے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں

"میں آپ کو ذلیل نہیں کرتا مبرہ... خدا کی قسم میرے دل میں آپ کا وہی مقام

ہے جو آپ کے دل میں ولید احمد کا ہے" وہ کہہ ہی گیا, مبرہ ذرا سی ٹھٹھکی تھی

"حالانکہ مجھے کوئی حق نہیں ہے آپ کی محبت پر انگلی اٹھانے کا لیکن پھر بھی... میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ آپ کے قابل نہیں ہے مبرہ... وہ بس ایک خوشنما سراب ہے اور بس... آپ اس کی چوائس کبھی بھی نہیں ہوں گی" وہ کہتا چلا گیا, مبرہ بس چپ چاپ دروازے کی طرف پلٹ گئی تھی

"اس کی منگنی ٹوٹ گئی ہے..." سعد کی آواز نے اس کے قدموں کو روک دیا تھا

.....

اسے چار دنوں میں ہی مروان کے گھر والوں کی فطرت کا اندازہ ہو گیا, اس کے امی اور ابو دونوں اچھے تھے, فرحت کا رویہ اس کے ساتھ مخلصانہ ہی تھا لیکن جو اصل مصیبت تھی وہ باقیوں کی تھی

فرحان مرزا اور نعمان مرزا فوج میں بھرتے تھے, ان کا رینک کوئی خاص زیادہ نہیں تھا سو وہ اپنے بیوی بچے ساتھ لیکر نہیں جاتے تھے, ان کی فیملیز سسرال میں

ہی رہتی تھیں

فرحان کی بیوی اور تین بچے.... آفت کے پرکالہ تین بچے... جن میں سے دو سکول جاتے تھے, اور نعمان کی بیوی اور دو بچے... ان دونوں سے چھوٹی رابعہ تھی جو اس دنیا میں جلاد کا دوسرا روپ تھی

اس کی منگنی نعمان کی منگنی کے ساتھ ہوئی تھی اور بیچاری کا منگیتر تب کا باہر گیا ابھی تک نہیں لوٹا تھا, نعمان کے بعد مروان کی بھی شادی ہو گئی اور وہ بیچاری کنواری کی کنواری... اس کا سارا ڈپریشن ان پانچ بچوں پر اترتا تھا

فرحان کی فیملی چونکہ بڑی تھی سو ان کے دو کمرے نیچے تھے, کاشف مرزا اور فرحت کا کمرہ بھی نیچے ہی تھا, ایک عدد مشترکہ کچن, لانڈری, برآمدہ, ڈرائینگ روم.... سب کچھ نیچے تھا

نعمان کی فیملی اور رابعہ کا کمرہ اوپر تھا, مروان اور روحاء کو بھی اوہر ہی کمرہ ملا تھا, اوپر کچن نہیں تھا

اور سب سے اوپر سٹور تھا

چار دن بعد ہی روحاء کی بس ہو گئی, اسے بھلا کہاں اسقدر شور شرابے کی عادت تھی, وہ گنتی کے چار افراد تھے گھر کے... ساجد مغل شاپ پر چلے جاتے تھے, سعد جاب پر... پیچھے رہ گئیں وہ اور کوکب... اور یہاں...؟؟؟ ہر وقت کی دھما چوکڑی, تین ٹائم کھانے کے وقت قیامت آئی رہتی, کچن تو کسی وقت خالی ہوتا ہی نہیں تھا

"مروان... میرا قصور کیا ہے یہ بتا دیں بس" وہ اس رات پھٹ ہی تو پڑی

"کیا ہوا اب؟؟؟" مروان صبح کا گیا اب گھر واپس آیا تھا

"خود تو آپ صبح نو بجے نکل جاتے ہیں اور رات گئے گھر آتے ہیں... اور میں پیچھے سے اس مچھلی بازار میں پاگل ہونے والی ہو جاتی ہوں" وہ بولی

"میں چھبیس سالوں سے اس مچھلی بازار میں رہ رہا ہوں... میں تو ابھی تک پاگل نہیں ہوا" وہ مسکراتے ہوئے بولا اور اس کا ٹھنڈا سا خوشبو جیسا وجود اپنی آغوش میں

بھر لیا

"لیکن میں ہو جاؤں گی کیونکہ میں نے بائیس سال جہاں گزارے ہیں وہ جگہ کسی جنت کی طرح تھی" وہ روہانسی ہو گئی

"نابندہ فجر کے بعد سو سکتا ہے... نادوپہر میں ریسٹ کر سکتا ہے, ہر دم بچوں کا شور شرابہ, رونا دھونا... اور خدا کی پناہ جب رابعہ ان پر برستی ہے تو سمجھو ملک الموت ہی آ گیا ہو..." مروان کو اس کے انداز پر ہنسی آ گئی

"آپ ہنس رہے ہیں.. میری جان عذاب ہوئی پڑی ہے" وہ تنک کر اس سے دور ہو گئی

www.novelsclubb.com

"روحاء یار اب وہ سب جیتے جاگتے انسان ہیں... بالکل ہی تو گونگے بہرے نہیں بن سکتے نا... پانچ بچوں کے ہونے کا پتہ تو چلے گا نا.." مروان نے دوبارہ اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ایک جھٹکے میں جھٹک دیا

"سب سے پہلے مجھے یہ بتائیں کہ کالج سے کتنے بجے فری ہوتے ہیں؟؟؟" توپ کا

رخ بالکل ہی اس کی طرف ہو گیا تھا

مروان نے فدا ہوتی نظروں سے اسے دیکھا, بنا دوپٹے کے, بالوں کی اونچی سی پونی باندھے, گلابی رنگ کے فٹنگ والے سوٹ میں وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے اس سے پوچھ رہی تھی

"تقریباً ساڑھے بارہ..." مروان نے دھیرے سے اس کے ماتھے پر آئی لٹوں کو چھیڑنا چاہا لیکن وہ غصے میں بھنا کر پیچھے کو ہو گئی

"اور اکیڈمی کتنے بجے سٹارٹ ہوتی ہے؟؟" دوسرا سوال

"تین بجے..." اس نے مسکراتے ہوئے شرٹ کے بٹن کھولے اور کاٹن کی کلف لگی قمیض اتار دی, اپنے جسم کے حساب کتاب کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ زیادہ تر شلوار قمیض ہی پہنتا تھا

"تو بیچ کے ڈھائی گھنٹے کہاں ہوتے ہیں آپ؟؟؟" اس نے پوچھا

"سو کام نکل آتے ہیں روحاء..." وہ ایک بار پھر اس کے قریب ہوا تھا, بہت محبت

سے اس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں بھرا تھا لیکن روحاء مغل کو فی الحال شدید غصہ آیا ہوا تھا جو وہ صرف اور صرف اپنے شوہر پر ہی اتار سکتی تھی, وہ ایک بار پھر اس کے ہاتھ جھٹک گئی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لیں مروان... مجھے آپ ایک بجے گھر نظر آیا کریں, اور دو گھنٹے بعد گھر سے اکیڈمی جایا کریں, شام کو سات بجے گھر واپس آیا کریں" وہ بولی

"منظور... اور کوئی حکم؟؟؟" وہ بولا

"اور ذرا اپنی بھابھیوں کو اپنی زبان میں سمجھا لیں کہ اپنے بچوں کو میرے کمرے تک کم سے کم آنے دیا کریں... میں اب کہاں تک روکوں؟؟؟" وہ بولی

"اوکے... اور...؟؟؟" مروان مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا, روحاء اس کی نظروں کی تپش سے گھبراتی ہوئی پیچھے کو ہوتی گئی

"اور.... مجھے کل شاپنگ پر لیکر چلیں, سارے فینسی کپڑے ہیں, عام پہننے کا کوئی

بھی نہیں ہے" مروان کو اس کے لبوں کی لرزش نظر آگئی تھی, اس کے گالوں کی سرخیاں بھی پوشیدہ نہیں رہی تھیں

"جو حکم جناب کا....اور..." وہ بڑھتا جا رہا تھا

"اور... پیچھے ہٹیں, دور ہو جائیں مجھ سے" وہ لڑکھڑا سی گئی

"تمہاری یہ فرمائش تو میں مر کر بھی پوری نا کروں" مروان نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا اور بہت محبت سے اس کی خوبصورت آنکھوں کو گیلا کرتا چلا گیا تھا

.....

وہ سونے کے لئے لیٹی تو ہاتھ بڑھا کر سیل چارجنگ سے اتار لیا, سعد کی پندرہ مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں, وہ ساکت سکرین دیکھتی رہ گئی, کال پھر آنا شروع ہو گئی, وہ ہنوز سکرین دیکھتی رہی, پھر ایک ٹیکسٹ آیا تھا

"اب کال اٹینڈ نہیں کی تو میں آپ کے گھر آجاؤں گا"

چند سیکینڈ بعد پھر سے کال آنے لگی, اس بار اس نے ریسیو کر ہی لی

"میں کتنی بار سوری کہوں مبرہ...؟؟؟" وہ چھٹتے ہی بولا

"ایک بار بھی نہیں...."

"مبرہ میری بات سنیں... میں بالکل سچ کہوں گا چاہے آپ کو برا ہی کیوں نا لگے, مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا جب آپ اس کے بارے میں کوئی بھی بات کرتی ہیں... میں اسے اس قابل بھی نہیں سمجھتا کہ مبرہ خان اس کے بارے میں بات بھی کرے" وہ بولا

"لیکن مبرہ خان نے اسے اپنا دل دیا ہے سعد مغل... میری ہر بات اسے شروع ہو کر اس پر ختم ہو جاتی ہے" وہ بولی

"میرا خیال ہے وہ آپ کو انکار کر چکا ہے" سعد نے کہا

"میری لئے اس کا انکار کوئی معنی نہیں رکھتا... وہ ایک بار پھر سنگل ہے اور... میری پاس ایک بار پھر موقع ہے" وہ بولی

"مبرہ... بے قدرے لوگوں میں بے مول ہو جائیں گی آپ" وہ بولا تھا, مبرہ

www.novelsclubb.com

خاموش رہی

"مبرہ... میں کل امی ابو کو بھیج دوں؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا, مبرہ خاموشی سے کال کاٹ گئی

کچھ دیر بعد اس نے ولید کا نمبر ڈائل کیا تھا

"کیا حال ہے میڈم؟؟؟" وہ پہچان گیا تھا

"جی میں ٹھیک ہوں... آپ کیسے ہیں سر؟؟؟" اس نے پوچھا

"شکر الحمدللہ" وہ بولا

"ہو گئی شادی آپ کی؟؟؟" اس نے کچھ دیر بعد پوچھا

"مجھے لگتا ہے آپ نے کوئی تعویذ کروا دیا ہے مجھ پر... دوسری منگنی بھی ٹوٹ گئی ہے" وہ ہنستے ہوئے بولا تھا, مبرہ بس اسے سنتی رہ گئی

"ولید....؟؟؟"

"جی...؟؟"

"آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں پلیز...." وہ بولی تھی, ولید بس ہنستا چلا گیا تھا

"میڈم مبرہ... مجھے آپ کو بار بار انکار کرنا اچھا نہیں لگتا..." کچھ دیر بعد اس نے کال کاٹ دی, مبرہ کا دل مسوس گیا تھا

"مبرہ... ہاں یاناں....؟؟؟" سعد کا ٹیکسٹ آیا ہوا تھا, وہ بس دیکھتی رہ گئی

تبھی اسے ایک اور ٹیکسٹ آیا

اس کا ٹیسٹ پاس ہو گیا تھا

خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ اس نے سعد کے میسیجز ڈیلیٹ کئے تھے

اور اسے بس ایک میسیج کیا تھا

"...No"

.....

ان دونوں کی شادی کو بیس دن ہو گئے تھے

مروان نے اس کی باتوں پر زیادہ کان نہیں دھرے تھے, وہ بھلا کیسے اپنی بھابھیوں

سے کہہ دیتا کہ اپنے بچوں کے منہ بند کروالیں یا کیسے اپنی اکلوتی بہن سے کہہ دیتا کہ تم اپنے گلے سے لاؤڈ سپیکر نکلوادو

اس دن بھی جب روحاء کی بس ہو گئی تو وہ اپنے میکے آ گئی

کوکب کے گلے لگ کر وہ بیچاری لڑکی اسقدر روئی کہ حد نہیں... کوکب انتہائی پریشان

"روحاء کیا ہوا ہے؟؟؟"

"امی آپ نے کس چڑیا گھر میں بیاہ دیا مجھے, آپ اور ابو دیکھ کر کیا آئے تھے اس گھر میں" وہ روئے جا رہی تھی

"اسقدر دھما چوکڑی مچی رہتی ہے وہاں ہر وقت کہ خدا کی پناہ, اسقدر شور شرابا کہ میرا سر پھٹنے والا ہو جاتا ہے, پانچ تو بچے ہیں اس گھر میں... ایمان سے امی بندہ کسی بھی لمحے سکون سے سو نہیں سکتا... اب ایک بھاگتا ہوا آ گیا... اب دوسرا آ گیا... میں کس کس کو روکوں؟؟؟ دروازہ بند کر دوں تو بھابھیوں کے منہ بن جاتے ہیں

www.novelsclubb.com

کہ دروازہ کیوں بند کیا؟؟؟اوپر سے وہ رابعہ ہر وقت اتنا اونچا چیختی ہے کہ توبہ...

مردے بھی جاگ جاتے ہوں گے اس کا صور سن کر...امی فقط ایک کمرہ ہے

میرے پاس,نا کوئی کچن,نا کوئی ڈرائینگ روم...اور جو قسمت سے ایک ڈرائینگ

روم ہے وہ کوڑا والی ٹوکری بنا رہتا ہے,انتہائی بد تمیز اور ڈھیٹ بچے ہیں فرحان اور

نعمان بھائی کے...اور وہ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں امی...ہر وقت ان کی مائیں کچن

میں ہی گھسی رہتی ہیں,مجھے اپنا اور مروان کا ناشتہ بنانا دوبھر ہو جاتا ہے,خدا کی قسم

لائن میں کھڑے ہونا پڑتا ہے کچن استعمال کرنے کے لئے..."وہ پھٹ ہی تو پڑی

تھی

www.novelsclubb.com

"تو تو یہ سب مروان سے کہہ نا..."کوکب نے اسے پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا

"کہا ہے...اتنی بار کہا ہے,وہ سنتا ہی نہیں ہے"روحاء روہانسی ہو گئی

"دیکھ روحاء...وہ ان کے گھر کی روٹین ہے اور وہ سب گھر والے اس روٹین کے

مطابق سیٹ ہیں,تو وہاں نئے ہے بچے...اتنی جلدی تو سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جائے

گانا..."کوکب نے اسے سمجھایا

"امی میں نے اب کچھ دن یہیں رہنا ہے...میرا سر پلپلا ہو گیا ہے اس جنجال پورے میں رہ رہ کر...میں سونے لگی ہوں مجھے اٹھایئے گا مت پلیز..."وہ اپنا سارا سامان لیکر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئ

وہ تو واقعی جنت کا کوئی گوشہ تھا, بستر پر لیٹتے ہی اس نے کمبل تانا اور سو گئ

شام تک سوتی ہی رہی, ساجد مغل اور سعد آئے تو کوکب نے اس کے آنے کا بتایا

"ہے کہاں وہ؟؟؟"

"سو رہی ہے...ساجد وہ تو جب سے آئی ہے ایسے سو رہی ہے جیسے وہاں راتوں کو سوتی ہی نا ہو..."کوکب انتہائی پریشان تھیں

"امی پریشان نا ہوں...ہو جائے گی سیٹ آہستہ آہستہ "سعد نے کہا اور چینج کرنے چلا گیا

رات کے کھانے کے دوران وہ نیچے اتری تھی

"امی... بھوک لگ رہی ہے شدید...." باپ کو سلام کرنا بھی یاد نہیں تھا

"روحاء... باپ سے تو مل لے" کوکب نے اسے گھورا

"ہیں... ابو آ گئے... ابو, ابو جی" اس نے فوراً ساجد مغل کو دیکھا اور ابو جی کا نعرہ مارتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی, ایک بار پھر رونا شروع

"روحاء پتر.... کیا ہوا؟؟؟" وہ تو ہول کر رہ گئے

"ابو مجھ سے نہیں رہا جاتا وہاں... وہ سب پتہ نہیں کیسے رہ لیتے ہیں؟؟؟ کسی پل سکون نہیں ہے وہاں...؟؟؟" وہ دونوں ہکا بکا کھڑے اس کا ماتم دیکھ رہے تھے, سعد اس کے رونے کی آواز سن کر بھاگا آیا

"اسے کیا ہوا؟؟؟" وہ ساجد مغل کو چھوڑ کر اس سے آ لگی

"بس تمہیں یہ ہی پتہ تھا کہ مروان ایسا... مروان ویسا... مروان کا گھر کیسا, گھر والے کیسے...؟؟؟ یہ نہیں پتہ تھا" وہ بولی

"روحاء... یہاں بیٹھو" سعد نے اسے کرسی پر بٹھایا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا

"رونا بند کر میرا بیٹا... آنسو نا نکلیں اب...." سعد نے اس کے آنسو خشک کیے تھے

"اب بتاؤ مسئلہ کیا ہے...؟؟؟" اس نے پوچھا

"وہاں.... ہر دم شور ہے... مسلسل شور" وہ تڑخی

"کتنے لوگ ہیں ٹوٹل...؟؟؟"

ایک... دو, تین...." وہ گننا شروع ہوئی

"مجھے ملا کر ٹوٹل چودہ"

"تو جہاں چودہ لوگ ہوں گے وہاں خاموشی کیسے ہو گی؟؟؟" سعد نے پوچھا, وہ روہانسی سی ہو گئی

"دیکھ روحاء... تو زیادہ ترا اپنے کمرے میں رہا کر... دروازہ بند کر لیا کر, بھابھیوں کے منہ بنتے ہیں تو بننے دے, تجھے کیا پڑی ہے سب کو خوش کرنے کی, وہ سسرال ہے روحاء.... اور سسرال کسی میدان جنگ سے کم نہیں ہوتا" کوکب نے کہا

"امی... وہاں کچن کا بھی مسئلہ ہے" وہ پھر بولی

"تو بیٹا مروان سے کہہ نا..." ساجد مغل نے کہا

"ابو اتنی بار کہا ہے... بس ہاں کہہ دیتا ہے, ایکشن کچھ بھی نہیں لیتا" وہ بولی

"دیکھو روحاء... ابھی صرف بہس دن ہوئے ہیں تمہاری شادی کو, اور بیس دن بعد ہی اگر ہم لوگ اسے کہیں کہ روحاء کے لئے نیا کچن بناؤ تو مناسب نہیں لگتا بیٹے... تم خود کہو اسے, بار بار کہو, من پسند بیوی ہو اس کی... اتنی سی بات تو منوا ہی سکتی ہو" سعد بے ماحول کو ہلکا پھلکا کیا تھا, روحاء نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے اپنے آنسو صاف کئے

www.novelsclubb.com

"امی میں نے دو, تین ہفتے رہنا ہے اب..." اس کی اچھی بھڑاس نکل گئی تھی

"اچھا رہ لینا... کھانا کھالے اب" کوکب نے کہا, وہ یکدم ہی کھانے پر ٹوٹ پڑی تھی, کوکب بس تاسف سے کھڑی اسے دیکھتی رہ گئیں

.....

روحاء نے کال کر کر کے اسے ملنے آنے کا کہا تھا

"بے وفا لڑکی... اگر ایک دن اکیڈمی سے چھٹی کر لے گی تو کیا ہو جائے گا؟؟؟" وہ بولی

"تیرا بھائی میری ایک دن کی سیلیری کاٹ لے گا" مبرہ نے ہنستے ہوئے کہا

"تو مجھ سے لے لیں ایک دن کی سیلیری... آجا اب" روحاء بھری پڑی تھی, ناچار وہ اس کی طرف چلی آئی

"چلو جی... اب اس بیچاری کو بلا لیا, ہمارا دماغ کم خراب کر رہی ہے جواب اس کا چاٹنے کو بلا لیا ہے" کوکب نے اسے دیکھتے ہی روحاء کو لتاڑا

"بچپن کی دوست ہے میری... اگر میں اس کا ذرا سا دماغ چاٹ بھی لوں گی تو کیا ہے... ویسے بھی دماغ بہت ہے اس کے پاس" روحاء ہنستے ہوئے اس کے گلے لگی تھی

"مبرہ اس لڑکی کو کچھ سمجھا... سسرال میکے کی طرح جنت تو نہیں ہوتا نا..."

کوکب نے کہا

"چل آمیرے ساتھ...تجھے بتاؤں سسرال کیا ہوتا ہے" روحاء اسے اوپر لے آئی

خدا گواہ ہے پورے دو, تین گھنٹے اس لڑکی نے اپنے سسرال میں گزارے بیس

دنوں کا رونا رویا...ہر ہر دن کی روداد اسے زبانی یاد تھی, بیچ بیچ میں کہیں کہیں

آنکھیں بھی بھر کر آرہی تھیں, مبرہ تو بس حق دق اسے دیکھے جارہی تھی

"روحاء...ایسا لگ رہا ہے جیسے تو نے وہاں بیس دن نہیں, بیس سال گزارے ہیں"

وہ ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے بولی

"وہاں گزارا ایک ایک پل ایک ایک سال کے برابر ہے...قسم سے" وہ ساری

بھڑاس نکال چکی تھی

"جہاں تک مجھے بات سمجھ آئی ہے تیرا بیسک مسئلہ وہاں کا شور شرابا ہے...تو اپنا

کمرہ بند رکھا کر بس, اپنے کام سے کم رکھا کر, ضرورت ہی نہیں ہے ستی ساوتری

بننے کی" مبرہ نے کہا

"ہاں...امی بھی یہ ہی کہہ رہی تھیں" روحاء کچھ سکون میں آئی تھی

"تیرا کیا بنا؟؟؟"اس نے کچھ دیر بعد پوچھا

"میدان تو صاف ہے روحاء...اس کی پچھلی منگنی ٹوٹ گئی ہے...اور اب وہ سنگل ہے, فی الحال وہ ایک پرائیویٹ سیکٹر میں کام کر رہا ہے, پارٹ ٹائم ایک ٹیوشن سینٹر جاتا ہے, اب مسئلہ یہ ہے کہ میں امی ابو سے کیسے بات کروں؟؟؟"وہ بولی

"بھابھی سے کرلے...؟؟؟"

"نہیں یار...وہ مجھے اپنے بھائی کے لئے سوچ کر بیٹھی ہیں...بس انہیں میری جاب کا انتظار ہے"مبرہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"اپنی امی سے ڈائریکٹ کہہ دے"

"کیسے کہوں؟؟؟وہ کہیں گی میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ اس کا کسی سے چکر ہے"وہ بولی

"چکر تو ہے تیرا...."روحاء اسے کہنی مارتے ہوئے ہنسی تھی

"بکواس نا کرز یادہ..." مبرہ نے اسے گھورا

"اچھا محبت کرنے کی ہمت ہے تیرے اندر... لیکن ماں باپ کو اپنی پسند بتانے کی ہمت نہیں ہے" روحاء نے کہا

"روحاء ایک مسئلہ اور بھی ہے... ولید کو نسا راضی ہو گیا ہے" وہ بولی

"دیکھ... اگر تو کہے... تو میں ولید سے بات کروں؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"تو کیا بات کرے گی اس سے؟؟؟"

"کچھ تو کروں گی..." وہ بولی, مبرہ سوچ میں پڑ گئی

"یا پھر مروان سے کہوں کہ اس..." مبرہ نے یکدم اس کی بات کاٹ دی

"روحاء... خبردار... بالکل بھی مروان سے نہیں کہنا, کبھی بھی نہیں" مبرہ نے اس کا بازو جھنجھوڑ دیا تھا

"اچھا... میرا بازو تو چھوڑ..." وہ بلبلا اٹھی تھی

.....

وہ اس دن کلاس لیکر آئی تو سعد آفس میں ہی تھا, مبرہ اسے بالکل نظرانداز کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی

"مبارک ہو آپ کو؟؟؟" وہ دھیرے سے بولا

"تھینک یو..."

"انٹرویو کب ہے؟؟؟" اس نے پھر پوچھا, مبرہ نے بس کندھے اچکا دیئے

"ولید کو بتا دیا؟؟؟" اب کے مبرہ نے اسے دیکھا

"میرے خیال سے یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے سعد..." وہ بولی

"آپ کا تو ہے نا...؟؟؟" وہ بولا, مبرہ کچھ نا بولی, بس اپنا لیکچر دیکھنے لگی

"ایک مشورہ دوں آپ کو...؟؟؟" کچھ دیر بعد سعد نے کہا, مبرہ نے کتاب پر سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا

"ولید احمد کے آگے مزید کسی بھی قسم کی بھیک مانگنے سے پہلے ایک بار اقراء واحدی سے ضرور ملنا" وہ کہہ کر باہر نکل گیا

مبرہ بس خاموش بیٹھی رہ گئی تھی

"اقراء واحدی... ولید احمد کی سابقہ منگیتر..." وہ اسے اب تک یاد تھی

اگلے ہی دن وہ اس کے کالج پہنچ گئی, اقراء بڑے تپاک سے اس سے ملی تھی, چائے بھی آگئی

"اقراء میں آپ سے ایک پرسنل سا سوال کرنے آئی ہوں" مبرہ کچھ دیر بعد مدعے پر آگئی

"جی کہیں...؟؟؟"

"میں نے سنا ہے کہ آپ کی اور ولید احمد کی منگنی ٹوٹ گئی ہے؟؟؟" مبرہ نے کہا

"جی... بالکل ٹھیک سنا ہے" اقراء نے کہا

"کس نے توڑی؟؟؟" اس نے پوچھا

"میں نے..."

"کیوں؟؟؟"

"کیونکہ اللہ کا مجھ پر بڑا کرم ہوا کہ جو اس کی مکروہ اصلیت مجھے جلد ہی پتہ چل گئی"

وہ بولی تو لہجے میں نفرت سی تھی

"مکروہ اصلیت...؟؟؟"وہ سمجھ نہ سکی

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟؟"

"کیونکہ میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں"وہ بولی

"اوہ...تو آپ بھی اس کی look پر فدا ہو گئیں مبرہ..."اقراء زور سے ہنسی تھی

"آپ بھی مطلب؟؟؟؟"

"مطلب یہ کہ اس کی وجاہت اور دلکشی کے تیروں سے گھائل ہونے والی آپ نا تو پہلی لڑکی ہیں اور میرے خیال سے نا ہی آخری ہوں گی...میرا بھی دل آگیا تھا اس پر...بڑی مشکلوں سے اپنے ڈیڈ پر دباؤ ڈال کر میں نے اس سے منگنی کروائی تھی لیکن...ولید احمد صرف ایک کاسٹیوم ہے مبرہ...اس کے اندر کے گھٹیا پن کی کوئی انت نہیں ہے"اقراء کہتی چلی گئی, مبرہ کو یقین نہیں آیا تھا

"مبرہ... نا میں آپ کو جانتی ہوں اور نا آپ مجھے... لیکن میرا آپ کو ایک انتہائی دوستانہ مشورہ یہ ہی ہے کہ.... اسے اپنی آنکھوں سے کھرچ دیں" اقراء نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

مبرہ چپ چاپ وہاں سے واپس آ گئی, دل عجیب سا ہو رہا تھا, دماغ اقراء واحدی کی باتوں پر کان دھرتا تھا لیکن دل... دل نہیں مان رہا تھا

بھلا ولید احمد جیسا دلکش انسان اندر سے مکروہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟

وہ ایم اے انگلش تھا... بولتا تو یوں لگتا جیسے کہیں سے انگلش ایکسینٹ سیکھ کر آیا ہو, پہننے اوڑھنے میں ملکہ حاصل تھا اسے, باتوں سے شیرینیاں ٹپکتی تھیں... پھر بھلا وہ اتنا برا کیسے ہو سکتا تھا؟؟؟

گھر آ کر بھی بے سکون ہی رہی, آخر تھک ہار کر اس نے روحاء کو کال ملا لی

"روحاء... یار ایک کام تو کر دے"

"ہاں ہاں... بول"

"یار باتوں باتوں میں ذرا مروان سے پوچھنا کہ ولید کیسا بندہ ہے؟؟؟ مطلب اس کی ذرا بیک گراؤنڈ ہسٹری تو پوچھ اس سے... میرا نام نہیں لینا بالکل بھی" مبرہ نے کہا

"کچھ ہوا ہے؟؟؟" روحاء تاڑ گئی

"ابھی تو کچھ نہیں ہوا... تو ذرا جلدی پوچھ لینا" وہ بولی

"اچھا ٹھیک ہے... اگلے ہفتے میں نے چلے جانا ہے سسرال... پھر پوچھوں گی" روحاء نے کہا, مبرہ خاموشی سے کال کاٹ گئی تھی

.....

www.novelsclubb.com

"روحاء کو میکے آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا, وہ اپنے دن ایسے گزار رہی تھی جیسے زندگی کے آخری دن گزار رہی ہو, صبح تک لمبی تان کر سوئی رہتی, دن چڑھے اپنی مرضی کا ناشتہ کرتی, پھر سارا دن کوئی مووی, کوئی ڈرامہ, رات کو فاسٹ فوڈ کی پارٹیاں چلتیں, کوکب کے ساتھ جا کر وہ اپنی شاپنگ بھی کر آئی تھی, مروان کا روز فون آتا

تھا

وہ بیچارہ اس ایک ہفتے میں مرنے والا ہو گیا تھا

"روحاء میرا کیا قصور؟؟؟"اس رات بھی وہ اسے کال کر کے رونے کے قریب تھا

"آپ کا قصور یہ ہے کہ آپ میری بات نہیں سنتے"وہ میڈیم پیزا اور کولڈ ڈرنک لئے بستر پر چڑھی بیٹھی تھی

"روحاء میں تمہاری ساری باتیں سنوں گا...پلیز ایسے تو نا کرو, یار مجھے تو رات دو بجے تک نیند ہی نہیں آتی, پھر کلاسز لیتے ہوئے جمائیاں آئے جاتی ہیں, شادی کے صرف بیس دن بعد کوئی اتنے دنوں کے لیے میکے جاتا ہے کیا؟؟؟؟"وہ واقعی رو رہا تھا, روحاء کو ہنسی آگئی جو وہ بڑی مہارت سے دبا گئی

"آجاؤں لینے؟؟؟"اس نے پوچھا

"نہیں..."

"کیوں؟؟؟؟"

"ابھی میں نے اور رہنا ہے, دو, تین ہفتے" روحاء نے کہا

"روحاء..." مروان کی آواز صدمے سے پھٹ سی گئی

"مجھے نہیں پتہ... میں بھی آرہا ہوں, جتنے دن تم وہاں رہو گی میں بھی تمہارے ساتھ ہی رہوں گا" مروان نے کہا

"مروان یہ ٹھیک رہے گا... آپ گھر جوائی بن جائیں نا..." روحاء نے ایک دم کہا

"اللہ نا کرے... میں کوئی نکمانا کارہ یا معذور ہوں جو گھر جوائی بن جاؤں" وہ برا مان گیا, روحاء بس ہنسے جا رہی تھی

"آجاؤں لینے؟؟؟" مروان مرزا کی دہائی پر دہائی تھی

"نہیں... دو ہفتے بعد" روحاء نے کہا

"روحاء... یار مجھ سے نہیں رہا جاتا... میں نے محبت کی شادی کی ہے تم سے, تھوڑا تو ترس کھالو" وہ منتوں پر اتر آیا

"اچھا چلیں... ایک ہفتے بعد لے جانا" روحاء کو اس پر ترس آ ہی گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"روحاء..." وہ قریب المرگ ہو گیا

"بائے مروان... گڈ نائٹ" روحاء نے ہنستے ہوئے کال کاٹ دی تھی

.....

وہ آفس میں تھی جب قدموں کی چاپ کے ساتھ ہی دروازہ کھلا, آگے سعد تھا اور پیچھے ولید... مبرہ بس بے یقین سی اسے دیکھتی رہ گئی تھی

"بیٹھو ولید... سعد عین مبرہ کے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا, ولید مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا

"کیسی ہیں آپ مبرہ؟؟؟"

"شکر الحمدللہ..." وہ مختصراً بولی

"ولید کی اور میری ایف بی آر میں جاب ہو گئی ہے مبرہ... کل ہم نے جوائننگ کے لئے جانا ہے" سعد نے بتایا

"مبارک ہو آپ دونوں کو..." مبرہ نے مسکراتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"کہاں کی مبارک میڈم.... نان گزیٹڈ پوسٹ ہے... مسٹر سعد مغل کا اسسٹنٹ بن گیا ہوں میں" ولید نے کہا

"چلیں کوئی بات نہیں... ایک دن. گزیٹڈ بھی ہو جائیں گے" وہ بولی

"آپ کب جائیں گی انٹرویو کے لیے؟؟؟" اس نے پوچھا

"جب وہ بلائیں گے..." مبرہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ولید جاب کے لئے خوار ہم جیسوں کو ہونا پڑتا ہے جو بمشکل فسٹ ڈویژن میں پاس ہوتے ہیں, مبرہ جیسے اے ٹو زیڈ اے پلس لینے والوں کو تو جاب خود بخود مل جاتی ہے... میں تو انہیں ابھی سے لیکچرار صاحبہ کہنے لگا ہوں" سعد نے کہا

"یہ تو ہے... رب کا کوئی خاص ہی کرم ہے ان پر..." ولید نے کہا

"یہ خود بھی تو بہت خاص ہیں.. اتنی ذہین... اتنی سمجھدار, اتنی پر اعتماد.... ان کے آنے سے میرا کوچنگ سینٹر کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے... اور میری دل سے دعا ہے کہ جتنی یہ خود خاص ہیں... اتنا ہی خاص انہیں لائف پارٹنر بھی ملے... کوئی ایسا جو

ان کی بے حد قدر کرے" سعد کہتا چلا گیا, مبرہ جانے کیوں شرمندہ سی ہو گئی تھی,

ولید مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"ان کے مقدر کا ستارہ مروان مرزا سے بھی زیادہ چمکدار ہو گا... دیکھ لینا" سعد

جانے انجانے میں مبرہ خان کے لئے ایک راہ ہموار کر گیا تھا

ولید احمد کی نظر پہلی بار مبرہ حسیب خان پر ٹک گئی تھی

.....

وہ سب کھانا کھا رہے تھے جب بیرونی دروازے پر دستک ہوئی, سعد اٹھ کر چلا گیا

اور واپس آیا تو مروان اس کے ساتھ تھا, اسے دیکھ کر روحاء کی آنکھیں پھیل گئیں

مروان نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے ساجد اور کوکب کو سلام کیا تھا

"جیتے رہو... بیٹھو بیٹے" کوکب نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

" صحیح وقت پر آئے ہو مروان... کھانا کھاؤ" ساجد مغل نے کہا

"روحاء... مروان کو کھانا نکال کر دو" انہوں نے روحاء سے کہا جو کینہ توز نظروں

سے مروان کو گھور رہی تھی

"نہیں انکل... تھینک یو, کھانا تو میں کھا کر آیا ہوں, ابھی تو بس روحاء کو لینے آیا تھا, چلیں؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"کہاں؟؟؟

"گھر..."

"گھر نہیں... اسے چڑیا گھر کہیں تو زیادہ ٹھیک رہے گا" روحاء کے کہتے ہی ساجد مغل بے اسے گھورا

"روحاء..." انداز تنبیہی تھا

"میں نے کہا تو تھا کہ ایک ہفتے بعد جاؤں گی" وہ بولی, مروان نے اسقدر مسکین سی شکل بنا کر اسے دیکھا کہ روحاء نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی

"اچھا اب تو میں آ گیا... اب چلو چلتے ہیں" وہ بولا, باقی تینوں نفوس خاموشی سے ان دونوں کی بحث سن رہے تھے

www.novelsclubb.com

"مروان ابھی مجھے سو کام ہیں کرنے والے..."روحاء کے کہتے ہی سعد کی ہنسی نکل گئی

"ہاں مروان...ابھی تو اس نے تیسری منزل کھڑی کرنی ہے ہمارے گھر کی"وہ ہنستا چلا گیا,روحاء اسے گھورتی ہوئی کھڑی ہو گئی

"اوپر آئیں ذرا...ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے"وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں لتاڑتی ہوئی اوپر چلی گئی,مروان بیٹھا رہ گیا

"مروان جا چلا جا یار...نہیں قتل کرتی تجھے"سعد نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا,وہ جھینپ کر اٹھ کھڑا ہوا اور اوپر آ گیا

کمرے کا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا,روحاء تیر کی طرح اس کی طرف آئی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لیں,جب تک میرا کچن والا معاملہ کسی طرف....."اور مروان مرزا کی بس ہو گئی

لمحوں میں اس نے روحاء کے لبوں پر حق جما کر اس کی سانسوں پر اپنا تسلط قائم کیا تھا, ایک بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کر کے دوسرے سے اس کے سر کی پشت کو تھام لیا تھا, وہ آزاد ہونے کے لئے تڑپی تھی اور یکدم اس کا حصار توڑا تھا, مروان نے مضبوطی سے اس کے دونوں بازو جکڑ کر اسے کمرے کے دروازے کی طرف دھکیل کر اس کے ساتھ لگا دیا تھا, روحاء کی سانسیں ہنوز اس کے لبوں کے قبضے میں تھیں, اس کی دونوں کلائیاں دروازے کے ساتھ لگا کر وہ اسے زیر کر چکا تھا, روحاء کی ہر مزاحمت بیکار ہی گئی

چند لمحوں بعد اس نے خود کو مروان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا

کئی لمحوں بعد اسے آزادی ملی تھی, سانسوں میں کسی طوفان کی سی یورش ہونے لگی تھی, چہرہ تمتماتے ہوئے سرخ ہو گیا تھا, دونوں کلائیاں ابھی تک مروان کے ہاتھوں کی گرفت میں تھیں

لہو چھلکاتی آنکھوں سے اس نے مروان کی طرف دیکھا جو اس سے بس ایک آدھ

انچ کی دوری پر ہی تھا

"بھلے ہی قتل کر دو... لیکن میرے ساتھ چلو, میں سچ میں مر جاؤں گا میری جان"

مروان کی سرگوشیوں نے اس کی آنکھوں کا رنگ تبدیل کیا تھا

"میری جان نکلتی ہے روحاء تمہارے بغیر... مجھ سے نہیں رہا جاتا اب اس اکیلے کمرے میں" مروان کا اگلا ہدف اس کی سفیدی مائل گردن تھی جو اس کی شدتوں کے اثر سے جگہ جگہ سے جامنی ہوتی جا رہی تھی

"I Love you...limitless"

مروان کی سرگوشیاں اسے ہرا گئی تھیں...اس نے حیا سے لبریز نظروں سے مروان کی طرف دیکھا, اس کی مخمور آنکھوں میں محبت ٹھاٹھیں مار رہی تھی

"چلیں...؟؟؟" مروان نے بہت محبت سے اس کے لبوں کو چھوا تھا

"چلیں..." روحاء نے اتنی ہی محبت سے اس کے لبوں کو چھو لیا تھا

.....

وہ مروان کے کندھے پر اپنا سر رکھے اس کا موبائل دیکھ رہی تھی, وہ اسے اپنے کالج اور یونیورسٹی کے زمانے کے تصویریں دکھا رہا تھا, اس کے ایک ہاتھ میں موبائل تھا اور دوسرا روحاء کے گرد حصار کئے ہوئے تھا, وقفے وقفے سے وہ اس کے چاند چہرے پر گستاخیاں بھی کیے جا رہا تھا

اچانک اسے ایک تصویر میں ولید احمد نظر آیا, وہ مروان کی اکیڈمی کی تصویر تھی

"ایک منٹ مروان... یہ تو ولید احمد ہے نا؟؟"

"ہاں..."

"مروان اسے کیوں نکال دیا تھا آپ نے اپنی اکیڈمی سے؟؟" روحاء ایک دم سے شرلاک ہومز موڈ میں آ گئی

"بس یار... دیکھنے میں ڈیشنگ لگتا ہے نا... لڑکیاں ایویں فدا ہو جاتی ہیں, ایک سٹوڈنٹ سے افیئر چل پڑا تھا اس کا, اس کے والدین کو خبر ہو گئی, کافی پھڈا بن گیا تھا, میں نے جواب دے دیا تھا پھر اسے..." مروان نے بتایا

"مروان یہ کیسا بندہ ہے...؟؟؟فلرٹی سا ہے؟؟"اس نے پوچھا

"ہاں بس ایسا ہی ہے...ٹائم پاس کرتا ہے,دو بار تو منگنی ٹوٹ گئی ہے اس کی"وہ بولا

"سچی...؟؟؟"روحاء کی آنکھیں پھیل گئیں

"گاؤں کا رہنے والا ہے روحاء,اپنی فیملی میں یہ ہی بس ذرا زیادہ پڑھا لکھا ہے,باقی تو اجڈ ہی ہیں,میں نے سنا ہے کہ اس نے اپنی پہلی منگیتر پر شادی سے پہلے ہی حق جمانے کی بھی کوشش کی تھی...شاید؟؟؟"مروان کے کہتے ہی روحاء حق دق رہ گئی

"تم نے کیا اس پر کتاب لکھنی ہے جو اتنی انویسٹی گیشن کر رہی ہو؟؟؟"مروان سیل ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی طرف مڑا اور بڑے حق سے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا

"مروان دیکھیں تو ذرا...دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ ایسا ہو گا"روحاء کی سوئی اسی میں اٹک گئی تھی

"دیکھنے کا کیا ہے... مجھے دیکھ کر لگتا ہے کہ میں اتنا رومینٹک ہوں گا" مروان مسکراتے ہوئے پوری طرح اس پر حاوی ہو چکا تھا, ہاتھ بڑھا کر اس نے لائیٹ آف کی تھی

"ہنہ... پتہ ہے مجھے کتنے رومینٹک ہیں آپ..." روحاء نے ایک ادا سے کہا تھا

"تمہیں پتہ ہی کیا ہے روحاء جان...." اس نے پوری طرح روحاء کے وجود کو اپنے وجود سے ڈھانپ لیا تھا

.....

روحاء نے اگلے ہی دن اسے سب کچھ من و عن بتا دیا, مبرہ بس ششدر سی اسے سنے جا رہی تھی

"مبرہ یار میں تو کہتی ہوں دل پر جبر کر لے... اتنے پھڈے والے بندے کے ساتھ زندگی کیسے گزارے گی بھلا" وہ بولی

"روحاء... یار میرا دل نہیں مانتا یہ سب" وہ انتہائی پریشان تھی

"روحاء... دیکھ مروان کو بھلا ولید کے بارے میں جھوٹ بول کر کیا حاصل ہونا... پھر بھی اگر تیرا دل نہیں مانتا تو تو ایک بار سعد سے بات کر لے, اس سے پوچھ لے, اب تو ان دونوں کی جاب بھی ایک ساتھ ہو گئی ہے, سعد تجھے سب کچھ سچ سچ بتا دے گا, اگر تو کہے تو میں سعد سے بات کر لیتی ہوں" روحاء نے کہا

"نہیں روحاء... میں خود ہی کر لوں گی" وہ دل مسوس کر کال کاٹ گئی تھی

سر درد سے پھٹنے والا ہو گیا تھا

روحاء بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی, سعد اسے سب کچھ سچ بتا سکتا تھا... اور کچھ حد تک بتا بھی چکا تھا

www.novelsclubb.com

یہ اور بات تھی کہ وہ سب کچھ جانتے بوجھتے انکاری ہو رہی تھی

اس دن بھی ایک کلاس لیکر ہی اس کی بس ہو گئی, چائے کے کپ کے ساتھ اس نے دو گولیاں کھائی تھیں, ذہن شدید ڈپریشن کا شکار ہو رہا تھا

سعد اس کی شکل دیکھ کر ہی اس کی اندرونی کشمکش کو سمجھ گیا

"کوئی پریشانی ہے؟؟؟"، مبرہ نے نظر بھر کر اسے دیکھا

"کچھ پوچھنا ہے؟؟؟"اس نے دوبارہ کہا

"پوچھوں تو سچ سچ بتائیں گے؟؟؟وہ بولی

"میں نے آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بولا مبرہ..."

"ولید احمد کی پہلی منگنی کس سے ہوئی تھی؟؟؟"اس نے پوچھا

"اس کی کوئی یونیورسٹی فیلو تھی...."

"اور کیوں ٹوٹ گئی؟؟"

"کیونکہ اسے لگا کہ شاید اس کی منگیتر پر اس کا ہر طرح کا حق ہے...جو وہ کسی بھی وقت وصول کر سکتا ہے"سعد کے کہتے ہی وہ ساکت رہ گئی، بول نہ سکی

"مبرہ..."سعد بے دھیرے سے اسے پکارا

"اقراء سے ملیں آپ؟؟؟اس نے پوچھا، مبرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

"دیکھیں مبرہ...میں یہ سب اسلیے نہیں کہہ رہا کہ آپ ولید سے متنفر ہو کر مجھ سے

شادی کر لیں, بھلے ہی مجھ سے بھی نا کریں لیکن... خدارا اس سے بھی نا کریں, ولید احمد کوئی گمنام شخصیت نہیں ہے.... اسے یہاں سب جانتے ہیں, اگر میرا یقین نہیں آتا تو کسی اور سے پوچھ لیں..." وہ کہتا چلا گیا, مبرہ نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا سعد کو اس پر ترس آیا تھا

"مبرہ..." اس نے نہائت دوستانہ انداز سے اسے پکارا, مبرہ نے نظریں اٹھا کر سے دیکھا, اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرتی جا رہی تھیں

"قدم واپس لینے میں دقت کیا ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"محبت..." وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی

.....

اس نے تیسری دفعہ مروان کو کال کی تھی... جواب ندارد

اس سے پہلے کہ وہ چوتھی مرتبہ اسے کال ملاتی, مروان کی بائیک گیٹ سے اندر داخل ہوئی, روحاء نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسے دیکھا تھا

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا, روحاء ایکدم پھٹ پڑی

"کب سے کال کر رہی ہوں... سن لیتے تو کیا تھا؟؟؟" وہ بولی

"کچھ منگوانا تھا؟؟؟" اس نے پوچھا

"تو اور کیا؟؟؟ کچھ کھانے کو منگوانا تھا" وہ بولی

"کیوں؟؟؟ کھانا نہیں کھایا؟؟؟"

"کھانا بچا ہی نہیں... دوپہر میں زویا بھابھی کے رشتے دار آ گئے, جو کھانا بنا وہ تبھی ختم ہو گیا, میں نے سوچا روٹی بنا لوں تو انڈے ندارد... انڈے منگوائے, سالن بنایا, روٹی بنانے لگی تو پتہ چلا کہ آٹا ختم ہے..." وہ رونے والی ہو گئی

"اب کیا حکم ہے؟؟؟" وہ پریشان سا کھڑا تھا

"اب آٹا ہی اٹھا لائیں... اور کیا ہو سکتا ہے" وہ بولی, وہ بیچارہ الٹے پاؤں واپس گیا اور آٹا اٹھا کر لایا

چینج کر کے باہر نکلا تو وہ پھر بستر پر بیٹھی تھی

"بنالی روٹی؟؟؟"

"کہاں بنالی...؟؟؟وہاں زویا بھی گھسی ہوئی ہیں... پیچھے بچوں نے قطار بنائی ہوئی ہے" وہ ستی پڑی تھی, مروان اسے کہہ نا سکا کہ میری تو خود بھوک سے جان نکل رہی ہے

آدھے گھنٹے بعد زویا نکلی تو نمرہ گھس گئی

"بس دودھ ابالنا ہے روحاء...بچے رو رہے ہیں...اور چائے بنانی ہے" منت بھرا لہجہ, وہ پھر واپس آگئی

"باہر سے لے آؤں کھانا؟؟؟"مروان کو پتہ تھا کہ اس کے غصے کا میٹر لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا

"فی الحال بس خاموش ہو جائیں" روحاء نے انتہائی غصے سے اسے دیکھا تھا, اوپر نیچے سیڑھیاں اترتے چڑھتے اس کی بس ہو چکی تھی

کچھ دیر بعد وہ پھر کچن میں گئی, صد شکر کے تو اچولہے پر رکھا ہی گیا

"روحاء...روٹی بنا رہی ہو؟؟؟" وہ رابعہ تھی

"ہاں...اگر آج کی صدی میں بن جائے تو؟؟؟" وہ بولی

"ایک مجھے میری بھی بنا دو پلیز..." پہلی روٹی وہ لے گئی, دوسری اور تیسری وہ کاشف مرزا کو دے آئی, چوتھی پر زویا پھر نازل ہو گئی

"روحاء بس ایک روٹی دینا..." چلو جی

پانچویں پر آٹا ختم...اسے شدید رونا آیا تھا, دوبارہ آٹا گوندھنے کو دل ہی نہیں کیا, اس نے ٹرے بنائی اور مروان کے لئے کھانا لے آئی

"تم نے کھا لیا؟؟؟"

"بھوک نہیں ہے..." آنکھوں میں آیا پانی صاف کرتے ہوئے وہ واش روم میں گھس گئی تھی, اچھی طرح رو کر باہر نکلی تو مروان اس کے انتظار میں تھا

"چلو آؤ...باہر کھانا کھا آتے ہیں" وہ اس کا سرخ چہرہ اور سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر دھیرے سے بولا اور اس کی کلائی تھام کر باہر لے آیا

www.novelsclubb.com

"امی میرے موٹر سائیکل کی چابی کہاں ہے؟؟؟"ہک سے چابی ندارد تھی

"وہ سامنے والوں کا احمر لیکر گیا ہے"فرحت نے کہا

"اور فرحان بھائی والا؟؟؟"

"وہ تو زویا کا بھائی لیکر گیا ہوا ہے"وہ بولیں

"کہیں جانا تھا...؟؟؟"وہ تاڑ گئیں

"کہیں نہیں جانا تھا"روحاء اس کا ہاتھ چھوڑ کر واپس اوپر چلی گئ

"کیا ہوا ہے؟؟؟"انہوں نے پوچھا, مروان نے مختصراً سب کہہ سنایا

"وہ دوپہر سے بھوکی ہے..."وہ بولا

"میں آٹا گوندھ کر روٹی بنا دیتی ہوں...تو جا اوپر"وہ بولیں, مروان اوپر آیا تو وہ کروٹ لئے کمبل تان کر لیٹی تھی

"روحاء...یار اٹھو, کھانا تو کھالو"مروان نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا جسے اس نے ایک دم جھٹک دیا, وہ تاسف سے اسے دیکھتا رہ گیا

www.novelsclubb.com

بیس, پچیس منٹ بعد فرحت اسے ٹرے پکڑا گئی تھیں

"روحاء... یار سوری, کھانے سے کیا ناراضگی؟؟؟" وہ کافی دیر بیٹھا اسے منانے کے جتن کرتا رہا, روحاء ایک جھٹکے سے اٹھی تھی

"مروان... میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھے کبھی کھانے پینے پر بھی سمجھوتہ کرنا پڑے گا... میری ایک بات کان کھول کر سن لیں... اگلے ہفتے تک مجھے اوپر کچن بنوا کر دیں... ورنہ میں امی کی طرف چلی جاؤں گی" وہ اسے انگلی اٹھا کر کہتی کروٹ لے کر لیٹ گئی تھی

مروان بس بیٹھا رہ گیا تھا

.....

اس کے انٹرویو کی ڈیٹ اناؤنس ہو گئی تھی, تیاری تو کیا کرنی تھی ذہن ہی پریشان ہوا پڑا تھا, ہر وقت اس کے ذہن میں ولید اور اس سے جڑی باتیں ہی گھومتی رہتی تھیں سعد کو دیکھ دیکھ کر اسے الگ سے گلٹ محسوس ہوتا تھا, روحاء کی بھی ایک لمبی کال

www.novelsclubb.com

آئی تھی جس میں وہ بس اسے ولید کو بھول جانے کا ہی کہتی رہی تھی

انٹرویو سے دو دن پہلے وہ لاہور آ گئی, اس کا چھوٹا بھائی بھی اس کے ساتھ آیا تھا,

لاہور وہ دونوں حسیب خان کے ایک دوست کے گھر رکے تھے

اس رات بھی وہ کتاب کھولے بیٹھی تھی جب اسے ولید کی کال آئی, تادیر وہ بیٹھی

سکرین کو دیکھتی رہی... دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا

آخر کار ریسیو کر ہی لی

"کیسی ہیں آپ مبرہ خان؟؟؟" اس کا وہی ازلی سحر انگیز لہجہ

"ٹھیک ہوں سر..."

"میں نے سوچا آپ کو انٹرویو کے لیے گڈ لک کہہ دوں" وہ بولا

"تو کہہ دیں..." وہ بولی

"...Good Luck"

وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

www.novelsclubb.com

"تھینک یو...."اس کا دل بھر آیا

"میں جانتا ہوں مبرہ کہ اس وقت آپ بہت مصروف ہیں, صبح آپ کا انٹرویو ہے سو مجھے آپ کو بالکل بھی تنگ نہیں کرنا چاہئے لیکن... میں بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ صفت انسان نہیں ہوں... میں مانتا ہوں کہ مجھ سے ماضی میں بہت ساری غلطیاں ہوئی ہیں لیکن... میں آیندہ آنے والے وقت میں ان غلطیوں کو سدھارنا چاہتا ہوں... اگر آپ میرا ساتھ دیں تو؟؟؟"اس کی بات پر مبرہ کا زور سے دل دھڑکا تھا

"میرے ساتھ مطلب؟؟؟"اس نے پوچھا

"ایک بار آپ نے مجھ سے پوچھا تھا... اور میں نے انکار کر دیا تھا, آج میں آپ سے پوچھ رہا ہوں... کہ آپ میری تمام تر گزشتہ غلطیوں کے باوجود مجھ سے شادی کریں گی؟؟؟"اس نے پوچھا, مبرہ بس دم بخود سی بیٹھی رہ گئی, دل کا یہ عالم تھا کہ جیسے سینہ پھاڑ کر باہر نکل آئے گا, انگلیاں بھی کپکپانے لگی تھیں

www.novelsclubb.com

وہ اپنی تمام تر سابقہ غلطیاں تسلیم کر رہا تھا, خود کو غلط مان رہا تھا, اور اس کی جانب ہاتھ بڑھا رہا تھا

"میں جانتا ہوں مبرہ کہ میری ریپوٹیشن بہت اچھی نہیں ہے, ظاہر ہے آپ نے بھی سعد سے میرے بارے میں پوچھا ہی ہو گا اور اگر آپ ہاں کرتی ہیں تو آپ کے گھر والے بھی میرے بارے میں ضرور چھان بین کریں گے لیکن... میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں اپنی تمام تر سابقہ کوتاہیوں پر دل سے شرمندہ ہوں, میں ستائس سال کا ہو گیا ہوں مبرہ... اور میرے خیال سے اب مجھے کسی ایک کا انتخاب کر لینا چاہیئے" وہ کہتا چلا گیا, مبرہ بالکل خاموش تھی

"ہیلو... مبرہ... کہاں گئیں؟؟؟" اس نے پوچھا

"میں انٹرویو دے آؤں... پھر آپ اپنے پیرنٹس کو بھیج دیجئے گا" خوشی سے اچھلتے ہوئے دل کو بمشکل قابو کرتے ہوئے اس نے دھیرے سے کہا تھا

"اوکے مبرہ... گڈ لک" وہ کہتے ہوئے کال کاٹ گیا تھا

پچھلے کئی دنوں کا پریشان ذہن یکدم ہی ہلکا پھلکا ہو گیا, سارے اندیشے, سارے وسوسے لمحوں میں دور ہو گئے

وہ اپنی تمام تر غلطیوں کو تسلیم کر رہا تھا

یہ بھی مان رہا تھا کہ اس کی ریپوٹیشن اچھی نہیں ہے...اور اسے پروپوز بھی کر رہا تھا

وہ بیٹھے بیٹھے مسکرانے لگی, دل اسے سوچ کر ہی ہواؤں میں اڑنے لگا تھا

اگلے دن وہ انتہائی زبردست انٹرویو دے کر آئی تھی

.....

روحاء ایک بار پھر میکے آگئی تھی, اس کے الٹی میٹم کے باوجود مروان نے اسے کچن نہیں بنوا کر دیا تھا سو وہ چپ چاپ سعد کے ساتھ واپس آگئی تھی

"جب تک کچن نہیں بن جاتا... میں واپس نہیں آؤں گی" وہ صاف لفظوں میں مروان کو کہہ آئی تھی

کوکب انتہائی پریشان تھیں, اس کی شادی کو ابھی دو ماہ بھی نہیں ہوئے تھے

"روحاء یہ کیا طریقہ ہے... ہر چوتھے دن تو میکے آ کر بیٹھ جاتی ہے" وہ بولیں

"امی میں نے آپ لوگوں سے کہا تھا نا کہ اسے کہیں مجھے کچن بنوا کر دے اوپر...

آپ نے کہا ہم ابھی اسے کہتے اچھے نہیں لگتے, تو خود اس سے کہہ... بس اب میں

اپنے طریقے سے کہہ آئی ہوں" وہ بولی

"لیکن روحاء..." روحاء نے ان کی بات کاٹ دی

"امی وہاں تو میرا کھانا پینا حرام ہوا پڑا ہے, ناوقت پر کھانا, ناچائے, ناکچھ اور...

ویسے تو بڑے ویل آف بنتے ہیں, کہنے کو مروان مرزا مہینے کا ڈیڑھ لاکھ تک کما لیتا

ہے, ایک کچن نہیں بنوا کر دے سکتے" وہ بابانگ دہل بولی تھی

اور وہ اپنی جگہ پر بالکل درست تھی, دراصل ہمارے ہاں جو ائنٹ فیملی سسٹم کا یہ

ہی تو مسئلہ ہے کہ جب پہلے بیٹے کی شادی کرتے ہیں تو ایک ہی بار گھر کو سیٹ کر

لیتے ہیں, کمرے, کچن, ڈرائینگ روم.. سب کچھ

پہلی بہو جب بیاہ کر آتی ہے تو اسے تو وہ گھر جنت کی طرح لگتا ہے, زویا کے ساتھ یہ

ہی ہوا, اسے آتے ہی نیچے کا سارا پورشن مل گیا تھا, رابعہ, نعمان اور مروان کے کمرے اوپر تھے, پورا کچن اس کی دسترس میں تھا, سو وہ بڑے آرام سے ایڈجسٹ ہو گئی

نمرہ کی دفعہ بھی اس کے میکے والوں کو نظر آ رہا تھا کہ اوپر والا پورشن اسی کا ہو گا, کچن کا کیا ہے... وہ تو نیچے آ کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے سو اسے بھی کوئی خاص دقت نہیں ہوئی

ہاں البتہ روحاء کی باری آتے آتے اس گھر میں پانچ عدد بچے بھی اضافہ کر چکے تھے, زویا نچلے پورشن کی حکمران بن چکی تھی, نمرہ کا سیکینڈ پورشن پر راج تھا, روحاء بیچاری کیسے ایڈجسٹ کرتی..؟؟؟

کوکب بھلے ہی بہت دور اندیش سہی لیکن یہ انہوں نے بھی نہیں سوچا کہ ان کی بیٹی کو کچن کا مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے.... اور وہ مسئلہ کھڑا ہو گیا تھا

"روحاء... یار میں بنوا دیتا ہوں کچن... ناراض ہونے کی کیا بات ہے؟؟؟" مروان

کو اب صورتحال کی سنگینی کا اندازہ ہوا تھا

"مروان مجھے دو مہینے ہو گئے ہیں آپ کو کہتے کہ مجھے اوپر کچن بنوا دیں... میں پاگل ہوں جو بس بکواس کرے جا رہی ہوں" وہ انتہائی غصے میں تھی

ناچار وہ اسی رات کاشف مرزا کے سامنے پیش ہو گیا

"ابو میں اوپر کچن بنوانے لگا ہوں... روحاء کو مسئلہ ہوتا ہے" وہ بولا

"مروان زویا اور نمرہ بھی تو ہیں... دونوں اسی کچن کے ساتھ مینیج کرتی ہیں"

ساس, سسر چاہے جتنے بھی اچھے کیوں نا ہوں.. ایک بار کیوں کا سوال ضرور کرتے ہیں

www.novelsclubb.com

"ابو وہ ناراض ہو کر چلی گئی ہے, کافی عرصے سے وہ اوپر کچن بنوانے کا کہہ رہی ہے, نیچے والا کچن اکثر ہی مصروف ہوتا ہے" وہ بولا

"بنوا لے..." وہ کندھے اچکا کر بولے تھے, اگلے ہی دن کوکب اور ساجد مغل روحاء کی سسرال پہنچ گئے, مروان گھر پر ہی تھا

"مرزا صاحب آخر مسئلہ کیا ہے... وہ بچی جب جب سسرال سے میکے واپس آئی ہے, روتی ہوئی ہی آئی ہے, میں نے اسے تئیس سالوں میں اتنا نہیں رونے دیا جتنا وہ ان دو مہینوں میں روئی ہے" ساجد مغل کی اکلوتی لاڈلی بیٹی تھی وہ

"پریشان ناہوں ساجد صاحب... مستری سے بات ہو گئی ہے, ایک, دو ہفتوں میں اوپر کچن بن جائے گا" کاشف مرزا نے کہا

"مرزا صاحب بات بس اتنی سی ہے کہ اگر اوپر کچن بنوائے بنا چارہ نہیں تھا تو کیا وہ تبھی بننا تھا جب روحاء میکے آکر بیٹھ جاتی؟؟؟" ساجد مغل نے کہا

"ساجد بھائی روحاء نے ہم سے تو ایک بار بھی نہیں کہا..." فرحت ذرا تیزی سے بولیں

"لیکن اس نے اپنے شوہر سے کئی بار کہا ہے بہن... شادی کے محض دو ماہ بعد ہی وہ اپنے مسائل ساس سسر سے کہے گی یا شوہر سے کہے گی؟؟؟" ساجد مغل نے کہا

"مروان نے بھی مجھے پرسوں بتایا ہے...." کاشف مرزا نے کہا, اب سب نے رخ

موڑ کر مروان کی طرف دیکھا تھا

"کب سے کہہ رہی ہے وہ تمہیں کچن کا؟؟؟"ساجد مغل نے پوچھا

"کافی عرصے سے کہہ رہی ہے..."

"تو اس کی بات پر کان دھرنا منع تھا تمہیں؟؟؟"انہیں غصہ آگیا, مروان خاموش رہ گیا

"اسے بیاہ کر لائے ہو تم... تمہاری ذمہ داری ہے وہ, اگر وہ تمہیں اپنا کوئی مسئلہ بتاتی ہے تو اسے حل کرنے کی کوشش کیا کرو, نظر انداز نہیں..."انہوں نے کہا

"انکل سوری... میں جلد ہی سیٹ کروا دوں گا کچن"وہ شرمندہ تھا... بہت شرمندہ

"مروان میں نے اسے تمہاری بار بار کی خواہش پر تمہیں دیا ہے... بس اتنا یاد رکھنا کہ وہ بوجھ نہیں تھی ہم پر..."ساجد مغل نے ذرا سی سختی سے کہا تھا

.....

ولید کے ماں باپ اور بڑی بہن آئی تھی... پہلے تو عابدہ کو اندازہ ہی نا ہوا کہ وہ کس سلسلے میں آئے ہیں, پھر جب اس کی ماں نے اپنا مدعا پیش کیا تو ان کا ماتھا ٹھنکا

"آپ کو مبرہ کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟؟؟" انہوں نے اپنی بہو سے چائے بنانے کا کہا تھا

"میرا بیٹا جانتا ہے آپ کی بیٹی کو, وہ بھی اس کے ساتھ اسی اکیڈمی میں پڑھاتا رہا ہے, ہم اسی کے کہنے پر رشتہ لیکر آئے ہیں" ولید کی ماں نے کہا, تبھی چائے آگئی

"حنا... مبرہ کو بلا لاؤ" ابدہ نے اسے ساتھ ہی آنکھ سے اشارہ بھی کیا تھا, وہ سر ہلا کر باہر نکل گئی

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد مبرہ اندر داخل ہوئی تھی, اس نے سبز رنگ کا نفیس سا لان کا سوٹ پہنا ہوا تھا, میچنگ دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھ رکھا تھا, وہ انہیں سلام کرتی ہوئی عابدہ کے ساتھ بیٹھ گئی

"یہ میری اکلوتی بیٹی ہے... مبرہ" انہوں نے کہا, ولید کی بڑی بہن جھٹ ماں کے

کان میں گھس گئی, عابدہ نے کال کر کے حسیب خان کو بھی بلوالیا تھا

وہ لوگ کچھ دیر بعد چلے گئے اور انہیں آنے کی دعوت دے گئے تھے, ان کے

جاتے ہی عابدہ مبرہ کی. طرف مڑیں

"کون ہے یہ ولید احمد؟؟؟"ان کا انداز شکی سا تھا

"امی اس نے کچھ دیر سعد کے کوچنگ سینٹر میں پڑھایا تھا...اب شاید ان دونوں کی اکٹھی ایف بی آر کے آفس میں جاب ہوئی ہے"مبرہ گڑبڑا گئی

"اسی کی وجہ سے مروان کے رشتے کو انکار کیا تھا نا تو نے؟؟"انہیں اب تک یاد تھا

"نہیں امی... مروان کونسا مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا"وہ تڑپ گئی

"مبرہ مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی, تجھ سے بات کر کے ہی اس نے اپنے گھر والوں کو بھیجا ہے نا؟؟؟"وہ آخر کو ماں تھیں

"امی...اس نے بس سرسری سا پوچھا تھا"مبرہ پریشان ہو گئی, عابدہ اسے گھور کر چپ ہو گئیں

شام میں انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کو بھی کمرے میں بلا لیا

"وہ 512 میں رہتے ہیں شعیب... کہہ رہے ہیں وہاں کوٹھی بنائی ہوئی ہے, وہ لڑکا ایف بی آر ریجنل آفس میں اسسٹنٹ ہے" عابدہ نے اسے بتایا

"امی دفع کریں... اب گاؤں میں بیاہنا ہے مبرہ کو..." شعیب نے چھٹتے ہی کہا

"وہ لوگ بلا کر گئے ہیں؟؟؟" عابدہ بھی کشمکش کا شکار تھیں

"دیکھنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے شعیب..." حسیب خان نے کہا

"دیکھ لیں ابو... جیسے آپ کو ٹھیک لگے لیکن پینڈو چاہے جتنا بھی پڑھ لکھ جائیں... وہ پینڈو ہی رہتے ہیں" شعیب نے کہا تھا

.....

عابدہ, حسیب خان اور شعیب تینوں ولید کو دیکھنے آئے تھے, دو کنال پر پھیلا واقعی ان کا کوٹھی نما گھر تھا, بلڈنگ بھی بڑی اچھی بنی ہوئی تھی

ولید کے والد چوہدری شمس بس اپنی زمین کی دیکھ بھال کرتے تھے, تین بہنوں اور

تین بھائیوں میں وہ دوسرے نمبر پر تھا, بڑی بہن طلاق یافتہ تھی اور ان کے ساتھ ہی رہتی تھی

بظاہر تو وہ لوگ بڑے تپاک سے ملے, چائے کے ساتھ کافی لوازمات تھے, گرے کاٹن کی شلوار قمیض میں پانچ فٹ گیارہ انچ ہائیٹ کے ساتھ ولید احمد دیکھنے میں کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا, وہ کافی دیر شعیب سے بات چیت کرتا رہا

رات کو گھر آکر کھانے کے بعد بحث چھڑی, حسیب خان نے چھوٹے دونوں بیٹوں اور بہو کو بھی بلا لیا تھا, مبرہ بھی وہیں تھی

"ابو صرف ایک پلس پوائنٹ ہے کہ لڑکا دیکھنے میں بڑا ڈیشنگ اور سوبر سا ہے... اور یہ ہی بات مجھے کھٹک رہی ہے, میں یہ نہیں کہہ رہا کہ مبرہ میں کوئی کمی ہے لیکن... وہ مبرہ سے قد میں بھی لمبا ہے اور نین نقش میں بھی خوبصورت ہے" شعیب کہتا چلا گیا

"ابو رہنے دیں... گاؤں میں نہیں کرنا ہم نے" خباب نے کہا, وہ مبرہ سے ایک

سال بڑا تھا

"اور فیملی بھی بہت بڑی ہے ان کی...ایک بیٹی طلاق لیکر بیٹھی ہے,دو ابھی بیاہنے والی ہیں,دو بیٹے بھی بیاہنے والے ہیں...رہنے دیں مبرہ ایویں کھپ جائے گی وہاں"زوہیب اس سے دو سال چھوٹا تھا

"ویسے لڑکا تو ٹھیک ٹھاک ہے..."حسیب خان نے کہا,ایک باپ ہونے کے ناطے وہ بھی چاہتے تھے کہ انہیں قابل رشک س داماد ملے,ان کے دل میں دور کہیں شاید یہ کسک بھی تھی کہ مروان نے مبرہ سے شادی سے انکار صرف اسلیے کیا تھا کیونکہ اسے روحاء سے شادی کرنی تھی

"ابو شکل کا کیا کرنا ہے...ایک تو گاؤں,اوپر سے اتنا بڑا خاندان,نوکری بھی بس ایویں سی ہے اس کی,اپنی مبرہ ماشاءاللہ لیکچرار ہو جائے گی تو اس سے بھی اچھا رشتہ مل جائے گا....دیکھ لینا"شعیب نے کہا

"میرا تو اپنا دل نہیں مانتا حسیب...آپ منع کر دیں انہیں"عابدہ بھی راضی نہیں

www.novelsclubb.com

تھیں

"چلو ایک دو دن میں میں انہیں کال کر دوں گا" حسیب خان نے کہا تھا

مبرہ بس دم سادھے کھڑی رہ گئی, دو سالوں کی دعاؤں اور اذیتوں کا بس یہ صلہ تھا

اتنی مشکل سے ولید راضی ہوا تھا تو اس کے اپنے گھر والے راضی نہیں تھے, اس

نے ایک نظر سب کو دیکھا, حسیب خان, شعب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے,

عابدہ, زوہیب سے کچھ کہہ رہی تھیں, حنا باہر جانے لگی تھی

"ابو..." اس نے ہمت کر ہی لی, حسیب خان سمیت سبھی نے اس کی طرف دیکھا

"میری رائے جاننا اہم نہیں ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"کیا مطلب؟؟؟" وہ ٹھٹھک گئے

"ابو... زندگی تو میں نے گزارنی ہے نا....؟؟؟" وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی تھی

"مبرہ... صرف شکل و صورت کے سہارے ساری زندگی نہیں گزرے گی؟؟"

عابدہ نے کہا

"امی وہ پرفیکٹ ہے...اور پرفیکٹ ہونے کے باوجود مجھ سے شادی کرنے پر رضا مند ہے" وہ دھیرے سے بولی تھی

"یہ ہی تو قباحت ہے مبرہ بچے.... کہ اسے تو ہی نظر کیوں آئی؟؟"شعیب نے کہا

"ابو..."اس نے پھر حسیب خان کو پکارا تھا

"مروان نے مجھ سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا... بھلا کیوں؟؟؟"اس نے پوچھا, حسیب خان بول نہ سکے

"اگر اسے ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کرنے کا حق ہے تو میں ایک خوبصورت شوہر کی خواہش کیوں نہیں کر سکتی؟؟؟"وہ بس اتنا کہہ کر باہر نکل گئی تھی

.....

ان دونوں نے باہر کھانے کا پلان بنایا تھا, مروان سات بجے ہی گھر آ گیا, روحاء اس کے کپڑے استری کر رہی تھی

"جلدی کرو بیگم صاحبہ... میں نے دو گھنٹے کے لئے گاڑی ادھار لی ہے کسی سے" وہ اندر آتے ہوئے بولا

"سچ میں...؟؟؟" روحاء کی آنکھیں چمک گئیں

"ہاں... میں نے سوچا کہ اب اتنی تیاری کے ساتھ تم بائیک پر کیسے بیٹھو گی" وہ مسکراتے ہوئے بولا

"مروان... ہم اپنی گاڑی کب لیں گے؟؟" روحاء نے آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا

"کوشش کر رہا ہوں کہ لیز پر نکلوالوں..." وہ بولا

"لیز پر رہنے دیں... سیکینڈ ہینڈ لے لیں" اس نے مروان کا کوٹ اتارا تھا, مروان نے نہائت محبت سے اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ ثبت کئے تھے

"تیار ہو جاؤ جلدی..." وہ بولا

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ دونوں بالکل تیار تھے, اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر

نکلتے, دروازہ ایک دم بج اٹھا

"مروان.... جلدی باہر آنا ذرا" نمرہ کی پریشان سی اواز تھی, وہ. جلدی سے باہر نکلا

"مروان... گڑیا بیڈ سے نیچے گر گئی ہے, ماتھے سے خون بہہ رہا ہے, بائیک نکالنا ذرا اس کی پٹی کروالائیں" وہ تین سالہ گڑیا کو ہاتھوں میں اٹھائے کھڑی تھی, اور وہ بچی مسلسل رو رہی تھی

"بھابھی ابو کہاں ہیں؟؟؟" اس نے گڑیا کو ان کے ہاتھوں سے اپنی گود میں لیتے ہوئے پوچھا

"وہ باہر نکلے تھے, سیل گھر ہی چھوڑ گئے ہیں" نمرہ کے اوسان خطا ہو رہے تھے

"روحاء.. میں بس دس منٹ میں آیا" وہ. اسے کیتے, ہوئے جلدی سے سیڑھیاں اتر گیا, نمرہ اس کے ساتھ ہی گئی تھی

دس منٹ تو کیا لگنے تھے... پورا آدھا گھنٹہ لگا, نمرہ اسے لیکر اپنے کمرے میں چلی گئی, مروان بھاگتا ہوا اوپر آیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"روحاء... آؤ چلیں" اس نے کمرے میں جھانک کر کہا, روحاء بادل نخواستہ سی اٹھ کھڑی ہوئی

"مروان... کہاں جا رہے ہو؟؟؟" زویا نیچے تینوں بچے لیکر تیار کھڑی تھی

"بھابھی ڈنر کرنے جا رہے ہیں" وہ بولا

"مروان میں نے اور بچوں نے ذرا امی کی طرف جانا ہے... ہمیں راستے میں چھوڑ دینا پلیز, تم. گاڑی لیکر آئے ہو نا؟؟؟" اسے ساری خبریں تھیں

"بھابھی ریسٹورنٹ کدھر... اور آپ کا میکہ کدھر؟؟؟ میں نے ویسے بھی صرف دو گھنٹے کے لئے گاڑی لی تھی" وہ ایک. نظر روحاء کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا

"میرا بھائی بس دس, پندرہ منٹ لگیں گے" وہ بولی

"بھابھی آدھا گھنٹہ لگتا ہے وہاں جانے میں..." وہ بولا

"ہمیں چھوڑ کر ریسٹورنٹ چلے جانا... پھر واپسی میں ہمیں لے لینا" زویا اس کے

ساتھ جانے پر بضد تھی

"اچھا چلیں... بیٹھیں.." وہ مجبور ہو گیا

"مروان آپ انہیں چھوڑ آئیں, میں کہیں نہیں جا رہی" روحاء کی بس ہو گئی تھی, وہ درشت سے لہجے میں کہتی ہوئی اوپر چلی گئی

"روحاء... یار بات تو سنو" وہ اس کے پیچھے ہی اوپر آیا تھا

"میری جان بس پندرہ منٹ لگیں گے... انہیں چھوڑنے میں" وہ بولا

"مروان... مجھے اس وقت شدید غصہ آ رہا ہے, پلیز جائیں اور جا کر اسے اس کے میکے چھوڑ آئیں, میں کہیں نہیں جا رہی" وہ ایک ایک کر کے سب کچھ اتارے جا رہی تھی

"روحاء... یار ایسے تو نا کرو" مروان نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا

"مروان... ہمیشہ میرے ساتھ ایسے ہی ہوتا ہے, جب ہم دونوں کہیں جانے کا پلان بناتے ہیں, یا تو آپ کی بھابھیاں بیچ میں ٹپک پڑتی ہیں یا ان کے بچے... جائیں

اسے چھوڑ آئیں, وہ راضی ہو جائے, میری خیر ہے" وہ بھل بھل کرتے آنسوؤں کے بیچ کہتی ہوئی زور سے اس کے دونوں ہاتھ جھٹک کر واش روم میں گھس گئی تھی

"مروان... چھوڑ آؤ گے؟؟" نیچے سے زویا کی آواز آئی تھی, وہ ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے نیچے چلا گیا

.....

ولید کے رشتے کو آئے دو ہفتے ہو چکے تھے, اس کے سبھی گھر والے بس چپ چپ سے تھے, سوائے خود مبرہ کے کوئی بھی اس رشتے کے لئے راضی نہیں تھا, اسے بس ایک دفعہ ولید کا فون آیا تھا

"آپ کے گھر والے راضی نہیں ہیں نا؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا

"ہو جائیں گے... دھیرے دھیرے, بس تھوڑا سا ویٹ کر لیں" وہ بولی تھی

اس دن بھی وہ کلاس لیکر آفس میں آ گئی, ذہن منتشر سا تھا, سعد کب اس کے پاس آ بیٹھا اسے پتہ ہی نہ چلا

"پریشان لگ رہی ہیں؟؟؟"اس نے پوچھا

"ہیں... کیا؟؟"وہ یکدم ہڑبڑا کر بولی

"آپ کے فادر کی کال آئی تھی..."سعد نے کہا

"ولید احمد کے بارے میں پوچھ رہے تھے..."سعد نے اس کی طرف دیکھا

"آپ نے کیا کہا پھر؟؟؟"وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"میں جھوٹ نہیں بولتا..."وہ بولا, مبرہ بس اسے دیکھتی رہ گئی

"مبرہ... آپ کے ساتھ کون ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"کوئی بھی نہیں..."وہ ہار سی گئی

"پھر اکیلی کیسے لڑیں گی؟؟"اس نے پھر پوچھا

"آپ مدد کر دیں پلیز... تھوڑی سی"وہ التجاییہ سے لہجے میں بولی تھی

"کیسی مدد؟؟؟"سعد نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے اسے دیکھا

"بس ابو سے کہہ دیں کہ... وہ اچھا ہے, اس کی فیملی بھی اچھی ہے"مبرہ اس سے

www.novelsclubb.com

نظریں چراتے ہوئے بولی

"اور اگر کل کو وہ اچھا نا نکلا تو آپ کے فادر میرا گریبان نہیں پکڑیں گے کیا؟؟؟"

وہ بولا

"سعد...اس کا ماضی ضرور داغدار ہو گا, لیکن...ہو سکتا ہے اس کا مستقبل بہت شفاف ہو, ہو سکتا ہے وہ اقراء کے لئے بہتر نہیں تھا لیکن...میرے لئے بہترین ہو, اگر ایک شخص کہتا ہے کہ وہ اپنی سابقہ غلطیوں پر شرمندہ ہے تو...کیا اس پر یقین کرنا اتنا ہی مشکل ہے...؟؟؟ہم کہتے ہیں نا کہ زندگی میں ہر شخص ایک دوسرا موقع ضرور ڈیزرو کرتا ہے تو...ولید احمد کیوں نہیں؟؟؟"اس کی آنکھوں میں قطرے ابھر آئے تھے

"میں نے فقیروں کی طرح اس سے بھیک مانگی ہے...بار بار اس کے لبوں سے انکار سنا ہے, نہ جانے اس کی خاطر کتنے ہی آنسو بہائے ہیں...سعد میرا خدا گواہ ہے کہ شاید میں اپنی ذات کے لئے اتنی محنت کبھی نہیں کرتی جتنی اس کی خاطر کی ہے,

اس نے ایک بار مجھے کہا تھا کہ وہ یا تو کسی خوبصورت اور امیر کو چنے گا... یا کسی کامیاب اور مشہور کو... اور میں نے بڑی محنت سے خود کو دوسری کیٹیگری میں کھڑا کیا ہے..." آنسو پلکوں کی باڑ پھاند گئے تھے, سعد بس خاموشی سے سنتا رہا

"سعد میں پرفیکٹ نہیں ہوں لیکن.... مجھے اس پرفیکٹ انسان سے شادی کرنی ہے, مجھے اس کے پہلو میں کھڑے ہونا ہے, میں نے بڑی محنت سے کمایا ہے اسے... پلیز" وہ کہتی چلی گئی, سعد بس اس کے آنسو دیکھتا رہ گیا

"مجھے بہت محبت ہے اس سے..." وہ تئیس سالہ امپرفیکٹ لڑکی دل کے ہاتھوں کس قدر مجبور تھی...؟؟؟ یہ صرف سعد مغل ہی جان سکتا تھا

"مبرہ... میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا, جب ہم چناؤ کا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں تو پھر شکوے کا اختیار کھو دیتے ہیں" سعد نے دھیرے سے کہا تھا

.....

وہ کہتے ہیں نا... کہ شادی کے بعد میکہ جنت کا ایک گوشہ ہی محسوس ہوتا ہے, بالکل

سچ کہتے ہیں, سسرال صحیح معنوں میں ایک کرکٹ سٹیڈیم کی طرح ہوتا ہے, دور کھڑے ہو کر کریز پر کھڑے بیٹسمین کو ہزار ہا مشورے دینا کوئی بڑی بات نہیں لیکن... اصل پتہ تب چلتا ہے جب بلا خود کے ہاتھ میں آتا ہے

اور وہ بلا ہاتھ میں پکڑے کریز پر کھڑا بیٹسمین بالکل اس لڑکی سے مشابہہ ہوتا ہے جو نئی نئی بیاہ کر سسرال میں آئی ہو

میکے کے پڑھائے ہوئے سارے سبق, ماں کے سکھائے سارے گر, باپ کی ساری نصیحتیں, سہیلیوں کے سارے مشورے... سٹیڈیم کی باؤنڈری سے باہر ہی رہ جاتے ہیں, اس لمحے کریز پر کھڑے ہو کر صرف اور صرف اپنا کھیل کھیلنا پڑتا ہے, آس پاس کھڑے سبھی سسرالی رشتوں میں خود ہی اپنی بال کے لئے راستہ بنانا پڑتا ہے.... اور جانتے ہیں اس سٹیڈیم میں آپ کے ساتھ کون ہوتا ہے؟؟؟

وہ واحد ساتھی بیٹسمین جو کریز کے دوسری جانب کھڑا ہوتا ہے... آپ کا شوہر

اس کا کام صرف آپ کے ساتھ دوڑنا ہے, ہر ہر شارٹ پر آپ کا ساتھ دینا ہے اور

جب وہ کریز پر آجائے تو اسے آپ کو کور دینا ہوتا ہے

روحاء کا بھی یہ ہی حال تھا, وہ اپنے سسرال میں بلا ہاتھ میں پکڑے کریز پر کھڑی تھی, ایک طرف ساس, سسر, ایک طرف جیٹھ, جیٹھانیاں, ایک طرف نندیں...اور وہ بیچاری اپنے ساتھی کے ساتھ ایک اکیلی...

وہاں آکر اسے اصل حقیقتیں آشکارا ہوئی تھیں, نچلے پورے گھر پر زویا کا ہولڈ تھا, ڈرائینگ روم تک اس کے حساب کتاب سے سیٹ ہوتا تھا, صبح سے لیکر شام تک اس کے تینوں بچے نیچے ادھم مچائے رکھتے تھے

اوپر نمرہ کا راج تھا, سوائے ایک کچن کے اس نے سب کچھ اوپر سیٹ کر رکھا تھا

روحاء ان دونوں کی محتاج ہو کر رہ گئی تھی, کپڑے دھونا ایک مصیبت... کس کی واشنگ مشین مانگے ؟؟؟ اگر اپنی لگائے تو کہاں لگائے ؟؟؟

کپڑے استری کرنا ایک مصیبت...استری سٹینڈ اس نے زبردستی اوپر ایک کونے میں سیٹ کروایا, کھانا پکانا ایک مصیبت...وہ مصیبت اوپر کچن بننے سے ختم ہوئی,

فریج استعمال کرنا ایک مصیبت... کوئی چیز رکھ لو, صبح ندارد

اوون استعمال کرنا ایک مصیبت... آئے روز خراب, اس نے اپنے کچن میں اپنا رکھ لیا, سسرالیوں کی مداخلت ایک الگ مصیبت... سونے جاگنے کے اوقات بدل گئے, کھانے پینے کے اوقات بدل گئے, ہر کام پر سوال, ہر فعل پر مداخلت, بچوں کی الگ مصیبت... کہاں تک روکا جائے؟؟؟

اور سب سے بڑا مسئلہ جو اس نے شادی کے بعد فیس کیا وہ یہ کہ مروان اس گھر کا واحد کام کرنے والا مرد تھا, کاشف مرزا ستاون سال کے ہو گئے تھے سو کتنا بھاگ دوڑ کرتے؟؟؟ چھ ماہ پہلے انہوں نے وکالت بھی چھوڑ دی تھی, فرحان اور نعمان دونوں اپنی ڈیوٹی پر ہوتے تھے سو ان کی فیملیز کی بھی ساری ذمہ داری مروان کی تھی اور اس چکر میں وہ بعض اوقات روحاء کو بھی اگنور کر دیتا تھا

روحاء جیسی لڑکی جس نے کبھی پانی کے ایک گلاس پر کمپرومائز نہیں کیا تھا اسے اب ہر ہر قدم پر کمپرومائز کرنا پڑتا تھا, ہر چوتھے دن اس کی اور مروان کی تو تو میں میں ہو

جاتی تھی, مروان میں صبر کا مادہ ذرا زیادہ تھا سو وہ زیادہ تر خاموش ہو جاتا تھا, ہر بار منانے کا کام بھی وہی کرتا تھا

.....

سعد کے لیے پھر سے ایک رشتہ آیا تھا, سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا, کوکب نے روحاء کو بھی بلوالیا تھا, وہ لڑکی گورنمنٹ سیکٹر میں جاب کر رہی تھی, روحاء کو بھی وہ پسند آگئی تھی

سو اس رات کھانے کی میز پر کوکب اور روحاء نے اسے گھیر لیا

"اب اس رشتے میں خامی نکال کر دکھا مجھے..." کوکب نے کہا, ساجد مغل بھی وہیں تھے

"امی پلیز... جلدی کس بات کی ہے؟؟؟" وہ بولا

"سعد... ستائیس سال کا ہو گیا ہے, اب تو نوکری بھی مل گئی... اب اور کتنا انتظار کرنا ہے؟؟؟" کوکب اس پر برس پڑیں

"سعد... نکاح رسول صہ کی محبوب ترین سنت ہے... کیا قباحت ہے اس رشتے میں؟؟؟"ساجد مغل نے اسے گھر کا

"ابو... مجھے پتہ ہے کیا قباحت ہے؟؟؟"روحاء نے کہا, سعد نے چونک کر اسے دیکھا, وہ ہلکا ہلکا مسکرا رہی تھی

"کیا؟؟؟"

"اس کی نظروں میں کوئی اور ہے؟؟؟"اس نے شوشہ چھوڑا

"تو اس کا نام پتہ بتا دے, میں کونسا قتل کر دوں گی تجھے...؟؟؟"کوکب نے کہا

"امی ایسا کچھ نہیں ہے... روحاء فضول بکواس نا کرو"سعد نے اسے گھر کا

"امی پکا ایسا ہی ہے... اور لڑکی پتہ ہے کون ہے؟؟؟"روحاء ہنستے ہوئے سعد کو زچ کر رہی تھی

"روحاء... شٹ اپ ہو جا"سعد کو غصہ آ گیا

"کون ہے... بتا مجھے؟؟؟"کوکب نے زور سے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بتادوں؟؟؟"روحاء سعد کے متوقع غصے کے پیش نظر اٹھ کر کوکب کے پاس آ کھڑی ہوئی تھی, سعد اسے گھورے جا رہا تھا

"مبرہ حسیب خان..."روحاء کے کہتے ہی کوکب سن رہ گئیں

"مبرہ...؟؟؟"انہوں نے حیرت سے سعد کی طرف دیکھا"امی ایویں تکے مار رہی ہے یہ....اس کا رشتہ طے ہو گیا ہے"سعد نے خجل ہوتے ہوئے کہا

"ابھی نہیں ہوا ہے..."روحاء نے کہا

"امی آپ کس کی باتوں پر کان دھر رہی ہیں...مبرہ سے کرنی ہوتی تو میں خود نا آپ سے کہہ دیتا...اس کا رشتہ پکا ہو گیا ہے"سعد نے کوکب کو مطمئن کرنا چاہا

"بس تو پھر اس رشتے کو ہاں کر دے...سعد بچے یہ ہی شادی کی عمر ہے"کوکب نے کہا

"اچھا بس ایک آدھ ہفتہ اور دے دیں مجھے...پلیز"سعد نے منت کے سے انداز سے کہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

"ابو..." وہ اپنے کمرے میں تھے مبرہ نے انہیں پکارا, وہ کمرے کے دروازے میں کھڑی تھی

"مبرہ آؤ بیٹا..." وہ اندر اکیلے ہی تھے, عابدہ کچن میں تھیں

"ابو... آپ نے سعد کو کیوں کال کی تھی؟؟؟" اس نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے پوچھا

"ولید کے بارے میں پوچھا تھا اس سے, کہ کیسا بندہ ہے؟؟" وہ بولے

"کیا کہا پھر سعد نے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"کہہ رہا تھا کہ فی الوقت تو اچھا ہی ہے.... باقی پتہ کر دے گا" حسیب خان نے کہا, مبرہ خاموش ہو گئی

"مبرہ...؟؟؟" انہوں نے دھیرے سے اسے بلایا

"جی ابو...؟؟؟" وہ واپس جانے لگی تھی

"ایک بار پھر سوچ لے بیٹے... شعیب کہہ رہا تھا کہ لڑکا تو سعد بھی بہترین ہے... اس کی فیملی بھی دیکھی بھالی ہے, ساجد سے میں خود بھی بات کر سکتا ہوں..."

انہوں نے کہا

"ابو مجھے سعد سے شادی نہیں کرنی..." اس کی آنکھیں بھر آئیں

"مبرہ گاؤں کی ہو کر رہ جائے گی تو... اتنا بڑا خاندان ہے اس کا, ساری زندگی بس چھوٹے بہن بھائی ہی بیاہتا رہے گا وہ" حسیب خان نے کہا

"ابو... ہو سکتا ہے میرا مقدر اس کے مقدر سے جڑے تو سب کچھ بہترین ہو جائے" وہ بولی تو آنسو نکل آئے, حسیب خان نے بس اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

ایک دو دن بعد ولید کے ابو کی کال آگئی, وہ ان کی مرضی پوچھ رہے تھے, حسیب خان نے دوبارہ سے سب کو جمع کر لیا

"وہ لوگ ہماری مرضی پوچھ رہے ہیں؟؟"

"ابو سب سے پہلے مبرہ کی مرضی پوچھ لیں" شعیب نے کہا

"مبرہ تو راضی ہے..." وہ بولے

"مبرہ بھلے ہی راضی ہے... لیکن میں راضی نہیں ہوں, سوائے ایک شکل کے اس کے پلے اور ہے کیا؟؟؟" عابدہ نے کہا

"عابدہ گھر بھی اچھا ہے ان کا, نوکری بھی ہے اس کے پاس" حسیب خان کا ووٹ ذرا ذرا سا مبرہ کے حق میں ہو گیا تھا

"ابو میں تو خود راضی نہیں ہوں" شعیب نے کہا

"حنا... مبرہ کو بلا کر لا" عابدہ کے کہتے ہی وہ مبرہ کو بلا لائی

"مبرہ.... بچے وہ لوگ جواب مانگ رہے ہیں؟؟" شعیب نے کہا, مبرہ نے ایک نظر حسیب خان کی طرف دیکھا

"سب کچھ تیرے سامنے ہے مبرہ, تو شہر کی پڑھی لکھی لڑکی ہے, انشاءاللہ اب بر سر روزگار بھی ہو جائے گی, آج نا سہی تو کل تیرے لئے اس سے بھی بہترین رشتہ آ جائے گا, وہ ایک اکیلا کفیل ہے اس گھر کا, باقی سارے بہن بھائی ابھی

چھوٹے ہیں, باپ بھی فی الحال کچھ نہیں کرتا... ساری زندگی شکل وصورت کو دیکھ دیکھ کر نہیں گزرے گی... تو بالغ ہے, عقلمند ہے..اچھی طرح سوچ کر فیصلہ کر لے...."عابدہ کہتی چلی گئیں

"لیکن میری ایک بات یاد رکھنا....ماں باپ کی مرضی پر سر جھکا کر سسرال جائے گی تو گلے کا اختیار تا عمر رہے گا تیرے پاس...اپنی مرضی کرے گی تو پھر ساری عمر شکوہ نہیں کر پائے گی" عابدہ نے کہا تھا, مبرہ نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے سب کو دیکھا

"ان سے تھوڑا سا وقت مانگ لیں....اگر میری سلیکشن ہو گئی تو انہیں ہاں کر دیجیے گا...اگر نا ہوئی تو جواب دے دیجئے گا" وہ کہہ کر واپس پلٹ آئی

آٹھ دن بعد اسے سلیکشن کا میسیج آ گیا تھا

****

وہ دوپہر کا سالن بنانے کچن میں آئی تو نمرہ پہلے سے چولہے کے پاس کھڑی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نمرہ بھابھی مجھے سالن بنانا ہے..." روحاء نے کہا

"روحاء... یار عفان چاول کھانے کی ضد کر رہا تھا, بس اسے چاول بنا دوں..."

نمرہ نے کہا

"اور دوسرے پر کیا رکھا ہے...؟؟" اس نے پوچھا

"یہ کسٹرڈ ہے.... بس ابھی بن جائے گا" وہ بولی

"تو آپ نیچے بنا لیں چاول..." روحاء کو غصہ آ گیا

"نیچے زویا بھابھی کے میکے والے آئے ہوئے ہیں, وہ کچن پر قبضہ کر کے کھڑی ہیں"

نمرہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"نمرہ بھابھی میں نے یہ کچن اپنے لئے بنوایا ہے... صرف اسلیے کہ مجھ سے انتظار کی لائن میں کھڑا نہیں ہوا جاتا, پلیز یہ کسٹرڈ بعد میں بنا لینا, اور آئندہ نیچے ہی پکایا کریں جو بھی پکانا ہو..." روحاء نے کہہ ہی دیا

"روحاء ذرا تمیز سے, جہیز میں نہیں لائی ہو تم یہ کچن؟؟؟" نمرہ کو غصہ آ گیا

"جہیز کا ہی سمجھیں, جب یہ نہیں تھا تب بھی تو نیچے مینیج کرتی تھیں نا آپ, تب تو آپ دونوں کو ایک کچن سے کوئی مسئلہ نہیں تھا, مجھے پتہ ہے نیا کچن بننے پر آپ دونوں نے کتنی باتیں کی تھیں..." روحاء نے کہا اور کسٹرڈ والا پین نیچے اتار دیا

"مجھے سالن بنانا ہے.. مروان نے کھانا کھانا ہے آکر" اس نے سالن والا پتیلا اوپر رکھا تھا

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟؟؟" نمرہ زور سے بولی

"روحاء مروان مرزا... اوکے؟؟؟" روحاء نے اسے اور سلگایا تھا

"ہنہ... سب پتہ ہے مجھے تم جیسی لڑکیوں کا, ایسے ہی تو تمہارے ماں باپ نے تمہیں مروان جیسے بونے سے نہیں بیاہ دیا" نمرہ ہر حد ہی پھلانگ گئی, روحاء کا پارہ یکلخت ہی سوپر پہنچا تھا

"میرے ماں باپ چاہے مجھے بونے سے بیاہیں یا عالم چنا سے... تم کون ہوتی ہو بکواس کرنے والی, خبردار جو آئندہ میرے کچن میں نظر آئیں تو... جاؤ نیچے جا کر

پکاؤ" روحاء نے اس کے چاولوں کا پتیلا بھی چولہے سے نیچے اتار دیا

نمرہ تن فن کرتی کچن سے باہر نکل گئی تھی, کچھ ہی دیر بعد وہ فرحت کو ساتھ لیے اوپر آ گئی

"دیکھیں ذرا... دونوں چیزیں نیچے اتار پھینکیں اس نے... بس اتنا ہی کہہ دیا تھا کہ عفان چاولوں کی ضد کر رہا ہے" وہ روئے جا رہی تھی

"روحاء ایک طرف اسے بنا لینے دیتی چاول...." فرحت نے کہا

"پہلے اس سے پوچھیں کہ اس نے مجھے کہا کیا ہے؟؟؟ روحاء تڑخ کر بولی

"میں نے تو کچھ نہیں کہا" نمرہ صاف مکر گئی

"پکا تم نے کچھ کہا؟؟؟" روحاء اس کی طرف کو آئی تھی

"نہیں... میں نے کچھ نہیں کہا" وہ ہٹ دھرمی سے بولی, روحاء نے ایک دم اس کا کسٹر ڈاٹھایا اور سنک میں الٹا دیا, نمرہ ہکا بکا رہ گئی

"یہ کیا کیا؟؟؟" ہوش آنے پر وہ زور سے چیخی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے تو کچھ نہیں کیا..." روحاء صاف کندھے اچکا گئی تھی

"تم نے ہی کیا ہے... دیکھا آنٹی آپ نے؟؟؟" نمرہ چیخ کر بولی

"میں نے کچھ نہیں کیا... سمجھیں"

نمرہ اسے زور زور سے کوسنے دیتی ہوئی چاولوں کا پتیلا اٹھا کر نیچے چلی گئی, فرحت نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا

"میرے کردار پر انگلی اٹھائی ہے اس نے..." روحاء نے درشت لہجے میں کہا تھا

.....

حسیب خان نے ولید کے گھر والوں کو ہاں کہہ دی تھی, اگلی بار اس کا پورا خاندان ہی مبرہ کو دیکھنے آیا... سوائے ولید کے

"آپی ویسے ہائیٹ کتنی ہے آپ کی؟؟؟" ولید کی چھوٹی بہن نے پوچھا

"...almost5,3"

وہ بولی

"اچھا اچھا... ولید بھائی کی تو 5,11 ہے" وہ بولی, مبرہ بس مسکرا کر رہ گئی

"آپ کی جوائینگ کہاں ہوئی ہے؟؟؟" اگلا سوال

"ابھی کوئی پتہ نہیں..."

"ولید بھائی تو بڑے خوبصورتی پسند ہیں, ہر وقت تیار شیار رہنے والے لڑکیاں پسند ہیں انہیں, وہ خود بھی ہر وقت اٹینشن رہتے ہیں, رات کو پہننے والے کپڑے بھی استری کر کے پہنتے ہیں" وہ ہنستے ہوئے کہتی جا رہی تھی

"مبرہ.. کھانا وغیرہ تو بنانا آتا ہے نا تمہیں, اکثر نوکری والی لڑکیوں کو بس پکا پکایا کھانے کی ہی عادت ہوتی ہے" اس کی بڑی نند نے پوچھا

"مبرہ سب کچھ بنا لیتی ہے..." حنا نے ذرا زور سے کہا تھا

"لو, سالن کا تو مسئلہ ہی نہیں ہوتا, اصل کمال تو روٹی پکانے کا ہے" ولید کی ماں نے کہا

"آنٹی مجھے روٹی بنانی بھی آتی ہے" مبرہ نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

الغرض پورے دو ڈھائی گھنٹے اس کا انٹرویو ہوتا رہا, مبرہ اور حنا نے مل کر بڑا پر تکلف سا کھانا بھی بنایا تھا, کھانے کے بعد چائے کا دور چلا, اور جاتے ہوئے وہ لوگ مبرہ کے ہاتھ پر پانچ ہزار رکھ گئے تھے

ان کے جانے کے بعد عابدہ تو عابدہ, حنا بھی پھٹ پڑی

"حد ہو گئی, وہ دونوں چھوٹی ہو کر ایسے مبرہ کا انٹرویو لے رہی تھیں جیسے پتہ نہیں کتنے عرصے کی شادی شدہ ہیں, مبرہ سوچ لے بچے, مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھائیں وہ ساری عورتیں... سو نقص تو کھانے میں نکالے ہیں انہوں نے" حنا کو بہت دکھ تھا, وہ ہر قسم کا کھانا بنانے میں ایکسپرٹ تھی اور وہ سب اس کے پکے کھانے میں نقص نکال گئیں تھیں

"بھابھی کوئی بات نہیں... ساس, نندیں ایسی ہی ہوتی ہیں" وہ بولی

چند دن بعد وہ سب گھر والے ولید کے ہاتھ پر پیسے رکھ کر اس کی بات پکی کر آئے حسیب خان نے منگنی کا جھنجھٹ ہی نہیں پالا تھا, مبرہ کا جہیز تقریباً آدھا پونا تو پہلے

سے ہی تیار تھا, ولید کے گھر والے بھی شادی پر زور دے رہے تھے, سو ایک ماہ بعد اس کی شادی فکس ہو گئی تھی

.....

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ کمرے میں داخل ہوا, ابھی کچھ دیر پہلے ان دونوں کو کاشف مرزا نے بلایا تھا, نمرہ نے ساری بات مرچ مصالحہ لگا کر نعمان کو سنائی تھی اور جواباً کاشف مرزا کو اس کا فون موصول ہو گیا تھا

اچھا ہی رن پڑا, نمرہ نے رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیا, روحاء تو بس اس کے ڈرامے دیکھ دیکھ کر حیران تھی

www.novelsclubb.com

"روحاء بیٹے بس ایک چاول ہی تو بنانے تھے نمرہ نے؟؟؟" کاشف مرزا کا لہجہ اسے طیش دلا گیا

"انکل بات چاولوں کی نہیں ہے...اس نے میری ذات پر انگلی اٹھائی ہے, اس نے میرے منہ پر مجھے کہا کہ تمہارے ماں باپ نے ایسے ہی تو تمہیں مروان جیسے بونے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے نہیں بیاہ دیا..."روحاء پھٹ پڑی

"انکل میں نے ایسا کچھ نہیں کہا, یہ جھوٹ بول رہی ہے, میں بھلا مروان کو ایسے کہہ سکتی ہوں, میں پانچ سال سے آپ لوگوں کے ساتھ رہ رہی ہوں..."نمرہ صاف مکر گئی تھی

"اچھا...تو میں جھوٹ بول رہی ہوں؟؟"روحاء اس پر چڑھ دوڑی, اس جیسی کھری لڑکی سے بھلا اس درجہ منافقت کہاں برداشت ہوتی تھی

"روحاء...آواز دھیمی رکھو"فرحت نے اسے ڈانٹا

"مروان آپ کچھ تو کہیں..."روحاء کو شدت سے اپنا آپ بے مول محسوس ہوا تھا

"وہ کیا بولے...؟؟؟وہ کونسا وہاں موجود تھا"فرحت نے کہا

"انکل اس نے میری بہت بے عزتی کی ہے...سارا کسٹرڈ سنک میں الٹا دیا"نمرہ سوں سوں کرتے ہوئے بولی

"ڈرامے باز عورت...تم شکر کرو کے میں نے وہ کسٹرڈ تمہارے سر پر نہیں الٹا

دیا... آئیندہ اگر میرے کچن میں نظر آئیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" روحاء کو قہر چڑھ گیا تھا, تن فن کرتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکل گئی

"مروان... اسے اپنی زبان میں سمجھا لے, وہ کچن اس کی جاگیر نہیں ہے" فرحت کو اچھا ہی غصہ آ گیا تھا, مروان بس شرمندہ سا نمرہ سے معذرت کرتا ہوا اپنے کمرے میں آ گیا تھا

روحاء کمبل تانے کروٹ لیے لیٹی تھی, وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر واش روم میں گھس گیا, کچھ دیر بعد باہر نکلا اور بستر کی طرف آ گیا, چائے کے دونوں کپ ٹھنڈے ہو گئے تھے, وہ خود ہی جا کر گرم کر لایا اور پھر اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے دھیرے سے اسے ہلایا

"روحاء... چائے تو پی لو" وہ خاموش پڑی رہی

"روحاء جان...؟؟؟" اس نے بہت محبت سے پکارا تھا اور پھر اس کے بازو پر ہاتھ رکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی تھی

"ان سب نے مل کر مجھے کٹہرے میں کھڑا کر دیا اور آپ ایک لفظ نہیں بولے مروان..." وہ چیخ پڑی تھی, آنسو بے دریغ گالوں پر بہہ نکلے تھے

"روحاء میں نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا..." وہ بولا

"یہ ہی تو دکھ ہے مروان کے آپ نے کسی سے کچھ نہیں کہا... آپ کے ماں باپ کو نمرہ کی بات پر اعتبار تھا لیکن میری نہیں..." وہ بولی

"اچھا سوری یار... ایم سوری" مروان نے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے لیکن وہ پیچھے کو ہٹ گئی

"ہاتھ نا لگانا مجھے... خبردار جو مجھے چھواء بھی... افسوس ہے ایسے شوہر پر جو چار لوگوں میں بیوی کا ساتھ بھی نا دے سکے... آپ کم از کم اتنا ہی کہہ دیتے کہ روحاء کی بات بھی سن لیں" وہ روتے ہوئے کروٹ بدل گئی تھی

مروان بس خاموش بیٹھا رہ گیا

www.novelsclubb.com

.....

"میں اب کل سے نہیں آؤں گی... سبھی کلاسز کو ٹیسٹ وغیرہ دے دیئے ہیں"

اس نے کتابیں میز پر رکھتے ہوئے سعد سے کہا, آفس میں بس وہ دونوں ہی تھے

"کب ہے آپ کی شادی؟؟؟"اس نے پوچھا, مبرہ نے ویڈنگ کارڈ اس کے

سامنے رکھ دیا, سعد بس اسے دیکھتا رہ گیا, دل چکنا چور تو کب کا ہو گیا تھا

"دوبارہ جوائن کریں گی؟؟"اس نے پوچھا

"پتہ نہیں..."مبرہ نے کندھے اچکا دیئے

"چلیں مجھے نا سہی... لیکن میرے سینٹر کو ہمیشہ آپ کی ضرورت رہے گی مبرہ"

سعد نے کہا

"کوشش کروں گی واپس آنے کی..."وہ کھڑی ہو گئی

"مبرہ.... زندگی میں جب کبھی ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں..."سعد بھی

اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چلیں آپ کو گیٹ تک چھوڑ آؤں" وہ اس کے ساتھ ہی باہر نکل آیا تھا

"روحاء بتا رہی تھی آپ کے لئے کوئی رشتہ آیا ہے..." مبرہ نے پوچھا

"ہاں... آیا تو ہے" وہ بولا

"سعد اب آپ بھی کر لیں شادی..." وہ نہ جانے کیوں کہہ گئی

"ہاں اب کر لوں گا...." وہ ذو معنی سے لہجے میں بولا تھا, مبرہ نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا

وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

"سعد آپ کے مقدر میں کوئی مجھ سے بہتر ہی لکھی ہو گی.... میں شاید آپ کے قابل ہی نہیں تھی, اگر ممکن ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا" دھیرے سے کہتے ہوئے وہ دروازہ پار کر گئی تھی

.....

وہ ولید احمد کے سنگ رخصت ہو گئی تھی

حسیب خان اسے اپنے سینے سے لگا کر گاڑی تک لیکر آئے تھے, روحاء اور کوکب بھی اس کی شادی میں آئی تھیں, وہ آنسوؤں کے بیچ رخصت ہو کر ولید احمد کے گھر آ گئی تھی

جیسے ہی گاڑی گاؤں کے اس بنگلہ نما گھر کے آگے رکی, آس پڑوس کی عورتیں اپنی دیواروں اور دروازوں سے جھانکنے لگیں, خباب اور حنا اس کے ساتھ آئے تھے, حنا نے ہی سہارا دے کر اسے گاڑی سے باہر نکالا, ولید کی بہنوں اور کزنز نے اس پر پھول نچھاور کئے تھے

"لے ویکھ تے ذرا... کنے نکے قد دی نو ویاہ کے لیائی اے شمیم (دیکھو تو کتنے چھوٹے قد کی بہو بیاہ کر لائی ہے شمیم)" اندر داخل ہوتے ہی یہ ولید کی کسی رشتے دار عورت کی آواز تھی جو حنا کے کانوں میں بھی پڑی تھی

"افوہ... لہنگا کتنا سستا سا لیا ہے, ویسے تو سنا تھا اپنا کماتی ہے" دوسری آواز

"کماؤ بہو بیاہ کر لائی ہے شمیم... ہاں بھئی اب پورا ٹبر ایک اکیلے ولید کی کمائی پر تو

نہیں پل سکتا نا..."بھانت بھانت کی آوازیں مسلسل اس کے کانوں میں پڑ رہی تھیں, حنا اور خباب دو گھنٹے بعد چلے گئے تھے

وقفے وقفے سے ولید کی سبھی رشتے دار خواتین اس کے پاس آکر بیٹھتی رہیں پھر دیور اور سسر آکر بیٹھ گئے...دنیا جہاں کی بے سر و پا باتیں, وہ بس جبری سا مسکراتی رہی, بیٹھے بیٹھے کمر اکڑ گئی تھی, خدا خدا کر کے وہ باہر نکلے, پھر ولید کے ساتھ ہی اس کی اکلوتی پھپھو جان اندر آ گئیں...لمبے لمبے دور پار کے قصے اسے سچ میں چکر آنے لگے تھے

"ارم...مجھے پلیز ایک کپ چائے لا دو, میرا سر چکرانے لگا ہے" اسکی بس ہو گئی تھی, آدھے پونے گھنٹے بعد تو چائے آئی

رات کے بارہ بج رہے تھے جب کمرہ خالی ہوا, ولید دروازہ بند کرنے لگا تو وہ کہے بنا رہ نہ سکی

"رک جائیں ابھی...اور کوئی رہ نہ گیا ہو" ولید دھیمے سے مسکرایا تھا

"امی دروازہ بند کر لوں؟؟؟"اس نے باآواز بلند پوچھا تھا, مبرہ بس اس کی جرأت پر حیرانی سے اسے دیکھتی رہ گئی, اس کی پریشان شکل دیکھتے ہوئے ولید نے دروازہ بند کیا تھا, پھر شیروانی اتارتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھا

"شیروانی کیوں اتاری...؟؟میں نے تو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا ابھی"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"اب تو ساری عمر کے لئے تمہارا ہوں...ساری عمر دیکھتی رہنا"وہ مسکراتے ہوئے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا

"ویسے یہ میک اپ بھی کمال کی چیز ہے...شکل وصورت ہی بدل دیتا ہے...دور سے دیکھ کر تو پہچانی ہی نہیں جا رہی تھیں تم"وہ بولا, مبرہ کو نہ جانے کیوں یہ اس کا طنز لگا

"اچھی نہیں لگ رہی میں؟؟؟"اس نے پوچھا

"کچھ اوور سی لگ رہی ہو...جاؤ چینج کر لو, اور منہ ذرا رگڑ کر دھونا...پلیز"وہ اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا

اس کے کہے الفاظ اور تھپڑ میں بھلا کوئی فرق رہ گیا تھا...؟؟؟

.....

اس دن وہ کپڑے دھونے لگی تھی, لانڈری نیچے تھی لیکن جب وہ میلے کپڑوں کی ٹوکری لیکر نیچے پہنچی تو زویا نے اسے کورا جواب دے دیا

"واشنگ مشین خراب ہو گئی ہے...اوپر ہی دھولو, یا اپنی نکال لو" وہ بولی

"ابھی کل تو آپ نے کپڑے دھوئے ہیں...تب تو ٹھیک تھی" روحاء نے کہا

"میں کوئی جھوٹ بول رہی ہوں کہ خراب ہو گئی ہے" زویا نے اسے تیور دکھائے

تھے, وہ منہ بنا کر اوپر آ گئی, اس کی اپنی واشنگ مشین اوپر سٹور روم میں پڑی تھی

اس نے نمرہ کی واشنگ مشین کھینچ کر اس میں پانی ڈالا اور ابھی کپڑے ڈالنے ہی لگی تھی کہ وہ باہر نکل آئی

"وہ کچن بھلے ہی میرے جہیز کا نا سہی... لیکن یہ مشین میرے جہیز کی ہی ہے,

خبردار جو اسے ہاتھ لگایا تو..."اس نے پائپ نکال کر سارا پانی بہادیا

"جہاں مرضی جا کر دھوؤ..."وہ بولی,روحاء کو یکدم غصہ چڑھا تھا,وہ بڑی مشکلوں سے اوپر سٹور سے اپنی واشنگ مشین اتار کر نیچے لائی اور عین صحن کے وسط میں لگا لی,کچھ ہی دیر بعد پانی سیڑھیوں کی طرف جانے لگا

"یہ پانی کہاں سے آرہا ہے؟؟؟"نیچے سے زویا کی چنگھاڑ آئی تھی

"نمرہ...نمرہ..."وہ بوکھلا کر باہر نکلی,روحاء عین صحن کے وسط میں پائپ لگا کر کپڑے دھو رہی تھی,پانی بھل بھل کر کے سیڑھیاں اتر رہا تھا

"روحاء یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟؟"نیچے ٹی وی لاؤنج پانی سے بھیگتا چلا گیا

"تو بتائیں کیا کروں؟؟؟گلی میں جا کر لگالو مشین؟؟؟نیچے آپ نے نہیں دھونے دیئے,اوپر نمرہ کو تکلیف ہے...کہاں جاؤں؟؟؟"میں تو یہیں دھوؤں گی"وہ اپنے کام میں لگی رہی

زویا نے اسے کوسنے دے دے کر ٹی وی لاؤنج سے پانی نکالا,نعمان اور فرحان

دونوں چھٹی پر گھر آئے ہوئے تھے, دونوں نے شوہروں کے خوب ہی کان بھرے, ایک بار پھر کاشف مرزا تک بات پہنچی

ایک بار پھر روحاء کو بلا لیا گیا

"مجھے بس اتنا بتا دیں کہ میں کپڑے کہاں دھویا کروں؟؟؟" وہ ایک بار پھر اکیلی تھی, مروان ابھی تک نہیں آیا تھا, زویا اور نمرہ دوبدو ہو کر بول رہی تھیں

وہ خاموشی سے پلٹ گئی

کمرے میں آ کر اپنا بیگ باندھا اور نیچے گیٹ تک لے آئی, مروان کی بائیک جیسے ہی گیٹ پر آ کر رکی, اسی وقت بیگ لیکر باہر نکل گئی

"روحاء... کیا ہوا؟؟؟" وہ بوکھلا ہی تو گیا تھا

"مجھے امی کی طرف جانا ہے.... بس" روحاء کی آنکھیں قہر ڈھا رہی تھیں

.....

وہ اپنے کمرے میں تھی جب اس نے باہر سے شور کی آواز سنی, پہلے پہل تو وہ نظر

انداز کرتی رہی لیکن جب شور کے ساتھ گالم گلوچ بھی سنائی دینے لگی تو بوکھلا کر کمرے سے باہر نکل آئی, صحن میں ایک گھمسان کا رن پڑا ہوا تھا ولید اور اس کے دونوں چھوٹے بھائی جانے کن لوگوں کے ساتھ گتھم گتھا ہوئے پڑے تھے, ولید کے ماں باپ اور محلے کے کچھ افراد انہیں چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے, ان سب کے منہ سے مغلظات کا ایک طوفان نکل رہا تھا

"آنٹی کیا ہوا ہے؟؟؟"اس نے پریشانی سے اپنی ساس سے پوچھا

"مبرہ پتر ادھر آ میری بات سن.."شمیم اسے کھینچتی ہوئی اس کے کمرے میں لے گئی

www.novelsclubb.com

"پتر تیرے پاس جو سلامیوں کے پیسے ہیں نا...وہ تو دے میرا پتر..."شمیم نے کہا

"لیکن آنٹی ہوا کیا ہے..؟؟؟"اس نے پھر پوچھا

"تو ایک دفعہ پیسے تو دے پھر میں بتاتی ہوں تجھے کیا ہوا ہے...؟؟؟"شمیم اس کے سر پر سوار تھی, مبرہ نے مجبوراً سلامیوں کے سارے پیسے نکال کر شمیم کے ہاتھ پر

رکھ دیے, وہ بھاگتی ہوئی اس کے کمرے سے باہر نکل گئی

مبرہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر آئی تھی

"بھابھی باہر نہ جانا... ولید بھائی نے منع کیا ہے" ارم نے اس کا بازو پکڑ لیا, کچھ دیر بعد ماحول پر سکون ہو گیا تھا

تبھی ولید غصے میں بھرا ہوا کمرے میں آیا

"ولید کیا ہوا؟؟؟ کون لوگ تھے یہ...؟؟؟" اس کا جیسے پوچھنا ہی گناہ ہو گیا تھا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم... آئندہ بھلے ہی اس گھر کے صحن میں خون کی ندیاں بہہ جائیں, تمہاری شکل مجھے دروازے سے باہر نظر نہ آئے... سمجھیں" ولید نے بے دردی سے اس کا بازو جھنجوڑتے ہوئے کہا تھا, مبرہ کی دونوں آنکھیں بھرتی چلی گئیں, ولید اسے قہر بار نظروں سے گھورتے ہوئے واش روم میں گھس گیا تھا

رات تک وہ نارمل نہ ہو سکی, اسے بھلا کہاں عادت تھی اتنا کٹھور لہجہ سننے کی....

حالانکہ ان چاروں بہن بھائیوں میں شعیب سب سے زیادہ غصے والا تھا لیکن مبرہ سے اس نے بھی کبھی اتنے غصے سے بات نہیں کی تھی

وقفے وقفے سے اسے رونا آتا رہا, اس کی شادی کو ابھی دو ہی ہفتے ہوئے تھے, رات کے کھانے کے بعد وہ چائے لے کر کمرے میں آگئی, ولید بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنا موبائل دیکھنے میں مصروف تھا

مبرہ نے خاموشی سے چائے کا کپ اس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور خود اپنی طرف بستر پر بیٹھ کر چائے پینے لگی, کچھ دیر بعد اس نے خالی کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اوچپ چاپ کروٹ لے کر لیٹ گئی, ولید نے اس کی خاموشی کا کوئی نوٹس نہیں لیا تھا, کچھ دیر بعد وہ اپنے موبائل پر کوئی مووی دیکھنے لگا, وہ دھیرے دھیرے نیند کی وادیوں میں اتر گئی

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب وہ موبائل چارجنگ پر لگا کر اس کی طرف مڑا, اپنے چہرے پر اس کی گرم گرم سانسوں کا لمس محسوس کر کے مبرہ ذرا سی کسمسائی

تھی

"یہ تو کوئی طریقہ نہ ہوا مبرہ ولید احمد... شادی کے محض دو ہفتے بعد ہی تم کروٹ بدل کر سونے لگی ہو" ولید نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی تھی

"مجھے نیند آ رہی تھی..." وہ بولی تو آواز میں نیند کا غلبہ تھا

"چلو اب تو نیند پوری ہو گئی نہ تمہاری..." ولید نے اسے اپنے دونوں بازوؤں میں بھر لیا تھا

"ولید... چھوڑ دیں مجھے" وہ کسمسا کر بولی

"کیا ہوا ہے؟؟؟" ولید نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر ناگواری سے پوچھا

"آپ مجھے تحمل سے بھی سمجھا سکتے تھے..." اس کی آنکھیں پھر بھر آئیں

"اوہ... تو تم ناراض ہو؟؟" وہ طنزیہ سا ہنسا

You insulted me... Humilated me, teased "

"me

مبرہ کے کہتے ہی ولید کی تیوری چڑھ گئی تھی

"تو اب کیا کروں....؟؟؟ معافی مانگوں تم سے؟؟؟"اسے غصہ آگیا

"ولید پلیز... جانے دیں"اس نے پھر کروٹ بدلنی چاہی مگر ولید نے جارحانہ انداز سے اسے اپنی طرف موڑا

"دوبارہ کروٹ نا لینا... سمجھیں"ولید نے مضبوطی سے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے ہوئے اسے بے بس کیا تھا

"Waleed... I am not consented"

مبرہ نے سرگوشی میں کہا تھا,اسے ولید سے یکدم خوف سا آیا

"But I am... and it is enough"

اس نے لمحوں میں اس کے گلے سے دوپٹہ کھینچتے ہوئے لائیٹ آف کی تھی

"ولید..."یہ مبرہ خان کی اس سے آخری التجا تھی,جواباً وہ حیوانی سا مسکراتے

ہوئے اس کے چہرے پر جھک گیا تھا

.....

"امی میں نے واپس اس گھر میں جانا ہی نہیں ہے... ہر دوسرے دن مجھے کٹہرے میں بلا کر کھڑا کر لیتے ہیں, جیسے میں کوئی عادی مجرم ہوں, خدا کی قسم زویا اور نمرہ نے اس کچن بننے کے پیچھے مجھے ذلیل کر دیا کہ ہم بھی تو ہیں... سات سال سے یہ ہی کچن استعمال کر رہی ہیں... یہ کوئی انوکھی ہے, یہ کوئی نرالی ہے... اور جب بن گیا تو حق جمانے بھی آ گئیں..." اس نے گھر آتے ہی ایک طوفان کھڑا کر دیا تھا

موقع محل دیکھتے ہوئے مروان اسے دروازے پر ہی اتار کر چلا گیا تھا

"مروان کچھ نہیں کہتا...؟؟؟" کوکب نے پوچھا, ساجد مغل الگ پریشان بیٹھے تھے

"توبہ کریں.... منہ سی کر بیٹھا رہتا ہے بس" وہ ستی پڑی تھی

"یقین کریں امی ان دونوں کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتے ہیں سب اور

مجھے کسی کریمینل کی طرح ٹریٹ کیا جاتا ہے... وہ سب ایک طرف اور میں اکیلی... میرا تو شوہر بھی میرے ساتھ نہیں ہوتا" وہ رو ہی پڑی

"اچھا بس کر... رونا بند کر بچے" کوکب کو اس پر ترس آیا تھا

"امی خدا کی قسم میں نے اس گھر میں جا کر ایسی ایسی باتوں پر بھی کمپرومائز کیا ہے کہ جنہیں میں کبھی ضروری بھی نہیں سمجھا کرتی تھی, مروان کو تو گھر پر ٹکنے ہی نہیں دیتیں وہ دونوں... ادھر وہ گھر آیا, ادھر ان کے کام شروع... نوکر بنایا ہوا ہے اسے..." روحاء کہتی چلی گئی, کوکب بس تاسف سے اسے دیکھتی رہ گئی تھیں

اگلے ہی دن ساجد مغل نے مروان کو کال کر کے گھر آنے کا کہا... وہ بیچارہ گھر والوں کی بھی سن سن کر بیٹھا تھا, سسرال کی بھی سننے چلا آیا

"امی بس ان سے یہ پوچھ لیں کہ یہ بولتے کیوں نہیں ہیں...؟؟؟ جس زبان سے مجھ سے باتیں کرتے ہیں وہ گھر والوں کے آگے گنگ کیوں ہو جاتی ہے؟؟؟"

روحاء اسے دیکھتے ہی پھٹ پڑی

"مروان بیٹے مسئلہ ہے کیا آخر؟؟؟"ساجد مغل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"انکل مسئلہ تو کوئی بھی نہیں ہے...مجھے صبح ہی بتا دیتی کہ کپڑے دھونے ہیں تو میں صبح ہی اس کی واشنگ مشین نیچے اتار جاتا..."وہ سر جھکاتے ہوئے بولا

"ابو مسئلہ صرف یہ ہے کہ یہ بندہ میری فیور میں ایک لفظ بھی نہیں بولتا...گھر کی ساری ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے,ہر چھوٹا بڑا کام انہوں نے کرنا ہوتا ہے, زیادہ تر روزانہ کے خرچے بھی یہ ہی اٹھاتے ہیں,دونوں بھابھیوں کے نوکر الگ سے بنے ہوئے ہیں...لیکن اس سب کے باوجود ایک ٹکے آنے کی عزت نہیں ہے ان کی گھر میں,زویا اور نمرہ اتنے ٹھکے سے رہتی ہیں حالانکہ ان کے شوہر دوسرے شہر ہوتے ہیں لیکن میں...مجھے راستے کا پتھر سمجھ لیا ہے سب نے"روحاء نے کہا

"انکل ایسا نہیں ہے..."مروان دھیما سا بولا

"ایسا ہی ہے ابو...زویا اور نمرہ کو پتہ ہے کہ مروان اگر روحاء کی سننے لگ گیا تو ان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دونوں کا کیا بنے گا...؟؟؟ تبھی ہر دوسرے دن میری عدالت لگوا دیتی ہیں وہ دونوں...اسقدر بے عزتی کہ حد نہیں...."وہ رو پڑی تھی

"انکل ایم سوری....مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ کیا ہوا؟؟؟ میں ابھی گھر پہنچا ہی ہوں اور یہ بیگ اٹھا کر باہر نکل آئی" وہ بولا

"مروان یہ تو کوئی تک نا ہوئی کہ ہر مہینے یہ میکے آ کر بیٹھ جائے, ہم نے شادی کی ہے اس کی کوئی کھیل تھوڑی کھیلا ہے..." کوکب کو بھی غصہ آ گیا

"مروان بیٹے عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا...محبت بھی نہیں, اور اگر تو روحاء کو اس گھر میں عزت ہی نہیں دلوا سکتا تو پھر کیا فائدہ؟؟؟" ساجد مغل نے کہا

"انکل آئیندہ ایسا نہیں ہو گا...میں اسے اوپر کچن کے ساتھ ہی لانڈری بنوا دیتا ہوں" وہ بولا

"نہیں...مجھے گھر ہی الگ لیکر دیں" روحاء نے کہا, مروان نے بیچارگی سے اس کی طرف دیکھا

"الگ گھر لینا انتہائی مشکل ہے روحاء..." وہ بولا

"تو جب آسان ہو گا تب لے لینا...اور مجھے لے جانا, میں اس جنجال پورے میں تو نہیں جاؤں گی کسی صورت..." روحاء نے فیصلہ سنا دیا تھا

.....

ولید کے کسی دوست نے ان کی دعوت کی تھی, بلایا تو اس بیچارے نے صرف ان دونوں میاں بیوی کو تھا لیکن ایک ایک کر کے ولید کی ماں, باپ, سب سے چھوٹی بہن اور بڑی نند کا بیٹا بھی تیار ہو گیا, اسے اسقدر جم غفیر کے ساتھ جاتے انتہائی شرمندگی ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

ولید نے کسی دوست سے گاڑی مانگی تھی, دعوت تو خیر جیسی تھی وہ ایک الگ ہی داستان ہے, وہاں سے واپس آتے آتے رات کے گیارہ بج گئے, گاڑی رکتے ہی وہ چپ چاپ نیچے اتری اور کمرے میں چلی آئی

کامدار ریشمی سوٹ کے ساتھ اس نے کندھوں پر شال ڈال رکھی تھی, کمرے میں

آتے ہی اس نے شال اتار کر صوفے پر ڈالی اور دوپٹے کی پنیں اتارنے لگی, دفعتاً ولید اندر آیا تھا, مبرہ نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں, بس خاموشی سے دوپٹہ صوفے پر اچھالتے ہوئے جھک کر سینڈلز کے سٹریپ کھولنے لگی, ولید نے اپنا سیل چارجنگ پر لگاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا

آج سبھی نے اس کی بہت تعریف کی تھی, سیاہ اور گولڈن امتزاج کے نفیس سے کامدار سوٹ میں اس کی گندمی رنگت نکھر سی گئی تھی, گول ذرا گہرا سا گلا, فٹنگ والی شرٹ, آدھی آستینیں, تنگ سا پاجامہ, بالوں کو رف سا فولڈ کیا ہوا تھا, ہلکا پھلکا میک اپ اور لائیٹ سی جیولری پہنے وہ دیکھنے میں اچھی خاصی. پیاری لگ رہی تھی ولید کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی, دراصل ایک تو ولید احمد کی وجیہہ شخصیت کے سامنے وہ ذرا ماند پڑ جاتی تھی اور دوسرے وہ اس کے مقابلے میں خود کو کچھ زیادہ ہی انڈر ایسٹیمیٹ کرتی تھی, حالانکہ بظاہر دیکھنے میں وہ اتنی گئی گزری بھی نہیں تھی ولید دھیرے سے اس کے قریب چلا آیا, وہ جوتے اتار کر جیسے ہی سیدھی ہوئی, ولید

کے دونوں بازو اس کی کمر کے گرد حصار بنا گئے, بڑے حق سے اس کے کندھے پر اپنا چہرہ رکھتے ہوئے ولید نے اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا

"اب ناراض ہی رہنا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"آپ کو کوئی فرق پڑتا ہے؟؟؟"وہ بولی, ولید نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا اس کے چہرے اور لبوں کے کناروں پر ابھی تک ولید کی پرسوں رات والی حیوانیت کے نشان موجود تھے, اس نے دھیرے سے اپنے لب دوبارہ سے ان نیلے نشانوں پر رکھ دیئے

"اچھا سوری..."ولید کے کہتے ہی اس کی آنکھیں بھر آئیں

"ولید آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ نے میرے ساتھ شادی کے محض دو ہفتے بعد ہی کیا کیا ہے؟؟؟"وہ بولی تو آنسو گالوں پر لڑھک آئے

"...Merrital Rape"

وہ بولی

"کوئی خدا کا خوف کرو مبرہ... میں نے بس اپنی بیوی سے اپنا حق وصول کیا ہے اور بس" وہ بولا, مبرہ بس خاموشی سے رخ موڑ گئی

"مبرہ... میری جان, میری بات سنو" وہ اسے بستر تک لیکر آیا تھا

"مجھے کسی بات پر انکار مت کیا کرو, پورا گھر جانتا ہے کہ مجھے اپنی کسی بھی بات کے جواب میں انکار سننے کی عادت نہیں ہے سمجھیں, میں جب جب تمہارے پاس آؤں, تب تب بانہیں کھول دیا کرو, بس" وہ اسے بستر پر گراتے ہوئے اس کے اوپر جھک آیا تھا, مبرہ بس تاسف سے اسے دیکھتی رہ گئی

وہ اس کا چناؤ تھا... سو شکوے کا کوئی اختیار نہیں تھا

.....

اسے جاب سٹیشن choose کرنے کے لئے کال آگئی تھی, ایک ہفتے بعد اسے لاہور جانا تھا

"ڈسٹرکٹ کالج سلیکٹ کرو گی نا؟؟؟" وہ اپنے کپڑے نکال رہی تھی جب ولید

نے پوچھا, مبرہ نے اچنبھے سے اسے دیکھا

"کیوں؟؟؟اپنا شہر سلیکٹ کروں گی" وہ بولی

"اپنے شہر میں کیا ہے؟؟؟" ولید نے اس کی طرف دیکھا

"کیا مطلب؟؟؟"

"مطلب یہ کہ ڈسٹرکٹ کالج سلیکٹ کر لینا... بس" ولید اس کے قریب آتے ہوئے بولا

"ولید وہ بتیس کلو میٹر دور ہے, مجھے جب اپنے شہر کے کالج میں ویکینسی مل رہی ہے تو میں اتنی دور کیوں جاؤں..؟؟؟روز کا سفر..." وہ بولی

"میں بھی تو جاتا ہوں" وہ بولا

"آپ کی تو مجبوری ہے.... مجھے کونسی سزا ہو گی؟؟؟" وہ بولی

"دیکھو مبرہ... میں نے بھی تو روز جانا ہوتا ہے نا, ہم دونوں چلے جایا کریں گے" وہ بولا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور واپسی؟؟؟آپ تو چار بجے آیا کریں گے "اس نے پوچھا

"واپسی کا بھی ارینج کر لیں گے "وہ اسے کندھوں سے تھام کر بولا

"ولید بہت مشکل ہو جائے گی...آپ کی تو مجبوری ہے,مجھے تو نا پھنسائیں پلیز...

یہاں سٹوڈنٹس بھی جانتے ہیں مجھے اور سٹاف بھی..."وہ بولی,ولید کی آنکھوں

میں غصہ اتر آیا

"تمہیں ایک دفعہ کی بات سمجھ کیوں نہیں آتی...فضول بحث کیوں کرتی ہو"وہ

درشتی سے بولا

"کیونکہ میری پوری زندگی کا سوال ہے...میں لامحدود مدت کے لئے وہاں پھنس

جاؤں گی...ولید آگے پریگنینسی ہو جائے گی تو؟؟؟"وہ اس کے قریب آتے

ہوئے بولی

"تو میں ہوں نا تمہارے ساتھ "ولید نے کہا,مبرہ نے ایک لمبی سانس بھری تھی

ولید احمد کا ساتھ صرف اس کے لئے پریشانیاں ہی کھڑی کر رہا تھا

.....

روحاء کو میکے آئے تین ہفتے ہو چکے تھے, اس دوران مروان دو بار اسے منانے آیا تھا لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی کہ اس گھر میں واپس نہیں جانا... پھر ایک دن فرحت اور کاشف مرزا دونوں آ گئے, مروان بھی ان کے ساتھ تھا

"اب کیا ڈیمانڈ ہے آپ کی بیٹی کی بہن...؟؟" فرحت کا لہجہ کوکب کو اچھا نہیں لگا تھا

"بہن مجھے بس اتنا بتا دیں کہ اگر کل کلاں کو آپ کی اکلوتی بیٹی کے سسرال والے اسے یوں روز روز بے عزت کریں تو آپ چپ رہیں گی کیا؟؟؟" کوکب نے کہا

"کیا بے عزت کر دیا اسے ہم نے؟؟؟" روحاء بھی وہیں تھی

"میں نے اس دن آپ سے کہا کہ نمرہ نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی ہے لیکن آپ نے اسے کچھ نہیں کہا... ہر بار زویا اور نمرہ کی شکایت کے جواب میں آپ مجھے اپنے کمرے میں بلا کر کھڑا کر لیتی ہیں اور... پھر مروان کو بھی نہیں بولنے دیتیں"

روحاء نے کہا

"روحاء بیٹے اگر نمرہ کچن استعمال کر بھی لے تو کیا مضائقہ ہے؟؟؟"کاشف مرزا نے کہا

"تو اگر میں نے اس کی واشنگ مشین استعمال کر لی تھی تو کیا ہو گیا تھا انکل؟؟"وہ پھٹ پڑی

"دراصل غلطی ہماری ہے کاشف صاحب... ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا, نا یہ دیکھا کہ روحاء کے حصے صرف ایک کمرہ آئے گا, نا یہ دیکھا کہ آپ کے سارے گھر کی ذمہ داری مروان کے کندھوں پر ہے, کچھ نہیں دیکھا... صرف مروان کا خلوص دیکھا, صرف یہ دیکھا کہ اسے روحاء کی کتنی قدر ہے؟؟؟اور یہ ہی ہماری غلطی تھی..."ساجد مغل کہتے چلے گئے

"ایسی بات نہیں ہے ساجد صاحب... ہمیں آج بھی روحاء کی بہت قدر ہے"وہ بولے

"تبھی یہ ہر بار بس خاموشی سے اپنی بیوی پر اٹھتی ہوئی انگلیاں برداشت کر لیتا ہے" کوکب نے غصے سے کہا

پورے دو, ڈھائی گھنٹے بحث ہوتی رہی, مروان کے پاس معذرت کے چند بولوں کے علاوہ کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا

"الگ گھر... بس" روحاء کی یہ ہی ضد تھی

"روحاء میں افورڈ نہیں کر سکتا ابھی..." مروان نے کہا

"تو جب افورڈ کرنے والے ہو جائیں گے تب آ جانا" وہ کہہ کر اٹھ گئی تھی

.....

www.novelsclubb.com

آج عابدہ اور شعیب اس سے ملنے آئے تھے, اس نے واشنگ مشین لگائی ہوئی تھی, کام تو وہ گھر پر بھی کرتی تھی لیکن شادی کے محض ایک ماہ بعد ہی اسے کپڑے دھوتے دیکھ کر عابدہ کا دل کھٹا ہو گیا

"تین تین نندیں ہیں تیری... بس اتنا ہی چاؤ تھا انہیں بھابھی لانے کا" ان سے رہا نا

گیا

"امی چپ کریں... کوئی بات نہیں" مبرہ انہیں اندر لے آئی

"تجھے کیا ہوا ہے؟؟؟" عابدہ اسے دیکھ کر حیران تھیں

"مجھے کیا ہوا ہے؟؟؟" وہ بھی اسی حیرانی سے بولی

"شکل دیکھ اپنی... جیسے برسوں کی بیمار ہو, اور یہ نیل کس چیز کے ہیں؟؟؟" وہ آخر کو ماں تھیں

"امی کچھ نہیں ہے... میں چائے لیکر آتی ہوں" وہ اٹھ کھڑی ہوئی, تینوں نندوں میں سے کوئی پاس بھی نا پھٹکی, مبرہ نے خود ہی چائے بنائی, کباب فرائی کئے اور ٹرے میں رکھ کر لے آئی

"ولید نہیں آیا ابھی تک؟؟؟" عابدہ نے پوچھا

"بس آنے والے ہوں گے" وہ بولی, تبھی اس کی ساس آگئی, باتوں ہی باتوں میں مبرہ کے لاہور جانے کی بات چھڑ گئی

"پرسوں جا رہے ہیں یہ دونوں, ولید اور مبرہ اکٹھے ہی چلے جایا کریں گے...."

شمیم کے کہتے ہی شعیب ٹھٹھک گیا

"کیا مطلب... یہاں ویکینسی نہیں ہے کیا؟؟؟" وہ بولا

"پتہ نہیں بھائی شاید... نہیں ہے" مبرہ بوکھلا سی گئی, شعیب نے اسی وقت سیل نکالا اور دو, چار منٹ میں ہی فون کھڑکا کر کنفرم کر لیا, حالانکہ مبرہ اس سے پہلے ہی کنفرمڈ تھی

"سیٹ تو ہے یہاں... پھر کیوں اتنی دور جانا ہے؟؟؟" وہ بولا

"دور کہاں پتر... ولید بھی تو روز جاتا ہے" شمیم نے کہا

"آنٹی ولید کی مجبوری ہے... ایف بی آر کا آفس یہاں نہیں ہے, مبرہ کو کونسی مصیبت ہے جو اپنا شہر چھوڑ کر بتیس کلو میٹر دور نوکری کرے, چلیں ولید کو بھی آ لینے دیں, میں بات کرتا ہوں اس سے" شعیب کو ذرا غصہ آیا تھا, مبرہ بس کانپ کر رہ گئی

اس کی انتھک دعاؤں کے باوجود ان لوگوں کے بیٹھے بیٹھے ہی ولید آ گیا, شعیب کو دیکھتے ہی اس کی تیوری چڑھ گئی تھی

"مبرہ میرے کپڑے نکال دو..." وہ بس خشک سے لہجے میں انہیں سلام کرتا ہوا آگے بڑھ گیا, مبرہ اس کے پیچھے ہی اندر چلی آئی

"یہ کیوں آیا ہے یہاں؟؟؟؟"

"ملنے آئے ہیں..."

"یہ ہر دوسرے دن ہی چل پڑتا ہے منہ اٹھا کر... اسے پتہ نہیں کہ یہاں پیر رکھتے ہی یہ کتا بن جاتا ہے" وہ بولا

"ولید... وہ میرے بڑے بھائی ہیں" مبرہ کو اچھا نہیں لگا

"بہن کے گھر بھائی کتا ہی ہوتا ہے مبرہ ڈارلنگ..." ولید ہنستے ہوئے بولا تھا, کچھ ہی دیر بعد شعیب جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا, جاتے جاتے اس نے ولید کو بلایا تھا

"ولید یار کوئی ضرورت نہیں ہے مبرہ کو اپنے ساتھ خوار کرنے کی, تو تو مرد ہے,

www.novelsclubb.com

روز سفر کر لیتا ہے, وہ لڑکی ہے یار... آگے آگے اور مشکل ہو جائے گی" وہ اسے سبھاؤ سے سمجھانے لگا, ولید بس ہاں ہوں ہی کر رہا تھا

ان دونوں کے گھر سے نکلتے ہی وہ مبرہ کی طرف مڑا

"کیا ضرورت تھی اسے اپنی چوائس بتانے کی... جب ہم نے فیصلہ لے لیا تھا تو" وہ چنگھاڑتے ہوئے بولا

"توبہ توبہ... اس کا بھائی تو سنتے ہی آسمان سے جا لگا ولید, ایسے تیوریاں دکھائیں اس نے کہ حد نہیں, کہتا آ لینے دو ولید کو, میں اس کی عقل ٹھکانے لگاتا ہوں..." شمیم نے موقع پر چوکہ مارا تھا

"ولید شعیب بھائی نے ایسا کچھ نہیں کہا..." مبرہ زور سے بولی

"تو میری ماں جھوٹ بول رہی ہے...؟؟؟" ولید نے یکدم اسے بالوں سے پکڑ لیا, پورا گھر تماشائی بنا ہوا تھا

"ولید میرے بال چھوڑیں..." وہ درد سے بلبلا اٹھی

www.novelsclubb.com

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو, آئندہ تمہارے ان حرامزادے بھائیوں میں سے کوئی مجھے یہاں نظر آیا تو گولی مار دوں گا سمجھی... بڑا آیا مجھے سمجھانے والا, ڈسٹرکٹ کالج سلیکٹ کرنا ہے بس.." وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے بولا تھا, مبرہ بس کم مائیگی کے احساس سے وہیں بیٹھی رہ گئی تھی

???...Choice was of herself.... So

.....

مبرہ کے میکے میں ایک کہرام مچا ہوا تھا

شعیب اور خباب کا غصے سے کوئی حال نہیں تھا, وہ اپنا شہر چھوڑ کر بتیس کلو میٹر دور ڈسٹرکٹ کالج سلیکٹ کر آئی تھی

"امی میں کہتا تھا نا کہ گنوار ہمیشہ گنوار ہی رہتا ہے چاہے جتنا بھی پڑھ لکھ جائے, اس کمینے کو پتہ تھا کہ اگر مبرہ یہاں رہی تو اس سے کہیں آگے بڑھ جائے گی, دھو میں تو پہلے ہی مچی ہوئی ہیں اس کی, آدھے سے زیادہ شہر جانتا ہے اسے, دھڑا دھڑ بچے

پڑھنے آتے تھے اس سے ای بزنس الگ سے کر رہی تھی اسے پتہ تھا کہ اپنا شہر سلیکٹ کر کے وہ تو سٹار بن جائے گی..."شعیب بھڑک پڑا تھا

"تو میں کیا کروں شعیب... کتنا تو سمجھایا تھا اسے اپنی مرضی سے کودی ہے وہ اس گڑھے میں" عابدہ انتہائی پریشان تھیں

"امی اسے کال کریں... ہم ابھی ہو کر آتے ہیں اس کی طرف" شعیب نے کہا

"خباب کال کرا سے..." خباب نے اس کا نمبر ملا لیا دوسری تیسری باری پر اس نے کال ریسیو کی تھی

"مبرہ... بیٹے اتنی دور کی سلیکشن کیوں کر آئی ہے؟؟؟" خباب تو کال ریسیو ہوتے ہی پھٹ پڑا

دوسری جانب مبرہ کی جان حلق میں اٹ آئی تھی ولید اس کے پاس ہی بیٹھا تھا مبرہ نے ایک نظر اسے دیکھا خباب کی آواز باہر تک آئی تھی نامحسوس سے انداز سے مبرہ نے والیوم کم کیا تھا

"خباب بھائی وہ کالج زیادہ اچھا ہے... وہاں کا رزلٹ بھی بہتر ہوتا ہے اور وہاں..."

خباب نے اس کی بات کاٹ دی

"مبرہ تجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کتنا دور ہے... شدید گرمی اور سردی میں کیا کیا کرے گی؟؟" وہ بولا

"میں اور ولید اکٹھے چلے جایا کریں گے..." مبرہ نے بمشکل آنسوؤں کا گولا حلق میں اتارا, ولید مسلسل اسے گھور رہا تھا

"تجھے ولید نے ہی کہا ہے نا یہ سب کرنے کے لئے... ہے نا؟؟؟" خباب کی بس ہو گئی, شعیب نے اس کے ہاتھ سے سیل لیا تھا

"مبرہ... بچے میں اور امی آ رہے ہیں تھوڑی دیر تک... او کے؟؟؟" وہ بولا

"شعیب بھائی پلیز... میری جاب ہے, میری زندگی ہے... میں کر لوں گی مینیج... آپ رہنے دیں آنے کو, کوئی ضرورت نہیں ہے" مبرہ نے ذرا اونچی آواز میں کہتے ہوئے کال کاٹ دی تھی, ولید کے لبوں پر نامحسوس سی مسکراہٹ بکھر

گئی, مبرہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی کروٹ بدل کر لیٹ گئی تھی

"مبرہ... میری جان...." ولید نے اس کی جانب کروٹ بدلتے ہوئے اسے پکارا, وہ بس چپ چاپ پڑی رہی

"ادھر تو دیکھو..." ولید نے اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف موڑا تھا

مبرہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

"میں ہوں تمہارے ساتھ..." وہ اس کا چہرہ خشک کرتے ہوئے بولا تھا

"ولید میں نے اپنے گھر والوں کا خلاف جا کر آپ کو چنا ہے, خدا کی قسم میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے لیکن.... خدارا... میری محبت کو میرے کندھوں کا بوجھ نا بنائیں" وہ بلک بلک کر رو دی تھی, ولید نے اس کا شکستہ سا وجود اپنے مضبوط بازوؤں میں سمیٹ لیا

"آئی لو یو میری جان..." وہ بس اس کے کانوں میں سرگوشیاں سی گھول رہا تھا

.....

روحاء کی پریگنینسی رپورٹ پازیٹو آئی تھی

وہ بس کاغذ کا وہ ٹکڑا ہاتھ میں پکڑے اسے دیکھتی رہ گئی, وہ کوکب کے ساتھ ہسپتال آئی تھی, لیڈی ڈاکٹر نے اسے دوائیں وغیرہ لکھ دیں

گھر آکر بھی بس وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی, شام کو ساجد مغل اور سعد گھر آئے تو کوکب نے انہیں بھی بتا دیا, وہ بھی بس سن کر خاموش ہو گئے, رات کے کھانے پر بھی روحاء نیچے نا اتری

ساجد مغل خود اس کے کمرے میں آئے تھے, وہ کروٹ لیے لیٹی تھی

"روحاء... میرا بیٹا ہمیں صرف اور صرف تیرے چہرے پر خوشی دیکھنی ہے.. اگر جانا چاہتی ہے تو بھی ہم تیرے ساتھ ہیں... اور اگر یہاں رہنا چاہتی ہے تو بھی یہ تیرے باپ کا گھر ہے..." وہ بولے, روحاء کی آنکھیں بھر آئیں

"ابو وہ اپنے گھر والوں کے آگے بولنے کی ہمت ہی نہیں کرتا..." وہ بولی

"شائد اب کچھ بدلاؤ آجائے..." ساجد مغل نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

"الگ گھر بھی اپنا لے تو پھر ہے نا روحاء... کرائے کے مکان کا کیا فائدہ؟؟؟"

انہوں نے کہا

"ابو آپ کو شادی سے پہلے ہی یہ شرط رکھنی چاہیے تھی کہ وہ پہلے اپنا الگ گھر

بنائے..." روحاء نے کہا

"بس بیٹے غلطی ہو گئی... ہم نے یہ ہی سوچا کہ پہلی دو بھی تو رہ رہی ہیں نا..." وہ

بولے

"اسے بتا دیا؟؟؟" انہوں نے کچھ دیر بعد پوچھا روحاء نے نفی میں سر ہلا دیا

"اسے بتا دے میرا بچہ... پھر جب آئے تو جو شرطیں منوانا چاہے... منوا کر چلی جا،

میں کہوں گا اسے کہ الگ گھر کا بندوبست بھی جلد از جلد کرے" ساجد مغل نے

دھیرے سے کہا تھا

روحاء بس خاموشی سے بیٹھی رہ گئی

چند لمحوں بعد اس نے اپنی رپورٹ مروان کو واٹس ایپ کی تھی, تین, چار سیکینڈ بعد ہی مروان کی کال آنے لگی, روحاء بس موبائل آف کرتے ہوئے کروٹ لیکر لیٹ گئی تھی

آنسو بہتے چلے جا رہے تھے

.....

وہ کالج جانا شروع ہو گئی تھی, صبح تو ولید اسے اپنے ساتھ لے جاتا تھا, لیکن دوپہر کے وقت وہ آفس میں مصروف ہوتا تھا, مبرہ کبھی تو چار بجے تک اس کے انتظار میں رکی رہتی, کبھی بس پکڑ کر آتی, کبھی رکشہ کروالیتی

نوکری اتنی مشکل نہیں تھی جتنا اس کا آنا جانا مشکل ہو گیا تھا

وہ بھی ایسی ہی ایک رات تھی, ولید گھر آ گیا تھا, وہ چینج کرنے واش روم میں گھسا تو مبرہ اس کے لئے کھانا لینے چلی گئی

کچھ دیر بعد وہ ٹرے لیکر واپس آئی تو ولید ابھی تک واش روم میں ہی تھا, اس نے

ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تو اس کا سیل بج اٹھا, سعد کی کال تھی

اس نے ریسیو کر لی, رسمی سا حال احوال جاننے کے بعد وہ اصل مدعے پر آیا تھا

"مبرہ دوبارہ جوائن کب کریں گی؟؟؟"اس نے پوچھا

"سعد دراصل کالج سے واپس آتے آتے بہت دیر ہو جاتی ہے سو... مشکل ہی ہے کہ دوبارہ جوائن کر سکوں" وہ بولی, تبھی ولید واش روم سے نکل آیا

"مبرہ میرا تو کباڑہ نکل جائے گا آپ کے بنا..." سعد کی بیچارگی پر اسے ہنسی آگئی,

ولید نے چونک کر اسے دیکھا

"آپ کسی اور کو مینیج کر لیں..."

"اور کوئی بھلا آپ جیسا intelligent ہو گا؟؟" سعد نے کہا

"کوشش کریں... کوئی مل ہی جائے گا" وہ بولی, ولید بستر پر بیٹھ گیا تھا

"آپ پلیز کوشش کریں واپس آنے کی, کالج سے واپس آ کر شام میں یہاں آ جایا کریں" سعد نے کہا

www.novelsclubb.com

"اچھا میں دیکھتی ہوں... پھر بتاتی ہوں آپ کو" وہ ولید کی تیوریاں دیکھتے ہوئے کال کاٹ گئی تھی

"یہ لیں... کھانا کھائیں" اس نے ٹرے اٹھا کر ولید کے سامنے رکھ دی

"کس کا فون تھا؟؟" اس نے پوچھا

"سعد مغل کا... دوبارہ سے کوچنگ سینٹر جوائن کرنے کا کہہ رہے ہیں" وہ ولید کے پاس ہی بیٹھ گئی

"ہنس کیوں رہی تھیں؟؟" اس نے درشتگی سے پوچھا تھا

"کیا؟؟؟" مبرہ سمجھ نا سکی

"اس کی بات پر ہنس کیوں رہی تھیں؟؟" ولید نے ایک دم اس کا چہرہ دبوچ لیا تھا, مبرہ کی آنکھیں امڈ آئیں

"خبردار جو آئندہ اس خبیث کا فون سنا تو.. ابھی ڈیلیٹ کرو اس کا نمبر" ولید نے اس کا جبڑا مضبوطی سے بھینچ دیا

www.novelsclubb.com

"ولید چھوڑیں..." وہ بلبلا اٹھی تھی

"کیا کہہ رہا تھا؟؟؟"

"وہ بس... دوبارہ.... جوائن کرنے.. کا..." مبرہ کی آواز حلق میں پھنس گئی

"کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھیں... کالج سے واپس آکر کچن سنبھالا کرو..." ولید نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا, وہ ایک طرف کو گر سی گئی, ولید قہر بار نظروں سے اسے گھورتا چلا گیا

"مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کہ تم میرے علاوہ کسی اور سے بات کرو, یا کسی اور کی بات پر ہنسو... سمجھیں" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا, مبرہ بمشکل سیدھی ہوئی

"اچھا نہیں کرتی اب اس سے بات..." وہ اپنا جبڑہ دباتے کرتے ہوئے بولی تھی

"کھانا تو کھالیں..." وہ ٹرے دوبارہ اس کے آگے کرتے ہوئے بولی, ولید نے اسے رکھ کے گھورا

"پلیز..." مبرہ نے لقمہ بنا کر اس کی طرف بڑھا دیا

"دور ہو جاؤ مجھ سے..." وہ ایک دم کہتے ہوئے آگے کو ہوا اور اس سے پہلے کہ ہاتھ مار کر ٹرے کا ستیاناس کرتا, مبرہ نے یکدم اس کے لبوں پر اپنے لبوں سے قفل لگا دیا, ولید کی انگلیوں نے اس کے پچھلے سر کے بال جکڑ لئے تھے

سرخ شعلہ بنی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے ولید نے اسے بستر پر گرایا تھا

"سوری... بس" مبرہ اس سے ڈر سی گئی

"خمیازہ بھگتنا پڑے گا... میرا غصہ بس ایک سوری سے ٹھنڈا نہیں ہو گا" وہ لائیٹ آف کرتے ہوئے ایک بار پھر کسی درندے کا روپ دھار گیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

"انکل میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں, کچن کے ساتھ ہی میں نے لانڈری بنوا دی ہے, واشنگ مشین مستقل وہیں رہے گی, اوپر کا کچن روحاء کے علاوہ اور کوئی استعمال نہیں کرے گا, اس کی چیزوں کو بھی اس کی اجازت کے بنا اور کوئی استعمال نہیں کرے گا... باقی جو آپ کہیں, جو روحاء کہے... میں کرنے کو تیار ہوں"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مروان اگلے ہی دن بھاگا چلا آیا تھا

"مروان بیٹے روحاء کسی کی ذمہ داری نہیں ہے... سوائے تیرے اور کوئی تیری ذمہ داری نہیں ہے... سوائے تیری بیوی اور ماں باپ کے, میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ذمہ داری نا اٹھاؤ, لیکن تیری اولین ذمہ داری تیری بیوی ہے بیٹے..." ساجد مغل نے کہا

"جہاں میری بیٹی غلط ہو گی میں اسے غلط کہوں گا... لیکن جہاں تو غلط ہو گا... وہاں تجھے غلط کہوں گا, حالانکہ یہ میری نازوں میں پلی اکلوتی بیٹی ہے لیکن میں نے پھر بھی اسے کبھی بدتمیزی کرنا, یا کسی سے زیادتی کرنا نہیں سکھایا, حالانکہ تیرے ماں باپ بھی اس کی ذمہ داری نہیں ہیں لیکن... یہ پھر بھی ان کی ہر طرح کی خدمت کرنے کو تیار ہے, لیکن صرف ان کی... اور کسی کی نہیں" وہ کہتے چلے گئے

"اسے خوش رکھنا, اس کی ضرورتیں پوری کرنا, اس کا ساتھ دینا فرض ہے تیرا مروان... اور یہ سب میں صرف تجھ سے نہیں کہہ رہا... یہ سب میں اپنے بیٹے

سے بھی کہوں گا" وہ بولے

وہ بس سر ہلا کر رہ گیا, اسی شام وہ روحاء کو واپس لے گیا تھا

.....

دھیرے دھیرے اس پر سارے راز آشکارا ہونے لگے, بظاہر دیکھنے میں اس گھر میں چار افراد تھے... چار کماؤ افراد... لیکن حقیقتاً کمانے والا صرف ولید ہی تھا اس کے سسر مارے باندھے ہی زمین داری کرتے تھے, زمین بھی نا ہونے کے برابر تھی, اسے بھی ٹھیکے پر دے رکھا تھا, وہاں سے بس جو ٹھیکہ آتا اس سے سال بھر کی گندم ہی پوری ہوتی تھی

www.novelsclubb.com

چھوٹے دونوں انتہائی من موجی قسم کے لڑکے تھے, ایف اے کے بعد دونوں نے تعلیم چھوڑ دی تھی, ان میں سے ایک تو کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ جڑا ہوا تھا اور دوسرا کرکٹ کا شوقین تھا, بس ہر لمحہ وہ دونوں اپنے شوق ہی پورے کرتے نظر آتے تھے

ولید اگر کسی کے کہے سنے سے انہیں کسی کام پر رکھوا بھی دیتا تو زیادہ سے زیادہ بھی وہ دونوں بس ایک آدھ مہینہ ہی نکالتے تھے... پھر سے موجیں, بس صبح و شام روٹیاں ہی توڑتے تھے

بڑی نند طلاق یافتہ تھی, وہ اپنے دو بچوں سمیت ولید کی ہی ذمہ داری تھی, ان تینوں کا ہر طرح کا پہننا, اوڑھنا, کھانا, پینا, دوادارو, سب کچھ وہی کرتا تھا

چھوٹی دونوں ابھی پڑھ رہی تھیں, کالج کی فیسیں, رکشے کا خرچہ, ٹیوشن فیسیں... سب ولید کے سر پر... اور وہ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک نکھٹو... مارے باندھے ہی ان سے کوئی کام ہوتا تھا

www.novelsclubb.com

دھیرے دھیرے اسے ادراک ہوا کہ آخر اتنا سب کچھ ولید اکیلے کیسے مینیج کرتا تھا...؟؟؟ کبھی اس سے پیسے پکڑ لئے, کبھی اس سے پکڑ لیے, مہینے کا راشن ادھار پر, دودھ ادھار پر, سبزی ادھار پر, بجلی کا بل مشکل سے ادا ہوتا تھا... نہ جانے کتنے لاکھ کا اس کے سر پر ادھار چڑھا ہوا تھا

اوپر سے ان کے لاڈلے تللے, آئے روز کے نت نئے کپڑے, جوتے, ہر روز کا فروٹ, فاسٹ فوڈز, پارٹیز... اور ان سب میں سر فہرست ولید خود تھا, وہ خود پر خرچ کرنے کے معاملے میں حد سے زیادہ شاہ خرچ تھا, مہنگے سے مہنگا کپڑا, تھری پیس, جوتے, پرفیوم, گھڑیاں... مہینہ کب شروع ہوا, سیلیری کب آئی اور کب ختم ہو گئی... کوئی پتہ نہیں...

دوستیاں پالنے میں بھی وہ تینوں بھائی شیر تھے, آئے روز کے لنچ, ڈنرز, ناشتے.... پیسہ پانی کی طرح بہتا, خاص طور پر جو دیور سیاسی پارٹی سے جڑا ہوا تھا اس کا تو آیا گیا ہی ختم نہیں ہوتا تھا

www.novelsclubb.com

آئے روز دروازے پر تقاضا کرنے والے کھڑے رہتے, آئے روز کی گالم گلوچ, مار پیٹ, لڑائی مار کٹائی....

دھیرے دھیرے اس پر ہولناکیاں افشاء ہونے لگیں, ولید کے کہنے پر کچن اس کے حوالے کر دیا گیا, کالج سے واپس آ کر ہنڈیا وہی بناتی تھی, پھر شام میں روٹیاں...

صبح کا ناشتہ بھی آہستہ آہستہ اس کے حصے ہی آگیا

صبح اٹھتے ہی وہ چائے بناتی, سالن گرم کرتی, ساس سسر کو ناشتہ دے کر اپنا اور ولید کا ناشتہ بنا کر کالج کی تیاری کرتی, نندیں آرام سے اپنے حساب کتاب سے سو کر اٹھتیں, صفائی کب ہوتی تھی اور کب نہیں کوئی پتہ نہیں... برتن کب دھلے کوئی پتہ نہیں... دوپہر میں واپس آکر روٹیاں بناتی, سالن بناتی, سنک گندے برتنوں سے بھر جاتا, ظاہر ہے جو صبح کے برتن دھوتی وہ شام کے برتنوں کو کہاں ہاتھ لگاتی, شام کی روٹیاں بنا کر مبرہ ہی وہ گندے برتن دھوتی

پہلے پہل تو کھانے میں سو سو نقص نکلتے, کبھی نمک زیادہ, کبھی مرچ زیادہ.... کبھی چائے اچھی نہیں بنی, کبھی روٹی جل گئی... توبہ

بڑی مشکلوں سے روٹین سیٹ ہوتی گئی

عابدہ کا جب فون آتا, اس کے پاس ایک ہی جواب ہوتا

"سب ٹھیک ہے..."

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جوائینگ کے بعد وہ صرف ایک بار میکے گئی تھی اور تب بھی ولید اسے دروازے پر ہی اتار آیا تھا

.....

روحاء کی مشکلات کافی حد تک کم ہو گئی تھیں, وہ اب زیادہ تر اوپر ہی رہتی تھی, سارا کام اوپر ہی نپٹایا کرتی تھی, ویسے بھی مروان نے اسے زیادہ اترنے چڑھنے سے منع کر دیا تھا

کاشف مرزا نے فرحان اور نعمان دونوں کو بلا کر سمجھایا تھا

"مروان اب اکیلا نہیں ہے...اس کی ایک عدد بیوی ہے جس کا اسے پورا خیال رکھنا ہے, اپنی بیویوں سے کہو کہ اس کی ذمہ داریاں ذرا کم کریں, جب چھٹی پر آتے ہو تو ان کے زیادہ تر کام نمٹا کر جایا کرو..." وہ کہتے چلے گئے تھے

رابعہ کا منگیتر واپس آ گیا تھا اور اس کے آتے ہی اس کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی, گھر میں شادی کے ہنگامے جاگ اٹھے, زیادہ تر کام مروان کے ہی ذمے تھے

اس کی اکیڈمی شہر کی ٹاپ اکیڈمی بن چکی تھی, جب سے مبرہ نے سعد کا کوچنگ سینٹر چھوڑا تھا, اس کے پاس سٹوڈنٹس کی تعداد اور زیادہ ہو گئی تھی, سعد نے جیسے تیسے مبرہ کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش تو بہت کی تھی لیکن... مبرہ حسیب خان بس ایک ہی تھی

وہ بھلا اس جیسی دوسری کہاں سے لاتا؟؟؟

وہ کہتے ہیں نا... کہ شہرت کا نشہ, دولت سے بھی زیادہ سر چڑھ کر بولتا ہے, یہ ہی نشہ مروان کو چڑھتا چلا گیا تھا, اور اس نشے نے اس کے تمام تر ظاہری عیب بڑی کامیابی سے چھپا دیے تھے

www.novelsclubb.com

وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کا اپ ٹو ڈیٹ اوڈی تھا... شخصیت میں پہلے سے کہیں زیادہ نکھار آ گیا تھا, صحت بھی پہلے سے اچھی ہو گئی تھی, اب تو روحاء نے اسے تھری پیس بھی پہنانے شروع کر دیے تھے, فرنچ کٹ ڈاڑھی کے ساتھ چشمہ لگائے وہ اچھا خاصا ڈیسینٹ لگنے لگا تھا

رابعہ کی شادی کے سارے انتظامات اسی نے سنبھالے تھے, فرحان اور نعمان کو بس ایک ہفتہ پہلے ہی چھٹی ملی, وہ دونوں تو مہمانوں کی طرح آئے تھے, روحاء نے دل کھول کر اپنی اور مروان کی شاپنگ کی تھی

رابعہ کے ساتھ جانے کا سوال اٹھا تو فرحت نے روحاء اور مروان کو ہی بھیجا

زویا کو رو پتنگے لگ گئے کہ میں بڑی ہوں تو میں نے جانا تھا... نمرہ کا الگ سے منہ پھول گیا

"تم دونوں کے بچے کون سنبھالے گا پیچھے سے... روحاء کو جا لینے دو" فرحت نے کہا, شادی کے بعد پہلی بار روحاء کو کچھ سکون کا احساس ہوا تھا

اور شائد یہ پہلی بار تھا کہ سبھی نے ان کی جوڑی کو سراہا تھا, روحاء تو خیر تھی ہی شہزادی... مروان مرزا بھی کوششیں کرتے کرتے اس شہزادی کے برابر آ ہی گیا تھا

.....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے روحاء کی کال آئی تھی... سعد کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی اور وہ اسے شادی میں بلا رہی تھی

"روحاء میں نہیں آسکوں گی یار..." مبرہ جانتی تھی کہ ولید مر کر بھی نہیں مانے گا

"کیوں...؟؟؟ کونسے ہل جوتنے لگی ہوئی ہے تو وہاں؟؟؟" روحاء کو حسب معمول اس پر غصہ آیا

"روحاء ولید کو اچھا نہیں لگتا..." وہ کہہ ہی گئی, روحاء کو کسی طرح مطمئن بھی تو کرنا تھا

"کیا اچھا نہیں لگتا؟؟؟"

"بس یہ ہی... فنکشنز وغیرہ" وہ بولی

"واہ بھئی واہ... خود تو ولید احمد ہر فنکشن کی جان بنا ہوتا ہے, مروان بتا رہے تھے کہ مجال ہے جو کوئی شادی, کوئی منگنی, یا کوئی بھی اور فنکشن وہ اٹینڈ نا کرے..."

روحاء جل ہی تو گئی, مبرہ چپ رہ گئی

www.novelsclubb.com

یہ سچ بھی تھا, چار بجے گھر آنے کے بعد ولید کا یہ آئے روز کا وطیرہ تھا, کبھی کسی دوست کا ولیمہ, کبھی کسی کی منگنی, کبھی کسی کی پارٹی...نت نئے کپڑے, جوتے, اور کیا کچھ

"مبرہ...؟؟؟"روحاء اس کی خاموشی کو بھانپ گئی

"ہاں..."اس کی آواز ہی خالی سی تھی

"مبرہ تو خوش تو ہے نا؟؟؟"اس نے پوچھا

"ہاں...میں خوش ہوں"وہ بولی تو آواز میں نمی سی گھل گئی

"مبرہ...تو رو رہی ہے؟؟؟"

"نہیں تو..."

"جھوٹ بول رہی ہے نا؟؟؟"روحاء پریشان ہو گئی تھی

"روحاء..میں پھر کال کروں گی تجھے"مبرہ کال کاٹ گئی تھی

.....

وہ اس دن ہنڈیا بنانے لگی تو سلنڈر ختم....

"آنٹی سلنڈر ختم ہو گیا ہے..."اس نے ساس کو بتایا

"تو میں کیا کروں؟؟"وہ تڑخ گئی

"منگوا کر دیں...ہانڈی نہیں بنانی"وہ بولی

"میرے پاس تو ایک پیسہ بھی نہیں ہے..."

"پہلے کون بھرواتا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"ولید ہی بھرواتا ہے"ساس نے کہا,اس نے ولید کو کال کی,وہ نہ جانے کس بات پر بھرا بیٹھا تھا

www.novelsclubb.com

اس پر اچھا ہی برسا,مبرہ نے چپ چاپ کال کاٹ دی

"آنٹی کیسے بناؤں اب سالن؟؟؟"وہ پریشان کھڑی تھی

"وہ پڑا ہے چولہا...اور بالن(لکڑیاں),جا کر وہاں بنا لے"وہ رکھائی سے بولیں,

مبرہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے,اس نے بھلا کہاں کبھی لکڑیاں جلائی تھیں

"ارم... آگ جلانی آتی ہے تمہیں؟؟؟"

"بھابھی توبہ کریں..."

"انعم تمہیں آتی ہے؟؟؟"

"نہیں بھابھی..." وہ دونوں موووی دیکھنے میں مگن تھیں, وہ بیچاری چپ چاپ پلٹ آئی, کچھ دیر لکڑیوں سے زور آزمائی کرتی رہی لیکن بے سود... دھوئیں سے آنکھیں سرخ ہو گئیں اور بھل بھل پانی بہنے لگا

ناچار وہ واپس اندر آ گئی

"عماد... سلنڈر تو بھروا دو, سالن بنانا ہے" وہ آنکھیں صاف کرتے ہوئے دیور کے کمرے تک آئی تھی

"بھابھی 3500 کا ہے..." وہ بولا, مبرہ نے چپ چاپ اسے پیسے لا دیئے اور اس کے بعد تو بس سلسلہ ہی چل نکلا تھا, مہینے کے آخر پر دودھ کے بل پر اسقدر جھگڑا ہوا کہ خدا کی پناہ... مجبوراً وہ پیسے بھی مبرہ نے ہی دیئے, دھیرے دھیرے ہر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چھوٹا موٹا خرچہ اسی کے پلے پڑنے لگا

"ولید.... ہمیں کچھ سیونگ بھی کرنی چاہیئے, آگے کو فیملی بڑھ جائے گی" وہ اٹھتے بیٹھتے پریشان ہوتی تھی

"کرلیں گے سیونگ بھی... ساری عمر پڑی ہے ابھی, تم ذرا دس ہزار دو بجلی کا بل دینا ہے, میرے پاس نہیں ہیں..." چلو جی بات ختم

اور پھر یہ وطیرہ ہی بن گیا, وہ ساس یا دیوروں میں سے کسی کو بھی کوئی کام کہتی تو فٹ سے پہلے پیسے کا سوال ہو جاتا, گھر میں کوئی مہمان آجائے, مبرہ پیسے دے دو, کوئی چیز ختم ہو جائے, مبرہ منگوا دو, سسر تک اس سے پیسے مانگنے لگا تھا

اور اس بیچاری کی حالت یہ ہو جاتی کہ مہینے کے آخر میں وہ خود پائی پائی کو ترس جاتی تھی

"بھابھی پانچ سو دینا... فیشل کروانا ہے"

"بھابھی ہزار روپے دینا... میرے کچھ مہمان آئے ہیں"

"بھابھی ایک سوٹ ہی لے دو مجھے..."

"مبرہ مینوں وی ایک سوٹ لے دے..." ساس

"مبرہ مینوں جوتی لے کے دے اس مہینے...." سسر

"مبرہ میرے انس کو سائکل لیکر دینی ہے تو نے... وڈی مامی ہے تو اس کی" بڑی نند

الغرض.. سبھی نے اسے بینک سمجھ لیا تھا

.....

اس دن روحاء نے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا, مروان کو اس نے صبح ہی جلدی آنے کا

کہہ دیا تھا, ایک بجے کی اپائنٹمنٹ تھی

وہ انتظار کرتی رہی... مروان دو بجے بھی نا آیا, اس نے کال کی تو نمبر بند

وہ شام چار بجے گھر آیا

"کہاں تھے آپ؟؟؟ میں نے کہا بھی تھا کہ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے" وہ پھٹ پڑی

"روحاء یار نعمان بھائی کی کال آئی تھی, ان کا کوئی بینک کا کام تھا, بس وہیں دیر ہو

گئی "وہ شرمندہ سا بولا

"کل چلیں گے...لازمی "وہ خود بھی تھک گیا تھا

اگلے دن وہ پھر نا آیا

"مروان کہاں ہیں آپ؟؟؟"

"بس آرہا ہوں...امی نے راشن کا فون کر دیا تھا" وہ بولا, روحاء کلس کر رہ گئی, ابھی

وہ گھر آیا ہی تھا کہ زویا نے روک لیا

"مروان بچوں والا رکشہ خراب ہو گیا ہے...بھاگ کے انہیں تو سکول سے لے

آؤ" ناچار وہ اسی وقت بھاگا اور بچوں کو لیکر آیا, تب تک دو بج گئے

"چلو روحاء..." وہ افراتفری میں بھاگتا ہوا اوپر آیا تھا

"پہلے اپنی بھابھیوں سے پوچھ لیں کہ اور کچھ تو نہیں کروانا آپ سے...؟؟؟" وہ

تڑخ گئی

"اچھا یار غصہ نا کرو... چلو آؤ" وہ باہر نکلتے ہوئے بولا, روحاء بس اسے گھورتے

ہوئے باہر نکل آئی

"مروان یہ سامان تو لے آنا آتے ہوئے..." نمرہ نے اسے ایک لسٹ تھمائی تھی

"ہم لوگ ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں.... شاپنگ کرنے نہیں جا رہے" روحاء نے بھڑک کر کہتے ہوئے وہ لسٹ نمرہ کے آگے پھینک دی

"چلیں جلدی..." وہ مروان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل آئی تھی

.....

وہ کچن نمٹا کر کمرے میں آئی تو ولید کہیں جانے کی تیاریوں میں تھا

"کہاں جا رہے ہیں؟؟؟" اس نے پوچھا

"ایک دوست کا ولیمہ ہے..." وہ بال بناتے ہوئے بولا, مبرہ نے ایک نظر اسے دیکھا, وہ نیوی بلو تھری پیس ابھی کل ہی خرید کر لایا تھا اور اس میں کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا

"ایک بات کہوں؟؟؟" وہ اس کے قریب چلی آئی

www.novelsclubb.com

"ہاں..." ولید بے خود پر پرفیوم چھڑکا تھا

"روحاء کافی اصرار کر رہی ہے... آج سعد کا بھی ولیمہ ہے, میں چلی جاؤں؟؟؟"

اس نے ولید کے کندھے پر اپنا چہرہ رکھتے ہوئے پوچھا

"کتنا ضروری ہے تمہارا جانا؟؟؟" اس نے پوچھا

"ولید جب سے شادی ہوئی ہے میں کہیں نہیں گئی.... پلیز وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے, جاتے ہوئے مجھے وہاں چھوڑ دینا" اس نے منت کی تھی

"مبرہ... پچھلی ساری یاری دوستیوں پر اب مٹی ڈال دو, زہر لگتی ہیں مجھے یہ اوٹ پٹانگ قسم کی دوستیاں... اور وہ روحاء تو مجھے ویسے بھی اچھی نہیں لگتی" وہ تڑخ گیا

"مجھ سے جڑا کوئی رشتہ اچھا بھی لگتا ہے آپ کو؟؟؟" وہ بولی

"مبرہ... فضول بحث نا کرو" ولید نے بری طرح اسے جھٹک کر پیچھے کو ہٹایا تھا, پھر اپنا کوٹ اٹھا کر پہننے لگا, مبرہ بس خاموش سی بستر پر لیٹ گئی

وہ اپنا موبائل اور بائیک کی چابیاں اٹھاتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

آنسوؤں کو اندر ہی اندر پیتے ہوئے وہ لیٹ گئی, بہت دیر تک تو نیند ہی نا آئی, رہ رہ کر ولید کے رویئے پر افسوس ہوتا رہا

اس کی شادی کو چار ماہ ہونے کو آئے تھے اور ان چار ماہ میں سوائے وہ لمحہ جب ولید کو اس کی ضرورت ہوتی تھی... اس کے علاوہ ان دونوں کے بیچ کوئی خوشنما پل نہیں تھا, نا ہی وہ اسے کہیں گھمانے لیکر گیا تھا, نا ہی وہ اسے کسی دعوت پر لیکر جاتا تھا اور اگر کبھی قسمت سے لے بھی جاتا تو اس کا آدھا خاندان ساتھ جاتا تھا

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ زندگی اس پر بوجھ بنتی جا رہی تھی, اس کے ماں باپ کا کہا ایک ایک لفظ درست تھا... شکل و صورت کے سہارے زندگی نہیں گزرتی... اور یہ سچ تھا, ولید کا ساتھ صرف اس کے لئے اذیت کا باعث تھا

اچانک اسے روحاء کی کال آنے لگی, ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے اس نے اپنے آنسو پونچھے اور اس کی کال ریسیو کر لی

"دیکھ لے تو اپنے کام مبرہ... آجاتی تو کیا تھا؟؟؟" وہ بھڑک ہی پڑی

"روحاء یار ولید کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی بس اسی وجہ سے..."روحاء نے اس کی بات کاٹ دی

"جھوٹی عورت...ولید خود تو یہاں آیا ہوا ہے "ایک پہاڑ تھا جو مبرہ کے سر پر آن گرا

"سچ بتا...وہ جان بوجھ کر تجھے نہیں لیکر آیا نا؟؟؟"روحاء نے کہا

"نہیں روحاء..میں بس..."وہ روہی پڑی تھی

"مبرہ....یار روکیوں رہی ہے...؟؟؟"روحاء ایک دم پریشان ہو گئی, مبرہ نے کال کاٹ کر موبائل ہی آف کر دیا

www.novelsclubb.com

دل جیسے دکھ کی اتاہ گہرائیوں میں گرتا جا رہا تھا, بار بار آنسو بہہ نکلتے, وہ گال رگڑ رگڑ کر بھی تھک گئی

ولید جان بوجھ کر اسے ساتھ نہیں لیکر گیا تھا, وہ اکثر ہی اسے کہیں بھی اپنے ساتھ نہیں لیکر جاتا تھا, اور وہ جانتی تھی کہ وجہ اس کی ڈاؤن پر سنیلٹی تھی

رات بارہ کے قریب وہ گھر آیا, مبرہ کو جاگتے دیکھ کر حیران ہوا تھا

"تم ابھی تک نہیں سوئیں؟؟؟"اس نے لائیٹ آن کرتے ہوئے پوچھا اور کوٹ اتار دیا

"آپ سعد کے ولیمے میں گئے تھے نا؟؟؟"مبرہ نے پوچھا, وہ ایک دم اس کی طرف مڑا, مبرہ ستے ہوئے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی

"ہاں گیا تھا... پھر؟؟؟"

"اگر مجھے بھی لے جاتے تو کیا تھا؟؟"اس نے کہا

"تم بے وہاں جا کر کرنا کیا تھا؟؟؟"

"آپ نے وہاں جا کر کیا کیا؟؟؟"وہ اس کے مقابل آ گئی

"مبرہ.. بکواس بند کر لو"ولید کو غصہ آ گیا

"ولید آج آپ. مجھے بتائیں گے کہ آخر میرا قصور کیا ہے...؟؟؟بس اتنا کہ میں نے آپ سے شادی کر لی ہے"اس کا سارا ضبط ہی کھو گیا

"آخر کمی کیا مجھ میں...؟؟؟اندھی ہوں میں, یا کانی ہوں, یا ہونٹ کٹے ہوئے ہیں میرے...یا معذور ہوں میں...یا لنگڑاتی ہوں, یار عشہ ہے مجھے, مبہ سے بلغم گرتی ہے...کیا ہے مجھے جو اپنے ساتھ کھڑا کرتے ہوئے شرم آتی ہے آپ کو ؟؟؟"وہ چیخ پڑی تھی

ولید کے زوردار طمانچے نے اس کا گال سرخ کیا تھا

"زبان. بند کرلو ورنہ کاٹ دوں گا"وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولا

"مجھے کیوں نہیں لیکر گئے؟؟؟"وہ دوبارہ کھڑی ہو گئی تھی

"میری مرضی..."ولید نے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اسے گھورا

"میں بتاؤں آپ مجھے ساتھ کیوں نہیں لیکر گئے...؟؟؟کیونکہ آپ ڈرتے ہیں مجھ سے, میرے مقدر سے, احساس کمتری ہے آپ کو کہ آپ کی بیوی کی پوسٹ آپ سے اچھی ہے..."وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے ہوئے بولی

"چلو شکر ہے تمہیں یہ بات تو سمجھ آگئی کہ میں نے تم سے شادی کیوں کی تھی؟؟؟

ذرا ایک نظر دیکھو خود کو... کہاں سے تم ولید احمد کے قابل ہو...؟؟؟ میرے ساتھ کھڑی ہو کر نوکرانی لگتی ہو تم میری" وہ طنزیہ سا ہنسا

"مجھے جان بوجھ کر نوکرانی بنا دیا ہے آپ نے... جان بوجھ کر مجھے ذلیل کرتے ہیں آپ مجھے, جان بوجھ کر آپ نے مجھے بتیس کلو میٹر دور پھینک دیا..." وہ زور سے بولی تھی اور ولید کی برداشت ختم ہو گئی

کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے اپنی پینٹ سے بیلٹ کھینچی تھی

"میں نے کہا تھا بکواس بند کر لو..." اس نے زناٹے سے بیلٹ اسے مارا, مبرہ کی چیخ نکلی تھی

www.novelsclubb.com

"خبردار جو مجھے مارا..." وہ چیختے ہوئے بولی اور جواباً ولید کو قہر چڑھ گیا

پے در پے وہ اس کے بدن پر بیلٹ سے نشان ڈالتا چلا گیا تھا

.....

سردیاں شروع ہو چکی تھیں, روحاء کی پریگننسی کا پانچواں مہینہ شروع ہو گیا تھا

گھر کا نظام جیسے تیسے ہی چل رہا تھا, بس اتنا ہوا تھا کہ مروان اس کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنے لگا تھا, وہ بھی زیادہ تر اوپر ہی رہتی تھی

کچھ دن پہلے اس نے مروان سے سردیوں کے کپڑوں کا کہا تھا, اس نے سر ہلا کر اوکے کر دیا

چار دن بعد روحاء کو پھر سے یاد آیا, مروان ابھی واپس آیا ہی تھا, وہ اسے کھانا دے رہی تھی

"مروان... میں نے آپ سے سردیوں کے کپڑوں کا کہا تھا" وہ بولی

"ہاں مجھے یاد ہے... لا دوں گا" وہ بولا

"ایک ہفتہ ہو گیا ہے... کب لا کر دیں گے" وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی

"بس کچھ دن صبر کر لو... سیلیری ملتے ہی لا دوں گا" وہ بولا

"کیوں؟؟؟ آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں کیا؟؟؟" روحاء جی بھر کے حیران ہوئی

پیسے تو ہیں لیکن سیلری آ لینے دو, میں تمہیں ذرا اچھی سی شاپنگ کروا دوں گا" روحا

www.novelsclubb.com

کو صاف لگا وہ بات کو موڑنے کی کوشش کر رہا ہے

"مروان میں بیوقوف تو ہوں نہیں... سیلری سے قطع نظر شہر کی ٹاپ اکیڈمی چلاتے ہیں آپ اور آپ کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ آپ مجھے سردیوں کی شاپنگ ہی کروادیں... ادھر دیکھیں میری طرف..." روحاء نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا

"کیا چھپا رہے ہیں...؟؟؟" اس نے پوچھا

"کچھ نہیں یار..." مروان رخ موڑ گیا

"مروان بتائیں مجھے..." روحاء نے پھر پوچھا

"وہ... فرحان بھائی کو کچھ پیسے چاہیے تھے, بس انہیں دے دیئے" اس نے کہا

"کتنے پیسے...؟؟؟" روحا نے پوچھا

"پچاس ہزار..." وہ نظریں چراتے ہوئے بولا تھا

پچاس ہزار... ادھار کر کے دیئے ہیں یا ایسے ہی...؟؟؟" روحاء کی آنکھیں پھیل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئیں

"انہوں نے تو ادھار کہہ کر ہی لیے ہیں لیکن مجھے پتا ہے کونسا لوٹا دیں گے..."

مروان نے کہا

"مروان مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ فوج میں ہونے کے باوجود آپ کے بھائی آپ سے کس خوشی میں پیسے ادھار مانگتے ہیں؟؟" وہ تڑخ گئی

"روحا وہ دونوں کونسا کسی بہت اونچی پوسٹ پر ہیں... لمیٹڈ سی سیلری ہے دونوں کی جس میں فیملی کو بھی مینیج کرنا ہوتا ہے اور اپنا خرچہ بھی اٹھانا ہوتا ہے" وہ بولا

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ساری عمر وہ اپ سے ادھار کے نام پر پیسے لے لے کر اپنی فیملی کو سپورٹ کرتے رہیں گے" روحاء نے غصے سے کہا

"نہیں... ایسا نہیں ہے یار" مروان نے کہا

"ایسا ہی ہے مروان مرزا... آپ کے بھائیوں کے پاؤں آپ کے کندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور ان دونوں کے بوجھ کے زیر اثر آپ اپنے کندھے سیدھے ہی نہیں کر

پار ہے... میری ایک بات کان کھول کر سن لیں مروان... وہ آپ کے بھائی ہیں اس لیے آپ ان کے سامنے زبان نہیں ہلا پاتے لیکن جس دن مجھے چڑھ گئی نا.. اس دن میں ایسی زبان ہلاؤں گی کہ آپ کو لگ پتا جائے گا" وہ غصے سے کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

.....

پچھلے ایک ہفتے سے اس کی اور ولید کی بول چال بند تھی, وہ چپ چاپ پچھلے ایک ہفتے سے اس کی ضرورتیں پوری کر رہی تھی, کھانا پکا کر دے رہی تھی, کپڑے دھو کر دے رہی تھی, استری کر کے دے رہی تھی.. لیکن بول نہیں رہی تھی

وہ جتنا بھی بلانے کی کوشش کرتا, بس خاموشی سے اس کی سنے جاتی اور اس گزرے ایک ہفتے میں بھی وہ اس کی مرضی کے بغیر اس پر دو بار حق جما چکا تھا

وہ بھی سردیوں کی ایک ایسی ہی شام تھی, نندیں حسب معمول اوپر اپنے کمرے مووی دیکھنے میں مگن تھیں, دونوں دیور کہیں باہر نکلے ہوئے تھے اور ساس حسب

معمول باہر چارپائی ڈال کر بیٹھی تھیں

وہ کچن میں تھی جب اس نے بیرونی دروازہ بجنے کی آواز سنی, دروازہ اس کی ساس نے ہی اٹھ کر کھولا, زوہیب کی شناسا سی آواز پر وہ بھاگ کر کچن سے نکلی تھی, اس کے گھر والے آئے تھے

عابدہ, حسیب خان حنا, زوہیب اور حنا کا چار سالہ بیٹا بھی ساتھ تھا, وہ کھل کے مسکرا بھی نہ سکی, خوش بھی نہ ہو سکی

"ہیپی برتھ ڈے ٹویو...ہیپی برتھ ڈے ٹویو..." زوہیب زور سے گاتے ہوئے اس کی طرف آیا اور اسے گلے سے لگا لیا

"دیکھا میں نے کہا تھا نا کے مبرہ کو تو یاد بھی نہیں ہو گا کہ آج اس کا برتھ ڈے ہے" حنا نے مسکراتے ہوئے کیک اس کی طرف بڑھایا تھا

"کیسی ہے میری بیٹی...؟؟؟" حسیب خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کی آنکھیں بھیگ گئیں

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہوں ابو..." وہ بس پھیکا سا مسکرادی تھی "باقی سب لوگ کدھر گئے...؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"ادھر ہی ہیں سب... ولید تو ابھی تک آئے ہی نہیں, ابو آپ لوگ اندر آجائیں" وہ ان سب لوگوں کو لے کر ڈرائنگ روم میں آگئی

"آپ لوگ بیٹھیں میں چائے بنالوں..." وہ کمرے سے باہر جانے لگی تو حنا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"ہم لوگ چائے پینے نہیں آئے.. تمہارا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے آئے ہیں اور اس سے پہلے کہ اسامہ خود ہی اس کیک پر چھری چلادے... تم بس ادھر آجاؤ اور اپنا کیک کاٹو" حنا نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا

زوہیب نے جھٹ پٹ کیک والا ڈبہ کھولا اور کیک نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا

"شمیم بہن... چھوٹی دونوں کہاں ہیں...؟؟؟ ان کو بھی بلالیں" عابدہ نے کہا

"میں بلا کر لاتی ہوں..." شمیم خشک سے لہجے میں کہتی ہوئی ڈرائنگ روم سے باہر

نکل گئی, کچھ ہی دیر بعد ارم اور انعم مارے باندھے ہی نیچے اتری تھیں, مبرہ کے سسر بھی آ گئے تھے

"خان صاحب یہ سب تو شہری لوگوں کے چونچلے ہوتے ہیں... ہمارے ہاں یہ سب کچھ نہیں چلتا, یہ تو بچوں کے کرنے کے کام ہیں" وہ اپنے ازلی پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولے

"چوہدری صاحب یہ چونچلے نہیں ہیں... یہ تو بس مل بیٹھنے کا ایک بہانہ ہے, ہمیں مبرا کی شکل دیکھے دو مہینے سے اوپر ہو گئے تھے سو ہم نے سوچا کہ چلو اس بہانے اس سے مل آتے ہیں" حسیب خان نے سبھاؤ سے کہا

"پھوپھو کیک کاٹیں نا..." چار سالہ اسامہ کی بس ہوئی پڑی تھی, مبرہ نے ہنستے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اس کے ہاتھوں میں چھری پکڑا دی, پھر اس کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کیک پر چھری چلائی تھی

وہ سب اس کے لئے گفٹس بھی لے کر آئے تھے, حنا کے منع کرنے کے باوجود

مبری چائے بنالائی,ایک بار پھر مبرہ کا کوئی امتحان ہی تھا کہ ان لوگوں کے بیٹھے بیٹھے ولید واپس آگیا تھا

"کیا حال ہے انکل...؟؟؟"وہ تو سیدھا گزر کر کمرے میں جانے لگا تھا لیکن بس حسیب خان کو دیکھ کر رک گیا

"میں بالکل ٹھیک ہوں... تم سناؤ کیا حال ہے...؟؟؟"وہ اس سے گلے ملتے ہوئے بولے

"شکر ہے اللہ کا... میں ذرا چینج کر آؤں"بس ایک نظر سامنے پڑے کیک اور تحفوں کے انبار پر ڈالتے ہوئے وہ اندر چلا گیا اور مبرہ کے کئی بار بلانے پر بھی دوبارہ کمرے سے باہر نہیں نکلا

"مبرہ بیٹے سب ٹھیک ہے نا...؟؟؟"عابدہ آخر کو ماں تھیں,انہیں اپنی بیٹی کے چہرے پر وہ آسودگی اور خوشی نظر نہیں آئی تھی جو چار ماہ کی نئی نویلی دلہن کے چہرے پر ہوتی ہے

"جی امی... سب ٹھیک ہے" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی

"پچھلی بار بھی جب میں آئی تھی تو تیرے چہرے پر نیل کے نشان تھے, اب بھی تیرے ہاتھوں اور چہرے پر خراشوں کے نشان ہیں.. سچ بتا... ولید مارتا ہے تجھے...؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"نہیں امی... ایسا کچھ نہیں ہے" وہ جلدی سے بولی "مبرہ... بیٹے ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہم نے تجھے بیاہا ہے, بیچا نہیں ہے... اور اگر میں نے یہ کہا تھا نا کہ پسند کی شادی کے بعد تو شکوے کا اختیار کھو دے گی تو صرف غصے میں کہا تھا... اگر تو نے اپنی مرضی سے شادی کر بھی لی ہے تو اس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ گھر والوں نے تجھے لاوارثوں کی طرح یہاں پھینک دیا ہے... میری بچی تو لاوارث نہیں ہے" وہ اسے سینے سے لگائے کہتی چلی گئیں, مبرہ نے بمشکل اپنے آنسوؤں کو امڈنے سے روکا تھا

کچھ دیر بعد وہ سب واپس چلے گئے

ان کے جاتے ہی اس کی ساس نے وہ طوفان اٹھایا کہ الامان الحفیظ...

"ہمیں تو راستے کا پتھر ہی سمجھ لیا ہے اس کے میکے والوں نے... کوڑے کی طرح اکٹھا کر کر ایک سائیڈ پر لگا دیا ہمیں اور اس نواب زادی نے ہمیں یہ تک بتانے کی زحمت نہیں کی کہ آج اس کے گھر والوں نے آنا ہے..." وہ اونچا اونچا بول رہی تھی

"آنٹی پلیز... مجھے خود نہیں پتا تھا کہ ان لوگوں نے آنا ہے" وزرا تیزی سے بول گئی اور اسے پتہ ہی نہ چلا کہ ولید عین اس کے پیچھے کھڑا ہے

"دیکھا ولید... ایسے زبان جلاتی ہے یہ, جب جب اس کے ماں باپ ہو کر جائیں تب تب ایسے ہی اس کا دماغ عرشوں پر پہنچ جاتا ہے" شمیم کے ڈرامے بازیوں کا کوئی حال نہیں تھا اور ولید تو اس کے گھر والوں کو دیکھ کر ہی سر تا پیر سلگ گیا تھا

"تمہیں میں نے کہا تھا نا کہ مجھے تمہارے گھر والوں میں سے کوئی یہاں نظر نہ آئے..." اس نے وحشیوں کی طرح مبرہ کے بالوں کو جکڑ لیا

"ولید وہ میرے ماں باپ ہیں... وہ ہزار بار یہاں آئیں گے, آپ ہوتے کون ہیں انہیں روکنے والے..." مبرہ کی ایک دم بس ہو گئی اور ولید نے اسے صحن میں ہی لم

لیٹ کر لیا تھا

.....

اس دن اس نے کالج سے چھٹی کر لی, ایک تو جسم میں بہت درد تھا اور دوسرے سر بھی بھاری بھاری سا ہو رہا تھا, وہ اپنے کمرے میں تھی جب اس نے باہر سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں, وہ ایک دم گھبرا کر باہر نکلی

صحن میں ایک معرکہ کارزار گرم تھا ارم اور انعم ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوئی پڑی تھیں اور اس کی بڑی نند جلتی پر تیل کا کام کر رہی تھی

"کیا ہوا ہے..؟؟؟"اس نے پوچھا

"ہونا کیا ہے...؟؟؟"ذرا جوان میں سے کسی کو کام کرنا پڑ جائے تو موت پڑ جاتی ہے"اس کی بڑی نند نے کہا, اس کا نام الماس تھا

"اب کونسا کام رہ گیا تھا کرنے والا...؟؟؟"اس نے پھر پوچھا, کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے وہ سارا کچن سمیٹ کر اور برتن دھو کر اپنے کمرے میں گئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے ذرا سا صحن کی صفائی کا کہہ دیا تھا... چار دن سے جھاڑو نہیں لگا" شمیم نے کہا

اس اتنے بڑے گھر کی صفائی بھی ایک مسئلہ ہی تھی, مبرا اپنا کمرہ خود صاف کرتی تھی اور اپنا واش روم بھی خود ہی دھوتی تھی, ارم اور انعم مارے باندھے اپنا اور بھائیوں کا کمرہ صاف کر دیتی تھیں, الماس اپنا کمرہ خود صاف کر لیتی تھی, اصل مصیبت تب آتی تھی جب صحن صاف کرنا پڑتا تھا

اس نے اور الماس نے بمشکل ان دونوں کو الگ الگ کیا "مجھے کسی نے آئندہ صحن میں جھاڑو لگانے کا کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" ارم پیر پٹختی ہوئی اندر چلی گئی

"آنٹی اپ کوئی کام والی دیکھ لیں... صفائی وغیرہ کے لئے" اس نے دھیرے سے کہا

"کام والی کونسا مفت آجائے گی" شمیم نے تڑخ کر کہا

"میں دے دیا کروں گی اسے پیسے... یہ روز روز کی لڑائی تو ختم ہو" وہ بولی اور شمیم

جیسے بس یہی سننے کے لئے بیتاب تھی

شام ہوتے ہوتے اس نے ایک کام والی مہیا کر بھی لی, مہینے کا ایک نیا خرچہ تیار ہو گیا تھا

شام کو ولید گھر آیا تو اس نے چپ چاپ کھانے کی ٹرے اس کے سامنے رکھ دی, وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگا, یکدم ہی مبرہ کا دل متلایا تھا, منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ واش روم کی طرف بھاگی

پچھلے تین دنوں میں یہ اس کی چوتھی الٹی تھی کچھ دیر بعد میں واش روم سے نکلی تو چہرہ نڈھال سا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے...؟؟؟" ولید نے لٹھ مار لہجے میں پوچھا

"اگر اپ تھوڑا سا ٹائم نکالیں تو ہم ڈاکٹر کے پاس ہو آتے ہیں..." وہ ماتھے پر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی

"ہوا کیا ہے...؟؟؟" ولید نے پھر پوچھا, وہ جواباً بس ذو معنی سا اسے دیکھ کر رہ گئی,

اسے یقین تو نہیں تھا لیکن پھر بھی کھانا کھا کر ولید جانے کے لیے تیار ہو گیا اس کے سارے شکوک و شبہات بالکل درست تھے, اس کی پریگنینسی رپورٹ پازیٹو تھی, ولید گھر آتے ہوئے مٹھائی کا ڈبہ لے کر آیا, وہ سبھی گھر والے بے انتہا خوش تھے

مبر ابس بجھے دل کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی آئی, رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب ولید اس کے برابر میں آ کر لیٹا اور اسے بڑے حق سے اپنی طرف موڑ لیا

"ایم سوری...."اس نے ہلکی سی سرگوشی کی تھی "کب تک کے لئے...؟؟؟"

مبرہ نے دھیرے سے پوچھا

"ہمیشہ تک کے لئے..."وہ اس کی پیشانی پر ہونٹ ثبت کرتے ہوئے بولا تھا

.....

اس دن رابعہ ملنے کے لئے آئی تھی, ساتھ اس کا شوہر بھی ایا تھا, وہ کچھ دن بعد واپس جا رہا تھا, کچھ دیر بعد نمرہ کا بیٹا بھاگتا ہوا اس کے کمرے میں آیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چاچو آپ کو دادی بلا رہی ہیں..." وہ کہہ کر واپس بھاگ گیا

اتوار کا دن تھا سو مروان ابھی تک بستر میں گھسا ہوا تھا, کمبل ایک طرف ہٹاتے ہوئے وہ بستر سے اتر آیا "روحال ءمیرے کپڑے نکال دو.." روحاء سے کہتا ہوا وہ نیچے چلا گیا, روحاء نے اس کے کپڑے نکال کر واش روم میں لٹکائے اور پھر اس کا ناشتہ بنانے لگی

کچھ دیر بعد وہ دوبارہ اوپر آیا تھا

"مروان ناشتہ کر لیں..." وہ ٹرے اٹھا کر کمرے میں آگئی, مروان نے عجلت میں ناشتہ کیا اور واش روم میں گھس گیا

"کہیں جا رہے ہیں آپ...؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"ایک دوست سے ملنے جانا ہے" وہ بالوں میں کنگا چلاتے ہوئے بولا

"لنچ میں کیا بناؤں...؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"جو دل چاہے بنا لینا.." وہ جوتے پہنتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

www.novelsclubb.com

دو ڈھائی گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تھی, زویا نے رابعہ اور اس کے شوہر کے لئے دوپہر کا بڑا پر تکلف سا کھانا بنایا تھا, ظاہر ہے اس کھانے کے تمام تر لوازمات مروان نے ہی لا کر دیے تھے, روحاء بس تھوڑی دیر کے لئے نیچے آئی اور کچھ دیر رابعہ کے پاس بیٹھ کر دوبارہ اوپر چلی گئی

کچھ دیر بعد وہ دونوں میاں بیوی واپس چلے گئے

دو دن بعد اس نے نمرہ اور زویا کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے سنا کہ اس دن رابعہ کو ساری شاپنگ مروان نے کروائی تھی... فرحت کے کہنے پر

روحاء کے دکھ کا کوئی حال نہیں تھا

"مروان اب آپ جھوٹ بولا کریں گے مجھ سے؟؟" وہ اس رات رو ہی پڑی

"روحاء مجھے لگا تمہیں دکھ ہو گا, تم. کہو گی کہ مجھے تو شاپنگ کروائی نہیں اور بہن کو کپڑے لے دیئے" وہ بولا

"اب پیسے کہاں سے آئے آپ کے پاس؟؟؟" اس نے پوچھا

"ایک دوست سے پکڑ لیے تھے..." وہ بولا اور روحاء کے آنسو صاف کئے

"مروان میری بات لکھ لیں آپ...ان بہن بھائیوں کی خاطر آپ اپنا گھر اجاڑ لیں گے...دیکھ لینا" وہ بس روتے ہوئے اٹھ گئی تھی

.....

اس دن واپسی پر بھی اس کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی, اس نے کال کر کے ولید کو ساتھ چلنے کا کہا لیکن اس بے انکار کر دیا

"بس سے چلی جاؤ...میں ذرا مصروف ہوں" وہ بولا

"ولید میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے...دل متلائے جا رہا ہے, چکر آ رہے ہیں مجھے" وہ بولی

"مبرہ...میں کیا کروں اب...رکشہ کروالو" وہ کال کاٹ گیا

ناچار وہ سٹاپ پر چلی گئی, رکشہ ندارد...اس نے بس کا انتظار شروع کر دیا, اسے کھڑے کھڑے چکر آ رہے تھے, بس آئی تو اس میں چڑھ گئی, لوکل بس میں

سگریٹ اور پیٹرول کی بو سے اس کا اور دل. متلانے لگا

اپنے سٹاپ پر اترتے اترتے اس کی بس ہو چکی تھی, نڈھال ہوتے وجود کے ساتھ وہ

وہاں پڑے بینچ پر گر گئ, وہاں سے 512 کو روڈ جاتی تھی

بمشکل اس نے اپنا سیل نکالا اور دیور کو کال کی

"عماد مجھے لے جاؤ..."

"بھابھی میں ذرا مصروف ہوں, حماد کو کال کر لیں"

اس نے دوسرے کو کال ملائی

"بھابھی میں تو میچ کھیلنے آیا ہوا ہوں... آپ رکشہ لیکر چلی جایئں" وہ بولا

اس نے آنکھوں میں آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے ایک قریبی دوکاندار کو رکشہ

روکنے کا کہا, آدھا گھنٹہ گزر گیا لیکن رکشہ ندارد...

اسے یکدم الٹی آگئ, اس دوکاندار نے ہی اسے پانی کا گلاس پکڑایا تھا

"ولید میری طبیعت خراب ہو گئ ہے... پلیز کسی سے کہیں مجھے لے جائے..." وہ

بولی تو آواز بھرا گئی

"مبرہ رکشہ لے لو.. میں کیسے کہوں؟؟؟" وہ بولا

"آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ ہیں..." وہ بلک پڑی تھی

"میں اتنا دور بیٹھا ہوں... کیا کروں؟؟؟" وہ تڑاک پڑاک کرنے لگا تھا, مبرہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ گیا, یکدم ہی اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا اور وہ دھڑام سے بینچ سے نیچے گر گئی

تبھی وہاں اس کے دو سٹوڈنٹس نے اسے دیکھ لیا

"میم... میم آپ یہاں...؟؟؟" وہ دونوں بھاگ کر اس کے پاس آئے تھے, مبرہ بے دم ہو رہی تھی

"زوہیب کو.... کال کرنا... پلیز" ان میں سے ہی ایک نے زوہیب کو کال کی تھی

وہ بوکھلا کر بھاگا آیا

یوں سر عام چوک میں مردوں کے بیچ مبرہ کو گرے دیکھ کر اس کے چودہ طبق

روشن ہو گئے تھے, وہ اسے اٹھا کر ہسپتال لیکر بھاگا, کچھ ہی دیر میں عابدہ اور حسیب خان بھی وہاں پہنچ گئے

اس کا بی پی بالکل زیرو ہو گیا تھا, وہ پلس لیس حالت میں ہسپتال پہنچی تھی

زوہیب کا مارے غصے کے کوئی حال نہیں تھا

"خود کہاں تھا وہ بے غیرت؟؟؟" وہ اس کے ہوش میں آتے ہی پھٹ پڑا

"آفس میں..." مبرہ کی آنکھیں اندر کو اتر گئی تھیں

"کتنا کہا تھا تجھے کہ اتنی دور کا کالج سلیکٹ نا کر, یہاں اپنے شہر میں ہی رہ.... کم از کم بندہ سن گن ہی لے لیتا ہے" عابدہ کو اس پر غصہ بھی آیا اور ترس بھی

"امی بس... اچانک ہی طبیعت اپ سیٹ ہو گئی تھی..." وہ منمناتے ہوئے بولی تھی

زوہیب اسے سیدھا گھر ہی لے آیا, ولید نے کال کر کے پوچھا تک نہیں کہ وہ گھر پہنچ گئی یا نہیں... مبرہ دواؤں کے زیر اثر بستر پر لیٹتے ہی سو گئی تھی

شام چھ بجے اسے ولید کی کال آئی جو اس کی بجائے حسیب خان نے سنی

"مبرہ کہاں ہو؟؟؟"

"تم کہاں ہو داماد جی؟؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"انکل میں تو ابھی واپس آیا ہوں... مبرہ آپ کی چرف ہے؟؟؟"وہ بولا

"اسے چوراہے سے اٹھا کر لایا ہے زوہیب... بے ہوشی کی حالت میں..."وہ سرد لہجے میں بولے

"اب کیسی ہے وہ؟؟؟"ولید نے کچھ دیر بعد پوچھا تھا

"ابھی تو سو رہی ہے.... تم چکر لگانا... بات کرنی ہے تم سے"انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا تھا

.....

روحاء نے مروان پر گاڑی لینے کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا,اور وہ اس معاملے میں حق بجانب بھی تھی, مروان جس حساب کتاب سے کماتا تھا,اس کے لئے گاڑی

لینا کوئی بہت زیادہ مشکل بات نہیں تھی

اور وہ جان گئی تھی کہ مروان خود سے کبھی بھی اپنے گھر والوں کے آگے سٹینڈ نہیں لے گا, سو اسے ہی کچھ کرنا پڑے گا

اس دن بھی مروان دوپہر میں گھر آیا تو زویا نے آواز دے لی

"مروان ہیٹر خراب ہو گیا ہے... وہ تو ٹھیک کروا دو" وہ بولی

"بھابھی ابھی پرسوں تو اس میں راڈ ڈلوایا تھا" وہ بولا

"بچوں نے خراب کر دیا ہے دوبارہ..." وہ بولی, اس سے پہلے کہ مروان کچھ کہتا, روحاء نیچے اتر آئی

www.novelsclubb.com

"بات سنیں زویا بھابھی... ہم نے دو مہینے تک گاڑی لینی ہے... پرسوں فرحان بھائی آئیں گے تو ان سے کہیے گا ہیٹر ٹھیک کروا دیں, ویسے بھی دسمبر میں ہیٹر چلانے والی ٹھنڈ نہیں پڑتی..." وہ بولی اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے گئی

زویا بس کھڑی رہ گئی تھی

چند دن بعد ایسا ہی جواب اس نے نمرہ کو بھی دیا تھا

دو ہفتے بعد رابعہ بھی آ گئی, اس کا شوہر لا متناہی مدت کے لئے باہر چلا گیا تھا

"مروان....مجھے پانچ ہزار دے کر جانا" اس صبح وہ اوپر آئی تھی

"وہ کیا کرنے ہیں؟؟"

"سوٹ لینا ہے..."

"ابھی چند دن پہلے تو تمہیں شاپنگ کرائی تھی..." وہ سر پیٹ گیا

"وہ...میرے سسرال میں شادی ہے"

"تو شادی والے کپڑے پہن لو, وہ کونسا پرانے ہو گئے ہیں, ابھی تو میں نے بھی سردیوں کے کپڑے نہیں لئے...ویسے بھی ہم نے گاڑی کے لئے سیونگ سٹارٹ کی ہوئی ہے..." روحاء بے بس کا منہ بند کروایا تھا

وہ بس اسے گھورتی ہوئی چلی گئی

اور اس سب کے دوران روحاء کو اندازہ نا ہوا کہ وہ کس کس کو دشمن بنا رہی ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

ولید اکیلا نہیں آیا تھا, اپنے ماں باپ کو ساتھ لیکر آیا تھا, اس جیسے انا پرست سے بھلا کہاں ساس سسر کی باتیں برداشت ہونی تھیں, زوہیب ان تینوں کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر آ گیا

"چائے بناؤں؟؟؟" حنا نے پوچھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے بھابھی ان کمینوں کے لئے چائے بنانے کی, دفع ماریں"

زوہیب کو کچھ زیادہ ہی غصہ تھا

"ولید بھی آئے ہیں..." مبرہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی

"خبردار جو تم اندر گئیں تو.." زوہیب نے اسے آنکھیں دکھائی, وہ بس ان دونوں کو دیکھ کر رہ گئی

"بھابھی معاملہ زیادہ ہی نا خراب ہو جائے..." وہ ڈر رہی تھی

"تم شکر کرو شعیب یہاں نہیں ہیں... ورنہ تو انہوں نے ولید کا گریبان پکڑ لینا تھا"

حنا نے کہا

عابدہ اور حسیب خان دونوں اندر چلے گئے

"ہاں جوائی راجہ....؟؟؟"انہوں نے ولید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"انکل مبرہ کو بلائیں..میں اسے لینے آیا ہوں,مجھے ایک ارجنٹ میٹنگ پر بھی جانا ہے"وہ فرعون بنا بیٹھا تھا

"میں نے کہا تو تھا کہ وقت نکال کر آنا..."وہ بولے

"خان صاحب آخر ہو کیا گیا؟؟؟"مبرہ کے سسر نے کہا

"چوہدری کیا ہوا ہے...؟؟؟ہوا یہ ہے کہ کل میری اکلوتی بیٹی بے یار و مددگار,تن تنہا,تمہارے گاؤں جانے والے چوراہے پر سو مردوں کے بیچ بے ہوش ہو گئی تھی...اور تمہارے اس بیٹے کو اس بات کی رتی برابر بھی شرمندگی نہیں ہے..."

حسیب خان کی آواز اونچی ہو گئی

"او نہیں پتہ چلا اسے...وہ کونسا یہاں تھا"شمیم نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہن... تین, تین جوان لڑکے ہیں آپ کے گھر, اسے کوئی گھر بھی نہیں چھوڑ کر آسکتا... مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس بے غیرت نے اسے یہاں کا کالج سلیکٹ کیوں نہیں کرنے دیا؟؟" عابدہ اس پر چڑھ دوڑی تھی

"آنٹی جی... ذرا تحمل سے..." ولید کو غصہ آگیا "کونسا تحمل....؟؟؟ شادی کے محض چار ماہ بعد ہی کیا شکل بنادی ہے تم نے میری بچی کی... کہاں سے لگتی ہے وہ ایک کالج لیکچرار...؟؟؟" عابدہ نے چیخ کر کہا

"اب اس کی شکل ہی ایسی ہے تو میں کیا کروں؟؟" ولید کی بات پر انہیں پتنگے لگ گئے

www.novelsclubb.com

"تو پھر شادی کیوں کی تھی اس کم شکل والی لڑکی سے... تب تو نوکری نظر آرہی تھی اس کی, ہے نا...؟؟؟" عابدہ نے کہا

"انکل جی... میں یہاں یہ فضول کی بکواس سننے نہیں آیا, مبرہ نے جانا ہے تو چلے... اگر نہیں جانا تو یہاں بیٹھی رہے" وہ تنک کر کھڑا ہو گیا تھا

"مبرہ کہیں نہیں جا رہی... جب دماغ عرشوں سے نیچے اتر آئے تو آ کر لے جانا اسے..." عابدہ نے انہیں باہر کا راستہ دکھایا تھا

.....

وہ واش روم سے باہر نکلا تو روحاء کسی سے کال پر مصروف تھی, وہ ایک نظر اس کے متفکر سے چہرے کو دیکھتے ہوئے بستر میں گھس گیا, روحاء نے کچھ دیر بعد کال کاٹ دی

"کس کا فون تھا...؟؟" اس نے پوچھ ہی لیا

"مبرہ کی کال تھی.... مروان یہ ولید احمد تو بڑا ہی کمینہ نکلا" روحاء نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا, مروان نے اسے اپنے ساتھ ہی کمبل میں آنے کا اشارہ کیا تھا, وہ دوپٹہ صوفے پر اچھالتے ہوئے اس کے ساتھ ہی اس کے بازو پر سر رکھ کر لیٹ گئی

"میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ وہ انتہائی دو نمبر بندہ ہے..." مروان نے کہا

"مبرہ کو بہت سمجھایا تھا سب نے... میں نے, سعد نے, اس کے گھر والوں نے, میرا خیال ہے وہ ولید کی سابقہ منگیتر سے بھی مل کر آئی تھی لیکن... پتہ نہیں اس کے دماغ پر عشق کا کیسا بھوت سوار تھا کہ اس نے کسی کی نہیں سنی..." روحاء نے کہا

"محبت میں ایسے ہی ہوتا ہے...." وہ روحاء کے چہرے کو نرمی سے چومتے ہوئے بولا تھا

"مبرہ کے ابو میرے ابو کے دیرینہ دوست ہیں... جب اس کا اور تمہارا بی ایس مکمل ہوا تو ابو تو میری اور اس کی بات پکی کر آئے تھے...." مروان نے اسے اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا, روحاء حیران رہ گئی

"سچ میں...؟؟؟

"ہاں... اور مجھے بس آکر بتا دیا, میری تو جان پر بن آئی, بڑی مشکلوں سے انکار کیا تھا ابو کو, اور بڑی جان جوکھوں میں ڈال کر پایا تھا تمہیں..." وہ اس کے لبوں کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مٹھاس چکھتا جا رہا تھا, اور روحاء کو سب یاد آ گیا تھا جب بی ایس مکمل ہوتے ہی مبرہ نے اس سے ایک رشتے کا ذکر کیا تھا

وہ مروان کا رشتہ تھا

"مبرہ نے بھی بڑی مشکلوں سے اپنے گھر والوں کے خلاف جا کر ولید سے شادی کی ہے... لیکن وہ بالکل اچھا سلوک نہیں کرتا اس کے ساتھ, ابھی ایک ہفتے پہلے وہ سڑک کنارے بے ہوش ہو کر گر گئی... بالکل اکیلی... اور اس کمینے کو رتی بھر شرمندگی نہیں ہے..." روحاء نے کہا

"روحاء وہ انسان سراسر اپنی ذات سے محبت کرنے والا بندہ ہے... بس وہ اور اس کی پرسنیلٹی" مروان نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپایا تھا

"پتہ ہے... سعد مبرہ سے شادی کرنا چاہتا تھا, شاید کہا بھی تھا اس نے لیکن... مبرہ کو بس ولید ہی نظر آ رہا تھا" روحاء تاسف سے بولی

"خدا اس کے حق میں بہتر کرے لیکن... ولید سے کسی اچھے کی امید تو نہیں ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مروان پوری طرح اس پر حاوی ہوا تھا

"بیچاری اتنی دور جاتی ہے... وہ بھی پریگننسی کے ساتھ" روحاء کو سچ میں افسوس ہو رہا تھا

مروان بس اس کی عدم مداخلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر حاوی ہوتا چلا گیا تھا

.....

"ولید پتر گل سن میری..." وہ اپنے کمرے میں تھا جب شمیم نے اسے آواز دی, وہ اٹھ کر باہر چلا آیا, وہاں اس کے ابو اور الماس بھی بیٹھے تھے

"پتر جا کے اسے لے آ, آس پڑوس کی عورتیں باتیں کرنے لگی ہیں" وہ بولیں, ولید نے اس ایک ہفتے میں مبرہ کو کوئی کال بھی نہیں کی تھی

"امی دفع کریں... پڑا رہنے دیں وہیں, مجھ سے نہیں برداشت ہوتیں اس کے ماں باپ کی بے سروپا باتیں" وہ جھلا کر بولا

"پتر مہینہ ختم ہونے والا ہے, نئے مہینے کے خرچے کون اٹھائے گا بھلا, اگلے مہینے

ارم کی تاریخ بھی رکھنی ہے, راشن, بجلی کا بل, سبزی کا بل... کہاں سے کریں گے ؟؟؟" شمیم کہتی چلی گئی

"کرلیں گے..." وہ بولا

"سلنڈر بھی ختم ہو گیا ہے ولید... اور میرے سے تو نہیں بنتی لکڑیوں پر ہانڈی... کام والی کو بھی پیسے دینے ہیں" الماس نے کہا

"امی میرا نہیں دل کرتا وہاں جانے کو..." ولید تنگ آیا پڑا تھا

"پتر عقل سے سوچ, سونے کی مرغی ہے وہ, بس دبا کر رکھا کر اور یہاں تو کبھی اس کا ٹرانسفر نا ہونے دینا, بس اپنے قابو میں کر کے رکھ اسے, سارا خرچہ وہی اٹھاتی ہے, اس کے بنا کیا کریں گے ہم...؟؟؟ ایک تیری تنخواہ سے کہاں گزارہ ہوتا ہے" شمیم کہتی چلی گئی تھی

ولید بادل نخواستہ سا اٹھ کھڑا ہوا

دو دن بعد اسے مبرہ کی کال آئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس یہ وقعت ہے میری؟؟؟" وہ رندھیائی ہوئی آواز میں بولی

"تمہاری ماں نے ماں بہن ایک کر دی میری" وہ بولا

"ولید وہ میری ماں ہیں.. غصہ آگیا تھا انہیں, میں وہاں چوک میں گر کر بے ہوش ہو گئی تھی, کوئی مجھے لینے نہیں آیا, اگر زوہیب نا آتا تو میں شاید وہیں مر جاتی...."

مبرہ کہتی چلی گئی

"یار میں نے کونسا جان بوجھ کر کیا..."

"اچھا اب آجائیں..." وہ ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے بولی تھی

اسے بس یہ ہی ڈر تھا کہ عابدہ اور ولید کو ایک ساتھ غصہ آگیا تو کام زیادہ خراب ہو جائے گا, ابھی تو صرف اس کے گھر والوں کو ولید کے بس اس کے اتنی دور جاب والی حرکت کا ہی پتہ تھا, اگر کہیں اس کی مار پیٹ اور تشدد کا پتہ چل جاتا تو طوفان ہی کھڑا ہو جاتا... اور پھر ابھی شعیب بھی یہاں نہیں تھا, اس نے ویک اینڈ پر آنا تھا, اور مبرہ جانتی تھی کہ وہ آگیا تو پھر ولید کی اچھی ہی طبیعت صاف کر دے گا

سو وہ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کرنا چاہ رہی تھی

"میں آتو جاتا ہوں لیکن اپنے ماں باپ کو ذرا سمجھا دینا..."اس کا کروفر ابھی تک ویسا ہی تھا

"آپ آئیں تو سہی..."وہ کال کاٹ گئی تھی

وہ شام ٹائم آگیا

"امی پلیز...ہاتھ ذرا ہولا رکھئے گا,اسے کیا پتہ تھا کہ میری طبیعت اپ سیٹ ہو جائے گی...پلیز"وہ مسلسل عابدہ کی منتیں کر رہی تھی

"مبرہ ایک بار سمجھا تو لینے دے اسے..."وہ عاجز آگئیں

"امی وہ پھر غصہ کرے گا ایویں..."اسے آنیوالے وقتوں سے بھی ڈر لگ رہا تھا,

ولید تو اسے دھنک کر رکھ دیتا

"ابو اسے کچھ نا کہنا...پلیز"حسیب خان کی الگ سے منتیں

اور زوہیب کو تو اس نے گھر ہی نا آنے دیا,بس خود ہی ولید کے ساتھ جانے کے لیے

تیار ہو گئی

عابدہ بھلا اسے کیا کہتیں... جب مبرہ نے ہی انہیں مجبور کر دیا تھا, وہ اسے کچھ کہنے ہی نہیں دے رہی تھی

"آئیندہ خیال رکھوں گا انکل..." یہ واحد جملہ تھا جو اس کے منہ سے نکلا تھا

حسیب خان بس تاسف سے مبرہ کو دیکھ کر رہ گئے, وہ اسے واپس لے گیا تھا

اور وہ جانتا تھا کہ مبرہ اس کے لئے سونے کا انڈہ دینے والی مرغی تھی سو اس رات اسے ذبح کرنے کا من تو بہت تھا اس کا لیکن بس اپنے فائدے کا سوچ کر اسے زندہ چھوڑ دیا

www.novelsclubb.com

مبرہ کی وہ حالت تھی کہ اسے سانس بھی نہیں آ رہی تھی, صحیح معنوں میں اسے اپنے جسم کا ایک ایک حصہ دکھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا, وہ بس روتی ہی رہ گئی, اور ولید نے اپنا سارا غصہ وحشت کی صورت اس کے وجود پر نکال دیا

"ولید پلیز.... اور نہیں, میں مر جاؤں گی پلیز... ایم سوری, ایم سوری" وہ رکنے کا

نام نہیں لے رہا تھا

"میری اسقدر انسلٹ کی ہے تمہارے ماں باپ نے کہ حد نہیں... سمجھتے کیا ہیں وہ خود کو..." ولید کی جنونیت نے اس کی چیخیں بھی گھوٹ دی تھیں

.....

"مبرہ ذرا دس ہزار دینا مجھے..." وہ اس دن آفس سے چھٹی کر کے بیٹھا تھا

"کیوں؟؟؟ کیا کرنا ہے؟؟"

"یار ایک بندے نے بہت تنگ کیا ہوا ہے" وہ بولا

"آپ کی اپنی سیلیری کدھر گئی...؟؟؟؟ ابھی آج چھ تاریخ ہے" وہ حیرانی سے بولی

"یار سو بکھیڑے ہیں میرے... ادھر ادھر لگ گئے بس" وہ تیزی سے بولا

"ولید میرے پاس نہیں ہیں اتنے... ابھی بل دینا ہے بجلی کا" وہ بولی

"مبرہ میرے ساتھ بکواس نا کیا کرو... دس ہزار دو" ولید نے اس کا بازو پکڑ کے

جھٹکا تھا, مبرہ نے مجبوراً اسے دس ہزار دے دیئے

چند دن بعد پھر سے پیسوں کا تقاضا

"ولید میرے پاس کیا قارون کا خزانہ ہوتا ہے..." وہ بھڑک پڑی

"یار میرے پاس کرایہ نہیں ہے مبرہ..." وہ بولا تھا, مبرہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی

کچھ دن بعد ولید نے آفس سے پندرہ بیس دن کی چھٹی لے لی

"ولید میں کیسے جایا کروں گی؟؟؟" مبرہ کی جان پر بن آئی تھی

"یار بس پندرہ دن کی تو بات ہے... مجھے ریسٹ کرنا ہے تھوڑا, شدید تھکن ہو گئی ہے اتنا سفر کر کر کے" وہ بولا

"میں بھی تو کرتی ہوں... وہ بھی اس حالت میں" مبرہ نے کہا

"تم ہر بات میں بحث کیوں کرتی ہو؟؟" وہ تڑخ پڑا تھا

جیسے تیسے اس کا جانا بھی بس کے ذریعے ہی ہونے لگا, شدید سردیوں میں تو اسے لگ پتہ گیا

www.novelsclubb.com

جب وہ ولید سے کہتی کے مجھے رکشہ لگوادیں, تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگتا, رفتہ رفتہ اس کا سٹاپ تک جانا بھی مشکل ہو گیا, ولید تو بستر سے ہی نہیں نکلتا تھا, دونوں چھوٹے دیور بھی کنی کترا جاتے, اتنی سردی میں بھلا کون اس کی ڈیوٹی دیتا...؟؟؟

اسے لگ پتہ گیا تھا... حسیب خان کا اس کے بعد دو بار فون آیا, انہیں سب پتہ تھا, آئے روز لوگ انہیں کہتے کہ مبرہ صبح و شام سٹاپ پر کھڑی ہوتی ہے, کبھی رکشہ پکڑتی ہے, کبھی بس پر جاتی ہے, کبھی تو پیدل ہی گاؤں جاتی ہے

اس دن بھی اسے عابدہ کا فون آیا تھا

"مبرہ... سٹاپ تک کون چھوڑ کر آتا ہے تجھے؟؟"

"امی ولید چھوڑ آتے ہیں...." پھر سے جھوٹ

"جھوٹ نا بول لڑکی... رکشوں پر دھکے کھاتی ہے نا اس حالت میں؟؟؟" وہ بولیں

"نہیں امی..." جھوٹ بول بول کر بھی وہ تھکتی جا رہی تھی

"مبرہ میری بات سن.... ہم لوگ بھی اسی شہر میں رہتے ہیں, کل کاشف مرزا نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھا ہے تجھے سٹاپ پر کھڑے... رکشے کے انتظار میں, انہوں نے خود حسیب کو بتایا ہے..." عابدہ کہتے کہتے رکیں

"مبرہ... زوہیب فی الحال فارغ ہی ہوتا ہے, تیرے ابو کہہ رہے ہیں کہ وہ تجھے صبح وشام تیرے گھر سے لیکر کالج تک چھوڑ بھی آیا کرے گا اور لے بھی آیا کرے گا" وہ بولیں

"امی رہنے دیں... میں کرلوں گی مینیج..." وہ منع کر گئی, اسے پتہ تھا کہ ولید کسی صورت نہیں مانے گا

اور ایسا ہی ہوا

ولید سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گیا

"تمہیں ضرورت ہی کیا ہے آئے روز ان کے آگے اپنے دکھڑے رونے کی... روز تم. اپنی ماں کو کال کر کے بیٹھی ہوتی ہو, سب سے پہلے تو موبائل ضبط کرتا ہوں تمہارا... ہر وقت رونے روتی رہتی ہو کہ ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں تم پر..." وہ

www.novelsclubb.com

پھٹ پڑا

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے... شدید سردیوں میں آپ چھٹی لیکر بیٹھ گئے"

وہ بھی ضبط کھو بیٹھی

"مبرہ عورتیں سو کام ایک ساتھ کرتی ہیں... تم اگر ذرا سا سٹاپ تک چلی جاتی ہو یا رکشہ پکڑ کر واپس آجاتی ہو تو کیا مر جاتی ہو؟؟" وہ بولا

"ولید آپ سے بڑھ کر خود غرض انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا, یہ بچہ صرف میرا نہیں ہے, آپ کا بھی ہے" وہ بس روپیٹ کر خاموش ہو گئی تھی

دو دن بعد ہی ولید کو حسیب خان کا فون آگیا

"کل سے زوہیب مبرہ کو کالج چھوڑ بھی دے گا اور لے بھی لے گا" انہوں نے کہا

"انکل کوئی ضرورت نہیں ہے خوامخواہ تکلیف کرنے... ہمارا مسئلہ ہے تو ہم خود ہی مینیج کر لیں گے" وہ سپاٹ انداز میں انکار کر گیا

"ولید... وہ میری بیٹی ہے, شدید سردی میں وہ تن تنہا سٹاپ پر کھڑی ہوتی ہے..

سوچو میرے دل کا کیا حال ہوتا ہے؟؟؟" وہ غصے سے بولے

"نہیں کچھ ہوتا آپ کی بیٹی کو..." وہ تڑخ کر کال کاٹ گیا تھا

"اپنے باپ کو اپنی زبان میں منع کر لو, پھر میں نے سخت زبان استعمال کی تو ان سے برداشت نہیں ہو گا" وہ مبرہ پر برس پڑا تھا

مبرہ نے عابدہ کو کال کھڑکا دی

"امی آخر آپ لوگ مجھے میرے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے, میں خود ہی کر لوں گی جو کرنا ہے, آپ پلیز ابو کو منع کر دیں, خبردار جو زوہیب یہاں آیا تو؟؟؟" وہ غصے میں عابدہ پر برستی چلی گئی تھی

.....

اس دن مروان گھر آیا تو فرحت نے اپنے کمرے میں بلوا لیا, وہاں رابعہ بھی سر جھکائے آنسو بہانے میں مصروف تھی

"امی کیا ہوا؟؟"

"جا کر اپنی بیوی سے پوچھو..."رابعہ تڑخ کر بولی

"کیا کہا روحاء نے؟؟؟"وہ اکلوتی بہن کو روتا دیکھ کر تڑپ گیا تھا

"زویا بھابھی اپنے میکے سے شاپنگ کر کے آئی تھیں, میں نے بھی کہہ دیا کہ میں بھی کچھ دنوں تک مروان کے ساتھ شاپنگ پر جاؤں گی, میرے سسرال میں شادی آرہی ہے, خدا کی قسم مروان اس لڑکی نے میری اسقدر بے عزتی کی کہ حد نہیں, منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ مروان نے تمہارا ٹھیکہ نہیں اٹھا رکھا, کبھی تمہیں شاپنگ کروائے, کبھی تمہاری فرمائشیں پوری کرے..."رابعہ روتی جا رہی تھی

"مروان کہنے کو میں ابو سے بھی کہہ سکتی ہوں لیکن تم چھوٹے بھائی ہو میرے, میرا کیا کوئی حق نہیں ہے تم پر..."وہ بولی

"مروان اس کی زبان کچھ زیادہ ہی چلنے لگ گئی ہے..."فرحت کو غصہ آیا تھا

"امی...میرا گاڑی نکلوانے کا ارادہ ہے..بس اسی لئے روحاء نے کہہ دیا ہو گا"وہ سر جھکاتے ہوئے بولا

"گاڑی نکلوانا ایک طرف...اور سب کو جوتے کی نوک پر رکھنا ایک طرف مروان,اسے سمجھالے,جب ہم لوگ اس کے معاملات میں انٹرفیئر نہیں کرتے تو اسے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے خوامخواہ بکواس کرنے کی..."فرحت نے اس کی ساری باتیں سنی تھیں,رابعہ پچھلے آدھے گھنٹے سے مسلسل رو رہی تھی

"اکلوتی بہن ہے تم لوگوں کی...اب بھائیوں سے بھی فرمائشیں نا کرے تو کس سے کرے؟؟؟"وہ بولیں

"میں لے چلوں گا تمہیں شاپنگ..."وہ رابعہ کا سر تھپکتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا اوپر آیا تو روحاء کچن میں تھی,وہ چپ چاپ کمرے میں آگیا

"مروان کھانا لگاؤں؟؟؟"وہ پسینہ صاف کرتے ہوئے کمرے میں آئی تھی

"تم نے رابعہ سے کیا کہا ہے؟؟؟"مروان اس کی طرف مڑتے ہوئے بولا

"بھر دیا آپ کو آتے ہی؟؟؟"وہ طنزیہ سے ہنسی تھی

"روحاء ہر وقت فضول بکواس کرنا ضروری ہے کیا؟؟؟"مروان نے شاید پہلی بار

اس سے اس لہجے میں بات کی تھی

"اچھا...اب بکواس بھی کرنے لگی ہوں میں" روحاء اس کے قریب آئی

"وہ میری اکلوتی بہن ہے روحاء...اور اس کا پورا حق ہے مجھ پر" وہ بولا

"اور میرا حق؟؟؟"

"کب تمہارا حق ادا نہیں کیا؟؟؟" وہ بولا

"ابھی اور اسی وقت آپ میرا حق ادا نہیں کر رہے مروان....آپ صرف اس کی سن رہے ہیں...میری نہیں" وہ بولی

"تمہیں گاڑی چاہیئے نا...میں لے دوں گا, لیکن آئندہ رابعہ کو کچھ نہیں کہنا" وہ اسے انگلی اٹھاتے ہوئے وارن کر گیا تھا

روحاء مارے صدمے کے آگے سے بول نہیں سکی تھی

.....

ٹرانسفرز اوپن ہو گئے تھے...مبرہ کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا, اس نے روحاء

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے ذریعے پتہ کروایا تھا, گرلز کالج میں تو اس کے لیے جگہ نہیں تھی لیکن مروان نے کہا تھا کہ بوائز کالج میں سیٹ ہے.... وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کا ایچ او ڈی بھی تھا اور کمپیوٹر سائنس کا واحد لیکچرار بھی

اس کی تو دل سے دعا تھی کہ کوئی اس کے بوجھ کو بانٹنے والا بھی آئے

"مبرہ... یار مروان کہہ رہے تھے کہ مبرہ سے کہو جلدی اپلائی کر دے, بوائز کالج میں سیٹ ہے" روحاء نے اسے ساری انفارمیشن دے دی تھی

اور اس نے اپلائی بھی کر دیا, اسے لڑکوں کو پڑھانے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا, دو, تین سال اس نے سعد کے کوچنگ سینٹر میں لڑکے ہی تو سیدھے کیے تھے

اس کی پریگننینسی کا چوتھا مہینہ شروع ہو گیا تھا

اس رات وہ ولید کے پہلو میں آ کر لیٹی تو بے تحاشا خوش تھی

"ولید میں نے ٹرانسفر کے لیے اپلائی کر دیا ہے" اس کا کہنا ہی جیسے گناہ ہو گیا

"کونسا ٹرانسفر...؟؟؟

"ٹرانسفر اوپن ہوئے ہیں نا... یہاں پر بوائز کالج میں ویکینسی بھی ہے, میں نے اپلائی کر دیا ہے... ٹھیک ہے ناولید؟؟؟" وہ مارے خوشی کے اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ ہی نا سکی

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے مبرہ.... اب مردوں کے ساتھ جاب کرو گی؟؟؟" وہ بولا

"تو اب کونسا میں صرف عورتوں کے ساتھ جاب کر رہی ہوں, روزانہ آتے جاتے نہ جانے کیسے کیسے مردوں سے واسطہ پڑتا ہے" وہ بولی

"مبرہ... کوئی ضرورت نہیں ہے بوائز کالج میں ٹرانسفر کروانے کی..." وہ بولا

"کیوں ولید؟؟؟" وہ رونے والی ہو گئی

"مجھے نہیں اچھا لگتا تمہارا مردوں میں اٹھنا بیٹھنا, لڑکے فیمیل ٹیچرز کے بارے میں انتہائی بے ہودہ قسم کی بکواس کرتے ہیں سمجھیں...." وہ غصے سے بولا

"ولید... میں نے تین سال پڑھایا ہے لڑکوں کو, انہیں فیمیل ٹیچرز کی عزت کرنا

بھی آتی ہے, سبھی ایک جیسے نہیں ہوتے....اور اگر آپ کو زیادہ ہی مسئلہ ہے تو میں گاؤن پہن لیا کروں گی" وہ جلدی سے بولی

"مبرہ....نو ٹرانسفر, بس" وہ زور سے بولا

"ولید پلیز... تھوڑا تو ترس کھائیں مجھ پر, بہ ءت زیادہ تھک جاتی ہوں میں, روزانہ آنے جانے میں وقت بھی بہت ضائع ہوتا ہے, اوپر سے کنڈیشن ایسی ہے کہ دل. ہی گھبرائے جاتا ہے...اور پھر گھر آ کر ہزاروں کام... پلیز ولید" وہ منتوں پر اتر آئی تھی

"مبرہ....جب گرلز کالج میں سیٹ ہو گی تب کروالینا" وہ بولا

"ولید مزید کئی سال لگ جائیں گے" وہ روہانسی ہو گئی

"مبرہ...یار میں ہوں نا تمہارے ساتھ" ولید کا وہی پرانا گھسا پٹا پینترا

"ولید...."

"مبرہ....نو بحث" وہ اسے چپ کروا گیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ دنوں بعد ٹرانسفرز بند ہو گئے

مبرہ نے گھر والوں کو بھی بتا دیا تھا کہ اس نے ٹرانسفر کے لئے اپلائی کیا ہے... عابدہ روز کال کر کے پوچھتیں, روحاء کی بھی دو بار کال آئی, ایک دن تو خود مروان نے اسے کال کی تھی جو اس نے جان بوجھ کر ریسیو نہیں کی

چند دنوں بعد آرڈرز ہو گئے

اس کا ٹرانسفر اس کے اپنے ہی شہر میں ہو چکا تھا, دس دن کے اندر اندر وہ جوائن کر سکتی تھی

"ولید پلیز... میرے لئے بجائے آسانی ڈھونڈنے کے آپ اور مشکلات کیوں نکالتے ہیں... مجھے جوائن کر لینے دیں, مجھ سے نہیں ہوتا اتنا سفر..." وہ اس رات اس کی منتوں پر اتر آئی تھی

"آنٹی پلیز... آپ ہی ولید کو سمجھائیں نا... ایسے تو نا کریں" ساس کی الگ سے منتیں

"ولید پتر...اس کا ٹرانسفر نا ہونے دیں، یہ تیرے سر پر بیٹھ جائے گی، اوپر سے آئے روز میکے کے چکر لگنے شروع ہو جائیں گے" شمیم صبح و شام ولید کے کان بھر رہی تھی

.....

اس دن اس کی بس ہو گئی

وہ سٹاپ پر اتری تو موسلا دھار بارش ہو رہی تھی

"ولید مجھے لے جائیں..." اس نے ایک دوکان کے شیڈ تلے کھڑے ہو کر ولید کو کال کی

www.novelsclubb.com

"یار رکشہ لیکر آ جاؤ...میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے" نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں اس نے مبرہ کو حکم دیا تھا

موسلا دھار بارش میں کیچڑ میں لت پت وہ بمشکل گھر آئی تھی، اور گھر آئی تو ولید ہیٹر لگائے گرم کمرے میں مدہوش پڑا سو رہا تھا

"مجھے لینے کیوں نہیں آئے...؟؟" وہ اس پر چڑھ دوڑی تھی

"آواز دھیمی رکھو... طبیعت ٹھیک نہیں ہے میری..." وہ بولا

"ولید آج صحیح معنوں میں افسوس ہوا ہے مجھے میرے چناؤ پر, سب نے روکا تھا مجھے, کاش.... کاش میں کسی ایک کی ہی سن لیتی" وہ اونچی آواز میں روتے ہوئے بولی تھی

"صبح ہی جوائن کروں گی میں بوائز کالج..." اس نے اپنا بیگ گھما کر صوفے پر پھینکا اور ولید کو بھلا کہاں اسقدر بکواس سننے کی عادت تھی, اس نے مبرہ کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا تھا اور باہر صحن میں لے آیا تھا, شدید سردی اور بارش کے باعث صحن برف کی سل ہو رہا تھا

بے درپے اس نے اس چند ماہ کی حاملہ لڑکی کو دھنک کر رکھ دیا تھا, اس کے لبوں سے نکلتی گل فشانیوں پر مبرہ دم بخود رہ گئی تھی

"حرامزادی, کمینی عورت.... تو جا کر دکھا مجھے بوائز کالج...." وہ اسے مار مار کر

تھک گیا تھا, مبرہ کو آس پڑوس کی عورتوں نے اس کے چنگل سے چھڑوایا, ارم اور انعم تو کمرے سے ہی باہر نہیں نکلیں, شمیم بس ڈرامہ ہی کیے جا رہی تھی

پوری رات وہ تکلیف سے ادھ موئی پڑی رہی, اگلے دن لاسٹ ڈیٹ تھی

اسے مروان کی کال پر کال آ رہی تھی

ولید ذرا سا باہر نکلا تو اس نے ریسیو کر لی

"کیسی ہیں آپ مبرہ...؟؟؟"

"جی ٹھیک ہوں..." وہ بمشکل بولی تھی, انگ انگ سوجا پڑا تھا, چہرے پر جا بجا نیل... ہونٹ پھٹ گیا تھا

"آپ آئیں نہیں جوائننگ دینے؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا

"سر ایم سوری لیکن... میں جوائن نہیں کر رہی" وہ اپنے آنسو دباتے ہوئے بولی تھی

"اوکے..." وہ بس خاموشی سے کال کاٹ گیا

www.novelsclubb.com

ولید نے اسے نہیں جانے دیا,دن پر دن گزر گئے اور اس کے آرڈرز ایکسپائر ہو گئے تھے

.....

وہ اپنا اور سعد کا چائے کا کپ لیکر کمرے میں آئی تھی,ان کی شادی کو چار ماہ ہونے کو آئے تھے, عفراء بھی expected تھی

سعد کا کپ اسے پکڑاتے ہوئے وہ بیڈ کے دوسری طرف آگئی,وہ کوئی حساب کتاب کھولے بیٹھا تھا

"کیا سمجھ نہیں آرہا...؟؟؟"عفراء نے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے پوچھا

"یہ سمجھ نہیں آرہا کہ اکیڈمی کا خرچ آمدن سے زیادہ کیوں ہوتا جارہا ہے....میرا تو دل کرتا ہے بند کر دوں"وہ تھکے سے لہجے میں بولا

"کیوں؟؟؟سٹوڈنٹس نہیں آتے کیا؟؟؟؟"

"بس میتھس اور اکنامکس پڑھنے آتے ہیں....کمپیوٹر سائنس کے لئے مروان کے

پاس چلے جاتے ہیں, اور پھر واپس ہی نہیں آتے" وہ بولا

"آپ کمپیوٹر سائنس کے لئے بھی کوئی رکھ لیں..." وہ بولی

"ارے... سچ یاد آیا, مبرہ نے آج جوائننگ دینی تھی" عفراء کی بات سنتے ہی اس نے اپنا سیل اٹھایا تھا

اور اس کے لبوں سے نکلتا مبرہ سن کر عفراء چونک سی گئی تھی

یہ نام اس نے اکثر و بیشتر اس گھر کے افراد کے منہ سے سنا تھا, وہ شائد روحاء کی دوست تھی, کوکب بھی اکثر اس کا ذکر کرتی تھیں

لیکن جب جب اس نے سعد کے لبوں سے یہ نام سنا تھا... تب تب اسے اچھا نہیں لگا تھا

وہ دن میں ہزاروں لڑکیوں کا نام لیتا تھا, سٹوڈنٹس کا, کزنز کا, کولیگز کا... عفراء نے کبھی محسوس نہیں کیا... لیکن جب وہ مبرہ کا نام لیتا تو اسے عجیب سا محسوس ہوتا تھا

وہ بڑی اپنائیت سے اس کا نام لیتا تھا, بڑی عزت سے, بڑے احترام سے... یوں

جیسے وہ بہت اہم ہستی ہو

اب بھی اس نے جس انداز سے مبرہ کہا.... عفراء بس ساکت سی بیٹھی رہ گئی

اس نے خباب کو کال کی تھی, سلام دعا کے بعد اس نے مدعے کی بات کی

"خباب... مبرہ نے جوائن کر لیا؟؟؟"اس نے پوچھا

"او یار ہمیں تو خود نہیں پتہ... میں ابھی گھر سے باہر نکلا ہوں" وہ بولا, سعد نے

ایک دو باتیں کر کے کال کاٹ دی

"مروان سے پوچھتا ہوں..."اس نے مروان کو کال کی تھی

"ہاں سعد...؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مروان... مبرہ حسیب خان نے جوائن کر لیا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"نہیں.... انہوں نے refuse کر دیا ہے" مروان کے کہتے پی وہ حیران رہ گیا

"کیوں...؟؟؟اپنے شہر نہیں آ رہیں؟؟"

"فی الحال تو نہیں.... میں تو خود اسی امید پر تھا کہ چلو بی ایس سٹارٹ ہونے سے پہلے

وہ جوائن کر لیں گی" مروان نے کہا

"چلو ٹھیک ہے..." اس نے بجھے دل کے ساتھ کال کاٹ دی

"حد ہے یار... میں نے سوچا تھا کہ وہ کالج جوائن کرے گی تو ساتھ میں اسے اکیڈمی کے لئے بھی فورس کروں گا لیکن..." سعد نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا

البتہ عفراء ذرا سی مطمئن نظر آئی تھی

اس نے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس کے سامنے بکھرا سارا حساب کتاب بند کر دیا

"چلیں بس کریں اب یہ ماتم... مجھ سے لے لینا جتنا فرق آ رہا ہے" وہ اس کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے بولی تھی

"بس جتنا فرق آیا ہے اتنا ہی...؟؟؟" سعد نے اس کے گرد حصار تنگ کرتے ہوئے معنی خیز سے انداز میں پوچھا

"اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے فی الحال..." عفراء نے اس کے چہرے سے اپنا

چہرہ ٹکایا تھا اور سعد نے مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر دسترس حاصل کر لی تھی

.....

وہ سبھی نفوس رات کا کھانا کھا رہے تھے

زوہیب کا ایل ایل بی میں ایڈمیشن ہو گیا تھا سو وہ ابھی ایک ہفتے پہلے ہی ملتان چلا گیا تھا

"اور کسی کو روٹی چاہیے؟؟؟" حنا روٹیاں بنا رہی تھی

"نہیں بس... آجا کھانا کھا... اگر کسی کو چاہیے ہوئی تو میں بنا دوں گی" عابدہ نے کہا, حنا چولہا بند کرتے ہوئے اپنی کرسی پر آ بیٹھی, اسامہ کا سکول میں ایڈمیشن کروا دیا تھا, اس سے چھوٹی ارحہ ابھی ایک سال کی تھی

"پتہ نہیں مبرہ نے جوائینگ دے دی یا نہیں...؟؟" عابدہ کو یاد آیا

"ارے ہاں... پوچھیں تو سہی, پروفیسر صاحبہ اپنے ہوم ٹاؤن تشریف لے آئیں یا نہیں؟؟؟" شعیب نے ہنستے ہوئے کہا تھا, حسیب خان نے پانی کا گلاس ختم کرتے

ہوئے اسے کال ملائی تھی جو حسب عادت اس نے نہیں اٹھائی, پھر خباب کرتا رہا... بے سود

"کچن میں گھسی ہو گی..." عابدہ نے کہا

"ابو کنفرم ہی کرنا ہے نا... مروان کو کال کر لیں" شعیب نے کہا, حسیب خان نے سر ہلاتے ہوئے مروان کو کال کی تھی

"کیسے ہیں انکل؟؟؟" اس نے دوسری بیل پر ہی کال اٹھالی

"شکر ہے مالک کا...." چند رسمی سی باتوں کے بعد وہ مدعے پر آ گئے

"مروان... ہماری پروفیسر صاحبہ نے جوائن کر لیا؟؟؟" انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"نہیں انکل...."

"کیوں...؟؟؟" ان کی مسکراہٹ ماند پڑی تھی, عابدہ بھی ٹھٹھک گئیں

"یہ تو مجھے نہیں پتہ انکل لیکن.... میں نے کل کال کی تھی انہیں.... کل لاسٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈیٹ تھی, لیکن انہوں نے کہا کہ وہ جوائن نہیں کر رہیں...اب تو آرڈرز بھی ایکسپائر ہو گئے ہیں..."مروان بتاتا چلا گیا, حسیب خان نے مردہ دل سے کال کاٹ دی

"کیا ہوا ابو...؟؟؟"

"اس نے جوائن ہی نہیں کیا..."انہوں نے بم پھوڑا تھا

"کیا مطلب...؟؟؟ کیوں جوائن نہیں کیا؟؟؟"شعیب بے یقین سا تھا

"پتہ نہیں...بس نہیں کیا"ان کا دل اتاہ گہرائیوں میں ڈوبتا جا رہا تھا

"ضرور اس کنجر نے منع کر دیا ہو گا....وہ چاہتا ہی نہیں ہے کہ مبرہ یہاں آئے"

عابدہ تڑخ گئیں

شعیب نے اسی وقت ولید کو کال کی تھی

"شعیب...بیٹے تحمل سے"حسیب خان نے اسے ٹوکا لیکن وہ بھی ولید احمد تھا

اس نے کال ریسیو کر کے فون مبرہ کو پکڑا دیا

"مبرہ...بچے میری بات سن, میں نے کل لاہور جانا ہے, میں خود تیرے آرڈرز ریوائز کروا دیتا ہوں..." وہ بولا

"شعیب بھائی پلیز...میں جہاں ہوں ٹھیک ہوں, آپ کچھ مت کریں...بس مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں" شعیب نے واضح اس کے لہجے کی نمی محسوس کی تھی

.....

بجلی کا بل تیس ہزار آیا تھا, وہ دونوں رات کا کھانا کھا رہے تھے جب رابعہ اسے بل پکڑانے آئی

"امی کہہ رہی ہیں صبح جمع کروا دینا یاد سے..." وہ بولی

"تیس ہزار...اتنا بل؟؟؟" مروان کی آنکھیں پھیل گئیں

"یہ سارا مروان نے دینا ہے...؟؟؟" روحاء اس سے زیادہ حیران تھی

"تو اور کس نے دینا ہے؟؟؟" رابعہ منہ بنا کر بولی

"اس گھر میں صرف مروان ہی تو نہیں رہتے...تمہارے بڑے دو بھائیوں کی

فیملیز بھی رہتی ہیں" روحاء نے کہا

"روحاء جانے دو...." مروان نے کہا

"کیوں جانے دوں... یہ کیا طریقہ ہے بھلا, بل اٹھا کر اوپر بھیج دیا جیسے مروان مرزا کا ذاتی بینک ہو, یہ بل واپس لیکر جاؤ اور اپنی دونوں بھابھیوں سے کہو کہ بل میں حصہ ڈالیں...." روحاء نے بل رابعہ کو واپس کیا تھا

"روحاء میں کروادوں گا نا...." مروان کو جھگڑے کا الارم بجنا محسوس ہوا تھا

"نہیں... یہ بل آپ تینوں بھائی مل کر دیں گے, مروان آپ نے سب کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کیا؟؟؟؟" روحاء کو غصہ آگیا, رابعہ چپ چاپ بل لیکر نیچے چلی گئی تھی

"اب دیکھنا ابو مجھے بلالیں گے...." مروان ڈر رہا تھا

"میں خود بات کرلوں گی ان سے..." روحاء نے کہا

اور مروان کے اندازے کے عین مطابق کچھ ہی دیر بعد اسے کاشف مرزا کا بلاوا آ

گیا

روحاء اس کے ساتھ ہی نیچے آئی تھی

"بل واپس کیوں کیا؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"ابو... پچھلے مہینے بھی سارا میں نے ہی دیا تھا" وہ منمنایا

"مروان ایک بجلی کا بل ہی تو بس تمہارے ذمے ہے... باقی تو دونوں اپنا خرچہ خود اٹھاتے...." روحاء نے ان کی بات کاٹ دی

"انکل پلیز ذرا بتائیں گے کونسا خرچہ؟؟؟" وہ بولی

"فرحان اور نعمان ہر مہینے کاراشن، سبزی، دال، سرف... بچوں کی فیسیں، یہ سب کر کے جاتے ہیں...." کاشف مرزا کے کہتے ہی روحاء کی ہنسی نکل گئی

"آپ ذرا زویا اور نمرہ کو بلائیں.... اور ان سے پوچھیں کہ انہیں پچھلے کئی مہینوں سے راشن کون ڈلوا کر دے رہا ہے؟؟؟" وہ زور سے بولی، کاشف مرزا نے بے یقینی سے مروان کی طرف دیکھا

"ابو بس ایک آدھ بار ہی فرحان بھائی ڈلوا کر گئے تھے, اس کے بعد سے تو میں ہی ڈلوا رہا ہوں, نمرہ بھابھی کو بھی سودا میں ہی لا کر دیتا ہوں, دو, تین مہینوں سے سبزی اور دودھ کا بل بھی میں نے ہی دیا ہے... بلکہ....." وہ کہتے کہتے رکا

"اس مہینے کی بچوں کی فیسیں اور رکشے کا خرچہ بھی مروان نے ہی دیا ہے" روحاء نے کہا, کاشف مرزا کو یقین نا آیا, اسی وقت زویا کو بلایا

"فرحان راشن وغیرہ کیوں نہیں ڈلوا کر جاتا...؟؟؟" انہیں غصہ آیا تھا

"انکل... انہوں نے.... مروان کو کہا تھا"

"مروان نے ٹھیکہ لے رکھا ہے اس کا...؟؟؟" وہ بولے

"سارا خرچہ یہ اٹھا رہا ہے تم لوگوں کا... تو وہ کیا کر رہا ہے چار, پانچ مہینوں سے... ؟؟" ان کی سمجھ سے بالاتر تھا

"انکل... مجھے کیا پتہ... میں تو...." زویا سے بولا نا گیا

اس سے پہلے کہ کاشف مرزا فرحان کو کال ملاتے, نمرہ بول پڑی

"انکل فرحان بھائی اور نعمان نے ایک پلاٹ لیا ہے اسلام آباد میں...اس کی قسطیں دینی ہوتی ہیں..."اس کے کہتے ہی روحاء کے سر پر لگی اور تلوؤں پر بھی نہیں بجھی

"واہ بھئی واہ...میں بھی کہوں کہ فوج میں بھرتی ہو کر بھی اپنی فیملیز کو یہاں کیوں چھوڑا ہوا ہے, کیونکہ یہاں مروان جو ہے...ان کے بیوی بچوں کا پالنے کے لئے, انکو عیاشیاں کروانے کے لیے, حد ہے ویسے بے شرمی کی.... بجلی کے بل سے لیکر راشن تک مروان کرے, سکول کی فیسیں مروان بھرے, سارے لوازمات مروان پورے کرے, دوادارو مروان کرے...اور خود پلاٹ خریدے جارہے ہیں"وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی تھی

"روحاء آہستہ بولو...."فرحت کو اس کا یوں بولنا اچھا نہیں لگا

"میں تو اور اونچا بولوں گی....نوکر ہی بنا دیا ہے مروان کو تو سب نے, پچھلے چھ ماہ سے میں نے نہ جانے اپنی کتنی ضرورتیں محدود کی ہیں کہ گاڑی لینی ہے اور بڑے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھائیوں نے سارا ملبہ مروان پر دھر رکھا ہے..."وہ بولی

"روحاء....بس کرو"مروان نے اسے ٹوکا

"مروان قصور سارا آپ کا ہے...اور منہ میں گھنگھیاں دے لیں,ہر بات پر جی,

ہر بات پر جی...حد ہو گئی"وہ چیخ کر بولی تھی

"سنو...اتنا گلا پھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے...مروان بیٹا ہے اس گھر کا,اگر

خرچے اٹھا بھی لیے تو کیا ہو گیا؟؟؟"رابعہ نے کہا

"کیوں مروان نے پیدا کیا ہے تم سب کو جو تم سب کے خرچے اٹھائے..."روحاء

تنک کر بولی تھی

www.novelsclubb.com

"روحاء..."مروان زور سے بولتے ہوئے اس کی طرف مڑا اور اسے بازو سے جکڑا

"جاؤ اوپر...."وہ شائد پہلی بار اس پر اتنا اونچا چلایا تھا

"مروان...."روحاء بے یقین سی تھی

"میں نے کہا.....اوپر جاؤ"وہ بولا,روحاء اسے قہر بار نظروں سے گھورتے ہوئے

اوپر چلی گئی تھی

.....

زوہیب ایک پرائیوٹ بینک میں انٹرویو دینے گیا تھا, وہاں اس نے ولید کو دیکھا, وہ نہ جانے کس کام سے آیا تھا, لیکن زوہیب کو دیکھ کر ادھر ادھر ہو گیا

زوہیب نے گھر آتے ہی حسیب خان کو بتایا, شعیب بھی ویک اینڈ پر گھر آیا ہوا تھا

"ابو مجھے پکا یقین ہے کہ وہ وہاں انٹرویو دینے ہی آیا تھا..." زوہیب نے کہا

"لیکن اس کی تو سرکاری نوکری ہے..." حسیب خان کشمکش میں پڑ گئے

"ابو... وہ پچھلے کئی دنوں سے جاب پر نہیں جا رہا, مبرہ اکیلی ہی جاتی ہے, بڑی مشکلوں سے اس نے سرسری سا حنا بھابھی کو بتایا تھا کہ ولید نے چھٹی لی ہوئی ہے"

زوہیب نے کہا

"ابو یہ پتہ لگانا کونسا مشکل ہے... خباب, سعد کو تو کال کر ذرا... ابھی پتہ جائے گا"

شعیب نے کہا, خباب نے فی الوقت اس کے سینٹر کو جوائن کیا ہوا تھا

اس نے اسی وقت سعد کو کال ملالی

سلام دعا کے بعد وہ مدعے پر آیا تھا

"سعد ایک بات پوچھنی تھی یار..."

"ہاں بولو...؟؟؟"

"ولید نے کوئی چھٹی وغیرہ اپلائی کی ہوئی ہے کیا؟؟؟"اس نے پوچھا

"اس نے تو مستقل چھٹی ہی اپلائی کر دی ہے "سعد نے کہا

"کیا مطلب؟؟؟"

"آپ لوگوں کو نہیں پتہ؟؟؟"

"کیا نہیں پتہ...؟؟؟"خباب ٹھٹھک گیا

"اسے تو نوکری چھوڑے ایک مہینہ ہو گیا ہے "سعد نے اس کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا،خباب دم بخود رہ گیا

"مبرہ نے بتایا نہیں...؟؟؟"سعد اس کی خاموشی کا مطلب سمجھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں...اس سے کافی عرصے سے بات نہیں ہوئی" وہ دھیرے سے بولا

"فی الحال کچھ نہیں کر رہا وہ...بس ادھر ادھر ایک دو انٹرویوز دیے ہیں" سعد نے کہا تھا

"تھینک یو سعد" خباب نے جبری سا مسکرا کر کہتے ہوئے کال کاٹ دی

"کیا ہوا؟؟؟" سب کا مشترکہ سوال تھا، خباب نے من و عن ساری بات دہرا دی

"مجھ سے لکھوالیں....مبرہ کو بھی نہیں پتہ ہو گا" شعیب کے غصے کا کوئی حال نہیں تھا

"کال کر اسے..." عابدہ نے کہا

"رہنے دیں کال کرنے کو...وہ کونسا سچ بولے گی...ہم خود ہو آتے ہیں" شعیب کھڑا ہو گیا

"شعیب تو رہنے دے..." حسیب خان نے کہا

"ابو میں ضرور جاؤں گا..." وہ بولا

www.novelsclubb.com

"میں نے کہانا... تو رہنے دے, خباب گاڑی نکال" وہ اٹھتے ہوئے بولے تھے,

ابھی پچھلے دنوں ہی شعیب نے گاڑی نکلوائی تھی

خباب نے فوراً گاڑی نکالی اور حسیب اور عابدہ کو لیکر دس منٹ میں مبرہ کے

سسرال پہنچ گیا, رات کا وقت تھا, وہ حسب معمول کچن میں کھڑی تھی

"یہ کچن تو مجھے لگتا ہے منہ دکھائی میں ملا ہے تجھے..." عابدہ اسے دیکھ کر کلس گئی

تھیں

"امی میں بس چائے بنا رہی تھی..."

"ولید کہاں ہے؟؟؟"

"اندر ہیں... سب خیر ہے امی؟؟؟" اس کا دل ہولنے لگا تھا

عابدہ اور حسیب خان اس کے کمرے کی طرف آ گئے, ولید کسی سے کال پر مصروف

تھا, وہ تینوں ادھر ادھر جگہ بنا کر بیٹھ گئے

"ابو میں چائے لیکر...."

www.novelsclubb.com

"مبرہ یہاں بیٹھ جا" عابدہ نے درشتگی سے کہا تھا, شمیم اور ولید کا باپ بھی وہیں آ گئے

"یہ اس اچانک چھاپے کا مقصد...؟؟؟" وہ اٹھ کر ملا بھی نہیں تھا

"کتنا عرصہ ہو گیا نوکری چھوڑے؟؟" حسیب خان نے ڈائریکٹ نشانہ مارا تھا, ایک لمحے کو تو ولید گڑبڑا گیا, مبرہ نے حیرت سے پھٹتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"کیا مطلب؟؟؟"

"مطلب صاف ظاہر ہے داماد جی... نوکری کیوں چھوڑ دی؟؟؟" انہوں نے پھر پوچھا

"میری نوکری... میری مرضی" وہ ڈھٹائی سے بولا

"تو جب خود نوکری چھوڑ کر سفر کی مصیبت سے جان چھڑوالی تھی تو اس بیچاری کو ٹرانسفر کیوں نہیں کروانے دیا؟؟؟" عابدہ ایک دم تیزی سے بولیں, مبرہ نے بے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یقین نظروں سے ولید کی طرف دیکھا

"ولید آپ تو کہہ رہے تھے کہ بس پندرہ دن کی چھٹی ہے..." وہ صدمے سے پھٹتی ہوئی آواز میں بولی

"انکل... میں جاب رکھوں یا چھوڑ دوں.... یہ سراسر میرا ذاتی مسئلہ ہے, آپ لوگوں کو اس میں دخل اندازی کی ضرورت نہیں ہے" وہ رکھائی سے بولا

"کیوں نہیں ہے...؟؟؟ ایک مہینے سے تم گھر پر بیٹھے ہو, چھوٹے دونوں بھی کوئی خاص نہیں کماتے, دس, گیارہ افراد کھانے والے ہو, کس کے سر پر چل رہا ہے خرچہ...؟؟؟ مبرہ کے سر پر نا...؟؟؟" عابدہ نے کہا

"مبرہ کے آنے سے پہلے بھی ہم سویرے شام روٹی کھاتے تھے میری بہن..." شمیم کو اچھا نہیں لگا

"بہن مجھے پہلے کا تو کچھ نہیں پتہ لیکن اب آپ کا پورا بوجھ مبرہ کے سر پر ہی چل رہا ہے, اور یہ ظالم انسان اسے جان بوجھ کر یہاں ٹرانسفر نہیں کروانے دیتا, جب میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آؤں میری بچی کچن میں گھسی ہوتی ہے, جب کال کر لو مبرہ مصروف ہوتی ہے,
مہینوں گزر جاتے ہیں ہمیں اس کی شکل دیکھے, اس کی آواز سنے, گھن چکر بنا دیا ہے
آپ لوگوں نے میری بیٹی کو...؟؟؟"عابدہ کا سارا ضبط جواب دے گیا تھا
"اتنے ہی ظلم کی چکی میں پس رہی ہے نا آپ کی بیٹی تو لے جائیں اسے... جائیں, جاؤ
اپنی ماں کے ساتھ دفع ہو جاؤ"ولید یکدم تن فن کرتا بستر اسے اترا اور مبرہ کو بازو
سے جھٹکا دے کر عابدہ کی طرف دھکیلا تھا, خباب کو قہر چڑھ گیا, تیر کی طرح اٹھ
کر وہ ولید کی طرف آیا
"خبردار جو میرے سامنے میری بہن کے بارے میں ایک بھی. اور لفظ بکواس کیا تو
؟؟؟"بس ولید کا گریبان پکڑنے کی ہی کسر رہ گئی تھی
"خباب... بیٹھ جاؤ, پیچھے ہٹو"حسیب خان بیچ میں آئے تھے
"مبرہ... بیٹے تیرا حق مہر کتنا تھا؟؟؟"انہوں نے پوچھا
"پچاس ہزار...."

"پانچ ہزار دیا تھا میرے سامنے... باقی کا ادا کر دیا تھا اس نے؟؟"

"وہ.. نہیں ابو.... وہ میں نے معاف کر دیا تھا انہیں" مبرہ نے اٹکتے ہوئے کہا

"اور تمہارا زیور کہاں ہے؟؟؟ جو انہوں نے بڑا پرچار کر کے ڈالا تھا.... سات تولے...؟؟؟"

"ابو.... وہ... واپس لے لیا تھا, دو دن بعد...." مبرہ ان سے نظریں نا ملا سکی

"اور میکے والا...؟؟؟" عابدہ نے غصے سے پوچھا

"امی... ولید کو پیسوں کی ضرورت تھی تو... وہ زیور... لیز پر رکھوا دیا تھا" وہ دھیرے سے بولی, ولید بس تاؤ کھائے جا رہا تھا

"شادی کے وقت تیرے بینک میں پانچ لاکھ روپے جمع تھے... وہ کہاں گئے؟؟؟" اگلا سوال

"ابو... پلیز..." مبرہ نے التجا یہ سی نظروں سے انہیں دیکھا

"اس وقت کتنے پیسے ہیں تیرے پاس...؟؟" حسیب خان نے اس کی سنی ان سنی

کرتے ہوئے پوچھا تھا, مبرہ کی انکھیں بھر آئیں, اور عابدہ کی بس ہو گئی

یکدم ہی انہوں نے مبرہ کا ہاتھ تھاما تھا

چل اٹھ کھڑی ہو... چل ہمارے ساتھ, بس بہت ہو گیا..." وہ اسے لے کر

دروازے کی طرف بڑھی تھیں

"بہن بات تو سنیں... آخر بات کا بتنگڑ بنانے کی کیا ضرورت ہے...؟؟؟" اس

نے اگر شوہر کی ضرورت کے پیش نظر اپنے پیسے اسے دے بھی دیے تو کیا

ہو گیا..؟؟؟ بیویاں تو پتا نہیں کیا کچھ کر جاتی ہے شوہروں کے لئے...؟؟؟" شمیم

جلدی سے اٹھ کر ان کے سامنے آئی تھی

"شوہر بھی بڑا کچھ کرتے ہیں بیویوں کے لئے... وہ بھی پتہ ہے تمہیں بہن کے

نہیں...؟؟؟" ان کے غصے کا کوئی حال نہیں تھا

"شادی کے محض چھ ماہ بعد ہی اس خبیث نے میری بچی کو فقیر بنا دیا... بہن ہم نے

اپنے گھر میں کوئی جانور بھی پالا ہو نا تو اس کی بھی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے...

اس کے کھانے پینے کا,اس کی صحت کا...اوراپ لوگوں نے میری بچی کے ساتھ کیا کیا...؟؟؟شکل دیکھیں اس کی...صحت دیکھیں اس کی...؟؟؟"عابدہ اس پر برس ہی پڑیں

"بہن میری کچھ نہیں ہوا تیری بچی کو...سارا گھر خیال رکھتا ہے اس کا"شمیم نے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا

"بہن...مجھے بس یہ بتادیں کہ جب اس نے خود نوکری چھوڑ دی تھی تو پھر میری بچی کو ٹرانسفر کیوں نہیں کروانے دیا...؟؟؟صبح شام پریگنینسی کی حالت میں وہ سفر کرتے ہوئے خوار ہوتی ہے,اس بے غیرت سے تو اتنا نہیں ہوتا کہ اسے صبح اٹھ کر اسٹاپ پر ہی چھوڑ آئے اور واپسی پر گھر لے آئے..."عابدہ نے کہا

"بہن ہم مانتے ہیں ہماری غلطی ہے...ولید نے بس اس لیے آپ سب کو نوکری چھوڑنے کا نہیں بتایا کہ آپ لوگ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے,یہ جلد ہی کوئی اور نوکری ڈھونڈ لے گا...دو تین جگہ پر انٹرویوز دیے ہیں اس نے"شمیم کی آنکھیں

دکھانے پر ولید کے باپ نے کھنکار کر کہا تھا

جب کہ مبرہ تو بس یقین سی نظروں سے ولید کو ہی دیکھے جا رہی تھی, کوئی دو, ڈھائی گھنٹے تک بحث ہوتی رہی, ولید ایک فیصد بھی اپنی غلطی ماننے کو تیار نہیں تھا, خباب اور حسیب خان کے سامنے ہنوز اپنی گردن میں سریا ڈالے بیٹھا رہا

"مبرہ... بچے اٹھ چل ہمارے ساتھ..." خباب نے تھک ہار کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا

"خباب بھائی پلیز.... آپ پریشان نہ ہوں, مجھے کچھ نہیں ہو گا... اب جب دوبارہ ٹرانسفر کھلیں گے تو کروا لوں گی ٹرانسفر" مبرہ نے صورتحال کو ذرا ریلیکس کرنا چاہا تھا

"امی پلیز میں ٹھیک ہوں... اللہ ولید کی نوکری کا کوئی اور سبب بنا دے گا, آپ پریشان نہ ہوں" وہ آنکھوں ہی انکھوں میں ماں کو تسلیاں دے رہی تھی

"یہ سب کچھ تیری شہ پر ہوا ہے مبرہ... مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ تجھے آخر

احساس کمتری کس چیز کا ہے...؟؟؟ کیوں تو نے ان اجڈ اور گنوار لوگوں کو اپنے سر پر چڑھا لیا ہے, ابھی بھی وقت ہے...اتار کر پھینک دیے انہیں اپنے سر سے ورنہ تجھے زندہ در گور کر دینگے" عابدہ کا دل اسے دیکھ دیکھ کر پھٹ رہا تھا

"امی چلے آئیں...جب اس نے خود ہی کنوئیں میں چھلانگ لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر بھلا اد سے کون روک سکتا ہے...؟؟؟"خباب عابدہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا

حسیب خان نے تاسف سے مبرہ کی طرف دیکھا تھا

"میں نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ میری بیٹی پرفیکٹ ہے..م میرا خدا گواہ ہے میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ میری بیٹی میں کوئی کمی ہے ممم یہ سبق تو میں نے تجھے کبھی پڑھایا ہی نہیں مبرہ لیکن...تو نے نا جانے کہاں سے یہ سبق سیکھ لیا ہے" وہ انتہائی دکھ سے کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے تھے

اور ان کے جانے کے بعد مبرہ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ایک الگ ہی داستان تھی

.....

مروان نے گاڑی لے لی تھی

رات آٹھ بجے کا وقت تھا جب وہ گاڑی لیکر گھر میں داخل ہوا, فی الحال سیکینڈ ہینڈ ہی لی تھی, زویا اور نمرہ کے بچوں نے اس کے گرد جمگھٹا ڈال دیا, رابعہ اور فرحت بھی باہر نکل آئی تھیں

روحاء نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسے دیکھا لیکن نیچے نا اتری, وہ مروان سے بالکل بات نہیں کر رہی تھی

بچوں نے سر کرنے کی رٹ ڈال دی تھی, وہ انہیں ٹالتا ہوا کچھ دیر بعد وہ اوپر چلا آیا, روحاء دھلے ہوئے کپڑے تہہ لگا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"اتنے دنوں سے گاڑی گاڑی کر رہی تھیں...اب دیکھی بھی نہیں" مروان موبائل اور چابیاں میز پر رکھتا ہوا اس کی طرف آیا, روحاء چپ چاپ کپڑے تہہ لگاتی رہی

"روحاء...میری جان اب ناراض ہی رہنا ہے" مروان نے بہت محبت سے اسکے

گرد حصار بنایا تھا, پھر اپنا چہرہ اس کے کندھے پر رکھ دیا, روحاء کا ساتواں مہینہ ختم ہونے والا تھا

"روحاء....ایم. سوری یار..." وہ ہولے ہولے اس کی گردن کع چومتا چلا گیا

"مروان میں آپ کی خاطر بولی تھی... صرف اور صرف آپ کی خاطر" روحاء کی آواز بھر آئی

"اچھا میں سوری کر رہا ہوں نا... پلیز معاف کر دو, میں نے تمہیں تو کبھی کوئی کمی نہیں ہونے دی نا...." وہ اسے پوری طرح اپنے حصار میں لے چکا تھا

"مجھے دکھ ہوتا ہے مروان...جب یہ سب جونک بن کر آپ کا خون نچوڑتے ہیں" وہ بولی, مروان نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا

"ایم سوری...." بہت نرمی سے اس نے روحاء کے لبوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا

"چلو کہیں گھوم کر آتے ہیں... میں اپنی جان کو ڈنر کروا کر لاتا ہوں" وہ بہت محبت سے اس کا چہرہ چومتے ہوئے بولا تھا

"صرف میں اور آپ...اور کوئی نہیں" روحاء نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا

"ہاں...بس میں اور تم....واپسی پر انکل اور آنٹی سے مل کر آئیں گے" مروان نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

وہ اس کے ساتھ سہج سہج کر چلتی نیچے اتر آئی

"چاچو...ہم نے بھی جانا ہے" زویا کے تینوں بچے بھاگتے ہوئے آ گئے

"چاچو میں بھی..." اوپر سے نمرہ والا بھی دوڑا آ گیا

"اوئے...کوئی بچہ نہیں جائے گا, تم لوگوں کو کل سیر کرواؤں گا" مروان نے گاڑی ان لاک کرتے ہوئے کہا

"چاچو...مجھے نہیں پتہ...ماما" ان دونوں نے ایک دم گلا پھاڑ کر رونا شروع کر دیا

"کیا ہوا؟؟؟" زویا بھاگ کر باہر نکلی تھی

"بھابھی انہیں کل. لے جاؤں گا" وہ بولا, روحاء چپ چاپ ایکطرف کھڑی تھی,

زویا کے بیٹے کی دیکھا دیکھی نمرہ کے بیٹے نے بھی اچھا ہی گلا پھاڑا تھا

"مروان...بس اسے لے جاؤ" زویا نے کہا

"بھابھی پھر عفان بھی ضد کرے گا..." وہ مجبور ہوا کھڑا تھا

"مروان میں بھی چلوں؟؟؟ رابعہ اندر سے بھاگی آئی

"یہاں تو بچے لیجانا دوبھر ہو رہا ہے اسے....اور تم آجاؤ" زویا کلس گئی

"مروان میں, عفان اور حسن چلتے ہیں بس..." رابعہ فل ٹائم تیار تھی

"مروان...انہیں گھمالائیں, میں نہیں جارہی" روحاء بوجھل دل. کے ساتھ کہتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی

"روحاء سنو تو..." مروان بس اسے پکارتا ہی رہ گیا

"مروان چلو بھی...ہر وقت اس کے ناز نا اٹھائے جایا کرو, چلو حسن, عفان...آ جاؤ" رابعہ بھاگ کر گاڑی میں گھس گئی تھی

مروان بس اسے گھورتا ہوا گاڑی نکال لے گیا

روحاء کمبل تان کر گھٹ گھٹ کر رو دی تھی

.....

اس دن صبح سے ہی اس کی طبعیت مضمحل سی تھی, وقفے وقفے سے درد اٹھ رہا تھا, اس کا چوتھا مہینہ شروع ہو گیا تھا اور وہ صرف ایک بار چیک اپ کے لئے جا سکی تھی لیڈی ڈاکٹر نے صاف کہہ دیا تھا کہ اس کی پریگنینسی بہت کمزور ہے سو اسے انتہائی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے... لیکن صبح و شام سفر کرتے ہی اس کی ساری احتیاط ختم شد ہو جاتی تھی

"ولید... پلیز مجھے چھوڑ آئیں.. میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج..." اس نے بڑے مان سے ولید کا کندھا ہلایا تھا

"کیا ہوا ہے؟؟؟" وہ نیند سے چور تھا

"درد ہوئے جا رہا ہے..." مبرہ کی آنکھیں بھر آئیں

"تو چھٹی کر لو..."

"تین تو کر لی ہیں اس مہینے..." وہ بے چارگی سے بولی

"مبرہ یار... میں کہاں وہاں ذلیل ہوتا پھروں گا تمہارے ساتھ... تھوڑی ہمت کر کے چلی جاؤ" وہ خود غرضی سے بولا تھا

"آپ نے کونسا کچھ کرنا ہے گھر رہ کر...؟؟" مبرہ کا کہنا ہی گناہ ہو گیا

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟؟" ولید نے گھور کر اسے دیکھا

"میں شوق سے گھر بیٹھا ہوں... تلاش کر تو رہا ہوں نوکری... جب ملنی ہو گی تو مل جائے گی" وہ اس پر برس ہی پڑا, مبرہ چپ چاپ تیار ہونے لگی

"چھوڑ آئیں گے؟؟؟" جاتے جاتے اس نے پھر بڑی امید سے پوچھا تھا

"یار چلی جاؤ.... جاؤ... نہیں مرتیں تم" وہ اوپر تک کمبل تان گیا

وہ تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے باہر نکل آئی تھی, سٹاپ تک وہ رکشے پر آئی, پھر بس پکڑی, آگے بھی رکشہ ہی لیا, جھٹکے کھا کھا کر اس کی بس ہوتی جا رہی تھی

کالج میں بھی سارا دن وہ اپ سیٹ ہی رہی, رہ رہ کر درد اٹھ رہا تھا

واپسی پر بارش شروع ہو گئی, اسے سٹاپ تک جانا دوبھر ہو گیا, رکشہ پانی بھری سڑک چھوڑ کر گلیوں میں سے ہو گیا تھا

اپنے سٹاپ پر آ کر پھر سے رکشہ لینے کی اس کہ ہمت نا ہوئی

ولید کو اس نے خود ہی کال نا کی... بار بار اس کا انکار سن کر وہ بھی تھک گئی تھی, کسی کو بھی نا کہا, بس اللہ کا نام لیکر پیدل ہی چل پڑی, درد بڑھتا جا رہا تھا

کئی جگہ وہ پھسل کر گری... گاؤں کی کچی گلیوں میں حد درجہ پھسلن ہو رہی تھی

گھر پہنچی تو وہ سب لوگ پکوڑوں کی پارٹی اڑا رہے تھے, الماس نے سلنڈر باہر نکال کر اس پر کڑاہی رکھی ہوئی تھی اور سب اس کے ارد گرد کرسیاں ڈال کر بیٹھے تھے

ولید سمیت چھوٹے دونوں بھی گھر ہی تھے

وہ بس ایک نظر ان سب کو دیکھتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی, کسی کو سلام کرنے کا بھی دل نا ہوا

"دیکھا ولید... اس کا بس چلے تو پیر کی جوتی بنا لے ہمیں" شمیم نے تاک کر نشانہ مارا

تھا

مبرہ کمرے میں آتے ہی جوتوں سمیت بستر پر گر گئی, کپڑے بدلنے کی بھی ہمت نہیں تھی, آنسو بہے چلے جا رہے تھے

"اب کیا پہاڑ ٹوٹ پڑا تم پر؟؟؟" ولید اندر آتے ہوئے بولا, وہ خاموش پڑی رہی

"تھوڑی تمیز سیکھ لو اور دماغ سیٹ کر لو اپنا... سلام کرنے کا رواج نہیں تھا تمہارے باپ کے گھر..." وہ انتہائی درشت لہجے میں بولا تھا, ہنوز خاموشی

"تم سے بات کر رہا ہوں..." ولید نے اسے ایکدم اپنی طرف موڑا اور ایک لمحے کو ٹھٹھک گیا

www.novelsclubb.com

وہ خاموش آنسو بہا رہی تھی, آنکھیں بند تھیں, چہرہ تکلیف کی شدت سے سرخ... سانس بمشکل آ رہی تھی, سارا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا

"کیا ہوا؟؟؟" اسے ذرا سا ترس آیا تھا, مبرہ کا سر اس نے اپنی گود میں رکھتے ہوئے اس کا چہرہ خشک کیا

"ولید خدا کے لئے مجھ پر ترس کھائیں, کچھ تو خیال کریں میرا, میں کونسا جانور ہوں... آپ کی بیوی ہوں میں ولید... میرے وجود میں سانس لیتا ہوا وجود آپ کا بچہ ہے..." وہ بلک بلک کر رو پڑی تھی

ولید نے اس کے ساتھ لیٹتے ہوئے اس کا سر اپنے بازو پر رکھ لیا

"مجھے سب نے روکا تھا... لیکن میں نے کسی کی نہیں سنی, مجھے سب نے کہا کہ ولید سے شادی مت کرو لیکن میں نے پھر بھی آپ کو چنا... کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ آپ اپنی پچھلی تمام غلطیوں پر شرمندہ ہیں, آپ نے کہا تھا کہ ہر انسان ایک اور موقع ڈیزرو کرتا ہے... اور میں نے آپ کو ایک اور موقع دیا... ولید میں نے آپ پر اعتبار کیا, میں نے سب کے خلاف ہو کر آپ کو چنا, ولید احمد میں نے محبت کی ہے آپ سے... خدارا میری محبت کو یوں رسوا نا کریں, اسے میری غلطی نا بنائیں پلیز...." وہ بکھرتی جا رہی تھی, ولید نے مضبوطی سے اس کے گرد حلقہ تنگ کر لیا

"اچھا ایم سوری... آئیندہ کچھ نہیں کہوں گا... سوری" جنوری کا اختتام ہو رہا تھا,

باہر پھر سے بارش شروع ہو گئی تھی, کمرے میں ہر طرف خنکی کا راج تھا اور ایسے میں اگر کوئی وجود گرم تھا تو وہ مبرہ حسیب خان تھی

اسے شائد بخار ہو رہا تھا, تکلیف برداشت کرتے کرتے وہ مزید تپ گئی تھی, اوپر سے وہ تین کلو میٹر پیدل چکر آئی تھی, جسم آگ کی طرح تپ رہا تھا اور اس لمحے ولید احمد کو اس کا وہ تپتا ہوا وجود کسی نعمت سے کم نہیں لگا

"میں پیدل آئی ہوں ولید... بارش میں, کیچڑ میں, گرتی پڑتی... کیا کوئی حق نہیں ہے میرا آپ پر, کیا کوئی احساس نہیں ہے میرا آپ کو... سب کچھ تو کرتی ہوں میں, جو آپ کہتے ہیں سب کرتی ہوں, کوئی لمحہ سکون کا نہیں ہے میری زندگی میں... اور آپ ولید...؟؟؟ آپ کے پاس کیا ہے میرے لئے...؟؟؟ بس گالیاں, طعنے, نشتر, جلی کٹی باتیں... اور تھپڑ, مکے, ٹھڈے..." وہ سارا ضبط کھو بیٹھی تھی, اس کا تپتا ہوا وجود باقاعدہ کانپنے لگا تھا

"مبرہ میری جان ایم سوری..." ولید نے اسے شدتوں سے اپنے بازوؤں میں بھرا

تھا,انتہائی جنونیت سے وہ اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے اس کے اوپر جھکا تھا

"ولید...بس,میری جان نکل رہی ہے,میں مر جاؤں گی...پلیز نا کریں" وہ

پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

"میں اپنی جان کے سارے درد دور کر دوں گا....ساری تھکن اتار دوں گا...بس

دو منٹ...بس دو منٹ" وہ یکے بعد دیگرے اس کے وجود پر سے کپڑے نوچتا ہوا

بے خود ہوا تھا,مبرہ بس نفی میں سر ہلاتی رہ گئی

ولید نے اس کے چہرے اور جسم پر دیوانہ وار اپنی شدتوں کے نشان چھوڑنے شروع

کر دیئے,اس کے سارے جذبات کھل کر بے لگام ہو رہے تھے

"ولید...مجھ پر رحم کریں" مبرہ حسیب خان اس لمحے بس اتنا ہی کر سکتی تھی

وہ اسے پوری طرح بے بس کرتے ہوئے اس پر حاوی ہو گیا

"ولید...." اس کی چیخیں بیساختہ سی تھیں,ولید نے زور سے اس کے لبوں پر اپنی

ہتھیلی سے دباؤ ڈالا تھا,مبرہ کی آنکھیں ابلنے کو تھیں

"ولید میرا بچہ...." ولید کی جنونیت کے زیر اثر اس کی سانس ٹوٹنا شروع ہو گئی,

باہر بارش زوروں پر جاری تھی, ولید رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا

"ولید... میں مر جاؤں گی" وہ یکدم اوپر کو اٹھی تھی اور ولید کی نظر اس کے عین

نیچے سرخ ہوتے بستر پر پڑی

"مبرہ..." اس نے سانسوں کی یورش میں سرگوشی کی تھی, مبرہ کی آنکھیں بالکل

بند ہو چکی تھیں

"ہے.... مبرہ...؟؟؟" ولید نے اسے یکدم الٹا کیا تھا

پورا بستر سرخ ہوتا جا رہا تھا

.....

زویا اور نمرہ دونوں کو بہت اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ مروان کو قابو میں رکھنے

کے لئے اسے روحاء سے بدگمان کرنا سب سے ضروری تھا, وہ دونوں جانتی تھی کہ

اگر مروان نے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ پیسے پیسے کو محتاج ہو جائیں گی, فرحان اور نعمان

بیک وقت فیملیز کا سارا خرچہ خود نہیں اٹھا سکتے تھے, جب کے ساتھ ساتھ اسلام اباد جیسے شہر میں پلاٹ کی قسط بھی ادا کرنی ہو

فی الوقت ان دونوں کے بیوی بچوں کا سارا خرچہ ایک طرح سے مروان ہی جھیل رہا تھا

ان دونوں نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے رابعہ کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا, فرحت بھلے ہی بہت دور اندیش سہی لیکن بیٹی کے معاملے میں وہ ڈنڈی مار جاتی تھیں اور اس فیملی پولیٹکس کی بہت ساری باتیں کاشف مرزا کے کانوں تک پہنچ ہی نہیں پاتی تھیں

www.novelsclubb.com

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا... رابعہ نے مروان کو کال کر کے دو تین لارج سائز پیزا اور کولڈ رنک آرڈر کی تھی, وہ تینوں نیچے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی پیزے کے مزے اڑا رہی تھیں جب رابعہ نے روحاء کو سیڑھیاں اترتے دیکھا

"زویا بھابھی.... وہ آگئی..." رابعہ جلدی سے زویا کے کان میں گھسی تھی, ان

تینوں نے اسے یوں کر دیا جیسے دیکھا ہی نہ ہو... البتہ وہ تینوں ڈرامہ رچانے کے لیے پوری طرح تیار تھیں

"میں تو کہتی ہوں مروان جیسا بھائی خدا سب کو دے, بس میری ایک کال کرنے کی دیر ہوتی ہے اور مروان منٹوں میں سب کچھ حاضر کر دیتا ہے... اب بھی حالانکہ مجھے بس ایک ہی پیزا کافی تھا لیکن میرے کہنے پر اس نے تین بھجوا دیئے..." وہ اخری سیڑھی پر تھی جب اسے رابعہ کی آواز سنائی دی

"ہاں تو اور کیا... مروان بڑے کھلے دل کا بندہ ہے اتنی محبت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تبھی تو اللہ نے اسے اتنا دے رکھا ہے..." زویا نے کہا

روحا ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے ان تینوں کے قریب آ گئی

"واہ بھئی... میرے شوہر کی یہ اچھائیاں صرف اس لئے کی جا رہی ہیں کہ میں سن رہی ہوں یا میرے پیٹھ پیچھے بھی ایسے ہی ہوتی ہیں.." وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی

"روحاء... خواہ مخواہ ہمارے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے" زویا نے کہا

"یہ پیزے مروان نے بھجوائے ہیں...؟؟؟" اس نے رابعہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں... میں نے کال کی تھی اسے, تمہیں کوئی تکلیف ہے...؟؟؟" رابعہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

"ارے نہیں... مجھے بھلا کیا تکلیف ہو گی, بس میرا بھی دل پیزا کھانے کو کر رہا تھا, اب میرے شوہر کی حق حلال کی کمائی سے آئے ہیں تو میرا بھی تو پورا حق بنتا ہے نا ان پر..." اس نے آگے بڑھ کر میز پر پڑے دونوں ڈبے اٹھا لیے

"روحاء... شرافت سے انہیں واپس رکھ دو" رابعہ کو غصہ آیا تھا

"تم نے کھا لیا نہ پیزا... اب یہ میرے ہیں" وہ ایک سلگتی ہوئی مسکراہٹ رابعہ کی طرف اچھالتی ہوئی دوبارہ سیڑھیاں چڑھ گئی تھی

کچھ ہی دیر بعد کاشف مرزا گھر آ گئے, ان کے آتے ہی رابعہ نے وہ رونا دھونا ڈالا کہ

حد نہیں... زویا اور نمرہ دونوں اس کے غم میں برابر کی شریک تھیں, اس سے پہلے بھلے ہی انہوں نے کبھی رابعہ کا ساتھ نہ دیا ہو لیکن آج وہ اس کے ساتھ تھیں

"رابعہ کے منہ میں جاتا نوالہ کھینچ لیا اس نے انکل... ہم دونوں بھی وہی تھیں... منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ میرے شوہر کی کمائی ہے اور اس پر پورا پورا حق میرا ہے" نمرہ نے کہا, ستم یہ کہ فرحان اور نعمان بھی ویک اینڈ پر گھر آئے ہوئے تھے

شام ہوتے ہوتے اچھا خاصا تماشہ برپا ہو گیا, فرحت نے مروان کے آنے کا بھی انتظار نہیں کیا تھا, انہوں نے اسی وقت روحاء کو نیچے بلوا لیا

"تم آج بتا ہی دو کہ آخر تمہیں میری بیٹی سے کیا تکلیف ہے...؟؟؟" وہ غصے سے بولی

"آنٹی پلیز... میں اس وقت تک کوئی بات نہیں کروں گی جب تک مروان نہیں آ جاتے" روحاء نے کہا

"روحاء... بیٹے آخر مسئلہ کیا ہے...؟؟؟" کاشف مرزا نے بے بسی سے اس کی

طرف دیکھا تھا

"انکل مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے... مسئلہ ان تینوں کو ہے اور میرے خیال سے آپ کو ان تینوں سے ہی پوچھنا چاہیے" وہ زور سے بولی

تبھی مروان کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا, چند لمحوں بعد وہ اندر داخل ہوا اور لاؤنج میں لگا تماشہ دیکھ کر وہی ٹھٹھک گیا

"لو مروان بھی آ گیا..." اسے دیکھتے ہی رابعہ نے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا تھا

"اب میری بیٹی کے منہ سے نوالے بھی چھیننے لگ گئی ہے تمہاری بیوی..."

فرحت تیزی سے بولیں

www.novelsclubb.com

"میں نے کسی کے منہ سے کوئی نوالہ نہیں چھینا..." روحا چیخ کر بولی تھی

"روحاء پلیز... تم اوپر جاؤ" مروان نے اسے اس کی حالت کے پیش نظر مصالحت سے کہا تھا

"میں کہیں نہیں جا رہی مروان... میں سب کچھ دیکھتے بھالتے اندھی اور بہری بن

کر اس گھر میں نہیں رہ سکتی, ان تینوں نے میرے خلاف ایک محاذ کھڑا کر لیا ہے....اٹھتے بیٹھتے کسی نہ کسی بات پر یہ تینوں مجھے کچوکے لگائے جاتی ہیں...میں کوئی روبوٹ تھوڑی ہوں کہ ہر بات پر آنکھیں اور کان بند کر لوں..."روحاء کی بس ہو گئی

"آخر ہوا کیا ہے...؟؟؟"مروان نے آگے کو آتے ہوئے پوچھا تھا, رابعہ نے روتے ہوئے سارا قصہ مزید مصالحہ لگا کر اس کے گوشت گزار کر دیا, روحا تو بس دم بخود کھڑی اس کی زبان کے جوہر دیکھ رہی تھی

ساری روداد سننے کے بعد مروان نے بڑے تاسف سے روحاء کی طرف دیکھا

"روحاء...میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ جب میں تمہاری ساری ضرورتیں پوری کرتا ہوں تو تمہیں گھر والوں سے الجھنے کی کیا ضرورت ہے...؟؟؟"وہ بولا

"مروان میں الجھتی ہوں گھر والوں سے یا گھر والے الجھتے ہیں مجھ سے..؟؟؟"

روحاء زور سے بولی تھی

"آہستہ بولو...."سارے دن کا تھکا ہارا وہ گھر آ کر بھی کٹہرے میں کھڑا ہو گیا تھا...اسے بھی غصہ آ گیا

"مروان...اگر روحاء بھابھی کو اچھا نہیں لگتا تو آج اور ابھی سے تجھے کوئی ضرورت نہیں ہے ہمارے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی...جتنا ہم سے ہوا ہم خود مینیج کر لیں گے, آج کے بعد زویا یا نمرہ میں سے کوئی بھی تجھ سے کچھ نہیں مانگے گی اور رابعہ... تمہیں بھی کوئی ضرورت نہیں ہے مروان سے کچھ بھی کہنے کی... تمہیں جو چاہیے ہو ابو سے یا ہم سے کہا کرو"فرحان نے کہنا شروع کیا ہی تھا کہ روحاء نے نے اس کی بات کاٹ دی

www.novelsclubb.com

"کیوں فرحان بھائی...اب آپ کے پلاٹ کی قسطیں ادا ہو گئی ہوں گی نا اس لیے آپ کو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کا یاد آ گیا ہے..."وہ بولی

"روحاء...زبان سنبھال کر بات کرو"فرحت اونچی آواز میں بولی تھیں

"آنٹی میری بات چاہے آپ کو بری ہی کیوں نہ لگے..لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ

نے اپنے چاروں بچوں میں سب سے زیادہ تخصیص مروان کے ساتھ کی ہوئی ہے,
آپ کو سارا پتہ تھا نا... اسلام آباد والے پلاٹ کے بارے میں بھی, اور اس بارے
میں بھی کہ ان دونوں کی فیملیز کا سارا خرچہ مروان اٹھا رہا ہے... لیکن آپ پھر
بھی خاموش رہیں کیونکہ اپ کے بڑے دونوں بیٹے آپ کو زیادہ پیارے ہیں..."
روحاء نے گلا پھاڑ کر کہا تھا

"روحاء... دفع ہو جاؤ اوپر" مروان اس کا بازو پکڑ کر سیڑھیوں کی طرف دھکیلا

"میں کہیں نہیں جا رہی... آج پہلے اس بات کا فیصلہ ہو گا کہ نمرہ اور زویا کی باتوں
میں ایسا کیا ہے جو میری باتوں میں نہیں ہے...؟؟" روحاء اس کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی تھی

"روحا..." مروان نے اسے انتہائی درشت لہجے میں تنبیہہ کی تھی

"اور شاید اس بات کا جواب بھی مجھے پتا ہے... اور وہ یہ کہ میں ان دونوں کی طرح
منافق نہیں ہوں.... مجھے دوغلا پن کرنا نہیں آتا.. مجھے تمہاری اکلوتی بہن کی طرح

مگر مجھ کے آنسو بہانے نہیں اتے... میری ماں نے مجھے ہر دوسرے بندے کے آگے سر جھکانا نہیں سکھایا...." وہ اونچی آواز میں کہتی چلی گئی تھی

اور زندگی میں پہلی بار مروان کا ہاتھ فضا میں بلند ہو گیا تھا جو نہ جانے کیسے روحاء کے گال تک آ کر رک گیا

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں اوپر چلی جاؤ...." وہ اس سے زیادہ سخت لہجے میں نہیں بول سکتا تھا

"مروان جیسے اٹھا لیا... جیسے مار دیا" وہ انتہائی بے یقین لہجے میں کہتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی تھی

.....

وہ اپنا ماں بننے کا پہلا شرف کھو بیٹھی تھی, لیڈی ڈاکٹر نے اس کی ڈی این سی ریکیمنڈ کی تھی, ایک تو اس کی پریگنینسی شروع سے ہی بہت کمزور تھی اوپر سے اسے کسی بھی قسم کا ریسٹ مہیا نہیں ہوا تھا ہسپتال میں پہنچنے سے پہلے ہی اس کا مس کیرج ہو

www.novelsclubb.com

گیا تھا

"اس کے باپ کو بھی اطلاع کر دے..." ہسپتال میں اس کے پاس صرف ولید اور شمیم ہی تھے

"امی وہ سارا میرا ہی قصور نکال دے گا..." ولید نے سر جھٹکتے ہوئے کہا

"ولید...ادھر دیکھ میری طرف...تو نے کچھ کیا ہے نا اس کے ساتھ...؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"امی...میں نے کچھ نہیں کیا" وہ جھلا کر بولا تھا

"پھر ایک دم بیٹھے بٹھائے اس قدر بلیڈنگ کیسے ہو گئی...؟؟؟$ وہ بولیں

"امی اس کی طبیعت صبح سے ہی ٹھیک نہیں تھی, میں نے اسے کہا بھی تھا کہ چھٹی کر لے لیکن وہ میرے سر چڑھ کر کالج چلی گئی" وہ زور سے بولا تھا, شمیم بس تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گئی

"مجھے دے فون ملا کر...کم از کم اس کے ماں باپ کو تو اطلاع کر دیں" انہوں نے

کہا, ولید نے چپ چاپ حسیب خان کا نمبر ملا کر موبائل انہیں پکڑا دیا, بڑی سرسری سے الفاظ میں اس نے حسیب خان کو مبرہ کے مس کیریج کی خبر دی تھی ان پر تو جیسے ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا, عابدہ کو تو چند ثانیے ان کی بات کا یقین ہی نہ آیا, وہ دونوں اسی وقت موٹر سائیکل پر, ہسپتال پہنچے تھے, راستے میں ہی حسیب خان نے خباب کو بھی کال کر دی تھی

شعیب لاہور اپنی ڈیوٹی پر ہوتا تھا اور زوہیب ملتان چلا گیا تھا سو فی الوقت خباب ہی میسر تھا

"کہاں ہے میری بچی...؟؟؟" عابدہ بھاگتی ہوئی شمیم کی طرف آئی تھیں, ولید انہیں دیکھ کر نظریں ادھر ادھر کر گیا

"ابھی تو اندر رہی ہے... نرس کہہ رہی تھی کہ پانچ منٹ تک وارڈ میں شفٹ کر دیں گے" شمیم نے کہا

"ہوا کیا تھا...؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"بہن ہونا کیا ہے..؟؟؟آج کل کی لڑکیاں دھیان تھوڑی رکھتی ہیں, دھڑا دھڑ گرم چیزیں کھاتی تھی اور دوائیں وغیرہ بھی وقت پر نہیں لیتی تھی...بس اسی وجہ سے حمل ضائع ہو گیا" شمیم نے سارا ملبہ مبرہ کے سر ہی دھر دیا تھا

پانچ منٹ بعد اسے وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا, خباب بھی آ گیا تھا, عابدہ تو بس مبرہ کے بے جان وجود کو دیکھ کر ساکت رہ گئیں, اس میں آنکھ تک کھولنے کی ہمت نہیں تھی

"امی..." بڑی مشکلوں سے اس کے لبوں سے نکلا تھا

"ہاں میری بچی..." عابدہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی تھیں

"امی میرا بچہ نہیں بچانا...؟؟؟" وہ بولی تو آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

"خدا کا شکر ادا کر مبرہ کہ تیری جان بچ گئی...اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں, پھر نواز دے گا, رونا بن کر میرا بچہ...بس کر دے..." وہ اسکا سر اپنی گود میں رکھتے

ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تھیں

"مبرہ تو تو میرا شیر بیٹا ہے نا...؟؟؟ میں کیا کہتا ہوں بھلا کہ میرے تین نہیں چار بیٹے ہیں.. حوصلہ کر میرا بچہ, کوئی بات نہیں... اللہ پھر تیری سن لے گا" حسیب خان نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو ولید... اگر اس سب میں تمہارا ذرا سا بھی ہاتھ نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" ولید کے انتہائی کروفرانہ تاثرات دیکھ دیکھ کر خباب کی بس ہو گئی تھی

"میں نے کچھ نہیں کیا.." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

چار گھنٹے بعد اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا

"امی... میں نے آپ کے ساتھ جانا ہے" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

"ہاں میرا بچہ.. میں اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں گی تجھے" عابدہ نے کہا او شمیم کو یہ فکر پڑ گئی تھی کہ کہیں مبرہ کے منہ سے سچ نا نکل جائے

.....

اس نے کالج سے ایک ہفتے کی چھٹی لے لی تھی, ظاہر ہے ڈی این سی کے فوراً بعد وہ سفر تو نہیں کر سکتی تھی, ایک ہفتے بعد شمیم کے کہنے سننے پر ولید اسے لینے آ گیا تھا عابدہ تو اس کی شکل دیکھ کر ہی اس پر برس پڑی تھیں

"مبرہ کہیں نہیں جائے گی... جب تک اس کا ٹرانسفر نہیں ہو جاتا... تمہیں موت پڑ جاتی ہے نا اسے اسٹاپ تک چھوڑنے اور لینے کے لئے, تو اس کے بھائی ابھی زندہ ہیں... وہ اسے کالج چھوڑ بھی آیا کرینگے اور لے بھی آیا کرینگے" انہوں نے ببانگ دہل کہہ دیا تھا

www.novelsclubb.com

"مبرہ کے ٹرانسفر کو تو آپ بھول جائیں آنٹی... یہاں لڑکیوں کے کالج میں سیٹ ہی نہیں ہے" وہ ڈھٹائی سے بولا

"چلو ٹھیک ہے... اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سہی... میری بچی سکون سے اپنے گھر بیٹھی ہے اور تم بھی سکون سے اپنے گھر جاؤ" وہ بولیں

"بہن بات کو زیادہ بڑھاوا دینے کی ضرورت نہیں ہے... یہ سب کون سا ہم نے جان بوجھ کر کیا ہے, بس خدا نے ایسے ہی لکھا تھا, ولید شوہر ہے مبرہ کا... اس کے لئے برا تھوڑی چاہے گا" شمیم نے بات بنانی چاہی

"بہن آپ مجھے صرف یہ بتائیں.... کہ اس نے مبرہ کا اچھا کب چاہا ہے...؟؟؟" عابدہ نے کہا

"اب چاہے گا میری بہن.. میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے ولید خود اسے اسٹاپ تک چھوڑا کرے گا اور واپسی پر گھر لے کر آیا کرے گا" شمیم نے کہا

"مجھے اس دھوکے باز انسان کی کسی بھی بات پر کوئی اعتبار نہیں ہے... مبرہ کہیں نہیں جائے گی" عابدہ نے اٹل لہجے میں کہا تھا

اور انہوں نے بیچ میں مبرہ کو اس کے ساتھ نہیں جانے دیا

ایک ڈیڑھ ہفتے بعد مہینہ ختم ہو گیا اور نئے مہینے کے خرچے دوڑتے ہوئے سر پر آ گئے, شمیم کے تو ہاتھ پیر پھول گئے تھے, وہ ایک بار پھر ولید کو لے کر ان کی منت

سماجت کرنے آ گئیں

ولید کو ایک پرائیویٹ کالج میں جاب بھی مل گئی تھی, ایک بار پھر سے وہی رونا دھونا... ترلے منتیں, وعدے وعید... جو کے نہ جانے پورے بھی ہونے تھے یا نہیں

اور ایک بار پھر حسیب خان اور عابدہ اپنی ہی بیٹی سے ہار گئے تھے

وہ ایک بار پھر اس جہنم میں جانے کے لیے تیار تھی

عابدہ اسے بازو سے کھینچتے ہوئے اندر کمرے میں لے آئیں

"مبرہ... تجھے کیا ملے گا وہاں جا کر...؟؟؟" وہ رو پڑی تھیں

"امی آپ کو پتہ ہے کہ میں نے کبھی ہار نہیں مانی, بچپن سے لے کے اب تک میں نے جس بھی کام کا بیڑا اٹھایا... اسے ہمیشہ مکمل کیا ہے, میں نے کبھی کچھ ادھورا نہیں چھوڑا... امی آپ کا کہا, ابو کا کہا, شعیب بھائی کا کہا, ہمیشہ سب کا کہا مانا ہے اور زندگی میں پہلی بار میں نے آپ سب کا کہا رد کر کے ولید سے شادی کی ہے... امی

میں نے اسے اپنی مرضی سے چنا ہے, صرف اس لئے کہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ سدھر جائے گا... صرف اس بات پر یقین کر کے کہ شاید میرے مقدر سے وہ سدھر جائے... شاید میرے مقدر سے وہ انسان بن جائے... اور مجھے اس رشتے کو بیچ میں نہیں چھوڑنا... مجھے اس رشتے کو وہاں تک لے کر جانا ہے جہاں تک لے جانے کی مجھ میں ہمت ہے, مجھے لڑنا ہے ابو... دنیا کیا کہے گی کی اپنی مرضی کی شادی بھی نہیں چلا سکی...؟؟؟"مبرہ روتے ہوئے کہتی چلی گئی

"کوئی کچھ نہیں کہے گا میری بچی... دنیا کو کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے..."

حسیب خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ابو سب کہیں گے... میں ہمیشہ اس گھر کے ایک کمرے کے کونے میں نہیں بیٹھی رہوں گی... مجھے باہر نکلنا ہے, سب سے ملنا ہے, سب کو فیس کرنا ہے, سب یہی کہیں گے کہ مبرہ خان اپنی مرضی کی شادی کو نہیں نبھا سکی... ابو یہ کھیل تھوڑی ہے کہ آج کھیلا اور کل کو تنگ آ گئے... میں نے رشتہ جوڑا ہے اس سے, میں نے

شادی کی ہے اس سے, شوہر ہے وہ میرا اور میں بہت محبت کرتی ہوں اس سے...

اور میں آخری دم تک پوری کوشش کروں گی اسے اپنی محبت سے سدھارنے

کی... مجھے کسی کے منہ سے اپنے لیے یہ نہیں سننا کہ وہ مبرہ حسیب خان جو زندگی

میں کبھی کسی مقام پر نہیں ہاری وہ اپنی زندگی کے سب سے اہم مرحلے پر ہار گئی...

مجھے یہ نہیں سننا کے مبرہ حسیب خان کا اپنے لیے لیا گیا سب سے اہم ترین فیصلہ ہی

غلط تھا... مجھے جانے دیں ابو, وہ میرا سسرال ہے اور امی آپ ہی کہتی ہیں نا کہ

سسرال میکے کی طرح نہیں ہوتا.... مجھے جانے دیں, مجھے اسے آزما لینے دیں...

مجھے دیکھ لینے دیں کہ میرا دل ولید احمد جیسے انسان پر کیوں آگیا...؟؟؟ مجھ میں ابھی

بہت ہمت ہے امی... مجھے ابھی اور لڑ لینے دیں, مجھے اس شخص کی اخیر دیکھ لینے

دیں... یہ دیکھ لینے دیں کہ وہ کس دن اپنے ہاتھوں سے میرا گلا گھونٹے گا..." وہ

اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

.....

اس کی اور روحا کی کافی دنوں سے سرد جنگ چل رہی تھی, اور مروان نے کئی بار اس کی جانب مصالحت کی پیش رفت کی تھی... لیکن اس بار روحاء نے اس کی کوئی بھی بات سننے سے صاف انکار کر دیا تھا

یہ دوسری بار ہوا تھا کہ مروان نے اسے صرف اور صرف اپنا ساتھ دینے پر اپنے پورے گھر والوں کے سامنے بے عزت کیا تھا, پورے گھر والوں کے سامنے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

کئی بار تو اس کے دل میں آیا کہ سعد کو کال کرے اور چپ چاپ اس کے ساتھ چلی جائے لیکن پھر یہ سوچ کر رک گئی کہ وہ اب صرف اس کا میکہ نہیں تھا, وہ سعد کی بیوی کا سسرال بھی تھا اور اس کے جا کر وہاں بیٹھ جانے سے اسے شکوے شکایات ہو سکتے

تھے

وہ بھی معمول کا ہی ایک دن تھا جب اسے ہلکا ہلکا درد شروع ہوا, پہلے پہل تو وہ اسے

گیس پرابلم سمجھی, لیکن جب وہ شدت پکڑتا گیا تو اندازہ ہوا کہ لیبر پین ہی تھا تقریبا گیارہ بجے کا وقت تھا جب اس نے مروان کو کال کی, مروان نے فوراً ہی اس کی کال رسیو کر لی تھی

"ہاں روحاء...؟؟؟" وہ جلدی سے بولا

"مروان... میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے, مجھے مسلسل درد ہو رہا ہے پلیز مجھے ہسپتال لے جائیں" وہ بیڈ پر بیٹھی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

"میں بس پانچ منٹ میں آ رہا ہوں..." مروان نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی اور واقعی پانچ منٹ بعد وہ گھر آ بھی گیا تھا

"روحاء... میری جان کیا ہوا...؟؟؟" وہ بھاگتا ہوا کمرے میں آیا تھا, اسی لمحے روحا کو شدید قسم کی درد کی لہر اٹھی, وہ بس دروازے کا کونا تھام کر اپنی چیخ کو منہ میں دباتی رہ گئی تھی

"روحاء میں نے ایمبولینس کو کال کی ہے... بس پانچ منٹ تک آ جائے گی" وہ اسکا

www.novelsclubb.com

نڈھال سا وجود دوبارہ سے بستر پر بٹھاتے ہوئے بولا تھا

"ایمبولینس کو کیوں کال کی...؟؟؟گاڑی کہاں ہے..؟؟؟"روحاء نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھا

"وہ...گاڑی سروس کے لیے دی ہوئی ہے"مروان نے اس سے نظریں چرائی تھیں

"مروان...مجھ سے جھوٹ نہ بولیں,ابھی دو دن پہلے آپ نے گاڑی کی سروس کروائی ہے"روحاء نے اس کا جھوٹ پکڑ لیا

"یار میں کہہ رہا ہوں نا ایمبولنس آتی ہی ہو گی..."وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"مروان...ادھر دیکھیں میری طرف..."روحاء نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا

"گاڑی کہاں ہے...؟؟؟"اس نے پوچھا

"روحاء...گاڑی بھی یہیں ہے,ہم ایمبولینس میں چلے جائیں گے تو پھر کیا ہے...؟؟؟"وہ بولا

"مروان میں نے وہ گاڑی صرف اور صرف سیر سپاٹوں کے لئے نہیں لی تھی...

میں نے وہ گاڑی اسی قسم کے مشکل وقت کے لئے لی تھی, آخری بار پوچھ رہی ہوں

کہ گاڑی کہاں ہے...؟؟؟"اس نے غصے سے مروان کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہ...دراصل...گاڑی..."لیکن روحاء نے اس کی بات کاٹ دی

"اور مجھ سے جھوٹ نہ بولنا..."اس نے انگلی اٹھا کر کہا تھا

"گاڑی ایک دوست نے مانگی تھی...دو دن پہلے اسے دی ہے"وہ بولا

"کون سا دوست...؟؟؟"

"اب تمہیں کیا بتاؤں کون سا دوست...؟؟؟"

"مجھے اس دوست کا نام بتائیں...میں ابھی اسے کال کر کے کہتی ہوں کہ گاڑی

واپس کر کے جائے, مجھے اسی گاڑی میں ہسپتال جانا ہے"روحاء کو پھر سے درد اٹھا

تھا, وہ بس بستر کی چادر مٹھی میں دباتی دہری ہوتی چلی گئی, تبھی باہر ایمبولینس کا

سارن سنائی دیا

"روحاء یار اٹھو...ایمبولینس آگئی ہے" مروان نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اٹھانا چاہا لیکن اس نے مروان کے دونوں ہاتھ بری طرح جھٹک دیے

"میں نے پوچھا...گاڑی کس کو دی...؟؟؟؟" وہ اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی تھی

"روحاء ضد کرنے کا وقت نہیں ہے..تمہاری اس فضول سی ضد کی خاطر ہم دونوں اس بچے کو کھو دیں گے" مروان ذرا غصے سے آگے بڑھا تھا

"مروان خبردار جو آپ میرے پاس بھی آئے تو...مجھے ابھی اسی وقت بتائیں کہ گاڑی کس کو دی ہے...؟؟؟" وہ چیخ کر بولی تھی

"وہ...فرحان بھائی کے...کسی جاننے والے کو دی ہے..." مروان نے سچ بولنا ہی مناسب سمجھا, روحاء کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ سے مسکراہٹ ابھر آئی, مروان اس کی نظروں کی تاب نہیں لا سکا تھا

"روحا...میری جان میرا جو گریبان کھینچنا ہے بعد میں کھینچ لینا...اس وقت

ہسپتال چلو" وہ دوبارہ اس کی طرف بڑھا, روحاء اس سے دو چار قدم پیچھے ہو گئی

"مروان بھلے ہی میں اس کمرے میں آج مر جاؤں, لیکن ایمبولینس میں ہسپتال نہیں جاؤں گی "کپکپاتے ہوئے لبوں سے بمشکل کہتے ہوئے اس نے اپنا سیل اٹھایا تھا, اور ساجد مغل کو کال کی

"ابو... آپ کہاں ہیں...؟؟؟" مارے درد کے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

"میں شاپ پر ہوں... کیا ہوا...؟؟؟" وہ اس کی آواز سن کر ہی بوکھلا گئے

"ابو پلیز... ابھی اور اسی وقت آجائیں, مجھے ہسپتال جانا ہے پلیز..." وہ بے دم سی ہو کر بستر پر گر گئی تھی

www.novelsclubb.com

"روحاء.... بچے میں ابھی آرہا ہوں, پانچ منٹ" روحاء نے زور سے اپنا موبائل دور پھینکا تھا

"روحاء... یہ مجھے نیچا دکھانے کا وقت نہیں ہے پلیز..." مروان نے ایک بار پھر اس کی منت کرنی چاہی

"مروان اگر اس وقت آپ میرے لئے کچھ کر سکتے ہیں نا... تو پلیز مجھ سے دور چلے جائیں" اسے شدید غصہ آرہا تھا, مروان نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا, ایک بار پھر اپنے درد کو برداشت کرتی بستر پر اوندھی دوہری ہوتی چلی گئی

"روحاء... پلیز یار" مروان صحیح معنوں میں رونے کے قریب ہو گیا, اسے اپنی بیوی اور بچہ دونوں ہاتھوں سے نکلتے نظر آرہے تھے لیکن روحاء پر اس کے آنسوؤں کا کوئی اثر نہیں تھا

پانچ منٹ بعد ہی اسے نیچے گاڑی کا ہارن سنائی دیا اور چند لمحوں بعد ہی ساجد مغل اور کوکب بھاگتے ہوئے اس کے کمرے میں آئے

www.novelsclubb.com

"روحاء... بچے کیا ہوا...؟؟؟" کوکب کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے

"امی... مجھے ہسپتال لے چلیں" روحا کی سانسیں ٹوٹنے لگی تھیں, ساجد مغل نے اسے اپنے دونوں بازوؤں میں اٹھایا اور سیڑھیوں کی طرف بھاگے, یہ مروان سے پوچھ تاچھ کرنے کا وقت بالکل نہیں تھا مروان بھی ان کے ساتھ ہی فرحت کو لے

کر ہسپتال پہنچا تھا

روحاء کی ڈلیوری شاید نارمل ہی ہوتی لیکن زیادہ وقت ہو جانے کی وجہ سے اس کی نارمل ڈلیوری میں پیچیدگیاں ہو گئی تھیں

"مائنر آپریشن کرنا پڑے گا..." لیڈی ڈاکٹر نے لیبر روم سے باہر آتے ہوئے کہا اور کچھ ہی دیر بعد اسے آپریشن تھیٹر میں شفٹ کر دیا گیا

اس نے اپنے ہی جیسی ایک خوبصورت سی بچی کو جنم دیا تھا جسے اپنے بازوؤں میں لیتے ہوئے مروان کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں

.....

www.novelsclubb.com

وہ چینج کر کے واش روم سے نکلی تو ولید ابھی تک بستر میں ہی تھا, ظاہر ہے اس نے کونسا بتیس کلو میٹر دور جانا تھا جو اس کی طرح صبح صبح اٹھ کر ہی تیار ہو جاتا, بال باندھ کر اس نے ہلکا سا میک اپ کیا, مدھم سی لپ اسٹک لگائی اور جوتے پہننے لگی,

ولید اسے کل شام ہی واپس لیکر آیا تھا, ایک جھٹکے میں ہی وہ اپنی عمر سے کہیں آگے

چلی گئی تھی, ایک نظر دیکھنے میں تو استخوان ہی محسوس ہوتی تھی

چپ چاپ اپنا بیگ اور چادر اٹھا کر وہ باہر نکلنے لگی تھی جب ولید نے اسے پکار لیا

"جانے لگی ہو؟؟؟"

وہ بس رک کر اسے سوالیہ سا دیکھنے لگی تھی

"رکو... میں چھوڑ آتا ہوں سٹاپ تک" وہ بادل نخواستہ سا اٹھا اور اپنے جو گرز پہننے لگا, مبرہ خاموشی سے باہر نکل گئی تھی, پانچ منٹ بعد وہ جیکیٹ اور گلوز پہن کر باہر آیا تو وہ چادر لیے گیٹ کے پاس کھڑی تھی

"بیٹھو..." وہ بائیک سٹارٹ کرتے ہوئے بولا

"واپسی پر مجھے کال کر دینا.... میں چھوڑ آؤں گا تمہیں" وہ سٹاپ پر رکتے ہوئے بولا تھا

مبرہ بس چپ چاپ سی بس میں چڑھ گئی

واپسی پر بھی بس اس نے ولید کو میسیج ہی کیا تھا, بڑی بات تھی کہ وہ آ گیا تھا

گھر آکر بھی وہ معمول کے مطابق اپنے کاموں میں لگ گئی, دل کی حالت انتہائی سوگوار سی تھی, وقفے وقفے سے آنکھیں بھر آتی تھیں, رات تک وہ یونہی رم جھم ہوتی آنکھوں کے ساتھ کام نمٹاتی رہی

ولید کو فی الحال ایک پرائیوٹ کالج میں جاب ملی تھی, وہ وہاں انگلش کے چار لیکچرز لیتا تھا, اور پارٹ ٹائم ایک گمنام سے کوچنگ سینٹر میں جاتا تھا

وہ رات کو آیا تو مبرہ نے چپ چاپ اس کے آگے کھانا رکھ دیا

"تم نے کھالیا؟؟؟" مبرہ نے بس سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا

اس رات کوشش کے باوجود ولید اسے پگھلا نہیں سکا تھا

دن یونہی گزرتے رہے... ارم کی منگنی طے ہو گئی تھی

"مبرہ... پتر ارم کو منگنی کا جوڑا لے دے گی نا؟؟؟" شمیم کے لہجے کی شیرینی ایسی کہ سامنے والے کو شوگر ہو جائے

"میرے پاس صرف دو, تین ہزار ہیں.. اور ابھی پورا مہینہ کالج جانا ہے" وہ بولی

"پتر کسی طرح لے دے... بس اور کچھ نہیں مانگتے تیرے سے" وہ بولی

مجبوراً اس نے ایک کولیگ سے پیسے پکڑ کر اسے منگنی کا جوڑا لیکر دیا, آنے بہانے سے شمیم نے اس سے دس, بیس ہزار مزید نکلوا لئے تھے

ولید نے البتہ اس بار اس سے کوئی فرمائش نہیں کی تھی, اور اس کی کسر شمیم نے پوری کر دی تھی

ارم کی منگنی پر مبرہ کے گھر والوں میں سے صرف حنا اور حسیب خان ہی آئے تھے, عابدہ نے اس کے سسرال جانے سے سختی سے انکار کر دیا تھا

شام گئے وہ لوگ فارغ ہوئے, ارم تو اس دن بالکل ہی مہمان بن گئی تھی, سو اس نے الماس کو ہی ساتھ لگا کر سارا پھیلاوا سمیٹا, حسیب خان بس اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر واپس چلے گئے تھے

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ تھکی ہاری کمرے میں آئی, سارا جسم کسی پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا, ولید شائد واش روم میں تھا, وہ جوتے اتارتے ہوئے

آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی

تبھی وہ واش روم. م سے نکلا تھا, ٹی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہن رکھا تھا, مبرہ بنا اس کی طرف متوجہ ہوئے کانوں سے ایئر رنگز اتارنے لگی, ولید دھیرے دھیرے چلتا ہوا اس کے عین پیچھے آ کھڑا ہوا

اس نے دونوں ایئر رنگز اتار کر دوپٹے سے بروچ اتارا تھا اور اس سے پہلے کہ دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھتی, ولید نے اس کے شانوں سے دوپٹہ کھینچ دیا, مبرہ نے آئینے میں اس کا عکس دیکھا تھا

وہ دھیما سا مسکرایا اور اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازوؤں سے حلقہ بنا گیا, پھر اپنا چہرہ اس کے دائیں کندھے پر رکھ دیا

"ایم سوری میری جان...." وہ سرگوشی میں بولا تھا, "ٹھیک ہے..." وہ بے حد عام سے لہجے میں بولی

"اب ناراض ہی رہنا ہے..؟؟؟" وہ دھیرے سے اس کے کان کی لو کو اپنے لبوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے چھوتے ہوئے بولا

"میں آپ سے ناراض نہیں ہوں ولید.. ناراض تو بندہ تب ہو نا جب کسی کو اس ناراضگی کا کوئی احساس ہو..." وہ بولی

"مبرہ... جان میں بس ہوش گنوا بیٹھا تھا, مجھ سے تمہاری قربت میں آکر نہیں رکا گیا... میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا کچھ بھی...." وہ اپنا حصار تنگ کرتے ہوئے بولا, مبرہ کی آنکھیں گیلی ہو گئیں

"میں نے کتنی بار کہا ولید کہ رک جائیں.... مجھے درد ہو رہا ہے رک جائیں, لیکن آپ نہیں رکے... ولید آپ نے مار دیا اسے..." وہ گھٹ گھٹ کر روئی تھی

آنسو گالوں پر پھسلتے آرہے تھے

"مبرہ میں نے نہیں مارا..." وہ بڑی شدت سے اس کی گردن کو چومتے ہوئے بولا تھا

"ولید..." وہ اس کی طرف مڑی

"چلیں مان لیا کہ میں خوبصورتی میں, قد کاٹھ میں, رنگ وروپ میں, دلکشی میں, وجاہت میں... کسی بھی طرح آپ کے برابر نہیں ہوں, چلیں یہ بھی مان لیا کہ آپ نے مجھ سے شادی صرف میری جاب اور میری کامیابیوں کی وجہ سے کی ہے, اور یہ بھی مان لیا کہ محبت صرف میں نے کی تھی... آپ نے نہیں... لیکن..."

اس نے ذرا سا وقفہ لیا, ولید اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ولید آپ نے نکاح کیا مجھ سے... اپنی مرضی سے, میں بیوی ہوں آپ کی... تو کیا میں بیوی کے طور پر بھی اسقدر ارزاں ہوں آپ کے لئے؟؟؟" آنسو قطار کی صورت بہہ رہے تھے, ولید نے ایک بازو اس کی کمر کے گرد ڈال کر اسے ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھا دیا یوں کہ مبرہ کا چہرہ عین اس کے سامنے آگیا, بہت بے قراری سے اس نے مبرہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا

"ولید میں جیسی بھی ہوں... آپ کی ذمہ داری ہوں, آپ کی عزت ہوں... اور آپ مجھے سب کے سامنے دو کوڑی کا کر دیتے ہیں" اس نے بیدردی سے اپنے

گالوں کو رگڑا تھا

"پرامس اب کچھ نہیں کہوں گا... پکا پرامس" وہ یکدم اس کے لبوں پر جھک گیا, بہت نرمی سے اس نے مبرہ کی سانسوں کو لوٹنا شروع کیا تھا, وہ بس اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتی ہوئی زار و زار روتی چلی گئی

"شوہر تو اپنی محبت سے بیوی کو حور بنا دیتا ہے ولید... اور آپ نے کیا کیا... آپ نے تو مجھے فقیر بنا دیا" وہ یکدم روتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی تھی

"مبرہ میری جان بس کر دو نا.... ایم سوری" ولید اسے گود میں اٹھا کر بستر تک لایا تھا

www.novelsclubb.com

"صرف اس بستر کی حد تک اہم ہوں میں آپ کے لئے...." وہ ایک بار پھر سے بکھرنے لگی تھی

اور ولید ایک بار پھر سے ہوش کھونے لگا تھا

"خدا کا واسطہ ہے ولید.... میری محبت کو میرا جرم نا بنائیں, پلیز میری محبت کو

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی نا بنائیں" وہ کہتی جا رہی تھی اور ولید بس اس کے وجود میں گم ہوتے ہوئے اس کے کانوں میں سرگوشیاں کرتا جا رہا تھا

.....

وہ ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئی تھی, کوکب اسے اپنے ساتھ ہی لے آئیں, فی الحال انہوں نے اسے نیچے کمرہ سیٹ کر دیا تھا

وہ بھی ایک عام سا ہی دن تھا, اس کی بچی تین دن کی ہو گئی تھی, مروان اس سے ملنے آیا تھا, کل شام کاشف مرزا اور رابعہ بھی ہو کر گئے تھے

"آنٹی روحاء؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"اندر ہے" کوکب نے کہا, وہ سر ہلا کر اندر چلا گیا, روحاء اپنی بچی کو اپنے ساتھ لٹائے اس کی طرف کروٹ کئے اس سے دنیا جہان کی باتیں کرنے میں مصروف تھی

"روحاء کیسی طبیعت ہے اب؟؟" مروان کی آواز سن کر وہ چونک گئی, پچھلے تین

دن سے اس نے مروان سے کوئی بات بھی نہیں کی تھی,اب بھی وہ چپ چاپ کروٹ لیے پڑی رہی

"روحاء... یار ایسے تو نا کرو" مروان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا... ہنوز خاموشی

"روحاء مجھے جو سزا دینی ہے دے لو... لیکن مجھ سے بات تو کرو" وہ روہانسا ہو گیا

"مروان.... یہاں سے چلے جائیں" وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی

"کیوں؟؟"

"کیونکہ مجھے آپ کی شکل دیکھ کر ہی غصہ آنے لگتا ہے... جائیں" وہ بولی

"روحاء ایم سوری...." روحاء نے تڑخ کر اس کی بات کاٹ دی

"خدا کے لئے مروان.... بس کر دیں, بس کر دیں یہ سوری سوری کا تماشہ" وہ کلس گئی تھی

"روحاء یار غلطی ہو گئی مجھ سے, مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری یوں اچانک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طبیعت خراب ہو جائے گی" وہ بولا

"میری طبیعت اچانک خراب نہیں ہوئی, ڈاکٹر نے ڈیٹ دے دی تھی مجھے اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ مروان ذہنی طور پر تیار رہیں.... لیکن آپ نے جان بوجھ کر گاڑی کسی کو دے دی" وہ دہاڑ کر بولی تھی

"یار مجھے.... فرحان بھائی نے مجبور کر دیا تھا, ان کے کسی افسر کو ضرورت تھی, بس اسی وجہ سے..." روحاء نے پھر اس کی بات کاٹ دی

"ہاں تو ٹھیک ہے نا... فرحان بھائی اور اس کا افسر ہی اہم ہوئے نا.. میں چاہے بھاڑ میں جاؤں" وہ بولی

www.novelsclubb.com

"روحاء میری بات....."

"کوئی بات نہیں سننی مجھے.... بس بہت ہو گیا" وہ دوبارہ کروٹ بدل گئی تھی

.....

دن یونہی گزرتے چلے گئے, ولید نے شروع شروع میں تو اس کی ڈیوٹی نبھائی لیکن

پھر اسی ڈگر پر آ گیا, دھیرے دھیرے مبرہ پھر سے رکشے پر آ گئی اور سردیوں کے بعد گرمیاں مشکل ترین ہونے لگیں, عابدہ کا جب بھی فون آتا, وہ یہ ہی کہتی کہ ولید اس کی ڈیوٹی نبھا رہا ہے

حتی الامکان اس نے ولید کے گھناؤنے چہرے کو اپنے گھر والوں سے چھپانے کی کوشش کی تھی, جہاں تک ممکن ہوا اسے سدھارنے کی کوشش کی تھی, اس کے بس ایک بار کہنے پر ہی وہ اس کے آگے سر جھکا جاتی تھی, چاہے وہ خود محتاج ہو جائے, لیکن کبھی کسی گھر والے کو ناں نہیں کی تھی

لیکن وہ کہتے ہیں نا... کہ عادتیں بدلی جا سکتی ہیں, فطرتیں نہیں, سرشت کبھی نہیں بدلتی

اور یہ ولید احمد کی سرشت تھی... اسے صرف اپنی ذات سے پیار تھا, اسے بس بیوی کے روپ میں ایک کمانے والی نوکرانی چاہیئے جو اسے مل گئی تھی, وہ نا صرف اس کا سارا گھر سنبھال رہی تھی بلکہ سارے خرچے بھی اٹھا رہی تھی

دھیرے دھیرے وہ دوبارہ اپنی روش پر واپس آ گیا, وہی ہر بات میں طنز, طعنے, جلی کٹی باتیں, بات بے بات غصہ, تھپڑ, مکے... جسمانی تشدد اور زیادتی

اور وہ جھیل رہی تھی... نہ جانے کس امید پر؟؟؟

بس چپ چاپ زندگی کو گھسیٹے جا رہی تھی

بھلا کیوں؟؟؟

صرف اسلیے کہ لوگ کیا کہیں گے؟؟ اس کے ماں باپ کیا کہیں گے؟؟؟ گھر والے کیا کہیں گے؟؟؟ رشتے دار کیا کہیں گے؟؟؟ اس کی کولیگز کیا کہیں گی؟؟ معاشرہ کیا کہے گا؟؟؟

www.novelsclubb.com

کہ اس نے اپنی مرضی سے شادی کی اور پھر اسے نبھا بھی نہیں سکی...؟؟؟ ہر ایک کو غلط کہہ کر, ہر ایک کو رد کر کے, گھر والوں کے خلاف جا کر اپنی پسند سے شادی کی اور پھر اسے سرخرو بھی نا کر سکی

وہ ڈر گئی... سب سے... اس جملے سے کہ "سب نے منع کیا تھا نا...؟؟"

اور مبرہ کی تو چلیں پسند کی شادی تھی, ہماری سوسائٹی میں ارینج میرج کے بعد بھی ہزاروں لاکھوں لڑکیاں مبرہ حسیب خان بن جاتی ہیں, وہ ایک پڑھا لکھا گنوار شوہر اور ایک اجڈ سسرال صرف اسلیے جھیلتی ہیں کہ کل کلاں کو لوگ کیا کہیں گے؟؟؟ رشتے دار کیا کہیں گے کہ اپنا اذدواجی رشتہ قائم نہیں کر پائی, ماں باپ کیا سوچیں گے جب بیاہی ہوئی بیٹی در پر واہس آئے گی...؟؟؟ بھابھیاں منہ بھر بھر کر باتیں کریں گی, بھائی برداشت کریں گے یا نہیں...؟؟؟ چھوٹی بہنوں کا کیا بنے گا؟؟؟ معاشرہ کیسی کیسی باتیں کرے گا؟؟؟ انگلیاں اٹھیں گی... الزام تراشی ہو گی, سسرال والے سارے شہر میں ذلیل کریں گے... اور سب سے بڑھ کر... بچوں کا کیا بنے گا؟؟؟

کیونکہ ہمارے معاشرے کا ایک سب سے بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ شوہر چاہے جلاد کا دوسرا روپ ہی کیوں نا ہو... اسے ساری زندگی صرف اسلیے برداشت کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک باپ بھی ہوتا ہے

اور یہ سب حقیقت ہے... ہماری مڈل کلاس فیملیز کے ماں باپ جو نہ جانے کتنی مشکلوں سے بیٹیوں کو بیاہتے ہیں... وہ بیٹیاں کوئی بھی انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے سو دفعہ سوچتی ہیں, کمانے والیاں پھر بھی تھوڑی ہمت کر جاتی ہیں, جو نہیں کماتی ان کے لئے وہ جہنم ہمیشہ کے لئے لکھ دیا جاتا ہے, بس اسی آس پر وہ ساری عمر گزار دیتی ہیں کہ شوہر کبھی تو ان کا ساتھ بھی دے گا نا...؟؟؟ اولاد کبھی تو جوان ہو گی نا....؟؟؟ ساس سسر کبھی تو اسے انسان سمجھیں گے نا...؟؟؟

مبرہ کا بھی یہ ہی حال تھا, اسے بھی یہ ہی امید تھی کہ شاید ایک دن سب ٹھیک ہو جائے, شاید ایک دن وہ ان سب گھر والوں کے دلوں میں جگہ بنا سکے, شاید ایک دن ولید اسکا ہو جائے, اور اس شاید پر وہ اپنی زندگی ہارتی جا رہی تھی, ہر آنیوالا دن پہلے سے زیادہ مشکل ہوتا تھا

ولید اسے دھنکنے میں ایک منٹ نہیں لگاتا تھا, ساس ہمہ وقت اسے مبرہ کے خلاف بھرے رکھتی تھیں, سسر تو جب بھی بات کرتا, کوئی نا کوئی طنز کا تیر چلا کر ہی کرتا

تھا

اور یہ ہی فرق تھا اس میں اور روحاء میں...اور یہ فرق ہی میرے اس ناول کی اصل تھیم بھی ہے

جب ہم چناؤ کا اختیار اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو پھر شکوے کا اختیار کھو دیتے ہیں

مبرہ کا یہ ہی حال تھا...وہ شکوے کا اختیار کھو چکی تھی,ولید احمد سراسر اس کا ذاتی چناؤ تھا

جبکہ روحاء....وہ مروان مرزا کا چناؤ تھی,اس کی شادی اس کے ماں باپ نے اپنی مرضی سے کی تھی,سو وہ ڈنکے کی چوٹ پر ان سے سب کچھ کہتی تھی,ببانگ دہل شکوہ کرتی تھی,پورے حق سے میکے آکر بیٹھتی تھی,ماں باپ ہمہ وقت اس کے ساتھ تھے,اس کے برابر کھڑے ہو کر وہ مروان کو سرزنش کرتے تھے

اور یہ سبھی حقوق مبرہ حسیب خان کھو چکی تھی...حالانکہ اس کے گھر والے اس کے ساتھ تھے لیکن پھر بھی...اس شخص کے ساتھ رہنا اس کی اپنی چوائس تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور یہاں ایک بات... یہ صرف ہمارے کہنے کی بات ہوتی ہے کہ ایسا نہیں ہوتا,

کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے, کوئی اتنا ظلم برداشت کیسے کر سکتا ہے...؟؟تو

حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہر تیسری لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے, مبرہ کی تو چلیں لو میرج

سہی, ارینج میرج میں بھی ایسا ہوتا ہے, شوہروں کا کفر ہی نہیں ٹوٹتا, سسرال جہنم

بن جاتا ہے, میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں مبرہ جیسی لاتعداد لڑکیاں... جو

بس مجبوریوں میں جکڑی جاتی ہیں

وہ کما نہیں سکتیں, اوپر سے بچے ہو جاتے ہیں, غریب میکہ, ناتواں باپ, بیمار ماں,

ان بیاہی بہنیں

www.novelsclubb.com

سوچنے کو بڑا کچھ ہوتا ہے...

لیکن.... مبرہ کو جسٹیفائی نہیں کیا جا سکتا... محبت میں اندھا ہو جانا معاف کیا جا سکتا

ہے لیکن اس محبت کی خاطر جانور بن جانا کسی طور قابل معافی نہیں ہے, ایک پڑھی

لکھی باشعور لڑکی جس کے گھر والے بھی اس کے ساتھ ہوں اسے پہلی گالی اور پہلے

تھپڑ پر ہی سٹینڈ لے لینا چاہئے تھا...اس نے جو ظلم سہا, جان بوجھ کر سہا, ولید جیسے شوہر کو شہہ دی, جو کسی جانور سے کم نہیں تھا

سٹینڈ لینا چاہئے...اگر آپ اپنے وجود سے جڑی مجبوریوں کو ختم کر سکتے ہیں, انہیں پس پشت ڈال سکتے ہیں, تو سٹینڈ ضرور لیں

دفع ماریں ایسے شخص کو جسے قدر ہی نہیں ہے

رہ گئی روحاء....تو پوری طرح جسٹیفائی اسے بھی نہیں کر سکتے, مانا کہ اس کی فطرت ہی ایسی تھی... سمجھوتہ نا کرنے والی, لیکن جہاں تک ممکن ہوا اس نے کیا...لیکن جب شوہر بیوی کے اخراجات اچھی طرح پورے کرے تو پھر گھر والوں پر خرچ کرنے سے نہیں روکنا چاہیے, دراصل روحاء کو غصہ زویا اور نمرہ پر تھا, رابعہ بھی ساتھ ہی رگڑی گئی, اور یہاں آکر مروان سے انصاف نہیں کیا گیا اور افسوس ہے ان مردوں پر جو انصاف نہیں کر پاتے, ہوتے ہی ایسے لاتعداد شوہر جو گھر والوں کے آگے بیویوں کو ڈیفینڈ نہیں کر پاتے, ساری عمر بہن بھائیوں کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پالتے رہتے ہیں اور آخر میں وہی بہن بھائی ٹھوکر مار کر راستے سے ہٹا دیتے ہیں

یہ ہمارے ہر دوسرے گھر کی کہانی ہے اور ہر دوسری لڑکی کا المیہ ہے, کسی کو شوہر اچھا نہیں ملتا, کسی کو سسرال اچھا نہیں ملتا, کسی کی نندیں تیز ہوتی ہیں, کسی کو جیٹھانیاں دبا لیتی ہیں.... اور یقیناً ایسے کیسز بھی ہیں جہاں بہوئیں اچھی نہیں ہوتیں

شوہر یا تو شکی, یا ظالم, یا نکھٹو, یا کاٹھ کے الو... بس رونا ہی رونا ہے

اور خوش قسمت ہوتی ہیں وہ لڑکیاں جنہیں شوہر اور سسرال دونوں اچھے مل جائیں... اور اب کمنٹس میں مینشن ضرور کریں کہ شوہر اور سسرال دونوں کس کے اچھے ہیں.... یا بس اتنا لکھ دیں کہ خوش قسمت ترین کون کون ہے؟؟؟؟

.....

"امی مجھے اس گھر میں کسی صورت واپس نہیں جانا... مروان الگ گھر لے گا تو ہی میں جاؤں گی" روحاء نے چند دن بعد ساجد مغل کے پوچھنے پر بابانگ دہل سارا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

واقعہ کہہ سنایا تھا

"امی جب تک وہ ان لوگوں سے الگ نہیں ہو گا... وہ. اس کی جان نہیں چھوڑیں گے, ہر بار مجھے سب کے سامنے ذلیل کرتا ہے, سب کے سامنے بے عزت کرتا ہے... میں تو نہیں جاؤں گی اب وہاں" اس نے فیصلہ سنا دیا تھا

ساجد مغل نے ایک بار پھر مروان کو بلا لیا, وہ بیچارہ سعد کی شکل دیکھ کر ہی شرمندہ سا ہو گیا

"انکل... مجھے نہیں پتہ تھا کہ روحاء کی طبیعت اچانک سے....." روحاء نے اس کی بات کاٹ دی

www.novelsclubb.com

"وہ سب چھوڑیں, مجھے الگ گھر میں رہنا ہے بس..." وہ بولی

"الگ گھر اتنی جلدی کیسے لوں؟؟؟" وہ بیچارگی سے بولا

"جب آپ کا پیسہ کھا کھا کر آپ کے بھائیوں کا پیٹ بھر جائے تب لے لینا اور اکر مجھے لے جانا" روحاء نے کہا

"انکل میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کی طرف سے بھی روحاء کو کوئی تکلیف..." لیکن روحاء نے بھڑک کر اس کی بات کاٹ دی

"مجھے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اپ کے یہ وعدے وعید سنتے ہوئے... میں نے دیکھ لیا کہ آپ اپنے گھر والوں کے سامنے کیسے میری عزت کی دھجیاں اڑاتے ہیں...؟؟؟ مجھے رتی برابر یقین نہیں ہے آپ کی زبان پر... جائیں یہاں سے, جب الگ گھر لینا افورڈ کر لیں گے تو آ کر مجھے لے جانا" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

مروان بس بے بسی سے سر جھکائے بیٹھا رہ گیا

"مروان ایک مرد کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی اور ماں باپ بہن بھائیوں میں انصاف بنا کر رکھے... اور یہ انصاف ہی گھر کے سکون کی ضمانت ہوتا ہے" ساجد مغل نے کہا تھا

وہ بس چپ چاپ سر جھکا کر باہر نکل آیا

"مروان..." سعد اس کے پیچھے ہی باہر آیا تھا

"یار میرے خیال سے تمہیں ابھی روحاء کو تھوڑا وقت دینا چاہیے, وہ کونسا کسی سڑک کنارے بیٹھی ہے... اپنے باپ کے گھر بیٹھی ہے, اسے یہیں رہنے دو.... ابھی غصہ ہے اسے... دھیرے دھیرے ٹھنڈا ہو جائے گا" سعد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا چلا گیا

مروان چپ چاپ پلٹ آیا

روحاء کا انکار اقرار میں نہیں بدلہ تھا, وہ بضد تھی کہ مروان اسے الگ گھر لیکر دے,

مروان نے ساری بات کاشف مرزا کے گوش گزار کر دی

"مروان... یار مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ تو اتنے عرصے سے زویا اور نمرہ کا خرچہ اٹھا رہا ہے, روحاء بھی شائد اپنی جگہ درست ہے... بیوی سے بھلا کہاں برداشت ہوتا ہے شوہر کا جیٹھانیوں اور اس کے بچوں پر خرچ کرنا, کبھی کبھار کی تو خیر ہے لیکن... دو عدد کماؤ بڑے بھائیوں کی فیملیز کا خرچہ اٹھانا کسی بھی بیوی سے برداشت نہیں ہوتا... میرے اور فرحت کے کہنے سننے پر وہ شاید رابعہ کو تو اگنور کر

دے, لیکن زویا اور نمرہ کو وہ بالکل اگنور نہیں کر سکے گی" کاشف مرزا نے کہا

"ابو وہ الگ گھر لینے کا کہہ رہی ہے..." مروان نے کہا کاشف مرزا نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"مروان میرا جو کچھ بھی ہے وہ تم چاروں کا ہے... میں نے پہلے سے ہی طے کر رکھا تھا کہ یہ والا گھر نعمان اور فرحان کے نام کر دوں گا اور جو تھوڑی بہت زمین ہے اس پر تمہارا اور رابعہ کا حق ہو گا... بس پھر اس مسئلے کا حل یہی ہے کہ زمین بیچ دی جائے, رابعہ اپنے حصے کا جو بھی کرنا چاہے گی کر لے گی... اور تم اپنے حصے سے گھر لے لو" کاشف مرزا نے کہا

www.novelsclubb.com

"ابو... بٹوارا تو میری وجہ سے ہوا نا...؟؟؟" اس نے دزدیدہ نگاہوں سے کاشف مرزا کی طرف دیکھا تھا

"بٹوارہ ہونا ہی ہوتا ہے بیٹے... اور شاید کہیں نہ کہیں غلطی ہم جیسے ماں باپ کی بھی ہوتی ہے... ہم بٹوارے سے ڈر جاتے ہیں, حالانکہ اگر یہ بٹوارہ وقت پر ہو جائے تو

کئی گھر اجڑنے سے بچ جائیں" کاشف مرزا نے کہا

مروان بس سر جھکائے بیٹھا رہ گیا تھا

اگلے کچھ دنوں میں کاشف مرزا نے زمین کا سودا کر دیا تھا

.....

اس نے مبرہ کو کال کی تھی

مرحہ کو نہلا کر سلا دیا تھا, اس نے اب لمبی نیند سونا تھا, اسے سلا کر وہ خود باہر نکل آئی

عفراء اپنے اور سعد کے کپڑے دھو رہی تھی, وہ اپنے ایریا کی اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تھی

روحاء نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے مبرہ کو کال ملائی جو صد شکر کے اس نے ریسیو کر لی

"واہ بھئی... بڑی خوش قسمتی ہے میری کہ پروفیسر صاحبہ نے میری کال اٹینڈ کر

لی"روحاء ہنستے ہوئے بولی

"میں ہنڈیا بنا رہی ہوں شام کی... ساتھ ساتھ تمہاری کال سن رہی ہوں"وہ بولی

"کیسا چل رہا ہے سب کچھ....؟؟؟"

"ذرا ذرا ایسا بہتر ہوا تو ہے...."وہ بولی

"مار پیٹ کم ہوئی کہ نہیں...؟؟؟"اس نے پوچھا, صرف روحاء کو ہی اس نے ولید کے ظلم و ستم کے بارے میں بتایا تھا

"ہاں... جب سے پریگنینسی ہوئی ہے تب سے ہاتھ تو نہیں اٹھایا..."وہ بولی

"چلو... اللہ ہدایت دے"روحاء نے کہا, کافی دیر وہا مبرہ سے باتیں کرتی رہی, روحاء نے بھی ساری روداد سنائی, مبرہ نے بھی تھوڑی بھڑاس نکال دی

"چل ٹھیک ہے پھر..."روحاء نے کال کاٹتے ہوئے کہا تھا, مرحہ اٹھ گئی تھی, وہ اسے اٹھا کر باہر ہی لے آئی, عفراء بھی فارغ ہو گئی تھی

"تمہاری کوئی بیسٹ فرینڈ ہے یہ؟؟؟"اس نے پوچھا

"ہاں... میٹرک سے ہم دونوں ساتھ ہیں... بی ایس بھی ایک ساتھ کیا تھا" وہ بولی

"کیا نام ہے؟؟؟" عفراء نے سرسری سا پوچھا

"مبرہ حسیب خان... وہ کمپیوٹر سائنس کی لیکچرار ہے" روحاء نے کہا

"شادی سے پہلے تو ایک دوسرے کے گھروں میں بھی آنا جانا ہو گا تم دونوں کا؟؟؟"

اس نے پھر پوچھا تھا, روحاء اس کے لہجے کی لگاوٹ محسوس نہیں کر سکی تھی

"ہاں... کبھی وہ آجاتی تھی... کبھی میں چلی جاتی تھی"

"میرا خیال ہے اسی نے سعد کی اکیڈمی میں پڑھایا تھا نا...؟؟؟" اب کے وہ اصل مدعے پر آئی تھی

www.novelsclubb.com

"ہاں یار.... دو, تین سال پڑھایا ہے... مبرہ بہت ذہین ہے, اور بہت کامیاب... اتنے زیادہ سٹوڈنٹس ہو گئے تھے تب سعد کی اکیڈمی میں... پھر اس کی شادی ہو گئی تو اس نے چھوڑ دیا..." روحاء کہتی چلی گئی

"خوش نہیں ہے اپنے گھر...؟؟؟"

"کیا بتاؤں اب تمہیں... پسند سے شادی کی تھی اس نے, گھر والے اتنے راضی نہیں تھے... لیکن وہ تو بالکل ہی جانور نکلا, اتنی مار پیٹ کرتا ہے کہ حد نہیں, ایک مس کیریج بھی ہو گیا ہے بیچاری کا, حالانکہ شادی سے پہلے ہی مروان اور سعد دونوں نے مجھے بتایا تھا کہ ولید اچھا انسان نہیں ہے لیکن..." عفراء نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"کیا نام ہے اس کا...؟؟؟"

"ولید احمد..." وہ بولی

"وہ کہیں انگلش تو نہیں پڑھاتا... بڑا پرسنیلٹیڈ سا ہے, بڑا چرب زبان سا" عفراء نے کہا

"ہاں ہاں... وہی ہے, آجکل بھی کسی پرائیوٹ کالج میں کلاسز لے رہا ہے... تمہیں پتہ ہے اس کا؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"اس نے کچھ عرصہ میرے پاپا کے کالج میں بھی پڑھایا ہے, اقراء آپی کو بھی پھنسالیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا اس نے, منگنی بھی ہو گئی تھی ان کی لیکن... ہمیں جلد ہی اس کی اصلیت کا پتہ چل گیا تھا" عفراء کہتی چلی گئی

"اچھا... عفراء یار اس کی اصلیت تو مبرہ کو بھی پتہ چل گئی تھی لیکن... بس دل کے ہاتھوں ہار گئی" روحاء نے کہا

"دل کے ہاتھوں تو پتہ نہیں کون کون ہارا ہوا ہے" عفراء کی سرگوشی وہ سمجھ نہیں سکی تھی

.....

خباب کو ایک سیڈ کارپوریشن میں جاب مل گئی تھی, حسیب خان اور عابدہ نے اس کا رشتہ تو پہلے سے ہی دیکھ رکھا تھا بس اس کے نوکری ملنے کے انتظار میں تھے, جیسے ہی اسے نوکری ملی, انہوں نے اس کی منگنی کا فنکشن طے کر دیا

حسیب خان کے بے تحاشا سمجھانے بجھانے پر عابدہ ان کے ساتھ مبرہ کے سسرال جانے پر راضی ہوئی تھیں, مبرا کی تقریباً تبھی سسرالیوں کو خباب کی منگنی پر

انوائٹ کیا تھا

"مبرہ.... بچے تو نے تین چار دن پہلے ہی آجانا ہے اور خبر دار جو اس بارے میں کوئی بحث کی تو... تیرے بغیر تیرے سسرال والے بھوکے نہیں مر جائیں گے, تیرے آنے سے پہلے بھی ان کا روٹی پانی چل ہی رہا تھا..." عابدہ نے تلخی سے کہا

"امی آہستہ بولیں.. میں آجاؤں گی تین چار دن پہلے..." جتنی دیر وہ دونوں اس کے کمرے میں بیٹھے رہے, مبرہ کو یہی دھڑکا لگا رہا کہ کہیں کوئی دروازے سے کان لگائے باتیں ہی نہ سن رہا ہو

کیونکہ یہ اکثر ہی ہوتا تھا.. جب بھی اس کے میکے میں سے کوئی آتا تھا تو کسی نہ کسی طرح کمرے میں ہونے والی ساری باتیں اس کے بتانے سے پہلے ہی ولید کے کانوں تک پہنچ جاتی تھیں, بہت عرصے بعد اسے اس بات کا ادراک ہوا کہ کوئی نہ کوئی باہر کھڑا اس کی باتیں سن رہا ہوتا تھا

کچھ دیر بعد وہ لوگ کچھ بھی کھائے پیے بنا چلے گئے, مبرا جانتی تھی کہ اسے کم سے

کم ایک دو ہفتے پہلے ولید کی منت سماجت شروع کرنی پڑے گی تب کہیں جا کر وہ اسے میکے جانے کی اجازت دے گا

"ولید میں نے تین چار دن پہلے جانا ہے... ٹھیک ہے نا...؟؟؟" صبح شام وہ کسی ورد کی طرح اس کے کانوں میں یہ بات انڈیل رہی تھی

"تم نے کیا کرنا ہے وہاں جا کر...؟؟؟ تمہاری پیاری بھابھی جان ہے نہ وہاں سب کچھ سنبھالنے کے لئے..." ولید نے کہا

"ولید میرے بھائی کی منگنی ہے... میں نے تین, چار دن پہلے جانا ہے" مبرہ نے کہا

"منگنی سے ایک دن پہلے چلی جانا... بس بات ختم" وہ بولا

اور مبرہ کے حد درجہ اصرار پر بھی منگنی سے تین چار دن پہلے اس کے میکے نہیں چھوڑ کر آیا تھا, ناچار حسیب خان کو ہی اسے کال کرنا پڑی

"داماد جی کچھ تو شرم کر لو... ہماری اکلوتی بیٹی ہے وہ, اب کیا مہمانوں کی طرح اپنے بھائی کی منگنی میں شامل ہو گی...؟؟؟" انہوں نے میٹھے میٹھے لہجے میں اسے کافی

باتیں سنائی تھیں

جن کا اثر یہ ہوا کہ اس نے بس دو دن پہلے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی

"اپنے بھائی سے کہو تمہیں آکر لے جائے..."کافی عرصہ ہوا اس نے یہ پینترا پکڑ لیا تھا اور ہر بار کی طرح خباب خود ہی آکر اسے لے کر گیا تھا

وہ خود منگنی والے دن صبح تقریباً گیارہ بجے بالکل مہمانوں کی طرح آیا

"کتنے بجے جانا ہے لڑکی والوں کی طرف...؟؟؟ مجھے اور بھی بہت کام ہیں" وہ مبرہ کو دیکھتے ہی اس پر برس پڑا تھا

"بس تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں...آپ کیا دیں گے اسے...؟؟؟"اس نے پوچھا

"کچھ بھی نہیں...تم دے تو رہی ہو" وہ بولا

"ولید میں اس کی ہونے والی نند ہوں اور اپ نند وئی...آپ کچھ بھی نہیں دیں گے...؟؟؟"وہ جی بھر کر حیران ہوئی تھی

"یار میرے پاس ہے ہی نہیں کچھ...تو کیا دوں.؟؟؟ ویسے بھی تمہارے بھائی کی

منگنی ہے جو تمہارا دل کرے دے دو" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا

"اچھا... جب آپ کی بہن کی منگنی تھی تب تو یہ اصول مجھ پر لاگو نہیں ہوا تھا...؟؟؟" وہ ذرا غصے سے بولی

"مجھے تیوری دکھائی تو آنکھیں نکال دوں گا..." ولید اس کا بازو دبوچتے ہوئے بولا اس کی تیز آواز باہر تقریبا سبھی کے کانوں میں پڑی تھی

"ارم کی منگنی پر میں نے اسے منگنی کا جوڑا لے کر دیا تھا, پیسے الگ سے دیے تھے اور وہ پیسے جو آپ کی امی نے آنے بہانے سے مجھ سے نکلوائے, وہ الگ ہیں, اور میری دفعہ آپ کہہ رہے ہیں کہ تمہارے بھائی کی منگنی ہے تم جو چاہے دو.." مبرہ نے اپنا لہجہ ذرا سا دھیما کیا تھا

"چلو لاؤ دو پیسے... جتنے دینے ہیں دے دوں گا" وہ بے شرمی سے اس کے آگے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولا تھا

"ولید..." مارے صدمے کے اس سے بولا نہ گیا

"آج اگر حماد یا عماد میں سے کسی کی منگنی ہوتی تو بھی آپ ایسے ہی کرتے...؟؟؟"

وہ تاسف سے بولی

"میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے..." ولید کو غصہ آیا تھا

"ولید یہ کہاں لکھا ہے کہ آپ کی عزت میری بھی عزت ہے لیکن میری عزت آپ کی عزت نہیں ہے..." وہ بولی

"مبرہ اگر مجھے لے کر جانا ہے تو بتادو... اگر نہیں تو ٹھیک ہے... میں چلا جاتا ہوں" وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا اور باہر کھڑے شعیب کی بس ہو گئی

اس سے پہلے کہ ولید کمرے سے باہر نکلتا, وہ کمرے میں داخل ہوا تھا

"سارا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے... کم از کم یہاں تو ہماری عزت کا کچھ خیال کر لو.." اس نے بمشکل اپنے لہجے پر قابو رکھا تھا

"اتنا ہی تمہیں اپنی عزت کا خیال ہے نا تو اس سے کہو کہ اپنی بکواس بند کرے" ولید نے کہا

"ولید مجھے پہلے ہی تجھ پر بہت قہر چڑھا ہوا ہے... یہ نا ہو کہ تو آج میرے دانت کے نیچے آجائے,اس لئے خبردار جو مبرہ کے لئے کسی بھی قسم کی کوئی الٹی سیدھی بات کی تو..."شعیب دو قدم آگے کو آیا تھا

"شعب بھائی پلیز... آپ باہر جائیں, کچھ نہیں ہوا... کوئی بات نہیں ہے"اس نے بمشکل شعیب کا بازو پکڑ کر دروازے کی طرف دھکیلا تھا

"ابو... بھائی کو باہر لے جائیں... پلیز"مبرہ کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا

"ابو یہ کوئی طریقہ تو نا ہوا... ا آدھے گھنٹے سے یہ شخص مسلسل اس پر برسے جا رہا ہے.. یہ آخر یہاں آیا ہی کیوں ہے...؟؟؟"شعیب نے حسیب خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ابو پلیز..."مبرہ نے ملتجیانہ سے لہجے میں کہا تھا حسیب خان, شعیب کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے باہر لے گئے

"ولید میری بات سنیں..."وہ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے ولید کی طرف

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مڑی

"نہیں... تم میری بات سنو, میں اسی وقت یہاں سے جا رہا ہوں.. م اگر تم میرے ساتھ نہیں گئیں تو میں یہیں کھڑے کھڑے تمہیں طلاق دے جاؤں گا" ولید نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا تھا

"ولید... آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں...؟؟؟" مبرہ کی آنکھیں پھٹ گئیں

"تم میرے ساتھ چل رہی ہو یا نہیں...؟؟؟" اس نے دوبارہ پوچھا

"میرے بھائی کی منگنی ہے آج..." وہ رونے والی ہو گئی

"تم پر طلاق کے تین حرف بھیج کر جاؤں گا یہ یاد رکھنا..." وہ انتہائی کروفر سے بولا تھا

"ولید میری بات تو..."

"طلاق یا پھر میرے سات چلو..." ولید نے اس کا بازو پکڑا

"ولید..."مبرہ نے انتہائی منت بھرے لہجے میں ایک آخری بار اس کی طرف دیکھا

"ٹھیک ہے...میں ولید احمد اپنے پورے ہوش و حواس میں مبرہ حسیب خان کو...."

"ولید رکیں...میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ پلیز...کچھ مت کہنا, پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے, میرے ماں باپ کی بہت بے عزتی ہو گی...پلیز چپ کر جائیں"اس کے کہتے ہی ولید کے لبوں پر ایک استہزائیہ سے مسکراہٹ بکھر گئی

"میں باہر انتظار کر رہا ہوں..."وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا

.....

اور یہ شاید اس کے خام خیالی تھی کہ اس طرح سے اس نے اپنے ماں باپ کی عزت کو بچا لیا تھا, حالانکہ ایسا نہیں تھا

وہ پورے گھر کے سامنے اپنے بھائی کی منگنی کا فنکشن چھوڑ کر ولید کے ساتھ چلی گئی

تھی, مارے غصے کے عابدہ کا برا حال تھا, شعیب کا تو بس نہیں چل رہا تھا کی ولید کو گولی مار دیتا

مہمان جانے کے لئے تیار کھڑے تھے, جتنی بے عزتی ہو گئی اتنی کافی تھی, حسیب خان نے بمشکل شعیب کو ٹھنڈا کیا, گاڑیاں آچکی تھیں... وہ بس جیسے تیسے سب کو لے کر لڑکی والوں کی طرف نکل کھڑے ہوئے تھے

اگلے دن لڑکی والوں نے آنا تھا... مبرہ کے میکے والوں میں سے کسی نے بھی اسے کوئی کال نہیں کی, عابدہ کو اس پر شدید غصہ تھا

"حسیب میں اسے کبھی کال نہیں کروں گی..." انہیں رہ رہ کر اس پر طیش چڑھ رہا تھا

"ابو میں تو کہتا ہوں پولیس لے کر جاتے ہیں اور مبرہ کو زبردستی وہاں سے لے آتے ہیں..." شعیب آتش فشاں بنا پڑا تھا

"شعیب بھائی کوئی فائدہ نہیں ہے... اس لڑکی سے کوئی بعید نہیں کہ وہ پولیس

والوں کے سامنے کھڑی ہو کر کہہ دے کہ میرے باپ اور بھائی مجھ پر زبردستی کرنے آئے ہیں" خباب خباب نے کہا

"خدا جانے یہ لڑکی سمجھتی کیوں نہیں... خدا جانے اسے اس جانور میں کیا نظر آتا ہے...؟؟؟ اس بیوقوف کو یہ نہیں پتا اس قسم کے رویے سے ماں باپ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے..." عابدہ رونے لگ گئی تھیں

"امی آپ تو چپ کریں... پلیز" شعیب نے ماں کو دونوں کندھوں سے تھام لیا

"ہم صرف اس کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں امی کہ اللہ اسے ہدایت دے... بس اور کچھ نہیں کر سکتے" سارا گھر پریشان ہوا پڑا تھا

.....

مروان نے نئے گھر کی تلاش شروع کر دی تھی, اگر وہ پلاٹ لے کر تعمیر شروع کرواتا تو اس میں کافی زیادہ وقت لگ جاتا, اسی لئے کاشف مرزا نے بھی اسے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہ کوئی اچھا بنا ہوا چھوٹا موٹا گھر دیکھ لے

اور وہ پوری طرح اس کام میں سر گرم تھا, روحاء سے وہ کئی بار معافی مانگ چکا تھا لیکن روحاء کے پاس اس کی ہر معافی کا بس ایک ہی جواب تھا

"الگ گھر لے کر دیں..."

دوسری طرف نمرہ اور زویا کے پیروں میں خارش ہونے لگی تھی, ابھی تو صرف پلاٹ کی پیمنٹ ادا ہوئی تھی, ابھی تو اس پلاٹ پر گھر تعمیر کرنا تھا, فرحان اور زویا نعمان اور نمرہ ان چاروں کا یہی پلان تھا کہ فرحان اور نعمان اس پلاٹ پر گھر تعمیر کروائیں گے اور اتنے عرصے وہ مروان سے کہہ کر جیسے تیسے گھر کا نظام چلواتے رہیں گے

www.novelsclubb.com

لیکن یہاں تو گیم ہی الٹی ہو گئی تھی, اگر مروان روحاء کو لے کر الگ ہو جاتا تو ان دونوں کا خرچہ کون اٹھاتا..؟؟؟" پھر تو اسلام اباد جیسے شہر میں رہنے کا خواب بس ایک خواب ہی رہ جاتا

سو دونوں نے مروان کے الگ ہو جانے پر سورخنے ڈالنے کی کوششیں کیں, ہمہ

وقت وہ دونوں رابعہ اور فرحت کے کان بھرتی رہتی تھیں

"تم دیکھ لینا رابعہ... ایک دفعہ روحاء مروان کو لے کر الگ ہو گئی, پھر تو اس کی شکل بھی نہیں نظر آیا کرے گی تمہیں... تم دیکھ لینا وہ اسے یہاں آنے ہی نہیں دیا کرے گی" صبح شام وہ رابعہ کے کانوں میں یہی زہر انڈیلتی تھیں

"آنٹی جی مروان تو گیا آپ کے ہاتھ سے... اب نہیں روحاء اسے یہاں آنے دیتی" فرحت کے سامنے بھی ڈرامے جاری رہتے

"مروان تو اب مہمان بن گیا ہے... پتہ نہیں ہمارا کیا بنے گا.. م چلو ہمارا ابھی رب وارث ہے" ان دونوں کے ڈرامے مروان کے سامنے بھی جاری رہتے تھے

لیکن اس بار وہ روحاء کو پگھلا نہیں سکا تھا, اسے ساجد مغل کے گھر بیٹھے ڈھائی ماہ ہونے کو آئے تھے اور اس ڈھائی ماہ میں الگ گھر کا مطالبہ جوں کا توں تھا

.....

مبرہ ایک بار پھر امید سے تھی

اس نے تو گھر والوں کو نہیں بتایا لیکن حنا کی چھوٹی بہن نے اسے اور اس کی ساس کو ایک پرائیویٹ ہاسپٹل میں دیکھ لیا تھا, اس نے جھٹ سے حنا کو کال کر دی اور حنا نے اگلے ہی لمحے مبرہ کو کال کھڑکا دی تھی

عابدہ نے اس کے وہ لتے لیے کہ حد نہیں

"اب تو ماں سے ناراض ہو کر بیٹھی ہے نا.. سارے رشتے داروں کے سامنے ہمیں دو کوڑی کا کر کے چلی گئی اور منہ بھی خود ہی بنایا ہوا ہے... کال کر کے بتا نہیں سکتی تھی.. ہم دشمن ہے تیرے" وہ کہتی چلی گئیں کبھی انہیں غصہ آجاتا اور کبھی رونے لگتیں

www.novelsclubb.com

"امی ایسے تو نہ کریں... میں نے تو بس اس لیے کال نہیں کی کہ آپ مجھ سے بات کریں گی یا نہیں...؟؟؟" وہ دھیمے سے لہجے میں بولی تھی

"مبرہ... میں ماں ہوں, تو چاہے مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دے, پھر بھی میری بیٹی ہی رہے گی" وہ بولیں, مبرہ بس چپ کر گئی

انہوں نے اسے سو دعائیں دیتے ہوئے کال کاٹی تھی کچھ ہی دنوں بعد حسیب خان کو پھر سے کسی کی زبانی اس کے رکشے میں دھکے کھانے کے بارے میں پتا چلا

انہوں نے مزید چھان بین کروائی تو پتہ چلا کہ ولید ڈیوٹی دینے سے کب کا آزاد ہو چکا تھا اور اب بھی وہ صبح شام رکشوں پر ہی دھکے کھاتی تھی

اس مرتبہ عابدہ سے زیادہ غصہ حسیب خان کو آیا تھا, وہ عابدہ کو لے کر ایک شام اس کے سسرال پہنچ گئے, اس نے واشنگ مشین لگائی ہوئی تھی

"یہ کس وقت کے کپڑے دھو رہی ہے.؟؟؟" عابد نے اسے گلے لگاتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

"امی صبح کالج جانا ہوتا ہے...اسی لئے شام کو لگاتی ہوں"

"تو کل اتوار تھا... کل لگا لیتی..؟؟؟"

"ڈھیروں ڈھیر تو استری کرنے ہوتے ہیں... میں تھک جاتی ہوں پھر" وہ سر جھکا کر بولی اور انہیں اندر لے آئی

ولید بھی گھر پر ہی تھا,ان دونوں نے اسے بلانے کی زحمت بھی نہیں کی تھی

"مبرہ...بچے میری بات سن,میں نے شعیب سے کہہ دیا ہے,وہ ویکینڈ پر گھر آتا ہے,سو بس سے آجایا کرے گا,میں نے اسے کہا ہے کہ گاڑی گھر پر ہی چھوڑ دے, میں روزانہ خود تجھے کالج چھوڑ کر آیا کروں گا اور وہیں رکا کروں گا اور واپسی پر لے بھی آیا کروں گا...ٹھیک ہے...؟؟؟"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے

"لیکن ابو...آپ وہاں کیا کیا کریں گے...؟؟؟"مبرہ نے پوچھا

"تجھے اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے...کافی دوست ہیں وہاں میرے,کسی نہ کسی کے چیمبر میں بیٹھ جایا کروں گا"وہ بولے

"مبرہ...بچے یہ شروع کے تین چار مہینے ذرا زیادہ مشکل ہوتے ہیں,ایک دفعہ تھوڑا وقت گزر جائے پھر خطرہ ذرا کم ہو جاتا ہے,تین چار مہینے تیرے ابو تجھے چھوڑ بھی آیا کرینگے اور لے بھی آیا کرینگے"عابدہ نے کہا

"پتہ نہیں ولید مانیں گے یا نہیں...؟؟؟"مبرہ نے دھیرے سے کہا تھا

لمبی سانس بھرتے ہوئے حسیب خان نے اس کے ساس اور سسر کو بلا لیا اور ان کے دماغ میں اچھی طرح یہ بات بٹھادی کہ وہ خود ہی اپنی بیٹی کی ذمہ داری اٹھالیں گے

ان کے جانے کے بعد ولید گر جاتو بہت تھا لیکن شمیم نے اسے اپنی باتوں سے رام کر لیا تھا

"چپ کر جا...بچہ چاہیے کہ نہیں تجھے...؟؟؟ اگر اس کا باپ اس کی ذمہ داری اٹھا رہا ہے تو تجھے کیا تکلیف ہے...شادی کو سال ہونے کو آیا ہے اور ابھی تک بے اولاد ہی ہے تو..." شمیم کے پاس اسے رام کرنے کے لئے ہر پتہ موجود تھا

وہ بس اسے گھورتے ہوئے خاموش ہو گیا تھا

.....

ولید کا رویہ کچھ تبدیل ہوا تھا...اب وہ پہلے کی طرح اسے ہر بات پر کاٹ کھانے کو نہیں دوڑتا تھا, پیسوں کی ڈیمانڈ بھی ذرا کم ہو گئی تھی

حسیب خان روزانہ صبح اسے کالج چھوڑ دیتے تھے اور واپسی پر ساتھ ہی لیکر آتے تھے

عماد کو ٹرائل دینے کے لئے لاہور بلا لیا گیا تھا, وہ کرکٹ ٹیم میں شامل ہونے کے لئے تگ و دو کر رہا تھا

حماد کے وہی کام تھے... ہمہ وقت کسی نا کسی لیڈر یا سیاست دان کے پیچھے خوار ہونے والا

شمیم نے انعم کا رشتہ دیکھنے کے لئے کوششیں شروع کر دی تھیں, وہ ان دونوں کی شادی ایک ساتھ کرنا چاہتی تھی

www.novelsclubb.com

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا, مبرہ کالج سے واپس آئی تو شمیم اور اس کا سسر کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے, ارم نے اس کے لئے بڑا زرق برق لباس نکالا ہوا تھا, سسر بھی سفید لٹھے کا سوٹ پہنے کھڑا تھا

"کہیں جا رہی ہیں آنٹی؟؟؟"

"ہاں... وہ انعم کے لئے لڑکا دیکھنے جا رہے ہیں" شمیم جلدی سے بولی تھی

وہ سر ہلاتے ہوئے اندر آ گئی

کمرے میں داخل ہوتے ہی خوشبوؤں کا ایک طوفان اس کی سانسوں سے ٹکرایا تھا

ولید شیشے کے سامنے کھڑا تھا, گرے کلر کے تھری پیس میں ملبوس, جیل سے بال

سیٹ کئے, بلیک جوتا پہنے, ہر قسم کا میک اپ کئے وہ کف لنکس لگا رہا تھا

"آپ بھی جا رہے ہیں...؟؟؟" وہ بیگ صوفے پر اچھالتے ہوئے بولی

"ہاں..." وہ مختصراً بولا, مبرہ نے چادر اتارتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

وہ بے حد دلکش لگ رہا تھا

مبرہ نے اس کے گرد دونوں بازوؤں سے حصار بنایا

"بڑے پیارے لگ رہے ہیں... نظر ہی نا لگ جائے" وہ مسکراتے ہوئے بولی

"تم ہی نا لگا دینا..." ولید نے اسے گھورا

"میری نظر نہیں لگتی آپ کو... کبھی بھی" اس نے بہت محبت سے ولید کا گال چوما

www.novelsclubb.com

تھا

"ہٹو یار....دیر ہو رہی ہے" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"ناہٹوں تو...؟؟؟" مبرہ نے اس کی گردن میں بازو ڈالے تھے اور دھیرے سے اس کے لبوں کو چھوا

"مجھے ذرا واپس آ لینے دو...پھر تم کہہ رہی ہو گی کہ ہٹیں....اور میں نہیں ہٹوں گا" وہ شدت سے اس کے لبوں کو بھینچتے ہوئے اس کے دونوں بازو ہٹا کر باہر نکل گیا

رات گئے وہ تینوں واپس آئے

مبرہ نے غور نا کیا کہ اس بار وہاں سے واپس آ کر ان تینوں نے کوئی ڈسکشن نہیں کی تھی, انعم نے بھی ہمیشہ کی طرح کرید کرید کر کچھ نہیں پوچھا تھا

رات کو وہ ولید کے پہلو میں آ کر لیٹی تو وہ اس پر جھک آیا

"ولید...دور ہٹ جائیں" وہ اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"میں ہٹ بھی جاؤں گا..." وہ اس کا دوپٹہ دور پھینکتے ہوئے بولا

"ہٹ کے رات گزر جائے گی آپ کی...؟؟؟" مبرہ نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی اور پھر اس سے لکیر بناتے ہوئے اس کے سینے تک لے آئی

"بس یہ ہی تو زعم ہے تمہیں؟؟؟" وہ اپنی شرٹ اتارتے ہوئے اس پر جھک گیا تھا

"وہ تو ساری عمر رہے گا..." مبرہ نے اس کی قربت کے زیر اثر آنکھیں بند کی تھیں

.....

مروان نے الگ گھر لے لیا تھا...اس کی بیٹی مرحہ چار ماہ کی ہو چکی تھی

اس دن اس نے روحاء کا سارا سامان شفٹ کیا تھا

"چل کر سیٹ کروالو... جیسے کروانا ہے" وہ روحاء کو ساتھ لے گیا تھا

اس نے سارا سامان سیٹ کروایا, مروان نے بیڈ روم. میں اے سی بھی لگوا دیا تھا,

گرمیوں میں اس کی پھول سی بچی ابل ہی جاتی تھی

سارا سسٹم سیٹ کروا کر وہ اسے لینے آ گیا تھا, فرحت اور کاشف مرزا کو بھی وہ ساتھ

لیکر آیا تھا

"چلیں ساجد صاحب...اب تو روحاء بیٹی کی خواہش پوری ہو گئی ہے...اب اسے اس کے گھر بھیج دیں" جاشف مرزا نے کہا, البتہ فرحت خاموش ہی رہیں

"خدا کرے ان دونوں کا گھر سلامت رہے مرزا صاحب..." ساجد مغل نے زیادہ بحث نا کرنا ہی مناسب سمجھا تھا

مروان اسی شام روحاء اور مرحہ کو اپنے ساتھ لے گیا تھا

"خدا کی قسم میں نے تمہارے بنا چار ماہ جیسے گزارے ہیں...یہ میں جانتا ہوں یا میرا خدا..." وہ اس رات صحیح معنوں میں روحاء کے لئے جھیلنا مشکل ہو گیا تھا, لمحہ بہ لمحہ اس کی شدتیں زور پکڑتی جا رہی تھیں, روحاء کا وجود ہی اسے کے ہوش اڑا دینے کے لئے کافی تھا

.....

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا... حسیب خان مبرہ کو اس کے سسرال اتار کر گھر واپس

چلے گئے تھے, انہیں اس کی ڈیوٹی نبھاتے مسلسل چار مہینے ہو گئے تھے, ولید رات کو کافی دیر سے گھر آیا

اب وہ اکثر ہی رات کو دیر سے گھر آنے لگا تھا, مبرہ کے پوچھنے پر اس نے بس اتنا بتایا کہ وہ اسی کالج میں پارٹ ٹائم بی ایس کی کلاسز بھی لینے لگا ہے سو آتے آتے دیر ہو جاتی ہے

"ولید کھانا لے کر آؤں...؟؟؟" اس نے پوچھا

"نہیں رہنے دو... میں کھا کر آیا ہوں" وہ اپنا کوٹ اتارتے ہوئے بولا تھا

"ولید آپ سے ایک بات کہوں... مانیں گے...؟؟؟" اس نے بڑے پر سوچ انداز میں اپنی بات کا اغاز کیا تھا

"ہاں کہو... ویسے تمہاری اکثر باتیں ماننے والی تو نہیں ہوتی ہیں" وہ جوتے اتارتے ہوئے بولا

"ولید ابو کو میری ڈیوٹی دیتے چار مہینے ہو گئے ہیں, اور ویسے بھی اب شعیب بھائی کی

ڈیوٹی قصور لگ گئی ہے, میں کہہ رہی تھی کہ اگر میں اور آپ کالج کی ریزیڈینسی میں شفٹ ہو جاتے تو...؟؟؟"اس نے اٹکتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی

شادی کے بعد گزرنے والے اس تمام عرصے میں جو کہ سسرال میں گزرا تھا وہ اپنا سارا اعتماد بری طرح کھو چکی تھی, بات کرتے ہوئے جھجک جاتی تھی, اپنی بات کو صحیح طریقے سے کہہ نہیں پاتی تھی, اور اس کا سارا کریڈٹ ولید احمد کو جاتا تھا اول تو اس کی وہ پوری بات سنتا ہی نہیں تھا اور اگر کہیں قسمت سے سن بھی لیتا تو اس کے پاس دو ہی جواب ہوتے تھے

"دوبارہ بکواس نہ کرنا.."

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے..."

اور اگر کہیں وہ زیادہ اصرار کرتی تو ہاتھ اٹھانا تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا

"کالج ریزیڈینسی...؟؟؟اپنا گھر چھوڑ کر اتنی دور کالج ریزیڈنسی میں شفٹ ہو جاؤں, تمہیں میں پاگل لگتا ہوں" ولید نے اسے گھورتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"ولید ڈاکٹر کہہ رہی تھی کہ پریگنینسی اس بار بھی بہت کمزور ہے...اب کیا ابو ہمیشہ میری ذمہ داری نبھاتے رہیں گے, اور ویسے بھی ریذیڈینسی نئی بنی ہے..م اگر ہم دونوں وہاں شفٹ ہو جائیں تو اس میں مضائقہ تو نہیں ہے" وہ بولی

"مبرہ تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا...یعنی میں روزانہ وہاں اتنی دور آیا کروں گا" ولید تڑخ پڑا

"آپ ویک اینڈ پر آجایا کرنا..." اس نے ایک نئی راہ نکالی

"مبرہ...تمہارا باپ اگر تمہاری ذمہ داری نبھا رہا ہے تم پر کوئی احسان نہیں کر رہا, ماں باپ ساری عمر بیٹیوں کا ساتھ دیتے ہیں, جہاں انہوں نے چار مہینے تمہیں چھوڑا وہاں اگے بھی چھوڑ دیا کریں گے...خبردار جو آئندہ اس قسم کی بکواس دوبارہ کی تو...میں اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہا" وہ اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے واش روم میں چلا گیا

کچھ دیر بعد اس کا سیل بجنے لگا, شادی کے بعد سے لے کے اب تک مبرہ کی جرأت

نہیں تھی کہ اس کے بجتے ہوئے سیل کو اٹھا کر دیکھ ہی لیتی, وہ اس کے ہاتھوں میں اپنا سر دیکھ کر ہی آگ بگولا ہو جاتا تھا

"ولید آپ کا فون بج رہا ہے..."اونچی اواز میں کہتے ہوئے کمبل تان کر لیٹنے لگی تھی جب اس کی نظر ولید کے موبائل پر پڑی, سکرین پر جگمگاتا ہوا نام اسے کسی لڑکی کا لگا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ذرا سا آگے ہو کر نام پڑھتی, ولید واش روم سے نکل آیا ایک نظر موبائل اسکرین کو دیکھ کر وہ کال ریسیو کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

روحاء نے سوچا کہ الگ گھر لے کر وہ اپنے اور مروان کے درمیان اپنے سسرالی رشتہ داروں کے مداخلت کو ذرا کم کر لے گی, اس نے یہی سوچا کہ الگ گھر لینے کے بعد شاید مروان کا احساس ذمہ داری تھوڑا سا بڑھ جائے اور اب تو اس کی ایک بیٹی بھی تھی لیکن یہ صرف اس کی خام خیالی تھی

ہو سکتا ہے بہت سارے لوگ میرے ساتھ متفق نہ ہوں لیکن یہ ایک کڑوی سچائی ہے کہ بیوی کی ضد پر شوہر کا اسے الگ گھر لے کر دینا ہمیشہ ایک آسودہ رشتے کی ضمانت نہیں ہوتا, یہ صرف اس بیوی کی خام خیالی ہی ہوتی ہے اپنے شوہر کو سسرال نام کے چنگل سے بچالائی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا

وہ گھر جسے سسرال کا نام دیا جاتا ہے وہاں اس شوہر کی ماں ہوتی ہے, بہنیں ہوتی ہیں, بھائی ہوتے ہیں, جان سے پیارے بھتیجے بھتیجیاں ہوتے ہیں.. وہ بھلا اس گھر کو کیسے چھوڑ دے...؟؟؟ نہیں چھوڑ پاتا

اور شوہر بھی جب مروان جیسا انسان ہو, جس نے ساری عمر گھر والوں کے سامنے صرف سر ہی جھکایا ہو, جس نے کبھی اپنے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو کسی بھی بات سے انکار نہ کیا ہو, جسے بولنا ہی نہ آتا ہو

روحاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا, جب تک وہ سسرال میں تھی تب تک کم از کم سب کچھ اس کی نظروں کے سامنے ہوتا تھا لیکن الگ گھر میں شفٹ ہو جانے کے بعد

کوئی خیر خبر نہیں ہوتی تھی, مروان کالج سے ساڑھے بارہ کے قریب فارغ ہوتا تھا اور جب تک وہ سسرال میں رہی وہ تقریبا ایک بجے گھر واپس آکر دو ڈھائی گھنٹے بعد اکیڈمی جایا کرتا تھا

لیکن الگ گھر میں شفٹ ہو جانے کے بعد اصل شامت تو مروان کی آئی

ایک کال اسے روحاء کی آتی تو اگلی ہی کال اسے رابعہ کی آجاتی...

ایک کال اسے روحا کی آتی تو اگلی ہی کال اسے فرحت کی آجاتی...

روحاء اسے اپنی طرف کھینچتی تھی اور اس کے گھر والے اسے اپنی طرف کھینچتے تھے, اس کی زندگی پہلے سے سہل تو کیا ہوتی... پہلے سے زیادہ مشکل ہو گئی, اور الگ گھر لینے کے بعد ان دونوں میاں بیوی کی پہلی لڑائی اسی بات پر ہوئی تھی

روحاء نے اسے کال کر کے کالج کے بعد گھر آنے کا بولا تھ, اسے مرحہ کو انجکشن لگوانے لے کر جانا تھا, کچھ ہی دیر بعد اسے فرحت کی کال آگئی, رابعہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی سو اسے ہسپتال لے کر جانا تھا

اس کے ذہن سے روحاء کی کال یکسر محو ہو گئی, وہ فرحت اور رابعہ کو لے کر ہسپتال چلا گیا اور وہاں وقت زیادہ لگنے کی وجہ سے واپس گھر نہ جا سکا, ڈائریکٹ اکیڈمی چلا گیا, شام چھ بجے وہ گھر واپس آیا تھا

"چار مرتبہ کال کی تھی... کہاں تھے آپ...؟؟؟" روحاء نے پوچھا

"یار وہ رابعہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی... اسے ہسپتال لے کر گیا تھا" مروان نے سچ بولنا ہی مناسب سمجھا اور سچ بول کر اسے ادراک ہوا کہ اسے یہ سچ نہیں بولنا چاہیے تھا

"روحاء سوری..." وہ اس پر اچھا ہی برسی

"سوری یار میرے ذہن سے نکل گیا..." وہ پشیمان تھا

"مروان میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ رابعہ کو ہسپتال نہ لے کر جاتے. بس یہ کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ کے پاس وقت نہیں تھا تو کم از کم مجھے کوئی تو جواب دیتے.. ہاں یاناں... مسلسل آپ کو کال کرتی رہی اور آپ نے میری کال ریسیو نہیں کی...

مروان اب یہی ہوا کرے گا کیا...؟؟؟" وہ کہتی چلی گئی تھی

اور اس رات مروان نے ایک نئی چیز سیکھی... وہ چیز جو میاں بیوی کے آپس کے رشتے میں دراڑیں ڈالتی چلی جاتی ہے

اور وہ ہے جھوٹ...

ایک شوہر بیوی سے جھوٹ کب بولتا ہے...؟؟؟

اس وقت جب وہ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں چاہ رہا ہوتا یا اس وقت جب وہ اپنی بیوی سے کچھ چھپا رہا ہوتا ہے

اب اگے چل کر وجہ جو بھی بنتی لیکن مروان نے اس رات روحاء سے ہمیشہ سچ نہ بولنے کا عہد تو کر ہی لیا تھا

.....

ولید اس رات گھر آیا تو جیسے کمال ہی ہو گیا, وہ آتے ہوئے مبرہ کے لئے پیزا لے کر آیا تھا, وہ اور بات کہ اس پیزے میں سے بس دو لقمے ہی اسے ملے... لیکن نام ہو

گیا کہ وہ پیزا مبرہ کے لئے آیا ہے

اور مبرہ بیچاری بس یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی کہ آخر اس مہربانی کی وجہ کیا تھی...؟؟؟

اتنے مہینوں میں ولید نے کبھی اس پر اتنی مہربانی کرنے کا نہیں سوچا تھا

"ولید سب خیر تو ہے نا...؟؟؟" وہ بار بار بس یہی پوچھ رہی تھی

"کیا یار...؟؟؟" آئندہ کچھ نہیں لاؤنگا تمھارے لئے..." وہ تنگ آ گیا

"ولید مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے بہت جلد آپ کوئی فرمائش داغنے والے ہیں... بڑی سی فرمائش..." وہ مسلسل اسے کھوج رہی تھی

"چپ چاپ پیزا کھاؤ..." ولید نے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ سے اشارہ کیا, مبرا بس نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھتی چلی گئی تھی

ابھی تین چار دن ہی گزرے تھے جب ان دونوں کی اینیورسری قریب آ گئی, مبرہ کو یاد تو تھا... اس نے ولید کے لئے گفٹ بھی خریدا لیکن اسے قطعا اندازہ نہیں تھا

کے ولید کو بھی یاد ہو گا...اور ولید احمد نے اسے نہ صرف ایک انتہائی مہنگے سوٹ سے نوازا, بلکہ اسے ڈنر کروانے بھی لے گیا

مبرہ ولید احمد تو بے ہوش ہونے کے قریب تھی

"ولید....سچ میں...یہ میرے لیے؟؟؟"شادی کے ایک سال بعد بھی ولید نے اسے سوٹ تو در کنار... کبھی ایک ٹافی تک سے نہیں نوازا تھا

اور اب گفٹ...پیزا, ڈنر....

"ولید...قربانی کے بکرے کو ذبح کرنے سے پہلے اتنا پروٹوکول دیتے ہیں جتنا آجکل آپ مجھے دے رہے ہیں..."وہ اندر سے پریشان ہو رہی تھی

"مبرہ...یار میں بھی انسان ہوں, بیوی ہو تمہیری, خود ہی تو کہتی ہو کہ مجھے سدھار کر رہو گی, اب سدھر رہا ہوں تو یقین بھی نہیں آرہا تمہیں"وہ بولا

"بس کیا کروں...؟؟؟ایسے ایسے روپ دیکھ چکی ہوں آپ کے کہ اب یقین مشکل سے ہی آتا ہے"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

اگلے دن حنا کی کال آئی تو وہ کافی خوش تھی

"شکر خدا کا... تمہیں بھی ہنستے سنا لڑکی" وہ بولی

"بھابھی... میں کہتی تھی نا کہ ولید ایک نا ایک دن سدھر جائے گا, وہ سدھر رہا ہے بھابھی, اب تو خیال بھی رکھنے لگا ہے میرا..." وہ کہتی چکی گئی

"بڑی بات ہے.... شائد بچے کی وجہ سے" حنا نے کہا

"آپ دیکھ لینا... اپنے بچے کے اس دنیا میں آنے کے بعد وہ مزید سدھر جائے گا...

"مبرہ بے حد پر امید تھی

اور وہ شائد واقعی بدل رہا تھا, آئے روز کی گالم گلوچ اور مار پیٹ ذرا کم ہو گئی تھی, بات بھی انسانوں کی طرح کرنے لگا تھا

وہ بھی ایسی ہی ایک رات تھی جب وہ اپنے بیگ سے ایک لفافہ نکالتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھا

"مبرہ... یار یہ ذرا سائن تو کرو" وہ بولا

"کیا ہے یہ...؟؟؟؟"

"گاڑی نکلوا رہا ہوں..." وہ بولا

"سچ میں...؟؟؟" وہ حیران رہ گئی

"ہاں... یار ضرورت پڑتی ہے گاڑی کی" وہ اس کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا

"لیکن آپ کے گاڑی نکلوانے کے لئے میرے سائن کیوں ضروری ہیں؟؟" وہ اچنبھے سے بولی

"مبرہ یار تمہاری سیلیری پرلیز ہو گی نا...؟؟؟ اب میں کونسا تمہاری طرح ستر, اسی ہزار کماتا ہوں" اس نے بم پھوڑا تھا

"دیکھا... میں نے کہا تھا نا کہ آپ مجھے ایسے ہی اتنا پروٹول نہیں دے رہے, ضرور کوئی بات ہے.." مبرہ نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا

"مبرہ بات کو غلط نا سمجھو, چیز بھی تو تمہاری ہی بنے گی, تمہارے نام پر ہو گی, بس ہر مہینے قسط جایا کرے گی..." وہ اسے دھیما دھیما سمجھاتا رہا

www.novelsclubb.com

"ولید میری سیلیری کونسا قارون کا خزانہ ہے... پہلے ہی سو خرچے ہیں, اوپر سے بچہ آنیوالا ہے... مزید خرچے بڑھ جائیں گے... گاڑی ذرا رک کر لے لیتے" وہ بولی

"یار ہو جائے گا سب کچھ... سیلیری بڑھے گی نا تمہاری" وہ بولا

مبرہ نے حتی الامکان اس سے بحث کرنے کی کوشش کی لیکن اس لمحے ولید کے سر پر گاڑی سوار تھی, وہ اس کا ہر نقطہ رد کرتا چلا گیا

"ولید ڈاؤن پیمنٹ کیسے کریں گے؟؟؟"

"اس کا بندوبست کر لیا ہے میں نے... تم سائن کرو بس"

شش و پنج کی سی کیفیت میں اس نے سائن کر دیے تھے

.....

اس دن وہ کالج سے واپس آئی تو ساس اور تینوں نندیں بیچ صحن میں کپڑے بکھرائے بیٹھی تھیں

"کہیں جانے لگے ہیں سب؟؟؟"اس نے اندر آتے ہوئے پوچھا, وہ چاروں اسے دیکھ کر جز بز سی ہو گئیں

"جانا کہاں ہے... میں انہیں کہہ رہی تھی کہ ریشمی کپڑے نکال لو, اب ارم کا ویاہ بھی تو آئے گا"وہ بولیں

"انعم کا نہیں کرنا ساتھ؟؟؟"

"کریں گے... رشتہ تو مل جائے"شمیم نے نامحسوس سے انداز سے سب کچھ سمیٹ دیا تھا

کچھ دنوں بعد پھر ایسا ہی ہوا, وہ کالج جانے کے لیے نکلی تو ولید اپنے ماں باپ کے کمرے میں گھسا ہوا تھا, وہ جیسے ہی کمرے کے آگے سے گزری تو وہ تینوں چپ سے ہو گئے

وہ بس مبہم سی انہیں دیکھتی باہر چلی گئی

پھر اکثر ہی ایسا ہونے لگا, اسے محسوس ہونے لگا کہ وہ سب اس سے کچھ چھپانے لگے

ہیں,اسے دیکھتے ہی خاموش ہو جاتے ہیں

ایک دو بار اس نے ولید سے پوچھا لیکن وہ ٹال گیا

ان دنوں ان.گھر والوں کی بھی فرمائشیں اس سے کم ہو گئی تھیں,اب پہلے کی طرح اس پر نقطہ چینیاں بھی نہیں ہوتی تھیں,اکثر ہی ان سب کا ڈولہ کہیں نا کہیں جانے کے لیے تیار ہوتا تھا

ابھی انعم کا رشتہ ہوا نہیں تھا لیکن وہ سب ایسے شاپنگ کرنے لگے تھے جیسے کل اس کی شادی ہو,اور یہ سب دیکھ دیکھ کر مبرہ کو انجانا سا خوف محسوس ہو رہا تھا

.....

www.novelsclubb.com

اس دن روحاء اور مروان ڈنر کرنے آئے تھے,اس کی بچی سات ماہ کی ہو گئی تھی,وہ اسے بھی تیار شیار کر کے ساتھ ہی لے آئی تھی

پچھلے ایک دو مہینوں سے ان دونوں کے بیچ بھی تناؤ کی سی کیفیت ہی چل رہی تھی, روحاء الگ گھر لے کر بھی مطمئن نہیں تھی,وہ آخر کو ایک عورت تھی

مروان کے طور اطوار سے ہی سمجھ جاتی تھی کہ وہ روز اس کے خلاف بھڑکایا جاتا تھا, مروان لب ولہجہ ہی اس کے ساتھ تبدیل ہونے لگا تھا, اب وہ اس کی باتیں سن کر جھلا جاتا تھا, چیخ اٹھتا تھا, اکثر ہی بدمزگی ہونے لگی تھی

روحاء کی برداشت تو پہلے ہی کم تھی, مروان کے مسلسل بدلتے رویے سے مزید کم ہونے لگی, وہ گلا پھاڑ کر چیخ پڑتی تھی, اور لڑائی ہو جاتی تھی

اب بھی یک دوسرے کو منا کر ہی وہ گھر سے نکلے تھے, مروان نے آرڈر دے کر مرحہ کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا

تبھی روحاء کو ولید احمد نظر آیا تھا, وہ ان سے ایک دو ٹیبلز چھوڑ کر بیٹھا ہوا تھا, ولید کا چہرہ عین اس کے سامنے تھا جب کے اس کے سامنے والی سیٹ پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی, کھلے ہوئے بالوں کی لبرل سا ڈریس پہنے وہ لڑکی ظاہر ہی مبرہ تو نہیں ہو سکتی تھی لیکن روحاء کے دماغ میں اس لمحے صرف یہ تھا کہ ولید مبرہ کے علاوہ اور بھلا کس کے ساتھ یہاں آسکتا ہے؟؟؟

"مروان.... وہ دیکھیں مبرہ اور ولید... میں مل کر آتی ہوں اسے..."اور اس سے پہلے کہ مروان اسے روکتا, روحاء اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ ولید کی ٹیبل تک پہنچتی, وہ لڑکی ویٹر کو بلانے کے لئے مڑی تھی

روحاء یکدم ہی ٹھٹھک گئی

وہ مبرہ نہیں تھی... وہ تو کوئی اور ہی تھی

وہ اسی لمحے پلٹ آئی

"اب آ بھی گئیں؟؟؟"مروان نے اسے گھورا

"مروان... وہ مبرہ نہیں ہے..."روحاء کے لہجے میں صدمہ ہی صدمہ تھا

"مطلب...؟؟"وہ بھی ٹھٹھکا

"وہ کوئی اور ہے... ولید کسے ساتھ لایا ہے ڈنر کے لئے؟؟؟"اسے ہول ہونے لگے تھے, مروان نے بھی پرسوچ انداز سے ولید کی ٹیبل کی طرف دیکھا تھا

.....

روحاء کوکب اور ساجد مغل سے ملنے آئی تھی

مروان بس کچھ دیر ہی بیٹھا تھا

"میں شام کو لے جاؤں گا" وہ اسے مبہم سا اشارہ کرتے ہوئے واپس چلا گیا تھا

دوپہر تک عفراء اور سعد بھی واپس آ گئے, کوکب نے اس کے لئے کھانا بنایا تھا

"لڑکی کچھ شرم کر لو, روز روز یہاں آ کر بوڑھی ماں سے کھانے بنوا بنوا کر کھاتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی...؟؟؟" سعد نے اسے گلے سے لگایا تھا

"تم بھی تو روز کھاتے ہو...بوڑھی ماں کے ہاتھ کا کھانا, تمہیں شرم آتی ہے؟؟؟"

روحاء نے اسے لتاڑا تھا

عفراء نے کوکب کے ساتھ مل کر کھانا لگایا

دراصل ساس اور بہو کا مسئلہ کھڑا ہو ہی نا اگر وہ دونوں ایک دوسرے کے مسائل سمجھ جائیں, اگر بہو نوکری کرتی ہے تو ساس اس کی عدم موجودگی میں سربراہ بنی

رہے اور جب بہو آجائے تو وہ ساس کو کچھ عرصہ کے لئے آرام دے دے

صبح کا ناشتہ کوکب اور عفراء مل کر بناتی تھیں, کوکب اپنا اور بساجد مغل کا بنا لیتیں,

عفراء اپنا اور سعد کا بنا لیتی, دوپہر کا کھانا کوکب بناتی تھیں, رات کا سارا کام عفراء

کے ذمے تھا, صفائی اور برتنوں کے لئے روحاء کی شادی کے بعد سے ہی سعد نے

ایک کام والی ارینج کی ہوئی تھی

"امی...ایک بات بتاؤں آپ کو, پرسوں میں نے مبرہ کے میاں کو دیکھا...ایک

ہوٹل میں, میں اور مروان ڈنر کرنے گئے تھے" روحاء کو اچانک ہی یاد آیا, عفراء کا

منہ میں جاتا نوالہ یکدم ہی سست ہوا تھا

"مجھے لگا مبرہ کو لیکر آیا ہے ساتھ لیکن....وہ تو کوئی اور ہی تھی, بڑی ماڈرن سی...

بڑی فرینک تھی اس کے ساتھ" روحاء نے کہا

"سعد تمہیں تو پتہ ہو گا نا...؟؟؟" وہ سعد کی طرف مڑی

"ہاں ایک, دو بار دیکھا ہے میں نے بھی..." وہ سرسری سا بولا

"مطلب وہ افیر چلا رہا ہے...؟؟؟" روحاء چونک گئی

"کہہ سکتے ہیں....ڈھکا چھپا افیر" سعد نے کہا

"کون ہے وہ لڑکی؟؟؟"

"پتہ نہیں...." وہ کندھے اچکا گیا

"اسے بتا دوں؟؟؟" روحاء نے دھیرے سے کہا

"رہنے دو, تمہیں کنفرم ہے کیا؟؟؟؟" سعد نے اسے گھر کا

"ویسے.... شوہر افیر چلائے اور بیوی کو پتہ نا چلے, ایسا ممکن تو نہیں ہوتا, شائد اسے پتہ ہی ہو" عفراء نے ہولے سے کہا تھا

"اچھا.... تمہیں بھی پتہ چل گیا میرے افیر کا؟؟؟" سعد ایک دم بڑے سیریس انداز میں اس کی طرف مڑا

"پہلے دن سے..." وہ دوبدو بولی تھی

"سعد... فضول نا بولا کر" کوکب نے اسے گھر کا تو وہ عفراء کی طرف دیکھ کر ہنستا چلا

گیا, جبکہ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا

"دیکھ روحاء... بیشک وہ تیری بیسٹ فرینڈ ہے لیکن ابھی کونسا تجھے بھی پکا پتہ ہے کہ وہ کون ہے؟؟؟ رہنے دے اسے بتانے کو" کوکب نے سبھاؤ سے کہا تھا

روحاء چپ کر گئی

لیکن اس کا دل مطمئن نہیں تھا

سو کچھ دنوں بعد اس نے مبرہ کو کال کر ہی لی

"اب کیسا رویہ ہے ولید کا؟؟؟" روحاء کے پوچھتے ہی وہ تو یوں شروع ہوئی کہ روحاء خاموش رہ گئی, مبرہ کی ہر بات "اللہ کا شکر ہے" سے شروع ہو "اللہ کا شکر ہے" پر ختم ہو رہی تھی

وہ بس سنتی چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد کال کاٹ دی, بقول مبرہ کے ولید سدھر رہا تھا, بہتر ہو رہا تھا... تو پھر بھلا وہ خوامخواہ اس کے دل میں شک کا کیڑا کیوں ڈالتی

؟؟؟

اس نے مبرہ کو کچھ نا بتایا تھا

.....

وہ اس دن اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی جب اس نے ولید کی الماری بھی کھول لی, اس نے دروازہ کھلتے ہی الٹی کر دی, بے ترتیب ٹھونسے ہوئے کاغذ باہر گر پڑے, وہ وہیں فرش پر بیٹھ کر ہی انہیں اکٹھا کرنے لگی, ترتیب دینے لگی, دفعتاً اس کے ہاتھ ایک رسید لگی تھی, وہ بینک کی رسید تھی

اسے پڑھتے ہی مبرہ ٹھٹھک گئی, اس رسید کے حساب سے اس کے میکے والے زیور کی لیز مکمل ہو گئی تھی اور وہ بینک نے چھوڑ دیا تھا

"زیور چھوٹ گیا.... وہ بھی دو ماہ پہلے ؟؟؟" وہ حیران پریشان بیٹھی رہ گئی

"ولید نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟؟" اس نے سوچا اور پھر سارے کاغذ کھنگال ڈالے

اس کا اندازہ درست تھا, ولید نے اس کا وہ زیور بیچ دیا تھا

سات لاکھ نوے ہزار...."رسید اس کے ہاتھ میں تھی, وہ دم بخود بیٹھی رہ گئی

ولید نے اس کا زیور بیچ کر گاڑی کی ڈاؤن پیمنٹ ادا کی تھی

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں

وہ جو سمجھ رہی تھی سب ٹھیک ہو گیا..کچھ بھی ٹھیک نہیں تھا, اسے سب سمجھ آ گیا تھا

ولید احمد کبھی نہیں سدھر سکتا تھا

تبھی اسے باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا, ولید کو آج گاڑی مل جانی تھی

"بھابھی...گاڑی آ گئی"اسے انعم نے آواز دی تھی, وہ کھڑی بھی نا ہو سکی, رہ رہ کر رونا آ رہا تھا

بمشکل اپنے وجود کو سنبھالتی وہ باہر نکل آئی, سبھی گاڑی کے گرد جمع تھے

"پروفیسر صاحبہ...تمہاری گاڑی آ گئی؟؟؟"ولید نے اسے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا تھا

"اس کی ڈاؤن پیمنٹ کہاں سے کی؟؟؟"اس نے انتہائی سرد آواز میں پوچھا, ولید کی مسکراہٹ یکسر غائب ہو گئی

"مبرہ... مجھ سے بکواس نا کرنا"اس نے انگلی اٹھائی تھی

"میں بکواس ہی تو کرتی ہوں.... ایک سال سے میں بکواس ہی تو کر رہی ہوں, جھوٹ کیوں بولا مجھ سے؟؟؟"وہ چیخ پڑی اور ولید کا ہاتھ اٹھ گیا

"میرا زیور کیوں بیچا؟؟"وہ دوبارہ کھڑی ہوئی تھی

"میری مرضی... اب بتاؤ؟؟"ولید نے کروفر سے کہا

"مبرہ اگر اس نے بیچ بھی دیا تو گاڑی بھی تو تیری ہی ہے"شمیم نے کہا, مبرہ ساکت رہ گئی

"آنٹی آپ کو بھی پتہ تھا...؟؟؟"وہ مارے صدمے کے ششدر رہ گئی

"آپ سب کو پتہ تھا.... ہیں نا؟؟؟ یہ ہی باتیں کرتے تھے نا آپ میری پیٹھ پیچھے" وہ زور سے بولی اور ولید کی طرف آئی

"مجھے میرا زیور واپس چاہیئے...ابھی" اس نے انگلی اٹھا کر کہا تھا

"چلو تمہیں دوں تمہارا زیور..." ولید نے اسے دھکا دیا تھا

"ولید...چھوڑ دے, بچے کو کچھ ہو جائے گا" پہلی بار شمیم اسے بچانے کو آئی تھی,

مبرہ کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا

"امی اس کی بکواس بند کروائے..."

"مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟؟ سائن بھی تو کروائے ہی تھے نا...تو یہ بھی بتا دیتے...

تیری گاڑی, تیری گاڑی, بھاڑ میں گئی گاڑی, مجھے کیا فائدہ ہو گا اس کا؟؟ مجھے کالج

چھوڑ آیا کریں گے آپ؟؟؟ بولیں...؟؟ میرے باپ کی طرح میری ڈیوٹی نبھا

لیں گے آپ؟؟؟" مبرہ خاموش نہیں ہو رہی تھی

"میں نے کہا حرامزادی عورت چپ ہو جا...نہیں تو زبان کاٹ دوں گا" ولید نے

شمیم کو ایک طرف دھکا دیتے ہوئے اس کا جبڑا دبوچ کے اس کے منہ میں اپنی

انگلیاں گھسیڑیں اور حلق تک لے گیا

"اب کر بکواس...اب چیخ کمینی" وہ مسلسل اس کے جبڑے کو دبوچے کھڑا تھا

"ولید بس کر...بس کر دے" الماس اور شمیم نے بمشکل اسے چھڑوایا تھا

وہ وہیں گر گئی....منہ خون سے بھرتا جا رہا تھا

کمرے میں آ کر اس نے سو دفعہ سیل اٹھا کر حسیب خان کا نمبر ملایا....اور سو دفعہ سیل بند کر دیا

کیا ملا تھا اسے ولید احمد سے محبت کر کے ؟؟؟

ہمارے معاشرے میں نوے فیصد لڑکیوں کو کیا ملتا ہے محبت کر کے ؟؟؟؟

.....

www.novelsclubb.com

اس کے کالج میں ایڈمیشن ٹیسٹ شروع ہوئے تو وقت کا دورانیہ تھوڑا بدل گیا,اس دن بھی وہ پیپر لے کر فارغ ہوئی تو تقریباً گیارہ رہے تھے

ولید کے وحشی پن کی وجہ سے اس کا اندر سے سارا جبڑا اچھل گیا تھا,اور جگہ جگہ سے زخمی ہو گیا تھا,دو دن سے وہ بس لیکوئیڈ چیزیں ہی پی رہی تھی,کچھ بھی سخت کھاتی

تو چیخیں نکل جاتیں,اور خون آنے لگتا,ایک ہفتے کے اندر اندر انفیکشن زیادہ پھیل گیا تھا

اس نے ڈاکٹر کے پاس جانے کا سوچا تھا

سو شاٹ لیو لے کر حسیب خان کو کال کر دی

"ابو....مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے..."اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دھیرے سے کہا

"بیٹے کیا ہوا؟؟؟"

"وہ...ابو منہ پک گیا ہے سارا,کچھ کھایا پیا بھی نہیں جاتا...پرسوں سے بس دودھ اور چائے پر ہی گزارہ کر رہی ہوں"وہ بمشکل اپنے آنسوؤں کو دباتے ہوئے بولی تھی

"مبرہ ولید تجھے ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں لے جا سکا....؟؟؟"وہ صدمے سے بولے

"مجھے لگا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا...گلیسرین لگائی تھی لیکن....انفیکشن زیادہ ہو گیا

ہے" وہ بولی

حسیب خان نے وہیں کسی ڈاکٹر کا پتہ کر کے اسے چیک کروایا تھا, ڈاکٹر نے صاف کہہ دیا تھا کہ حالت انتہائی خراب ہے....اوپر سے پریگننسی کا ساتوں مہینہ...

کھائے بنا کہاں چارہ تھا؟؟؟

دوائیں وغیرہ لیکر وہ واپس گاڑی تک آ گئے

"مبرہ...ایک بات بتانی ہے مجھے بالکل سچ سچ...؟؟؟" انہوں نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا

"جی ابو....؟؟؟"

"ولید مارتا بھی ہے تجھے؟؟"

"نہیں ابو...." وہ ان سے نظریں چرا گئی

"جھوٹ بول رہی ہے نا....؟؟؟" وہ آخر کو اس کے باپ تھے, مبرہ کی آنکھیں بھر آئیں, حسیب خان کے کلیجے پر ہاتھ پڑا تھا

www.novelsclubb.com

"مبرہ...بچے اس رشتے میں کوئی ایک پلس پوائنٹ بتادے مجھے بس..."انہوں نے کچھ دیر بعد پوچھا

"شائد یہ کہ ابھی بھی میرے دل کے کسی کونے میں اس کے لئے تھوڑی سی جگہ باقی ہے..."آنسو اس کے ہاتھوں پر آ گرے تھے

"کیوں؟؟؟"

"کیونکہ میں نے اس سے محبت کی ہے..."وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی تھی

"مبرہ...بیٹے میں تیرے ساتھ ہوں,اپنا گھر بسانے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے,بہت کچھ جھیلنا پڑتا ہے,اپنا آپ مارنا پڑتا ہے لیکن...یہ سب اس وقت کیا جائے جب کوئی امید تو ہو؟؟؟"وہ بولے

"کوئی امید ہے مبرہ؟؟؟"انہوں نے پوچھا اور مبرہ نے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"ابو مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ جس دن میں پلٹ آئی...اس کے بعد واپسی نہیں ہو

گی "اس نے اپنی آنکھیں خشک کرتے ہوئے کہا تھا

حسیب خان خاموش رہ گئے

تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے اسے گھر کے سامنے اتار دیا

دروازے کو لگا بڑا سا تالا دیکھ کر یکدم ہی وہ حیران ہوئی تھی

"کہاں چلے گئے سارے گھر والے...؟؟؟" حسیب خان نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"پتہ نہیں ابو... مجھے تو کسی نے نہیں بتایا کہ کہیں جانا تھا" اس نے پرسوچ انداز میں کہتے ہوئے اپنا موبائل نکالا اور ولید کو کال ملائی لیکن اس نے چوتھی بار بھی نہیں اٹھائی

کچھ سوچ کر اس نے اپنے سسر کا نمبر ملا لیا

"انکل آپ سب لوگ کہاں ہیں...؟؟؟؟" اس نے کال ریسیو ہوتے ہی پوچھا تھا

"تو کیوں پوچھ رہی ہے...؟؟؟" اس کے سسر کا وہی لٹھ مار لہجہ

"انکل میں دروازے پر کھڑی ہوں... گھر کو تالا لگا ہوا ہے"

"تو آج جلدی آ گئی...؟؟؟"اس نے واضح اپنے سسر کے لہجے میں پریشانی محسوس کی تھی

"ہاں جی انکل... شارٹ لیو لے کر آئی ہوں... چابی کس کے پاس ہے...؟؟؟"

اس نے پوچھا

"چابی سامنے والوں کو پکڑا کر گئے ہیں... وہاں سے لے لے"

"انکل آپ سب لوگ کہاں ہیں...؟؟؟"اس نے دوبارہ پوچھا تھا

"ہم بس آ رہے ہیں تھوڑی دیر تک... ایک فوتگی پر جانا تھا"اس کے سسر نے سرسری سا کہتے ہوئے کال کاٹ دی

مبرہ نے سامنے والوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر ان سے چابی لی تھی

"آنٹی یہ سب کہاں گئے ہیں...؟؟؟"اس نے پوچھا

"پتہ نہیں پتر... بڑا تیار شیار ہو کر گئے ہیں کہیں..."اس کی بات سن کر وہ ذرا سا

ٹھٹکی تھی

"فوتگی پر تیار ہو کر گئے ہیں...؟؟؟" وہ بس سوچتی رہ گئی تھی

"مبرہ ویسے حد ہے یار..جب سب نے جانا تھا تو تجھے بتا کر تو جاتے, تو بھی تو گھر کا ایک فرد ہے, اور دونوں لڑکیوں کو بھی ساتھ لے گئے..." حسیب خان کہتے چلے گئے

"ابو کوئی بات نہیں....آپ جائیں" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولی

"مبرہ بچے اسامہ کو سکول سے لینا ہے ورنہ میں رک جاتی جاتا..." وہ بولے

"ابو آپ جائیں...کوئی بات نہیں...اور پلیز امی کو کچھ نا بتانا پلیز..." اس نے انہیں مطمئن کر کے دروازہ بند کیا تھا

وہ سب لوگ تین, چار گھنٹے بعد آئے, مبرہ تو ان کو دیکھ کر حیران تھی, وہ سب ایسے تھے جیسے کسی شادی سے واپس آ رہے ہوں

"انکل تو کہہ رہے تھے فوتگی پر گئے ہیں آپ لوگ؟؟؟" اس نے پوچھا

"فوتگی وی سی...نال ویاہ وی سی پتر...تجھے اس لئے نہیں بتایا کہ تو کیسے جائے گی بھلا" شمیم نے سرسری سا کہا تھا

"ولید کہاں ہیں؟؟؟" اس نے پوچھا

"پتہ نہیں...وہ تو ہمیں گھر چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے" ارم نے کہا

ولید رات تک واپس نا آیا, وہ کال کر کر کے تھک گئی, بارہ بجے کے قریب اسے ولید کی کال آئی تھی

"مبرہ مجھے کچھ دوستوں کے ساتھ لاہور جانا پڑ گیا ہے, وہاں کچھ کام تھا انہیں تو کہتے تیرے پاس گاڑی ہے ہمیں لے چل لاہور, اس بہانے آؤٹنگ بھی ہو جائے گی, میں دو دن تک آ جاؤں گا" وہ بولا

"ولید آپ مجھے تو بتا دیتے...؟؟؟" وہ رونے والی ہو گئی

"بتا تو دیا اب..."

"میں اکیلی رہوں گی...؟؟؟؟" وہ بول نہ سکی

"پورا گھر ہے تمہارے ساتھ... بچی ہو کیا تم...؟؟؟ دو دن تک آ جاؤں گا" وہ درشتگی سے کہتے ہوئے کال کاٹ گیا تھا

.....

اس دن بھی مروان اور روحاء کی ایک زوردار جھڑپ ہوئی تھی, مرحہ کی پیدائش کے بعد سے روحاء میں صبر کا مادہ تھوڑا اور کم ہو گیا تھا, دوسری طرف مروان کے گھر والے خصوصاً اس کے بھائی اور بھابھیاں اسے پوری طرح روحاء اور مرحہ کی ذمہ داری بھی نہیں اٹھانے دے رہے تھے

اکثر ہی ان میں جھڑپیں ہونے لگی تھیں

روحاء نے چپ چاپ کھانا لگا دیا, مروان مرحہ کے ساتھ کھیل میں لگا ہوا تھا

"اب کھا لیں کھانا... ٹھنڈا ہو گیا تو پھر آرڈر کر دیں گے کہ دوبارہ گرم کر دو, اتنی دیر میں مرحہ پھر سے رونے کا موڈ بنا لے گی" روحاء نے ذرا سختی سے اسے کہا تھا

"اپنا لہجہ دیکھ لو تم..." وہ اسے وارن کرتے ہوئے مرحہ کو اٹھا کر ٹیبل کی طرف آ

www.novelsclubb.com

گیا, یکدم ہی کھانا کھاتے ہوئے روحاء کو ابکائی آئی تھی, وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر واش روم کو بھاگی

یہ کل سے اسے تیسری الٹی تھی, باہر نکلی تو چہرہ پسینوں پسین... سارا وجود نڈھال

"ہوا کیا ہے؟؟؟" مروان نے پریشانی سے پوچھا تھا

"آپ کو جیسے پتہ ہی نہیں؟؟؟" وہ تڑخ گئی

"اتنی جلدی...؟؟؟

"مجھے کیا پتہ..." وہ خود پریشان تھی

"ابھی تو مرحہ سال کی بھی نہیں ہوئی..." مروان کے کہتے ہی وہ پھٹ پڑی

"تو اس میں میرا قصور ہے؟؟؟ جب روکوں تو رکتے ہیں آپ؟؟؟" روحاء کے آنسو نکل آئے

"اچھا چپ کرو, کل ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں, اللہ خیر کرے گا" اس نے روحاء کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا

اگلے ہی دن وہ اسے ہسپتال لے گیا

سٹاف نرس نے پریگنینسی ٹیسٹ لکھ دیا

اور دس منٹ بعد وہ دونوں اس رپورٹ پر پازیٹیو لکھا دیکھ کر ہی جامد رہ گئے تھے

.....

انعم کا رشتہ طے ہو ہی گیا, اور اس کے بعد جھٹ منگنی پٹ بیاہ والا کام ہوا, ارم کی منگنی کو کافی عرصہ گزر گیا تھا سو دونوں کی شادی کی تاریخ طے کر دی گئی

"مبرہ یار مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے... یار فرنیچر اور الیکٹرونکس تو لے لیا ہے بس... اب کھانے کا خرچہ رہ گیا ہے..." ولید نے اس کے آگے دکھڑے رونے شروع کر دیے تھے

"ولید یوں کریں... مجھے چوراہے میں رکھ کر بیچ آئیں" مبرہ کی بس ہونے لگی تھی

"جب بھی کرنا بکواس ہی کرنا..." ولید کو غصہ آ گیا

"تو اور کیا کہوں؟؟؟؟ کہاں سے دوں پیسے؟؟؟ میری سیلیری میں سے بھی

میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی. نہیں بچتی ولید..." وہ بولی

"یار اپنے ابو سے لے دو..." وہ بولا

"بالکل بھی نہیں...انہوں نے. چھ مہینے تک خباب کی شادی کرنی ہے" وہ بولی

"چھ مہینے تک. لوٹا دیں گے..." وہ بولا.

"ولید اپ چاہے مجھے مار مار کر زندہ گاڑھ دیں لیکن میں ابو سے پیسے نہیں مانگوں گی"

وہ بہانگ دہل بولی تھی

"کسی سے ادھار لے دو" وہ دھیرے سے اس کے قریب ہوا

"کیا مطلب؟؟؟میں کس سے لیکر دوں؟؟؟"

"کسی. کولیگ سے لے دو" ولید اس کے سر پر سوار تھا

"ولید...ایم سوری" وہ کروٹ بدل گئی تھی

لیکن ولید نے اس کا جینا حرام کر دیا

"لے دو یار...پکا میں دو ماہ کے اندر اندر واپس کر دوں گا, یار مدد کر دو, کھانا کہاں

سے کروں؟؟؟" وہ منتوں پر اتر آیا تھا

ناچار مبرہ نے اسے اپنی کولیگ سے پانچ لاکھ ادھار لیکر اسے دیئے

ولید نے سبھی کو شادی کے کپڑے بنا کر دیے..ادھار

اور جب مبرہ کی باری آئی تو وہی رونا دھونا.....کہ کہاں سے لیکر دوں؟؟؟ یار تم تو کماتی ہو خود بنالو

وہ بیچاری ویسے ہی ساتواں مہینہ گزار رہی تھی, پہنا ہوا کونسا اچھا لگنا تھا, سو اس نے اپنے شادی والے کپڑے ہی پہن لئے تھے

گھر مہمانوں سے بھر گیا تھا, ارم اور انعم تو شہزادیاں بن گئی تھیں, رہ گئی ایک اکیلی الماس اور مبرہ....الماس کو بھی زیادہ تر اپنے بچوں کی پڑی رہتی تھی

اس دن بھی حسیب خان اور عابدہ آئے تو وہ اس حالت میں کچن میں کھڑی تھی

"مبرہ...بچے تو میرے ساتھ چل, اس حالت میں کیسے کام کرے گی اتنا...؟؟؟" وہ بولیں

"امی سو سو باتیں کریں گے سب کہ شادی کے موقع پر میکے جا کر بیٹھ گئی, اللہ مالک ہے "اس نے بڑی مشکل سے عابدہ کو مطمئن کیا تھا

خیر شادی کا دن بھی گزر ہی گیا, صبح و شام کچن میں کھڑے ہو ہو کر اس کی بس ہو گئی تھی, شادی میں بھی وہ بس مضمحل سی ہی رہی, ڈھیروں ڈھیر ادھار سر چڑھا کر ارم اور انعم کو رخصت کیا تھا

.....

وہ دونوں ایک دوسرے پر اچھا ہی برسے تھے, دونوں ایک دوسرے کے سر قصور ڈال رہے تھے, مرحہ ابھی صرف سات ماہ کی تھی, روحاء کا رو رو کر برا حال تھا

"مروان میں دو بچے کیسے پالوں گی...؟؟؟"آخر جب وہ مروان پر برس کر تھک گئی تو روتی ہوئی اس کے سینے سے آ لگی

"تم نے پالنے ہیں بھلا...؟؟؟اللہ ہے نا...؟؟؟"مروان کو اس کی رو رو کر سرخ سوجی ہوئی آنکھوں پر ترس آیا تھا, بہت محبت سے اس نے روحاء کا چہرہ صاف کیا تھا

اور اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا

"امی بہت ڈانٹیں گی مجھے..." وہ ڈر رہی تھی

"تو مجھے کونسا میری امی گولڈ میڈل پہنا دیں گی..." اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا, روحاء نے شکوہ کناں نظروں سے اس کی طرف دیکھا

وہ مرحہ کی پیدائش کے بعد تھوڑی سی کمزور ہو گئی تھی, جبکہ سیاہ آنکھیں کے کٹورے ابھی تک اتنے ہی گہرے تھے, نین نقش کی قیامت خیزی ویسے ہی قائم دائم تھی

اس لمحے وہ دونوں اپنی اپنی بھڑاس نکال چکے تھے, اب رہ گئی تھی تو صرف پشیمانی... جس کا ماتم دونوں نے مل کر منانا تھا

روحاء کے دونوں بازو مضبوطی سے مروان کی کمر کے گرد بندھے ہوئے تھے جبکہ مروان نے بھی اس کے گرد حصار بنا کر اسے خود میں سمو رکھا تھا, مرحہ اندر بیڈ پر سو رہی تھی

"سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے؟؟؟"روحاء نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا,

مروان نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر لیا

"تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے اس سب میں؟؟"وہ پورے حق سے اس کے لبوں پر جھکا تھا

روحاء بھی پچھلے کئی دنوں سے کلس کلس کر شائد ہار گئی تھی,اوپر سے آج کی رپورٹ....اس نے ذرا سی بھی مزاحمت نہیں کی,اپنا آپ لمحوں میں اس کے حوالے کر دیا,اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کا نمکین ذائقہ مروان کے منہ میں تحلیل ہوا تھا,بے خودی میں اس کے وجود پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس نے روحاء کو اوپر اٹھایا تھا,پھر دیوانہ وار چومتے ہوئے اندر لے آیا,والہانہ انداز سے وہ دونوں بستر پر گرے تھے

"مروان...ایسے ہی ہوا ہے یہ سب؟؟؟"روحاء کی سرگوشیاں ٹوٹنے لگی تھیں

"اب تو ہو گیا....اب کیا کر سکتے ہیں"وہ اپنی شرٹ اور بنیان اتارتے ہوئے لائیٹ

آف کر گیا تھا

اب خدا جانے یہ پہلی بچی کی پیدائش کے محض سات ماہ بعد ہی دوسرے بچے کی نوید ملنے کی خوشی تھی...یا غم غلط ہو رہا تھا...؟؟؟

بحر حال ہو پھر وہی رہا تھا جس پر وہ دونوں دس منٹ پہلے جھگڑ رہے تھے

.....

"ولید...اب تو گاڑی ہے نا ہمارے پاس...اب تو مجھے آپ چھوڑ آیا کریں..."

اس صبح مبرہ نے اسے کہا تھا

"میرے پاس کہاں وقت ہوتا ہے؟؟؟

"ولید گاڑی کیوں ہوتی ہے بھلا؟؟؟مشکل وقت کے لئے ہوتی ہے نا...؟؟؟اس سے زیادہ مشکل وقت ہو گا بھلا؟؟؟"وہ بولی

"تمہارے ابو کو کیا مسئلہ ہے اب؟؟؟"اسے غصہ آ گیا

"ابو کوئی ڈرائیور ہیں میرے جو ساری عمر میری ڈیوٹی نبھائیں گے,اب گاڑی ہے

ہمارے پاس, شعیب بھائی کو ضرورت ہے گاڑی کی" وہ بولی

ابھی کل ہی عابدہ نے اسے کال کر کے کہا تھا کہ اب ولید اسے چھوڑ کر آیا کرے,

گاڑی کس کام کے لیے ہے؟؟؟؟

"مبرہ میں تمہارے ابو کی طرح فارغ نہیں ہوں, میری بھی نوکری ہے..." وہ بولا

"صبح کو ذرا جلدی چھوڑ دیا کریں...اور سیکینڈ ٹائم میں تھوڑا ویٹ کر لیا کروں گی"

وہ بولی

"پیٹرول پتہ ہے کتنا لگے گا؟؟؟"

"ولید آپ نے کونسا اپنی جیب سے دینا ہے...اب بھی تو لگ ہی رہا ہے" وہ بولی

"مبرہ...بس کرو, یہ جو تھوڑا سا وقت ہے اپنے ابو کے ساتھ ہی چلی جایا کرو, مجھ

سے نہیں روزانہ اتنا سفر ہوتا...تھکاوٹ ہو جاتی ہے, اوپر سے میری جاب..." وہ

اونچی آواز میں بولا

"ٹھیک ہے پھر...میں نے ابو سے گاڑی چلانا سیکھ لینی ہے...بلکہ اتنے عرصے میں

آدھی سے زیادہ تو مجھے آ ہی گئی ہے, پھر میں خود ہی ڈرائیو کر لیا کروں گی" وہ زور سے بولی تھی

"پہلے سیکھو تو سہی, تمہیں تو سٹیر نگ پکڑنا بھی نا آئے, ناکہ گاڑی چلانا" ولید خوب ہی ہنسا تھا

.....

رابعہ کو اس کے شوہر کی کال آئی تھی, پہلے پہل تو وہ آنے بہانے سے اس سے پیسے مانگتا رہا, پھر اصل مدعے پر آ گیا, اس کی جاب ختم ہو چکی تھی اور اب کھانے تک کے. پیسے نہیں تھے

www.novelsclubb.com

بھائیوں نے پیسے بھیجنے سے منع کر دیا تھا, شروع شروع میں تو وہ مروان اور کاشف مرزا سے پیسے لیکر اسے بھیجتی رہی, لیکن کب تک... اب وہ واپس آنے کو کہہ رہا تھا

"مجھے بیس لاکھ کر دو رابعہ... میں نے مستقل ہی آ جانا ہے" وہ بولا

"بیس لاکھ...؟؟؟" رابعہ کی آنکھیں پھٹ گئیں

"یار لوگوں سے پیسے لے لے کر کھانا کھایا ہے, اور کرایہ ادا کیا ہے, قرض چڑھ گیا ہے اتنا... اور پھر واپس بھی تو آنا ہے, تم بس کسی طرح بیس لاکھ کر دو, پلیز...."

اس نے کال کر کر کے اسے مجبور کر دیا

ناچار اس نے فرحت سے کہا تھا, فرحت نے کاشف مرزا سے بات کی تو وہ بھی پریشان ہو گئے

انہوں نے رابعہ کے سسرال بات کی تو انہوں نے ہاتھ کھڑے کر دیے, اس کے بھائی پہلے ہی اسے بہت پیسے بھجوا چکے تھے, بات کھلی تو پتہ چلا کہ وہ وہاں کوئی مستقل کام نہیں کرتا تھا, بس گزارہ ہی تھا

کاشف مرزا نے کہہ سن کے سات, آٹھ لاکھ تو مینیج کر لیا لیکن اس میں کیا ہونا تھا ؟؟؟

فرحان اور نعمان نے ہاتھ کھڑے کر دیئے کہ ہم کہاں سے لائیں...؟؟؟

اور رابعہ کو مروان نظر آ گیا تھا, دن. رات اس کی. منتیں, التجائیں, رونا دھونا....

"میں کہاں سے کروں بارہ لاکھ؟؟؟" وہ پریشان تھا

فرحت اس سے زیادہ پریشان تھیں

"مروان... میرے بھائی تو اگر گاڑی بیچ دے تو؟؟؟" رابعہ نے نیا نقطہ نکالا تھا

"میرا دماغ خراب نہیں ہوا ابھی سمجھیں.." . مروان کو اس کی بات سن کر غصہ آیا

"امی دیکھ لیں... کہنے کو تین تین بھائی ہیں میرے اور مجھے ضرورت پڑی ہے تو کوئی میری مدد کرنے کو تیار نہیں ہے..." وہ سر پر ہاتھ رکھ کر رونا شروع ہو گئی

"امی میں کیسے گاڑی بیچ دوں...؟؟؟ اتنی ضرورت پڑتی ہے مجھے اس کی" مروان نے پریشانی سے فرحت کی طرف دیکھا تھا

"مروان صرف بارہ لاکھ ہی رہ گئے ہیں... تیرے ابو نے ادھر ادھر سے پتا کیا تو ہے لیکن اتنی بڑی رقم کوئی یکمشت نہیں دے رہا... ان کے پاس جتنی سیونگ پڑی تھی انہوں نے ساری اسے دے دی ہے" فرحت نے رابعہ کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا

"مروان میری بات سن... روحاء کی وجہ سے گاڑی نہیں بیچ رہا نا تو... اسے نہ بتا فی الحال, کسی کو دے کر اس سے پیسے پکڑ لے, کچھ کچھ عرصے بعد واپس لے لینا..."

رابعہ کہتی چلی گئی

"ایسا نا ممکن ہے..." وہ اسے گھور کر کہتے ہوئے واپس آ گیا تھا

لیکن رابعہ ٹلنے والی تھوڑی تھی, اس نے صبح شام مروان کو کال کر کے اس کا دماغ چاٹنا شروع کر دیا, فرحت کے آگے الگ سے رونا روتی رہتی, کاشف مرزا کو کہیں سے دو لاکھ مزید ملے تھے, انہوں نے فی الحال دس لاکھ رابعہ کے شوہر کو بھجوا دیے تھے

لیکن وہ مسلسل مزید دس لاکھ کی ڈیمانڈ کر رہا تھا, اخر مروان کو وہی کرنا پڑا جو شاید اسے نہیں کرنا چاہیے تھا, روحا کو اس نے یہ بہانہ لگایا کہ گاڑی کا انجن کچھ مسئلہ کرنے لگ گیا ہے, اگر اسے اسی وقت نہیں بیچا تو آگے چل کر قیمت بہت کم ہو

جائے گی

دو تین اور باتیں لگا کر اس نے روہا کو قائل کیا تھا اور کچھ ہی دنوں میں گاڑی بیچ دی کاشف مرزا نے وہ پیسے بھی رابعہ کے شوہر کو بھجوا دیے, تقریبا چار دن بعد وہ خالی ہاتھ دبئی سے لوٹ آیا تھا اور آتے ہی اس کا ایک نیا مطالبہ شروع ہو گیا "مجھے کوئی کاروبار شروع کروا کر دیں..." اور ایک بار پھر مروان نے گاڑی کے بچے کھچے پیسوں سے اسے کریانہ سٹور کھول کر دیا تھا

اور یہ سب باتیں اس نے روحا سے چھپا کر رکھی تھیں

.....

اس نے پورا دل لگا کر گاڑی سیکھنا شروع کر دی, اسے حسیب خان کے ساتھ کالج جاتے سات ماہ ہونے کو آئے تھے اور ان سات ماہ میں اسے تھوڑا بہت اندازہ تو ہو ہی گیا تھا

باقی جو رہ گیا تھا وہ بھی سیکھنے لگی, اس کا پورا ارادہ تھا کہ ڈلیوری کے بعد وہ خود ڈرائیو

کر کے کالج چلی جایا کرے گی, کیونکہ اپنی ساس سے اسے قطعاً امید نہیں تھی وہ پیچھے سے اس کے بچے کو سنبھال لیں گی

ارم اور انعم کی شادیاں ہو گئی تھیں اور الماس تو ویسے ہی دونوں ہاتھ کھڑے کر دیتی تھی, سو اس نے ڈلیوری کے بعد کا پورا پلان پہلے سے ہی تیار کر لیا تھا, کالج میں ہی اپنی ایک کولیگ سے بات کر کے اس نے بچے کو سنبھالنے کے لیے ایک بچی کا بندوبست بھی کر لیا

جس نے کالج ٹائم کے دوران مستقل اس کے بچے کے پاس رہنا تھا

"مبرا بچے ویسے کہنا تو نہیں چاہیے لیکن میری ایک بات تو ابھی لکھ لے... ولید کبھی بھی گاڑی تیرے ہاتھوں میں نہیں دے گا" ایک دن واپسی پر حسیب خان نے کہا تھا

"کیوں نہیں دے گا...؟؟؟" میری گاڑی ہے ابو, میں اس کی قسط ادا کرتی ہوں" وہ بولی

"اور بھی بہت کچھ تیرا تھا بیٹے... وہ ہے تیرے پاس..؟؟" حسیب خان نے پوچھا

مبرہ آگے سے بول نہیں سکی تھی, بس چپ چاپ انہیں دیکھتے ہوئے رخ موڑ گئی,

ان کا کہا سولہ آنے سچ تھا

.....

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا, ساجد مغل اپنی کمیشن شاپ پر ہی موجود تھے, ان کا کوئی کسٹمر کسی کام سے ان کے پاس آیا تھا اور اسے گاڑی سے نکلتا دیکھ کر وہ چونک گئے تھے

اس گاڑی کو وہ بہت اچھے سے پہچانتے تھے, وہ گاڑی ان کے اکلوتے داماد کی تھی, وہ گاڑی دیکھ کر تھوڑا کھٹک گئے, کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد انہوں نے اس آدمی سے پوچھ ہی لیا تھا

"باجوہ صاحب... گاڑی آپ کی اپنی ہے...؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"جی اللہ کا شکر ہے... ابھی کچھ دن پہلے خریدی ہے" وہ بولا

"اچھا اچھا... ماشااللہ, سیکینڈ ہینڈ ہے نا؟؟؟"انہوں نے پھر پوچھا

"ہاں جی سیکنڈ ہینڈ تو ہے... لیکن بہت اچھی حالت میں ہے, اسی لئے خرید لی"وہ بولا

"ویسے کس سے خریدی ہے...؟؟؟انہوں نے اسے مزید کریدنا چاہا

"ادھر عدالتوں میں ایک بڑے پرانے وکیل ہوتے ہیں کاشف مرزا صاحب... ان کے صاحبزادے سے خریدی ہے"اس کے ساتھ جو دوسرا آدمی آیا تھا اس نے بتایا

"اچھا اچھا... مروان مرزا سے"ساجد مغل نے مزید کنفرم کیا تھا

"ہاں جی... ہاں جی.. مروان مرزا سے, وہ کہہ رہا تھا کہ اسے ارجنٹ کچھ پیسوں کی ضرورت آن پڑی ہے, گاڑی بھی کافی اچھی حالت میں تھی تو میں نے خرید لی"وہ آدمی پھر بولا

کچھ دیر بعد وہ دونوں چلے گئے, ساجد مغل کے دل میں بات رہ گئی تھی, بس یہ

سوچ کر رہ گئے کہ اس بارے میں روحاء نے انہیں کیوں کچھ نہیں بتایا...؟؟؟

اور مروان کو ایک دم سے اتنے پیسوں کی ضرورت آخر کیوں آن پڑی تھی...؟؟؟

رات کے کھانے پر انہوں نے اس بات کا سرسری سا ذکر چھیڑ دیا,ان کی بات سن کر سعد اور کوکب دونوں ہی چونک گئے تھے

"مروان نے گاڑی کیوں بیچی...؟؟؟" یہ ان دونوں کا مشترکہ سوال تھا

"پتہ نہیں...وہ کہہ رہا تھا کہ اسے شاید کچھ پیسوں کی ضرورت تھی" ساجد مغل نے کہا

www.novelsclubb.com

"روحاء نے تو کچھ نہیں بتایا..." کوکب نے کہا

"سعد...اسے کال کر.." .انہوں نے فورا سعد کی طرف دیکھا

"امی رہنے دیں...یہ ان دونوں میاں بیوی کا آپس کا معاملہ ہے,پڑ گئی ہو گی کوئی ضرورت..." سعد نے کہا

"ابھی تو گاڑی کی ضرورت تھی انہیں... چھوٹی سی بچی ہے, سو ڈاکٹر کے پاس لے جانا پڑتا ہے, اوپر سے اتنی سردی میں گاڑی بیچنے کی کوئی تک ہے بھلا..." کوکب کو غصہ آگیا

انہوں نے سعد کے منع کرنے کے باوجود اسی وقت روحاء کا نمبر ملوایا تھا

"جی امی..." وہ روتی بلکتی مرحہ کو سنبھال سنبھال کر پاگل ہوئی پڑی تھی

"روحاء بچے اتنی سردی میں گاڑی کیوں بیچی تم لوگوں نے...؟؟؟ اگر پیسوں کی ضرورت تھی تو ہمیں بتا دیتی" کوکب نے چھٹتے ہی کہا تھا اور روحاء بیچاری کے فرشتوں کو بھی اس بات کا نہیں پتا تھا

"کون سی گاڑی امی...؟؟؟" اس نے پوچھا

"تمہاری گاڑی... مروان نے گاڑی بیچ دی ہے, تجھے نہیں پتہ...؟؟؟" کوکب ٹھٹک گئیں

"امی مجھے پتا ہے مروان نے گاڑی بیچ دی ہے... وہ کہہ رہے تھے کہ اس کے انجن

میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے, اور بھی ایک دو خرابیاں بن گئی تھیں, اگر تھوڑا آگے جا کر بھیجتے تو زیادہ نقصان ہوتا... پیسوں کی تو کوئی خاص ضرورت تھی" روحاء نے کہا

"جس بندے کو اس نے گاڑی بیچی ہے اس نے تیرے باپ کو کہا ہے کہ ان کو پیسوں کی ارجنٹ ضرورت تھی, گاڑی کی خرابی کا تو نہیں بتایا... بلکہ وہ تو کہہ رہا تھا کہ گاڑی اچھی خاصی بہتر حالت میں تھی اسی لیے خرید لی" اب کے روحاء چونکی تھی

"روحاء بچے... گاڑی بیچ کے جو پیسے ملے ہیں ان کا کیا کرنا تھا...؟؟؟" کوکب نے کچھ دیر بعد پوچھا

www.novelsclubb.com

"مجھے.... نہیں پتا... مجھے کچھ نہیں پتہ" وہ خالی خالی سے لہجے میں بولی تھی, کوکب نے دھیرے سے کال کاٹ دی

"اب ان دونوں میاں بیوی میں لڑائی ہو گی... میں کہہ بھی رہا تھا کہ اسے کال نہ کریں" سعد نے انہیں ذرا تیز لہجے میں کہا تھا, کوکب اور ساجد مغل بس ایک

دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے

دوسری طرف روحاء واقعی پریشان ہو گئی تھی, گاڑی بیچنے کی حد تک تو ٹھیک تھا لیکن مروان کو اتنے پیسوں کی آخر کیا ضرورت تھی...؟؟؟

سوچتے سوچتے یکدم ہی وہ ٹھٹھک گئی, ذہن میں ایک کوندا سا لپکا تھا, سوچتے سوچتے آخر اس نے تانے بانے جوڑ ہی لیے تھے

مروان رات سات بجے گھر آیا اور آتے ہی چینج کرنے واش روم میں گھس گیا,

روحاء نے جلدی سے اس کا موبائل اٹھا کر اس میں سے رابعہ کے شوہر کا نمبر نکالا تھا, ابھی کچھ دن پہلے ہی رابعہ اور اس کا شوہر کرائے کے مکان میں شفٹ ہوئے تھے, مروان روحاء کو اس سے ملوانے لے کر گیا تھا

اس کا نمبر روحاء نے اپنے موبائل میں سیو کر لیا, فی الوقت اس نے مروان سے گاڑی کے بارے میں کوئی بات نہ کی, صبح جیسے ہی وہ کالج گیا, روحاء نے رابعہ کے شوہر کا نمبر ملا لیا, تعارف کروانے کے بعد اس نے رسمی سا اس کا حال احوال پوچھا

تھا

پھر اصل مدعے پر آ گئی, انتہائی ہوشیاری سے باتوں ہی باتوں میں اعس نے رابعہ کے شوہر سے ساری بات اگلوالی تھی

"خدا مروان جیسا شوہر ہر کسی کے نصیب میں کرے, اتنا اچھا بندہ ہے, اتنی مدد کی ہے اس نے میری, کھڑے پیر اس نے مجھے بیس لاکھ بھجوا دیے اور یہ دکان بھی کھول کر دی ہے... روحاء باجی میں آپ لوگوں کا بڑا شکر گزار ہوں..." وہ اپنی ہی جون میں کہتا جا رہا تھا

اور روحاء باجی کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا, اب بس اس نے مروان کے آنے کا انتظار کرنا تھا, مروان تقریبا دوپہر ایک بجے گھر واپس آیا اور روحاء اس پر چڑھ دوڑی تھی

"گاڑی بیچ کر آپ نے رابعہ کے شوہر کو پیسے بھجوائے... اسے دبئی سے واپس بلایا, اسے کریانہ اسٹور کھول کر دیا... کرائے کا مکان لے کر دیا اور یہ سب مجھے کیوں نہیں بتایا...؟؟؟" وہ گلا پھاڑ کر چیخی تھی

مروان ایک لمحے کو تو ڈگمگا سا گیا

"میری اور آپ کی سبھی لڑائیاں صرف ایک نقطے سے شروع ہو کر اسی نقطے پر ختم ہو جاتی ہیں مروان... میں نے صرف آپ سے اتنا کہا تھا کہ مجھ سے جھوٹ نہ بولا کریں" وہ غصے سے کہتی چلی گئی

مروان پہلے تو بڑے صبر اور تحمل سے اس رام کرنے کی کوشش کرتا رہا اور پھر اس کی بھی بس ہو گئی

وہ ایک دم اپنی پوری قوت سے چیخا تھا

"بکواس بند کر لو..." انتہائی سختی سے اس نے روحاء کا منہ دبوچ لیا

"آواز نہ نکلے اب تمہاری..." اس نے زور سے اسے دیوار کی طرف دھکا دیا تھا

"بس یہی کسر رہ گئی ہے مروان مرزا... بس میرے اوپر تشدد کرنے کی کسر رہ گئی ہے, وہ بھی پوری کر لیں, کہیں آپ کو یہ حسرت نہ رہ جائے کہ اپ نے اپنی بیوی پر اپنی مردانگی کا رعب نہیں جمایا..." وہ تڑخ پڑی تھی

"ساری عمر یہ ہی کرنا... ساری عمر بہن بھائیوں کو پالتے رہنا... نام پھر بھی نہیں ہو گا" وہ چیخی تھی

مروان بس اسے قہر بار نظروں سے گھورتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

.....

خباب نے ولید کو اپنی کمپنی میں دیکھا تھا, وہ چونک سا گیا, اور پھر ادھر ادھر ہو گیا, وہ وہاں اس کے ایک ساتھی کولیگ سے ملنے آیا تھا, جب وہ چلا گیا تو اس کی کرسی کی طرف آ گیا

"یہ کون تھا...؟؟؟" اس نے سرسری سے پوچھا

"یہ میرا ایک جاننے والا ہے... اس سے گاڑی کے سلسلے میں بات چل رہی ہے"

اس کے کہتے ہی خباب چونک گیا

"گاڑی...؟؟؟؟ تو خرید رہا ہے...؟؟؟" اس نے پوچھا

"ہاں یار... بچے بڑے ہو گئے ہیں, اسکول چھوڑنا ہوتا ہے, اوپر سے سردی اتنی

زیادہ ہے تو میں نے سوچا کہ گاڑی لے لوں" وہ بولا

"اس کے پاس نئی گاڑی ہے...؟؟؟"

"ہاں یار...ابھی کچھ دن پہلے بینک سے نکلوائی ہے"

وہ بولا

"یہ قسطیں خود ہی بھرتا رہے گا, میں نے بس اسے پیمنٹ کر دی ہے" وہ پھر بولا

"کتنی پیمنٹ تھی...؟؟؟"

"چوبیس لاکھ..." خباب ٹھٹھک کر رہ گیا

یقیناً یہ بات مبرہ کو نہیں پتہ تھی

"تو کب دے رہا ہے تجھے گاڑی...؟؟؟"

"وہ گاڑی کی چابی دینے ہی آیا تھا..یہ دیکھ...؟؟؟" اس نے مسکراتے ہوئے چابی

خباب کی آنکھوں کے سامنے لہرائی تھی

اور خباب بس اسے دیکھتا رہ گیا, اسے آفس میں رکنا دوبھر ہو گیا تھا, گھر آتے ہی وہ

www.novelsclubb.com

کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا

"اس بے غیرت نے گاڑی بھی بیچ دی ہے..." وہ یہی کہے جا رہا تھا, حسیب خان ابھی واپس نہیں ائے تھے

ان کے آتے ہی وہ ان پر چڑھ دوڑا

"ابھی مبرہ کی طرف چلیں... ابو حد ہو گئی ہے ذلالت کی, جب بیچ ہی دینی تھی تو خریدی کیوں تھی اس نے گاڑی...؟؟ اب ساری عمر قسطیں مبرہ ادا کرے گی اور اس خبیث نے ان پیسوں سے اپنی بہنوں کی شادیاں کی ہیں..." خباب کے غصے کا کوئی عالم نہیں تھا

www.novelsclubb.com

حسیب خان, عابدہ اور خباب مبرہ کے سسرال پہنچ گئے, حالانکہ حسیب خان جانتے تھے کہ اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا.... بس ایک زبردست فساد مچے گا اور بات ختم ہو جائے گی

اور ایسا ہی ہوا... مبرہ کو اس سارے کھیل کا نہیں پتہ تھا

"میرا بس چلے تو تمہارے خلاف تھانے میں رپورٹ درج کرادوں ذلیل انسان...

جتنا تم لوگوں نے ہمیں ذلیل کیا ہے نا... خدا کرے تمہاری دونوں بیٹیاں اتنا ہی

ذلیل ہوں, جھولی اٹھا کر بددعا ہے میری..." عابدہ نے اپنا سارا ضبط ہی کھو دیا, وہ

اندر داخل ہوتے ہی ولید پر چڑھ دوڑی تھیں

"امی کیا ہوا ہے...؟؟؟" مبرہ بھاگ کر ان کی طرف آئی

"تیری گاڑی بیچ دی ہے اس خبیث نے..." انہوں نے چیخ کر کہا

"سالے گاڑی کیوں بیچی...؟؟؟ خباب نے ولید کا گریبان پکڑ لیا جو حسیب خان

نے بمشکل چھڑوایا تھا

www.novelsclubb.com

"ولید... گاڑی کیوں بیچ دی؟؟؟" مبرہ نے صدمے سے پھٹتی ہوئی آواز میں

پوچھا

"مجھے پیسوں کی ضرورت تھی... سو بیچ دی, بس بات ختم" اس کے کہتے ہی خباب

دوبارہ اس کی طرف بڑھا تھا, مبرہ اپنی جگہ پر جامد رہ گئی

"خدا کرے تو غارت ہو جائے ولید... تو کسی ٹرک کے نیچے آ کر مر جائے, خدا کرے تو کل کا مرتا آج ہی مر جائے اور میری بچی کی جان چھوٹ جائے..." عابدہ نے اسے جھولی اٹھا کر بد دعا دی تھی

"بہن بس کریں... تمہارے بھی تین بیٹے ہیں" شمیم آگے کو آئی

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں بہن... کہ تمہاری بھی تین بیٹیاں ہیں, ایک نے تو بھگت لیا نا... خدا کرے باقی دونوں بھی بھگتیں, پھر تمہیں پتہ لگے کہ بیٹیوں کے دکھ کیا ہوتے ہیں...؟؟؟" عابدہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں

خوب ہی فساد مچا... خوب ہی گالم گلوچ ہوئی.... خوب ہی بد دعائیں دی گئیں لیکن اس سب کا نتیجہ صفر تھا

حسیب خان کے گھر کا ہر فرد اس کے ساتھ تھا... صرف اس کے سٹینڈ لینے کی دیر تھی

اور جو چیز اسے سٹینڈ لینے سے روک رہی تھی وہی شائد تابوت میں آخری کیل ثابت

ہوتی

ان لوگوں کے نکلتے ہی ولید نے اس کا بال پکڑ لئے تھے

.....

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا, روحاء اور مروان کی بول چال بالکل بند تھی, اب تو جیسے یہ معمول بن گیا تھا, ان دونوں میں ہی صبر کا مادہ کم ہوتا جا رہا تھا

اب تو مروان بات بے بات بحث کرنے لگا تھا, ادھر روحاء کچھ لانے کا کہتی, ادھر اسے سنانے بیٹھ جاتا

"مروان... مرحہ کے پیمپرز ختم ہو گئے ہیں..." روحاء نے اسے ناشتے کی ٹیبل پر بتایا تھا

"روحاء یار ویسے حد ہے تمہاری بھی, تم تو ایسے اجاڑتی ہو پیمپرز جیسے کاغذ کے ٹکڑے ہوں..." وہ بولا

"ٹھنڈ دیکھی ہے کتنی ہے...؟؟؟" وہ مسلسل پیشاب کرتی ہے, نا لگاؤں تو سارا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بستر گیلا ہو جاتا ہے" وہ بولی

"تمہیں نادر اصل عادت ہو گئی ہے ہر چیز کو فضول میں خرچ کرنے کی, ہاتھ کھل گیا ہے تمہارا, روحاء یار ایک سیلیری ہی تو ہے میری, اس میں بھی آئے روز تمہاری فرمائشیں...." وہ نہ جانے کس بات پر تپا پڑا تھا

"مروان کونسی فرمائشیں کر دی ہیں میں نے آپ سے...؟؟ اپنے لیے کچھ مانگا ہے تو بتائیں, اب بچی کے اخراجات نہیں ہوں گے کیا؟؟؟" وہ تڑخ پڑی

"آہستہ بولا کرو..." مروان نے سے آنکھیں دکھائیں تھیں

"اور آپ بھی اپنا لہجہ بدل لیں تھوڑا, اپنی ذاتی ضروریات انتہائی محدود کر لی ہیں میں نے کیونکہ آپ سو سو باتیں سناتے ہیں مجھے کوئی چیز لا کر دیتے ہوئے, لیکن مرحہ کے معاملے میں میں کوئی کمپرومائز نہیں کروں گی سمجھے...ابھی ایک اور آ جائے گا, پھر کیا کریں گے آپ؟؟؟ مجھے تو زندہ ہی دفن کر دیں گے" روحاء کو غصہ آ گیا

"میرا دماغ نا کھاؤ..." وہ کلس کر اٹھ گیا

"اب یاد سے گھر جلدی آجانا, مرحہ کو چیک اپ کے لئے لیکر جانا ہے, پرسوں سے چھاتی جکڑی ہوئی ہے اس کی" روحاء نے اس کے پیچھے سے ہانک لگائی تھی

وہ سٹھ مارے نکلتا چلا گیا

کالج پہنچا ہی تھا کہ اسے نمرہ کی کال آگئی

"مروان... کالج ہو؟؟؟"

"جی بھابھی؟؟؟"

"آج عفان کا برتھ ڈے ہے... صبح سے تمہیں یاد کر رہا ہے, یہ سن لو اس کی بات

"اس نے موبائل عفان کو پکڑا دیا

"چاچو ہیپی برتھ ڈے تو کہہ دیں...." وہ روٹھا ہوا تھا

"اوہو.... مجھے تو یاد ہی نہیں رہا, ہیپی برتھ ڈے عفان میرا بچہ" مروان ہنستے ہوئے بولا

"چاچو اب آپ ذرا جلدی گھر آجانا, ہم نے مارکیٹ جانا ہے, برتھ ڈے کی چیزیں لینی ہیں اور... کیک بھی آرڈر کرنا ہے" عفان کہتا چلا گیا

"عفان میں ذرا مصروف ہوں بیٹے..."

"کیا یار چاچو... ایسے تو نا کریں؟؟؟" وہ بچہ فل سکھایا پڑھایا ہوا تھا

"اچھا میں دیکھتا ہوں...."

کچھ ہی دیر بعد اسے نعمان کی کال آگئی

"عفان کو کیا کہا تو نے؟؟؟" وہ ذرا غصے میں تھا

"بھائی میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا..."

www.novelsclubb.com

"مروان یار اگر اس نے مارکیٹ جانے کا کہہ بھی دیا تو پھر کیا ہو گیا؟؟؟ میں یہاں ہوتا تو بھلا وہ تجھے کیوں کہتا, کب سے روئے جا رہا ہے وہ" نعمان نے کہا

"بھائی میں نے کونسا منع کیا تھا؟؟؟"

"وہ بچہ ہے مروان.... حامی بھر لیتا تو کیا تھا, اس کا دل رہ جاتا"

"اچھا بھائی میں لے جاؤں گا اسے مارکیٹ" مروان نے یہ ہی کہنے میں عافیت جانی

"نمرہ اور باقی بچوں کو بھی لے جانا, رابعہ کو بھی ساتھ ہی لے جانا, انہوں نے گفٹ وغیرہ لینے ہیں, پیسے میں آکر دے دوں گا" نعمان نے کہا

"اچھا بھائی..." اس نے دھیرے سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی, اسے بھی پتہ ہی تھا کہ کتنے پیسے ملنے تھے اسے

بارہ بجے کے قریب وہ گھر گیا تھا

"چاچو میں ناراض ہوں آپ سے ؟؟؟" عفان کا منہ پھولا ہوا تھا

"نمرہ بھابھی میں نے آہی جانا تھا نا... آپ نعمان بھائی کو کال نا کرتیں...؟؟؟"

اس نے شکوہ ضرور کیا

"میں نے کہاں کی ہے... اس نے خود ہی نعمان کا نمبر ملا لیا کہ میں پاپا سے کہتا ہوں آکر مجھے مارکیٹ لیکر جائیں" نمرہ نے عفان کے سر پر ایک چپت لگاتے ہوئے کہا تھا

کچھ ہی دیر میں نمرہ, زویا اور رابعہ تینوں تیار ہو گئیں

"آپ سب نے کیا کرنا ہے وہاں جا کر, گفٹس میں خود ہی خرید لاؤں گا...اور جانا کیسے ہے؟؟؟" وہ بولا

"میں نے ایک سوٹ لینا ہے... برتھ ڈے پر کیا پہنوں گی؟؟؟" رابعہ نے کہا

"مروان میں نے بھی بچوں کے کپڑے لینے ہیں...روز روز تو نہیں جایا جاتا نا مارکیٹ" زویا نے کہا

"کسی سے گاڑی مانگ لو نا مروان..." رابعہ نے کہا, وہ ناچار ایک دوست سے گاڑی مانگ کر ان سب کو مارکیٹ لے آیا

دوسری طرف مرحہ کی طبیعت زیادہ بگڑ گئی تھی, اسے تیز بخار کے ساتھ الٹیاں بھی شروع ہو گئیں, شائد اسے ٹھنڈ لگ گئی تھی

روحاء نے مروان کو کال کی تو صد شکر کے اس نے اٹھالی

"ہاں روحاء؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مروان جلدی آجائیں, مرحہ الٹیاں کرنے لگ گئی ہے" وہ بولی

"صبح تو بالکل ٹھیک تھی وہ" مروان نے کہا

"اب بخار ہو گیا ہے" وہ بولی

"اچھا میں آتا ہوں... صبر کرو" اس نے کلس کر کال کاٹ دی

"کیا کہہ رہی تھیں بیگم صاحبہ؟؟" رابعہ نے پوچھا

"کہہ رہی ہے مرحہ کو بخار ہو گیا ہے, حالانکہ صبح تو بالکل ٹھیک تھی" وہ اب ادھار کی گاڑی چلا رہا تھا

"مروان کہیں اسے پتہ تو نہیں چل گیا کہ تم ہمیں مارکیٹ لیکر جا رہے ہوں؟؟؟" زویا نے کہا

"اسے کیسے پتہ چلے گا بھلا؟؟؟"

"اسے بتانا بھی مت مروان, بہت غصہ کرے گی تم پر, اس سے نہیں برداشت ہوتا تمہارا ہماری اتنی فیور کرنا, بالکل نا بتانا, اور اگر تم مایینڈ نا کرو تو عفان کے برتھ ڈے

پر بھی بس تم ہی آجانا....اسے رہنے دو,ایویں بدمزگی کرے گی"زویا کہتی چلی گئی

"ہاں مروان...زویا بھابھی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں,اسے کہاں برداشت ہوتا ہے تمہارا ہم لوگوں پر خرچ کرنا,سو سو سوال کرے گی کہ یہ کس نے خریدا...یہ کس نے خریدا؟؟؟اسے بتانا ہی مت,بس کوئی بہانہ بنا کر آجانا رات کو"رابعہ بھی اس کی ہم خیال تھی

"اور مروان پتہ نہیں مرحہ کو بخار ہوا بھی ہے یا ایویں ہی کہہ رہی ہے,تمہیں ٹیسٹ کرنے کے لیے کہ تم کہاں ہو؟؟؟چاہے موبائل میں بچوں کی آوازیں سن لی ہوں"نمرہ نے ایک نیا نقطہ نکالا تھا

مروان بس چپ چاپ سب کی سنتا رہا,اس کا بھی یہ ہی خیال تھا کہ مرحہ صبح تو ٹھیک تھی پھر ایک دم اسے کیسے بخار ہو گیا؟؟؟سو وہ سیدھا انہیں مارکیٹ لے آیا عفان نے اپنی برتھ ڈے کی تھیم لی تھی,غبارے,موم بتیاں اور دیگر لوازمات رابعہ نے ایک کی بجائے دو سوٹ لے لئے,ساتھ ایک جوتا

زویا نے تینوں بچوں کے کپڑے, جوتے, گفٹس

نمرہ نے بھی دونوں بچوں کی شاپنگ کی

سارا بل مروان کی جیب سے...اب بھلا وہ کیسے کہتا کہ بل ادا کریں

"مروان میں گھر جا کر دیتی ہوں تمہیں پیسے؟؟؟"اس کی شکل دیکھ کر زویا نے بس

اتنا کہا تھا

اس نے چپ چاپ بل ادا کر دیا

مرحہ کے پیمپرز بھول ہی گیا تھا

دوسری طرف مرحہ کا بخار تیز ہوتا جا رہا تھا,اتنی سردی میں اب روحاء کیا کیا جتن

کرتی...؟؟؟پہلے اس نے سوچا کہ سعد کو کال کر کے بلا لے لیکن پھر رک گئی, وہ

ضرور پوچھتا کہ مروان کہاں ہے؟؟؟

اور اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ مروان کہاں ہے؟؟؟

اس نے پھر اسے کال ملائی جو مروان نے سنی ہی نہیں, وہ مسلسل کرتی رہی, جواباً

بس ایک میسیج آگیا

"تھوڑی دیر تک آتا ہوں..."

روحاء بس کلس کر رہ گئی

نمرہ اور زویا کی باتوں کے زیر اثر وہ کالج کے بعد بھی گھر نا گیا, سیدھا اکیڈمی چلا گیا

تھوڑی دیر بعد نمرہ کی کال آگئی کہ کیک آرڈر کر دو, اس نے کیک آرڈر کر دیا,

ساتھ جو جہان کے لوازمات....پیزہ, زنگر, پراٹھا رول, کولڈ ڈرنکس

مروان کا سارا بجٹ تہس نہس ہو گیا تھا, اب زبان سے تو نہیں کہہ سکتا تھا بس اندر

ہی اندر کڑھے جا رہا تھا, شام کو اسے پھر روحاء کی کال آئی

"مروان مجھے پاگل سمجھا ہے کیا؟؟" وہ اس پر برس پڑی

"روحاء پاگل تم نے مجھے بنایا ہوا ہے, کیا تکلیف ہے تمہیں؟؟؟" وہ زور سے چیخا

"مرحہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے...." روحاء بھی چیخ پڑی تھی

"تمہارے سارے ڈرامے مجھے اچھی طرح پتہ ہیں, صبح تو بالکل ٹھیک تھی وہ, اب

دن چڑھتے ہی اسے بخار ہو گیا, سارا دن مجھے سکون کا سانس نہیں لینے دیا تم نے,
کال پہ کال.... نوکری چھوڑ کر تمہارا ڈرائیور بن جاتا ہوں میں, پیسے بھی چاہیں,
عیاشیاں بھی کرنی ہیں اور لوازمات بھی سارے پورے ہوں.... خود لے جاؤ اسے
ڈاکٹر کے پاس, ویسے تو سارے شہر کا پتہ ہے تمہیں..." مروان نے اس کی اچھی
ہی بے عزتی کی تھی

"مروان... افسوس ہے آپ پر" وہ بس روتے ہوئے کال کاٹ گئی, مروان سر
جھٹک کر اکیڈمی سے گھر چلا آیا, نمرہ اور رابعہ نے ساری ڈیکوریشن کر لی تھی,
مروان کچھ دیر بعد جا کر کیک بھی لے آیا, آرڈز بھی آ گیا تھا

"روحاء کو نہیں بلایا؟؟" فرحت نے پوچھا

"امی رہنے دیں, اس نے کلیس ہی کرنا ہے یہاں آ کر" رابعہ نخوت سے بولی

"مروان اسے پتہ چل گیا تو بہت غصہ کرے گی... جا لیکر آ اسے" فرحت نے کہا

"امی نہیں پتہ چلتا, رہنے دیں اسے, یہاں آ کر اس نے ساری خوشیوں کو ملیامیٹ

کر دینا ہے, سب سے پہلے تو اسے یہ اعتراض ہو گا کہ سب کچھ مروان نے کیوں کیا ؟؟"نمرہ جلدی سے بولی

"امی... رہنے دیں اسے, فضول باتیں کرے گی" مروان خود بھی اسے لانے کے موڈ میں نہیں تھا

دوسری جانب روحاء کی جان پر بن آئی تھی, مرحہ کی طبیعت بہت زیادہ اپ سیٹ ہو رہی تھی, آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے اسے کمبل میں لپیٹا اور خود چادر اوڑھ لی

شام کے چھ بج رہے تھے

"سعد کہاں ہو...؟؟؟"اس نے سعد کو کال کی تھی

"گھر جا رہا ہوں... خیر ہے؟؟؟"

"سعد مرحہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے... اسے ڈاکٹر کے پاس لیکر جانا ہے, پلیز ذرا آ جاؤ" وہ بولی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا اسے؟؟؟"

"تیز بخار ہے اور....الٹیاں کیے جا رہی ہے" وہ بولی

"میں گھر جا کر عفراء کی گاڑی لیکر آتا ہوں, بائیک پر زیادہ ہوا لگے گی اسے, بس دس منٹ ویٹ کرو..." سعد نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور گھر پہنچا, وہاں سے گاڑی نکالی اور اس کے گھر آ گیا, عفراء کو گاڑی ملی ہوئی تھی

"مروان کہاں ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"خدا جانے, صبح سے کال کر کر کے تھک گئی ہوں, الٹا مجھ پر برس پڑا کہ ویسے تو سارا شہر گھومتی ہو تم اسے بھی خود ہی لے جاؤ ڈاکٹر کے پاس" وہ پھر رو پڑی

"ایسا مروان نے کہا؟؟؟" سعد کو یقین نا آیا

"تو اور کیا؟؟؟ سعد اسے میری باتوں پر یقین ہی نہیں آتا اب...اسے لگتا ہے میں بس جھوٹ بول رہی ہوں اس سے...ہر وقت" وہ بولی, سعد بس چپ چاپ اس کی سنتا ہوا اسے ایک چائلڈ سپیشلسٹ کے پاس لے آیا تھا

مرحہ کو ٹھنڈ ہی لگی تھی, اس کی چھاتی پر جکڑن تھی, کچھ انجیکشنز اسے وہیں لگے,

پھر پانچ دن کا کورس تھا, ٹیسٹ الگ سے ہوئے

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ دونوں مرحہ کو لیکر وہاں سے نکلے, روحاء کو رہ رہ

کر مروان پر افسوس ہو رہا تھا, اس دوران ایک دفعہ بھی اس کی کال نہیں آئی تھی

مطلب وہ گھر ہی نہیں آیا تھا

تو پھر وہ کہاں تھا؟؟؟

روحاء یہ ہی سوچے جا رہی تھی

"سعد.. مروان کے ابو کے گھر جانا ہے ذرا" وہ کچھ دیر بعد بولی

"وہاں کیا ہے اب؟؟؟" سعد نے حیرانی سے پوچھا

"تم چلو تو سہی... بس پانچ منٹ کے لئے" روحاء نے کہا, سعد نے چپ چاپ گاڑی

اس طرف موڑ دی

روحاء نے مروان کو کال کی تھی, مسلسل کرتی رہی, آخر اس نے اٹھا ہی لی

"اب کیا تکلیف ہے؟؟؟"اس کا پھاڑ کھانے والا لہجہ سعد نے بھی سنا تھا

"کہاں ہیں آپ؟؟"روحاء نے پوچھا

"تھوڑا مصروف ہوں... آرہا ہوں آدھے پونے گھنٹے تک"وہ بولا اور کال کاٹ گیا,

روحاء نم آنکھوں سے موبائل سکرین دیکھتی رہ گئی, سعد نے کاشف مرزا کے گھر کے سامنے گاڑی روک دی

"سعد جاؤ... تھینک یو"وہ اسے کہتے ہوئے نیچے اتری تھی

"روحاء... میں گھر چھوڑ آتا ہوں تمہیں... یہاں کس سے ملنا ہے اب؟؟؟"سعد نے نرمی سے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے مروان کے ابو سے بات کرنی ہے, ڈونٹ وری سعد کچھ نہیں ہوتا, جاؤ, امی پریشان ہو رہی ہوں گی"وہ اس کا بازو تھپتھپاتے ہوئے دواؤں والا شاپر لیکر آگے بڑھ گئی, بیرونی دروازہ کھلا ہی تھا, وہ مرحہ کو اٹھائے اندر آگئی

سعد نے گاڑی ریورس کر لی تھی

روحاء جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی, یکلخت ٹھٹھک گئی, پورے لاؤنج میں ہنسی اور مسکراہٹیں بکھری ہوئی تھیں, ہر طرف غبارے, روشنیاں, سامنے ٹیبل پر کیک... تحائف کا انبار

مروان نے عفان کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اور عفان اسے کیک کھلا رہا تھا

سب اسے دیکھ کر ساکت ہوئے تھے, مروان کو جھٹکا سا لگا تھا

"آج ثابت ہو گیا کہ آپ کے لئے کون اہم ہے مروان؟؟؟"اس کے لہجہ سے صدمہ ٹپک رہا تھا

"چچی دیکھیں....آج میرا برتھ ڈے ہے...اور مروان چاچو نے یہ سب خرید کر دیا مجھے, اور سب کے لئے گفٹس بھی خریدے..."عفان مسرت سے کہتا چلا گیا

روحاء نے ایک زخمی سی نظر مروان پر ڈالی تھی

"روحاء میری بات سنو...."مروان اس کی طرف آیا تو وہ دو, چار قدم پیچھے لے گئی

"یار عفان کا برتھ ڈے تھا تو...."روحاء نے اس کی بات کاٹ دی

"مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟؟؟"اس کا لہجہ انتہائی سرد تھا

"میری بات سنو..."وہ ابھی بولا ہی تھا کہ روحاء نے ہاتھ کھڑا کر دیا

"صبح سے تمہاری بچی کو بخار ہے مروان مرزا... صبح سے چھ بار الٹی کی ہے اس نے اور صبح سے سو بار کال کر چکی ہوں میں تمہیں.... کہ آجاؤ, آجاؤ...اور تم یہاں برتھ ڈے سیلیبریشنز میں مصروف تھے..."وہ سارے آپ جناب بھول گئی تھی

"روحاء... سنو یار..."مروان نے مصالحت آمیز انداز سے کہا لیکن روحاء کی بس ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

کاشف مرزا بھی وہیں تھے اور گھر والوں کے دباؤ ڈالنے پر مروان نے انہیں کہہ دیا تھا کہ روحاء کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ورنہ وہ بضد تھے کہ روحاء کو لیکر آؤ

اور اب اسے اپنے سامنے اسے دیکھ کر وہ بھی خشمگیں نظروں سے مروان کو دیکھ رہے تھے

"جھوٹ کیوں بولا؟؟؟" وہ چیخ کر بولی

"روحاء کیا ہوا بچے؟؟؟؟" کاشف مرزا آگے کو آئے تھے

"انکل آپ مجھ سے نہیں... اپنے بیٹے سے پوچھیں کہ کیا ہوا ہے...؟؟؟" روحاء کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے

"صبح سے میری بچی کو بخار ہے اور میں صبح سے کوئی سو مرتبہ اس آدمی کی منت کر چکی ہوں کہ آکر اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ اور اس نے منہ پھاڑ کر مجھے کہہ دیا کہ تمہیں بھی تو سارے شہر کا پتہ ہے... تم خود لے جاؤ" روحاء نے چیخ کر کہا تھا,

کاشف مرزا نے تاسف سے مروان کی طرف دیکھا

"سب پتہ ہے مجھے مروان... یہ سارا کھیل کس کا رچایا ہوا ہے...؟؟؟ یہی کہا گیا ہے نہ تمہیں کہ روحاء تو بکواس کرتی ہے... ہر پل جھوٹ بولتی ہے تم سے, اپنی انگلیوں پر نچا رکھا ہے اس نے تمہیں... تم ڈرائیو کر رہے تھے جب میں نے تمہیں کال کی تھی... مروان تم ان سب کو مار کیٹ چھوڑ کر بھی گھر آ سکتے تھے... ہمیں

ڈاکٹر کے پاس کتنا ٹائم لگتا...؟؟؟"تم بھلے ہی میری بلا سے دس برتھ ڈے پارٹیز اٹینڈ کرتے... لیکن ایک بات میری بات مان کر میری بچی کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے..."وہ روتے ہوئے کہتی چلی گئی

"روحاء میری بات سنو..."مروان آگے کو آیا تھا

"نہیں تم میری بات سنو..."وہ اپنی پوری قوت سے چیخی

"تم سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہو... تمہیں سب کی فکر ہے مروان... تمہاری یہ بھابھیاں جو چوبیس گھنٹے تمہارا دماغ بھرتی رہتی ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ اہم ہیں, میں تمہیں انگلیوں پر کیا نچاؤں گی..؟؟؟تمہاری بھابھیوں نے تمہیں کٹھ پتلی بنایا ہوا ہے...اور تم مست ہو کر ان کے اشاروں پر ناچ رہے ہو...."روحاء کی آواز پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی

"روحاء میں آخری بار کہوں گا کہ آواز نیچی کر لو..."مروان کا سارا ضبط اور برداشت جواب دے گیا

"کیوں کروں میں آواز نیچی...؟؟؟ جرم تم نے کیا ہے مروان مرزا.. میں نے نہیں کیا" اس نے مروان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر کہا تھا

"گھر چلو..." مروان نے اس کا بازو پکڑا جو اس نے زور سے جھٹک دیا

"گھر تو میں جاؤں گی... لیکن تمہارے گھر نہیں جاؤں گی..." وہ زور سے بولی

"تمہاری بھابیاں ہیں نا تمہارا خیال رکھنے کے لئے... تم پر جان نچھاور کرنے کے لئے تو اب ساری عمر انہی کے چرنوں میں بیٹھے رہنا..." وہ گلا پھاڑ کر بولی تھی, آنسو روانی سے بہتے جا رہے تھے

"روحاء... بس بہت ہو گیا؟؟؟" مروان کی بس ہو گئی, اس پر لگے سارے الزامات سچ تھے لیکن وہ اپنی مردانگی کو کیسے جھکا دیتا

"وہی تو مروان... بہت ہو گیا, تم جیسے مردوں کو شادی کرنی ہی نہیں چاہیے, تمہیں چاہیے کہ بیوی کے نام پر بس ایک لونڈی خرید لیا کرو کیونکہ بیوی صرف اور صرف تمہیں اپنے نفس کی تسکین کے لئے چاہیے ہوتی ہے اور بس... بعد میں گئی

بھاڑ..."اور چٹاخ کی آواز سے مروان کا تھپڑ اس کا گال رنگ گیا تھا

"مروان..."کاشف مرزا نے سختی سے اسے تنبیہی انداز میں گھر کا

"چلو گھر..."مروان نے سختی سے روحاء کا بازو دبوچ کر کہا اور باہر نکل گیا

"مروان... خبردار جو اسے کچھ الٹا سیدھا کہا تو..."پیچھے ہی کاشف مرزا نے ہانک لگائی تھی, وہ بس روحاء کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

"مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ...."روحاء نے تڑخ کر اس سے اپنا بازو چھڑوانا چاہا

"روحاء میرا دماغ مزید خراب نا کرنا, میں نے تھپڑوں سے منہ لال کر دینا ہے اب آواز نکلی تو..."اس نے شعلہ بار نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بائیک سٹارٹ کی تھی

"چپ چاپ بیٹھ جاؤ..."مروان کا انتہائی سرد تھا, روحاء بیٹھ ہی گئی ہوا کی رفتار سے بائیک دوڑاتا ہوا وہ اسے گھر لیکر آیا تھا, روحاء جلدی سے اتر کر اندر آئی اور سوئی ہوئی مرحہ کو بستر پر لٹا دیا, پھر اس پر کمبل دے کر خاموشی سے باہر

نکل آئی, مروان بائیک کھڑی کر کے اندر آیا تھا

"کیوں آئی تھیں وہاں؟؟" مروان نے سلگتے ہوئے لہجے میں پوچھا

"میری مرضی... جہاں مرضی جاؤں, تم نے تو کہہ دیا تھا نا کہ سارے شہر کا پتہ ہے مجھے, سارا شہر گھومتی ہوں میں.... پھر تمہاری بلا سے میں جہاں مرضی جاؤں دھوکے باز انسان..." روحاء کا گلا پھٹ گیا تھا

اور مروان کا دوسرا تھپڑ اس کا گال رنگ گیا

"ایک اور بکواس کی تو کھال کھینچ دوں گا... ہر وقت کا لڑائی جھگڑا... ہر وقت کا کلیس, زندگی برباد کر دی میری" وہ زور سے چیخا

"میری بھی زندگی جھنڈ کر دی تم نے مروان مرزا... کہیں کا نہیں چھوڑا مجھے, آئے روز کی ذلالت... تم جیسے گھٹیا انسان کو بیوی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے شرم نہیں آتی... ایک تو چوری, اوپر سے سینہ زوری" روحاء نے گلا پھاڑ کر کہا تھا اور مروان کی ساری مردانگی کھل کر سامنے آگئی

"زبان بند کرلو اپنی... سمجھیں, پتہ نہیں کونسا وقت تھا جو تم سے شادی کرلی"

مروان نے اسے بالوں سے جکڑ کر جھٹکا دیا تھا اور پھر گھسیٹتے ہوئے بیڈ روم کے ساتھ والے کمرے میں لے گیا

"چھوڑ دو مجھے, تم جیسے بزدل انسان کو شادی کرنی ہی نہیں چاہیے تھی, تم جیسے مرد بیوی رکھنا ڈیزرو ہی نہیں کرتے ہو, ہر وقت جھوٹ, ہر وقت جھوٹ... زندگی اجیرن کردی میری" روحاء مسلسل بول رہی تھی, مروان نے اسے چارپائی پر لا کر پھینکا تھا

"تمہاری زبان بند کرواتا ہوں میں... پورے گھر والوں کے سامنے میری عزت دو کوڑی کی کردی تم نے ذلیل عورت..." اس نے کھینچ کر اپنی شرٹ اتاری تھی

"مروان مجھے ہاتھ نا لگانا... ہاتھ نا لگانا مجھے..." روحاء نے چیخنا چاہا لیکن اس کا گلا ہی بیٹھ گیا تھا

"بکواس بند کرلو...." مروان نے وحشیوں کی طرح اس کے جسم پر سے قمیض

نوچی تھی

"مروان...بیوی ہوں میں تمہاری..." بے بسی کی انتہا پر اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے

"دو کوڑی کا کر دیا تم نے مجھے, ذلیل کر دیا سب کے سامنے" مروان پر جانور سوار ہو گیا تھا, روحاء کی ہر مزاحمت بیکار ہی گئی, مروان اس پر بری طرح حاوی ہوتا چلا گیا

"مروان...خدا کے لئے" روحاء کی سسکیوں کا اس پر کوئی اثر نہیں تھا

وہ بس اسے زیر کر کے, اس کی سسکیوں کا گلا گھونٹ کر اپنے طور فاتح بن چکا تھا

.....

اسے کالج میں کچھ کام تھا سو اس نے صبح ہی ولید کو بتا دیا تھا کہ اسے واپسی پر تھوڑی دیر ہو جائے گی, کام ختم کرتے کرتے اسے شام کے چار بج گئے

حسیب خان اس کی خاطر ابھی تک وہیں رکے ہوئے تھے, وہ فارغ ہوئی تو انہیں

کال کر دی, آدھے, پونے گھنٹے بعد وہ اسے گھر کے سامنے اتار کر چلے گئے

اپنا بیگ کندھوں پر ڈالے وہ انتہائی مضمحل سے انداز سے اندر داخل ہوئی تھی

اور گیٹ کے بالکل سامنے روش پر کھڑی بلیک کو رولا دیکھ کر ٹھٹھک گئی, شاید کوئی

آیا ہوا تھا, اندر سے خوش گپیوں کی آوازیں بھی آ رہی تھیں

وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اندر آ گئی, اس سے پہلے کہ وہ مین دروازے سے ٹی

وی لاؤنج میں داخل ہوتی, ولید کسی لڑکی کے ساتھ مسکراتے ہوئے باہر نکلا تھا

اس کے بالکل پیچھے شمیم اور اس کا سسر تھے اور سب سے پیچھے الماس... اسے اپنے

سامنے دیکھ کر ایک لمحے کو تو ولید ٹھٹھک گیا

مبرہ کوئی یکدم ہی کسی انہونی کا احساس ہوا تھا, اس کی نظریں ولید کے ہاتھوں میں

مقید اس لڑکی کے ہاتھوں پر جم گئیں, انتہائی بے یقین نظروں سے اس نے ولید کی

طرف دیکھا

"یہ کون ہے...؟؟؟" یہ وہ جانتی تھی یا اس کا رب کہ اس نے کتنی مشکل سے یہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سوال کیا تھا

"یہ مبرہ ہے...؟؟؟"اس لڑکی نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے ولید سے پوچھا,

جس کے چہرے کا رنگ یکسر بدل گیا تھا

"ہاں..."صرف ایک حرفی جواب

"ایک سوال میں نے بھی کیا ہے ولید...؟؟؟"مبرہ کا لہجہ سخت ہو گیا

"مبرہ تم اندر جاؤ...میں تمہیں بعد میں بتاتا ہوں"ولید نے اسے آنکھوں سے

اشارہ کیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ پر جمی کھڑی رہی

"میں نے پوچھا...یہ کون ہے...؟؟؟"اس نے ولید کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھا

"میں بینش ہوں...ولید کی وائف,ایکچوئلی سیکنڈ وائف..."اس لڑکی نے ولید

کے ہاتھوں پر اپنی گرفت تھوڑی اور مضبوط کی تھی

"ولید..."مبرہ حسیب خان کے لبوں سے نکلنے والی سرگوشی اس قدر ماتم کناں

تھی کے ولید اسے سن بھی نہیں سکا تھا, بس اس کے ہلتے ہوئے لب ہی نظر آئے تھے

"???...Don't you tell her about us"

بینش نے ولید کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

I told her, she is habitual of creating the "

"drama you know... The Drama Queen

ولید نے انتہائی تنبیہی نظروں سے مبرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو نہ جانے اپنے پیروں پر کھڑی بھی کیسے تھی...

www.novelsclubb.com

"چلو تمہیں چھوڑ آؤں؟؟؟"ولید نے کہا

"...No thanks dear... I can drive"

بینیش نے اسے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

???...Sure"

ولید نے پوچھا

"...Yes Sure"

وہ بولی تھی, ولید نے بڑے حق سے اس کے کندھوں کے گرد اپنے بازو سے حصار بنایا تھا, پھر اسے اپنے حصار میں لیے ہوئے گاڑی تک آگیا, خود اس کے لئے فرنٹ ڈور کھولا, بہت محبت سے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے, بینش مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی

ولید نے اس کے لئے گیٹ کھولا اور وہ سب گھر والوں کو ہاتھ ہلاتے ہوئے گاڑی نکال لے گئی, ولید دوبارہ سے گیٹ بند کرتے ہوئے مبرہ کی طرف آیا تھا

"اتنی وحشت ناک شکل بنانے کی ضرورت نہیں ہے...میں تمہیں آج کل میں بتانے ہی والا تھا" وہ مبرہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں کہ مجھے کیوں نہیں بتایا...؟؟؟" مبرہ دو قدم اس کی طرف آئی تھی

"مجھے صرف اتنا بتادو کہ میرے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی...؟؟؟"

جانتے ہیں میاں بیوی کے رشتے میں بہت ساری خوبصورت چیزوں میں سے ایک خوبصورت ترین چیز وہ ادب بھی ہے جو بیوی کے لہجے میں اپنے شوہر کے لئے جھلکتا ہے

مانا کہ بہت ساری بیویاں اپنے شوہروں کو تم کہہ کر مخاطب کرتی ہیں لیکن ابھی بھی ہمارے معاشرے میں ایک بڑی تعداد ان بیویوں کی ہے جو شوہر کو آپ کہتی ہیں اور جانتے ہیں جب یہ رشتہ ڈگمگاتے ہوئے پہلی ٹھوکر کھاتا ہے تو سب سے پہلے بیوی کے لہجے سے وہ ادب غائب ہو جاتا ہے, اب بھی ایسا ہی ہوا تھا

"کہاں پر لکھا ہے کہ میں تمہارے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کر سکتا...؟؟"ولید کو کوئی شرمساری نہیں تھی

مبرہ بڑے کرب سے مسکرائی تھی..دوبارہ پھر سے مسکرائی اور پھر مسکراتی چلی گئی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو ولید احمد...اب اگر تم یہ سمجھ رہے ہو نا کہ

میں نے پچھلے ڈیڑھ سال جیسے تمہاری ہر زیادتی, ہر ظلم اور ہر اذیت صبر سے برداشت کر لیں... ویسے ہی تمہاری دوسری شادی بھی برداشت کر لوں گی تو خدا کی قسم یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے.." اس نے اپنے کندھے سے لٹکتا ہوا بیگ چارپائی پر پھینکا تھا

اور میں اخری بار کہہ رہا ہوں اپنا لہجہ درست کر لو..." ولید کو غصہ آیا

"آخر کمی کس چیز کی تھی...؟؟؟ بس اتنا سا سوال ہے میرا... کہ میرے ہوتے تمہیں کمی کس چیز کی تھی...؟؟؟ بتاؤ...؟؟؟" کون سی خواہش تھی تمہاری جو میں نے پوری نہیں کی...؟؟؟ کون سا کام تھا تمہارا جو میں نے ادھورا چھوڑ دیا...؟؟؟ کون سی خوشی تھی ایسی جو میں تمہیں دے نہیں سکی...؟؟؟ کون سی ضرورت تھی تمہاری جو مجھ سے پوری نہیں ہوئی...؟؟؟ بتاؤ ولید احمد میرے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی...؟؟؟" اس نے دونوں ہاتھوں سے ولید کا گریبان جکڑ لیا تھا

"ولید اس پر ہاتھ نہ اٹھائیں.." شمیم نے زور سے کہا

"فیر کی ہویا جو دوسرا ویاہ کر لیا... مرد کر ہی لیتے ہوتے ہیں دوسرا بیاہ... تجھے تو اس گھر سے نہیں نکالا نا... نا ہی تجھے طلاق دی ہے" اس کے سسر نے کہا تھا

"ولید احمد میرے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی...؟؟؟" اس نے زور سے ولید کا گریبان جھٹکا تھا اور ولید کا تھپڑ اس کا گال سرخ کر گیا, وہ لڑکھڑائی تھی لیکن اس بار لڑکھڑا کر گری نہیں تھی, دوبارہ اس کی طرف آئی تھی اور دوبارہ اس کا گریبان جکڑا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں ولید احمد.. میں نے تمہارا ہر تھپڑ, ہر گالی, ہر ظلم, ہر زیادتی, آج کے دن کے لیے برداشت نہیں کی تھی...؟؟؟ مجھے صرف ایک زعم تھا کہ تم کچھ بھی ہو سکتے ہو.. لیکن بے وفا نہیں ہو سکتے, تم نے مجھے پیر کی جوتی بنا لیا ولید اور میں بن گئی... کیونکہ مجھے لگا کہ تم اپنے پیر میں میرے علاوہ اور کسی کو نہیں پہنو گے

لیکن... میں بھول گئی تھی کہ تمہارے دو پیر ہیں" وہ اپنی پوری قوت سے چلائی تھی

"میں نے کہا... بکواس بند کر لو" ولید نے اسے دوسرا تھپڑ مارا, وہ لڑکھڑا کر نیچے کو گر گئی,

"ولید پتر... بس کر جا, باہر چلا جا... ایسی حالت میں نا مار اسے" شمیم نے آگے آتے ہوئے کہا

"قصور تمہارا نہیں ہے ولید احمد... قصور تمہاری تربیت کا ہے, قصور تمہاری ماں کا ہے جس نے خود تین بیٹیاں پیدا کی ہیں لیکن اسے کسی کی بیٹی کا کوئی احساس نہیں, تمہاری اس ماں نے تمہیں میرا نہیں ہونے دیا اور اس جیسی مائیں کبھی بھی اپنے بیٹوں کو بیویوں کا نہیں ہونے دیتیں... ان جیسی ماؤں کا اپنے بیٹوں کی شادیاں ہی نہیں کرنی چاہیں" وہ ایک بار پھر کھڑی ہوئی تھی

"پاگل عورت... زبان بند کر لے" ولید ایک دم شمیم سے اپنا بازو چھڑواتے

ہوئے اس کی طرف آیا اور اسے زوردار تھپڑ مارا, وہ لہرا کر دیوار سے لگی تھی

"ولید بس کر جا..." شمیم نے اسے پھر روکنا چاہا

ولید کو بھلا کہاں عادت تھی اتنی بکواس سننے کی... وہ بھی مبرہ حسیب خان کے منہ سے جسے اس نے کبھی دو کوڑی کا بھی نہیں سمجھا تھا

"تم جاننا چاہتی ہو نا کہ میں نے تمہارے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی....؟؟؟ چلو بتاؤ تمہیں کہ میں نے دوسری شادی کیوں کی...؟؟؟ ولید نے زور سے اس کا بازو جکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اندر لے آیا

"ولید پتر رک جا... کوئی بڑا نقصان ہو جائے گا" شمیم اور الماس اس کے پیچھے ہی اندر آئی تھیں لیکن ولید کے سر پر خون سوار تھا

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے آیا اور دروازہ بند کر دیا

"بس یہی کر سکتے ہو تم.. م بس یہی کرنا آتا ہے تمہیں... بس یہی کرنے کی اوقات ہے تمہاری... بس یہی انت ہے تمہاری مردانگی کا... بس اسی قابل ہو تم..." مبرہ

چپ نہیں ہو رہی تھی

ولید نے قہر بار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بیلٹ کھینچی تھی

"جتنا میں خود کو روکتا ہوں کہ تم پر ہاتھ نہ اٹھاؤں... اتنا ہی تمہیں مار کھانے کی عادت ہو گئی ہے, جانتی ہو میں نے دوسری شادی کیوں کی...؟؟؟ کیونکہ مجھے تم اچھی ہی نہیں لگتیں, مجھے تم شروع دن سے اچھی نہیں لگیں مبرہ حسیب خان..."

اس نے پے در پے مبرہ کے جسم پر نشان چھوڑے تھے

"تم ہو کیا...؟؟؟ کہاں سے تم میرے برابر کھڑے ہونے کے لائق ہو....؟؟؟ تم لیکچرار بن گئی تو تم نے سوچ لیا کہ تم مجھے پا سکتی ہو... تم صرف میرے پیر کی جوتی بننے کے قابل تھی اور میں نے بنا لیا... اور جوتیاں بات نہیں کرتیں..." وہ رک نہیں رہا تھا, شمیم اور الماس مسلسل دروازہ پیٹ رہی تھیں

"سچ یہ ہے کہ مجھے بس ایک کمانے والی لڑکی کی ضرورت تھی جو آ کر میرا اور میرے گھر والوں کا خرچہ اٹھاتی... اور اگر وہی لڑکی مجھے بیوی کے روپ میں مل

رہی تھی تو میں کیوں نہ لیتا...؟؟؟ مجھے تو ڈبل فائدہ ہوا نا... گھر بھی چلتا رہا اور میرے نفس کی تسکین بھی ہوتی رہی..." وہ کہتا جا رہا تھا

اور مبرہ کو تکلیف اس کے بیلٹ سے لگنے والے زخموں کی نہیں تھی... بلکہ اس کے منہ سے نکلنے والے لفظوں کی تھی

اچانک ہی دروازہ کھل گیا، شمیم اور الماس ایک ساتھ اندر آئی تھیں

"ولید بس کر دے..." اس نے بمشکل ولید کے ہاتھ سے بیلٹ کھینچا اور اسے باہر کو دھکیلا

مبرہ کے جسم پر پہنے کپڑے سرخ ہونے لگے تھے

"خبردار جو کوئی میرے پاس آیا.. میں اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹ لوں گی اگر کسی نے مجھے ہاتھ لگایا..." اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا تھا

"امی اس کی زبان بند کرا..." ولید اسے شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے باہر چلا گیا

"مبرہ پتر وہ بتانے ہی والا تھا تجھے... میں نے منع کر دیا کہ ایسی حالت میں تو ایویں پریشان ہو گی, تھوڑی دیر چپ رہ جاتی تو کیا تھا...؟؟؟ دیکھ کیسے مارا ہے اس نے تجھے...؟؟؟" شمیم نے اسے اٹھانا چاہا لیکن اس نے انگلی کھڑی کر دی

"میں نے کہا... دور ہو جاؤ..." مبرہ دہاڑ کر بولی تھی

"امی چل باہر.. م چھوڑ دے اسے" الماس اسے لے کر باہر نکل گئی اور کمرے کا دروازہ بند کر گئی

مبرہ کا دل کیا دہاڑیں مار مار کر روئے لیکن... افسوس کہ آنکھوں کے پاس آنسوؤں کا ذخیرہ بھی ختم ہو چکا تھا

اس نے اپنے پھوڑے کی طرح دکھتے ہوئے جسم کو اٹھانا چاہا تو اٹھا نہیں سکی, لڑکھڑا کر دوبارہ بستر پر گر گئی اور دھیرے دھیرے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا

.....

وہ اپنا سارا غصہ اور وحشت روحاء کے وجود پر نکال کر اس پر سے ہٹا تھا, روحاء کی دونوں کلائیاں پل میں نیلی ہو گئیں, چہرے اور گردن سمیت پورے جسم پر جگہ جگہ اس کے بھیڑیا بن جانے کے آثار نقش ہو گئے تھے, وہ ایک نظر اس کے ادھڑے ہوئے وجود کو دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

روحاء نے بمشکل کروٹ لی تھی, پورا جسم دکھنے لگا تھا, بے دریغ اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ نکلا, اپنی پوری قوت جمع کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی پیر ڈگمگا سے گئے لیکن وہ دیوار کا سہارا لیتی ہوئی باہر نکل آئی, دروازے کے عین وسط سے اس نے اپنی شال اٹھائی تھی

مروان کہیں بھی نہیں تھا, وہ بیڈ روم میں آ گئی, واش روم کا دروازہ بند تھا... وہ یقیناً اندر تھا

اس نے بے دردی سے اپنے آنسو رگڑے اور سوتی ہوئی مرحہ کو اٹھا لیا

بس ایک نظر واش روم کے بند دروازے کو دیکھا اور چپ چاپ واپس پلٹ گئی

اسی خاموشی سے وہ اس گھر کی دہلیز پار گئی تھی

.....

نہ جانے کتنی ہی دیر بعد اس کی آنکھ کھلی تھی, پپوٹے بڑے جتن کر کے جدا ہوئے, بڑی مشکلوں سے اس نے اپنا آپ اٹھایا تھا, جسم اکڑ گیا تھا, خون نکل کر جم. گیا تھا, پسلیوں کی تکلیف الگ سے تھی اور وقفے وقفے سے اٹھتا ہوا درد جو جان لیوا ہوا جا رہا تھا

اپنی پوری قوت لگا کر وہ کھڑی ہو گئی, بیگ سے اپنے کارڈز اور کچھ پیسے نکالے اور دروازے کی طرف بڑھی, وہ دروازہ بند تھا, اس نے اپنی چادر سر پر اوڑھی اور دروازہ کھول کر باہر نکل آئی

سب لوگ شائد شمشم والے کمرے میں تھے, وہ چلتی ہوئی باہر نکل آئی

کچن خالی تھا, ولید کہیں بھی نہیں تھا, سردی کی وجہ سے سبھی کمروں کے دروازے بند تھے, وہ خاموشی سے باہر نکلی اور دروازہ پار کر گئی تھی

.....

ایک نے من چاہا شخص چنا تھا

اور دوسری کسی کے لیے من چاہی تھی

ایک نے چناؤ کا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھا تھا

اور دوسری نے اپنے ماں باپ کو سونپ دیا تھا

ایک نے محبت کی تھی

اور دوسری کسی کی محبت بن گئی تھی

ایک نے سو کالڈ Love marriage کی تھی

اور دوسری نے مشہور زمانہ Arrange marriage

لیکن اس رات شدید سردی میں اپنے اپنے گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے دونوں میں

فرق کیا تھا؟؟؟

کچھ بھی تو نہیں...

www.novelsclubb.com

دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے, دونوں کا جسم زخموں سے چور تھا, دونوں کی آنکھیں خون تھیں, دونوں کے ہاتھ خالی تھے, دونوں ہی تہی داماں تھیں

جس نے محبت کی وہ بھی ہار گئی تھی

اور جو محبت بنی وہ بھی ہار گئی تھی

دونوں کا مجرم ایک ہی تھا... شوہر

ایک نے اپنی پسند سے چنا تھا

اور دوسری نے گھر والوں کی پسند سے

لیکن فرق کوئی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

تھپڑ پہلی بار مارا جائے... بار بار مارا جائے... یا آخری بار مارا جائے... تھپڑ, تھپڑ ہی ہوتا ہے

اور بیوی کو تھپڑ مارنے کی اجازت شوہر کو کسی نے نہیں دی.... اللہ نے بھی نہیں

ہاں یہ ضرور کہا کہ اگر خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو بیوی اپنے

شوہر کو سجدہ کرتی...ہاں اسے مجازی خدا ضرور کہا لیکن...اسے ہاتھ اٹھانے کی اجازت پھر بھی نہیں دی

بھلے ہی وہ کیسی بھی ہو...؟؟؟ تیز ہو, شاطر ہو, بد تمیز ہو, زبان دراز ہو, پھوہڑ ہو...پیار سے سمجھانے کا کہا...نرمی سے راہ راست پر لانے کا کہا, ذرا سی سختی کرنے کا کہا... تھپڑ مارنے کا نہیں کہا

جسمانی اذیت دینے کا نہیں کہا

ذدوکوب کرنے کا نہیں کہا...

ہاں یہ سب کب کہا...؟؟؟ جب بیوی بد کردار ہو تب کہا, زناکار ہو تب کہا

ایک نیک, پاکباز اور باوفا بیوی کو جسمانی سزا دینے کا پروردگار نے نہیں کہا

بیوی شوہر کے سکون کا ذریعہ ہوتی ہے, اللہ نے بیویوں کو کھیتی سے تشبیہ دی ہے, کہ تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ...اور جیسے چاہو جاؤ

لیکن...اللہ نے اس کھیتی کو اپنی وحشت اور مردانگی سے تہس نہس کرنے کا اختیار

شوہر کو بالکل نہیں دیا

ایک بیوی اپنے شوہر کی جائز جنسی تسکین کا ذریعہ ہے لیکن وہی بیوی اپنے شوہر کی کسی بھی ناجائز (جنسی, جسمانی, نفسیاتی) تسکین کا ذریعہ نہیں ہے

شوہر کے بلانے پر بنا کسی شرعی عذر کے بیوی کو انکار کرنے کی ممانعت ہے لیکن...

شوہر کے بلانے کا انداز کیسا ہے؟؟؟

شوہر کی پیش رفت پر بنا کسی شرعی عذر کے انکار کرنے کی ممانعت ہے لیکن... وہ پیش رفت کس قسم کی ہے؟؟؟

خدا کی قسم جب ایک شوہر کسی بھیڑیئے کے روپ میں اپنے غصے اور قہر کی وجہ سے اپنی بیوی کو بے بس اور زیر کرنے کی خاطر اس کی جانب کسی جانور کی طرح پیش رفت کرے اور وہ بیوی اس پیش رفت کی مزاحمت کرے.... تو میرے اللہ کے ہاں وہ مزاحمت یقیناً اس پیش رفت سے زیادہ بھاری ہو گی

.....

"امی اس نے مجھے تھپڑ مارا...." رو رو کر روحاء کا برا حال تھا, وہ جس حالت میں میکے واپس آئی تھی, کوکب اور ساجد مغل تو ششدر رہ گئے تھے

رو رو کر سرخ سوجی ہوئی آنکھیں, چہرے اور بازوؤں پر بربریت کے نشان... اور اجڑا ہوا سا حلیہ

"اس نے مجھے تھپڑ مارا... ایک بار نہیں, دو بار نہیں... بار بار... امی اس نے زیادتی کی ہے میرے ساتھ..." روحاء کی سانس اٹکنے لگی تھی

"تمہیں وہاں جانا ہی نہیں چاہیے تھا, چپ چاپ میرے ساتھ گھر واپس آ جاتیں, پھر ہم لوگ خود ہی دیکھ لیتے... مجھے تو اس کے لہجے سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ دماغ سیٹ ہی نہیں ہے اس کا..." سعد نے اس کے گرد اپنی گرم شال لپیٹ کر اسے خود سے لگایا تھا, روحاء کا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا, مرحہ کو عفراء اندر لے گئی تھی

"وہ شخص ساری زندگی میرا نہیں ہو سکے گا... وہ انہی کا ہے, وہ انہی کی سنتا ہے, پوری طرح قابو کیا ہوا ہے انہوں نے اسے... ان کی خاطر مجھ پر ہاتھ اٹھایا اس

نے..."چیخ چیخ کر اس کا برا حال تھا

"اچھا بس کر میری بچی.... چل اٹھ اپنے کمرے میں چل, اتنی سردی ہے اوپر سے "کوکب نے نہ جانے کیسے اپنے آنسو روک کر رکھے ہوئے تھے

"میں واپس نہیں جاؤں گی ابو.... کسی بھی صورت نہیں جاؤں گی, نہیں رہنا مجھے اس کے ساتھ, کچھ بھی ہو جائے, نہیں جانا واپس...امی مجھے اس سے طلاق لینی ہے بس..."وہ اس بار اٹل تھی

"سعد...وہ شخص اس گھر کی دہلیز سے اندر نہیں آئے گا...میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی پلیز..."وہ اس کے ساتھ لگ کر بلک بلک کر روئی تھی

"میں بھلا واپس بھیج رہا ہوں تمہیں...؟؟؟چپ کرو, وہ دیکھو مرحہ بھی رونے لگ گئی ہے, چلو اسے دیکھو...اٹھو شاباش"سعد نے اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا

.....

وہ بے دم ہو کر اپنے باپ کی دہلیز پر آ گری تھی, دروازہ خباب نے کھولا اور اسے یوں بے جان پڑے دیکھ کر ساکت رہ گیا

"مبرا...."اس کی آواز سن کر عابدہ اور حسیب خان دوڑے آئے تھے, وہ اکڑی پڑی تھی, اور ہوش کھوتی جا رہی تھی

"ابو...مجھے ہسپتال.....ہسپتا....."لفظ دم توڑنے لگے

"ابو گاڑی نکالیں..."خباب نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا تھا

کوئی معجزہ ہی ہوتا اگر وہ اور اس کا بچہ دونوں دونوں ہی بچ جاتے...اور معجزے ہمیشہ نہیں ہوا کرتے

www.novelsclubb.com

وہ سب آئی سی یو کے باہر کھڑے تھے, نرس نے حسیب خان سے پیپرز سائن کروا لیے تھے

کافی دیر بعد لیڈی ڈاکٹر باہر نکلی

"ایم سوری...آپ نے بہت زیادہ دیر کر دی انہیں لانے میں...بے بی بہت پہلے

ہی ایکسپائر ہو چکا تھا" عابدہ نے یکدم اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کا گلا گھونٹا تھا

"اور میری بچی؟؟؟"

"وہ فی الحال بے ہوش ہیں... ذرا حالت سٹیبل ہوتی ہے تو روم میں شفٹ کر دیتے ہیں... میں صرف پیشنٹ کی سیریس صورحال دیکھ کر رک گئی.... ورنہ یہ پولیس کیس تھا..." وہ کہہ کر چلی گئی, عابدہ کی سسکیاں اور آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے, حسیب خان الگ کھڑے رو رہے تھے

خباب کبھی ماں کو سنبھالتا اور کبھی باپ کو دلاسہ دیتا... وہ خود بھی تو ٹوٹ گیا تھا

صبح تک اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا, کچھ دیر بعد اسے ہوش آ گیا

"انہیں فوری طور پر کچھ کھلائیں... کمزوری بہت زیادہ ہے, پھر ڈرپس وغیرہ لگاتے ہیں..." ڈاکٹر کہہ کر چلی گئی تھی, زوہیب بھی رات ہی ملتان سے بھاگا آیا تھا

حنا نے اسی کے ہاتھ یخنی بنا کر بھیجی

"امی... میرا بچہ؟؟؟؟" وہ پوچھ رہی تھی اور عابدہ کے پاس جواب میں صرف

سسکیاں تھیں

"تیری جان سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں ہے مبرا....اللہ پھر دے دے گا اولاد,اٹھ میرا بچہ...پتہ نہیں کب سے بھوکی ہے,اٹھ کے کچھ کھا میرا شیر بچہ...."حسیب خان نے اسے اپنے سہارے سے ذرا سا اونچا کیا تھا

"ابو....ایم سوری,ایم سوری...."وہ ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی,عابدہ دوسری طرف بیٹھی اپنے آنسو پونچھ رہی تھیں

"بس میرا بیٹا....بس کر"

"مجھے معاف کر دیں ابو....میں نے بس اپنا گھر بسانا چاہا تھا....اپنا گھر بچانا چاہا تھا"

وہ سنبھل نہیں پا رہی تھی

.....

مروان شرمندگی سے سر جھکائے ان کے سامنے کھڑا تھا

کاشف مرزا نے اس کی بہت بے عزتی کی تھی

"میں نے کہا تھا نا مروان.... کہ عورت سے برداشت نہیں ہوتا کہ اس کا شوہر کسی اور کے اشاروں پر ناچے, تو نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر اجاڑ لیا, جھوٹ کیوں بولا اس سے؟؟؟" وہ اچھا ہی گرجے تھے

"کیوں اسے تھپڑ مارا....؟؟؟" وہ انتہائی غصے میں تھے, مروان بول نا سکا

"ادھر دیکھ میری طرف بے غیرت انسان..." انہوں نے چیخ کر کہا, مروان نے بمشکل ان کی طرف دیکھا

"گھر جا کر کیا کیا تھا اس کے ساتھ...؟؟" انہوں نے پوچھا

"میں نے... بس سارا غصہ اس.... پر نکال...." مروان سے بولا نا گیا

"زیادتی کی تو نے اس کے ساتھ...؟؟؟" وہ آگے کو آئے تھے

مروان بس سر جھکا گیا

اور ان کا تھپڑ اس کا منہ لال کر گیا

"کاش.... کاش یہ تھپڑ میں تجھے پہلے مار دیتا" وہ تاسف سے بولے تھے

"تیری بیوی تجھے سارا دن کال کر کے کہتی رہی کہ بچی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تو اسے جھوٹ سمجھتا رہا... مروان اس سے پہلے کتنے جھوٹ بولے تھے اس نے تجھ سے؟؟؟؟اور پھر سب کے سامنے اسے تھپڑ مارا....اس لئے شادی کی تھی اس سے؟؟؟"کاشف مرزا نے اسے دوسرا تھپڑ مارا تھا

"اور تم دونوں کو شرم نہیں آتی ہر کام کے لیے اسے کہتے ہوئے, میں نے کہا تھا نا کہ مروان سے اب کوئی کچھ نہیں مانگے گا...اپنے بچوں کی برتھ ڈے پارٹیز بھی افورڈ نہیں کر سکتے تمہارے شوہر تو مت کیا کرو, وہ تمہارا نوکر نہیں ہے" وہ دہاڑ کر بولے تھے

www.novelsclubb.com

زویا اور نمرہ سر جھکائے کھڑی تھیں

"تو نے تھپڑ کیوں مارا اسے؟؟؟"فرحت کو اس بات کا زیادہ غصہ تھا... مروان چپ کھڑا رہا

"اور مجھ سے بھی جھوٹ بولا... میں نے کہا کہ اسے جا کر لے آ تو کیوں نہیں لیکر آیا

اسے؟؟؟"وہ زور سے بولے

"مجھے سب نے منع کر دیا تھا..."وہ پہلی بار بولا

"ابو میں کیا کرتا...؟؟؟ابھی کالج پہنچا ہی ہوں تو نمرہ بھابھی کی کال آگئی کہ عفان کا برتھ ڈے ہے...حالانکہ میں نے مارکیٹ لے جانے سے منع نہیں کیا لیکن انہوں نے نعمان بھائی کو فون کر دیا...وہ الگ سے مجھے اتنا بولے,اوپر سے آئے روز کی شاپنگ....ابو رابعہ کے کپڑے,بچوں کے کپڑے,زویا اور نمرہ بھابھی کے کپڑے,جوتے,برتھ ڈے کا سامان...مجھے غصہ بھی نا آئے..."وہ یکدم ہی پھٹ پڑا

www.novelsclubb.com

"تو ان کا غصہ اس پر کیوں نکالا؟؟؟تیرے منہ میں زبان نہیں ہے کیا؟؟؟انکار نہیں کر سکتا"وہ بولے

"ابو کیسے کروں انکار...اور کیسے کروں انکار؟؟؟رابعہ کو...؟؟؟میرے سر ہو کر اس نے گاڑی بکوادی...اب خود تو اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہے لیکن میں..."وہ

رابعہ کو دیکھتے ہوئے بولا

"اس نے کہا تھا تجھے گاڑی بیچنے کا؟؟؟"کاشف مرزا کو یہ بھی نہیں پتہ تھا, رابعہ سر نا اٹھا سکی

"ابو خدا کا واسطہ...ایک بار چلیں میرے ساتھ..."لیکن کاشف مرزا نے اس کی بات کاٹ دی

"میں اور فرحت کہیں نہیں جائیں گے...بہت ہو گیا, مروان تو چھوٹا سا بچہ تھا کہ تجھے سمجھانا پڑتا کہ گھر کیسے بچاتے ہیں؟؟؟سب کے سامنے تو نے اسے تھپڑ مارا ہے...زیادتی کی ہے اس کے ساتھ...میں کہیں نہیں جاؤں گا"انہوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے

.....

اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا, ابھی تک کسی نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا, شعیب بھی آ گیا تھا

اور مبرہ اس کے ساتھ لگ کر اسقدر روئی تھی کہ حد نہیں...اور وہ باپ جیسا شفیق بڑا بھائی اس کے ساتھ مل کر رویا تھا

عصر کا وقت تھا جب اسے گھر واپس لے آئے...حنا تو اسے دیکھ کر حیران تھی وہ کیا ہوا کرتی تھی اور کیا بن گئی تھی...؟؟؟

عابدہ نے اسے نیچے اپنے کمرے کے ساتھ والا کمرہ سیٹ کروا دیا تھا

مغرب کے بعد عابدہ اس کے لئے پھر سے یخنی بنا لائیں

"امی مجھے الٹی آتی ہے اسے پیتے ہوئے..." نقاہت سے اس کا برا حال تھا

"مبرا بچے تھوڑی سی پی لے...جان کیسے آئے گی پھر؟؟؟"عابدہ نے اسے زبردستی دو,چار چمچ پلائے تھے

حسیب خان ایک طرف کرسی پر بیٹھے تھے,شعیب نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا,خباب اس کی پائنتی کی طرف عابدہ کے ساتھ بیٹھا تھا,حنا اور زوہیب دیوار کے ساتھ کھڑے تھے

"ہوا کیا تھا؟؟؟"شعیب نے بہت محبت سے پوچھا اور یکدم ہی اس شام کا سارا منظر اس کی آنکھوں میں گھوم گیا

لمحوں میں اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں

"اس نے دوسری شادی کر لی...."آنسو بھل بھل کر کے بہہ نکلے تھے, سارا گھر ششدر رہ گیا

"شعیب بھائی میں مانتی ہوں غلطی میری تھی...میں نے کسی کی نہیں سنی, مجھے سب نے سمجھایا تھا کہ...وہ اچھا انسان نہیں ہے لیکن..."وہ ذرا سا رکی

"اس نے مجھے کہا کہ میں نے ماضی میں بہت غلطیاں کی ہیں لیکن اب میں سدھر گیا ہوں...میں اپنی پچھلی ساری خطاؤں پر شرمندہ ہوں, اس نے مجھ سے بس ایک موقع مانگا تھا شعیب بھائی اور...میں مانتی ہوں کہ اسے ایک موقع دینا ہی میری سب سے بڑی غلطی تھی, میں مانتی ہوں کہ میں نے ضد کی, میں اڑ گئی تھی, میں نے چناؤ کا اختیار اپنے ہاتھ میں لیا...اور میں مانتی ہوں کہ مجھے اس کے بعد شکوہ

کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا, شعیب بھائی مجھ پر کسی نے ظلم نہیں کیا... میں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا, خود اپنے لیے گڑھا کھودا..." وہ روتی جا رہی تھی

"امی اس نے کہا کہ اسے میں کبھی بھی اچھی نہیں لگی, اسے میری شکل ہی اچھی نہیں لگتی, مجھ میں آخر تھا ہی کیا؟؟؟ اس نے صاف کہہ دیا کہ اسے بس ایک کمانے والی نوکرانی چاہیئے تھی جو اسے بیوی کے روپ میں مل گئی... امی میں نے صبح سے لیکر شام تک اس کے گھر جانوروں کی طرح کام کیا ہے, کما کر بھی دیا, پکا کر بھی دیا, کپڑے دھوئے, استری کر کے دیئے, ہر ضرورت پوری کی, شادی کی رات ہی اس نے باقی کا حق مہر معاف کروالیا... اور میں نے کر دیا کیونکہ میرے لئے ولید زیادہ اہم تھا, شادی کے ایک ہفتے بعد ہی مجھ سے اپنا والا زیور واپس لے لیا, وہ بس ایک دکھاوا تھا... اور میں نے واپس کر دیا کیونکہ میرے لئے ولید زیادہ اہم تھا, شادی کے بعد سے میرا ATM کارڈ اسی کی جیب میں رہا اور میں نے سوچا کہ کوئی بات نہیں... ولید اور میں کونسا الگ ہیں, مجھے بتائے بغیر اس نے میرے زیور پر لون لیا

اور مجھے بتائے بنا اسے بیچ دیا, امی اس نے سرکاری نوکری محض سفر کی وجہ سے چھوڑ دی اور مجھے جان بوجھ کر اتنی دور پھینک دیا, مجھ سے زبردستی گاڑی لیز کروائی, میں نے پتہ نہیں کہاں کہاں سے اسے ادھار لے لے کر دیا... اور پھر وہی گاڑی مجھے بنا بتائے بیچ دی, ابو میں نے سارے گھر کا خرچہ اٹھایا, اس کی بہنوں کو کیا کچھ نہیں دیا.... اس کے ماں باپ کو میں ہی کپڑے بنا کر دیتی تھی, اس نے ہمیشہ میری سیلیری پر عیش کی... میں پائی پائی کو ترس جاتی تھی امی... کالج میں گاؤن پہننا شروع کر دیا کہ کپڑے نہیں تھے, ایک کینوس شوز میں گرمی, سردی گزار دی, خدا کی قسم امی میں نے اپنے بیگ کو دس دفعہ سیا ہے..." وہ بلک بلک کر رو رہی تھی اور ہر آنکھ پر نم تھی, یہ سارے انکشافات ان کے لئے بالکل نئے تھے

"لیکن اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود میں اس کے لئے پیر کی جوتی ہی رہی, شعیب بھائی وہ مجھے جانوروں کی طرح مارتا تھا..." اس نے شعیب کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے کہا

"اس نے تجھے مارا؟؟؟"شعیب دنگ تھا

"تھپڑ, مکے, ٹھڈے, بیلٹیں, تاریں, رسیاں... کوئی گھر میں رکھے جانوروں کو بھی ایسے نہیں مارتا جیسے اس نے مجھے مارا... اس کی وجہ سے میں نے دو بار اپنا بچہ کھو دیا....اور"اسے ہچکی بندھ گئی تھی

عابدہ میں تو جیسے جان ہی نہیں بچی تھی, حسیب خان دم بخود اسے دیکھ رہے تھے, خباب اور زوہیب آنسوؤں سے رو رہے تھے, شعیب کی ساری شرٹ اس کے آنسوؤں نے گیلی کر دی تھی

"اس نے مجھ سے زیادتی کی شعیب بھائی... بار بار... ہزار بار....اس نے پوری پوری رات میرے ساتھ زیادتی کی ہے"وہ روئے جا رہی تھی

"....اور میں نے یہ سب برداشت کیا... میں شائد ساری عمر یہ سب برداشت کر لیتی صرف اسلیے کہ وہ میرا چناؤ تھا, وہ میری پسند تھا, اسے میں نے چنا تھا, میں شائد کبھی آپ کی دہلیز پر نا آتی اگر.... وہ صرف میرا بن کر رہتا... میں نے اسے بس اتنا

کہا تھا ابو کہ میں نے اس کا ہر ظلم اور ہر زیادتی صرف اسلیے برداشت نہیں کی تھی کہ ایک دن وہ مجھے پیر سے اتار کر کسی اور کو پہن لے" وہ بولی

"مبرا...بچے تو بتاتی تو سہی...؟؟؟" عابدہ ڈھے سی گئیں

"کیسے بتاتی...؟؟؟آپ آگے سے یہ نا کہتیں کہ...تجھے منع کیا تھا نا...؟؟؟امی سب یہ ہی کہتے کہ تجھے منع کیا تھا نا...؟؟؟" وہ پھر روئی تھی, شعیب نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لے لیا

"بس میرا بیٹا....بس کر دے" وہ بولا

"امی وہ کچھ بھی کر لیتا....دوسری شادی تو نا کرتا...؟؟؟اسے آخر کمی کیا تھی ؟؟؟" اسے بے انتہا دکھ تھا

"مبرا...ہم آج بھی تیرے ساتھ ہیں بیٹے...ہم ہمیشہ تیرے ساتھ ہیں" حسیب خان نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

"شعیب بھائی میں نے اسی رات مبرا کا میڈیکل بھی کروالیا تھا...مجھے حقیقت بات

نہیں پتہ تھی ورنہ اس حرامزادے کے خلاف اسی رات ایف آئی آر کٹوا دیتا..."

خباب نے کہا

"خباب ابھی بھی دیر نہیں ہوئی... گاڑی نکال, ابو آئیں ذرا تھانے چلتے ہیں, اس خبیث کے دن تو پورے ہو گئے بس" شعیب نے کہا اور مبرا کی طرف مڑا

"مبرا... بچے ابھی بھی فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے... جیسے تو کہے گی ویسے ہی ہو گا, اگر اس سے خلع لیکر اسے چپ چاپ معاف کرنا ہے تو بھی ہم تیرے ساتھ ہیں اور... اگر بدلہ لینا ہے تو بھی" شعیب نے کہا تھا, سب اسے ہی دیکھ رہے تھے

"اسے میری زندگی برباد کرنے کا کوئی حق نہیں تھا.... کبھی بھی نہیں... بھلے ہی وہ میرا چناؤ تھا, بھلے ہی میں نے اس سے محبت کی تھی, بھلے ہی میں نے سب کچھ اپنی مرضی سے برداشت کیا لیکن.... پھر بھی... میں اس کی بیوی تھی..." اس نے پہلی بار اتنے مضبوط لہجے میں کہا تھا

.....

روحاء کو میکے گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا, اور اس نے مروان کو ہر جگہ بلاک کر دیا تھا, وہ کسی بھی نمبر سے کی جانے والی اس کی کال ریسیو کرتے ہی بلاک کر دیتی تھی

اکیلے ساجد مغل کے گھر جانے کی اس کی ہمت ہی نا پڑی, کئی بار اس نے سوچا کہ سعد سے مل کر آئے لیکن پھر اس کی نظروں کے سامنے روحاء کی وہ ادھڑی ہوئی حالت آجاتی...اور اس کا سارا حوصلہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا

اسے بری طرح اپنے کئے کا پچھتاوا ہو رہا تھا, وہ جانتا تھا کہ روحاء نے اپنے گھر والوں کو سب کچھ بتایا ہو گا, اور ظاہر ہے یہ سب جاننے کے بعد وہ اس کی بات بھی کیوں سنیں گے؟؟؟

www.novelsclubb.com

دو دن بعد اس نے پھر کاشف مرزا کی منت سماجت کی تھی, اسے رہ رہ کر اپنی بچی یاد آرہی تھی اور روحاء...روحاء کے بنا کیسے رہتا وہ؟؟؟

وہ رو ہی پڑا تھا

"ابو اللہ کا واسطہ...مجھ سے غلطی ہو گئی, میرے سر پر شیطان سوار ہو گیا تھا, پلیز

میرے ساتھ چلیں...ابو پلیز"

"میں کس منہ سے جاؤں ان کے گھر....؟؟؟کیا کہوں جا کر ان سے...؟؟؟"

کاشف مرزا زور سے دہاڑے تھے

نعمان اور فرحان بھی آئے ہوئے تھے

"اپنے بھائیوں کو ساتھ لیکر جا...جن پر اندھوں کی طرح لٹاتا رہا ہے...."انہیں

بے حد غصہ تھا

"ابو ہم سب ان سے معافی مانگ لیں گے....پلیز آپ ایک بار جائیں تو سہی"

فرحان نے کہا

www.novelsclubb.com

"کاشف جانا تو پڑے گا نا...."فرحت نے دھیرے سے کہا

"فرحت گلہ تم سے بھی ہے,وہ بھی تو زویا اور نمرہ جیسی ہی بہو تھی نا تمہاری...پھر

وہ اتنی بری کیوں تھی؟؟؟کیونکہ وہ کھری تھی...سچی تھی..."کاشف مرزا کی

توپ کا رخ فرحت کی طرف ہو گیا

"کاشف میں نے بس اسے رابعہ کی وجہ سے ٹوکا تھا..." وہ بولیں

"مروان ایسا کر...اُس رابعہ کی بچی کو کو ہی ساتھ لیکر جا, تیرا گھر اجاڑ کر اب خود سکون سے بیٹھی ہے" وہ چنگھاڑے

"ابواللہ کا واسطہ...مجھے مرحہ سے ملنا ہے, میں روحاء کے قدموں میں گر جاؤں گا پلیز میرے ساتھ چلیں..." وہ رندھیائی ہوئی آواز میں بولا تھا

ناچار کاشف مرزا اور فرحت اسے لیکر ساجد مغل کی طرف آ گئے

مغرب کے بعد کا وقت تھا, دروازہ سعد نے کھولا تھا, وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے, روحاء کو مروان کی شکل نظر آئی تھی

"امی اسے کہیں یہاں سے چلا جائے, یہ اس کے باپ کا گھر نہیں ہے, یہاں سے چلا جائے....ورنہ میں اس کا سر پھاڑ دوں گی" وہ اسے دیکھ کر ہی بپھر گئی تھی

"روحاء مجھے معاف کر دو, میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں, ایم سوری, ایم سوی" مروان نے دروازے میں کھڑے کھڑے ہی اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے

"یہاں سے چلے جاؤ... فوراً, بہت ہو گیا یہ تماشہ" وہ دہاڑ کر بولی تھی

"روحاء, بیٹے جاؤ اوپر, مجھے بات کرنے دو" ساجد مغل نے انہیں ڈرائینگ روم میں بیٹھنے کا کہا تھا

"ابو کوئی بات نہیں کرنی, اسے کہیں شکل گم کرے یہاں سے... بہت جلد اسے خلع کا نوٹس مل جائے گا" روحاء نے ساجد مغل کا بازو پکڑا تھا

"عفراء... بیٹے اسے اندر لے جاؤ" ساجد مغل نے ذرا پیچھے کھڑی عفراء سے کہا جو اسے بمشکل اندر لیکر گئی تھی

"میں بس اتنا کہوں گا کہ آپ کی بھی ایک بیٹی ہے مرزا صاحب..." ساجد مغل نے کہا, کاشف مرزا انتہائی نادم تھے

"قسم لے لیں ساجد صاحب میں نے اس کی یہ تربیت نہیں کی, ہمارے گھر آج تک کسی نے اپنی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا ہے لیکن یہ...." انہوں نے مروان کی طرف دیکھا

"اس نے میرے سر میں خاک ڈال دی ہے" وہ نظریں جھکا کر بولے

"انکل مجھے معاف کر دیں, مجھ سے گناہ ہو گیا, مجھے غصہ آ گیا تھا, پلیز.... وہ میری بیوی ہے, میری بچی ہے... پلیز انکل... اسے کہیں ایک دفعہ میری بات سن لے..." وہ ساجد مغل کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تھا

"ہم بھی انسان ہیں مروان مرزا... ہمیں بھی غصہ آتا ہے, دن بھر کی ٹف روٹین سے ہم بھی اکتا جاتے ہیں... لیکن کیا غصہ آنے پر اسے بیوی پر ہی اتارنا تھا... وہ جس حالت میں یہاں آئی ہے نا... تو خدا کا شکر کر کہ ہم نے تیرے خلاف ایف آئی آر نہیں کٹوائی" سعد پہلی بار بولا تھا, کاشف مرزا تاسف سے مروان کی طرف دیکھ کر رہ گئے

"انکل اس نے اپنی بیوی کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو بتانے لائق نہیں ہے... اگر ہم اس کا میڈیکل کروا لیتے تو آج یہ سلاخوں کے پیچھے ہوتا" وہ بولا

"سعد خدا کا واسطہ یار... میں شرمندہ ہوں... بہت شرمندہ... بھلے ہی جو چاہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سزا دے دو لیکن معاف کر دو... آج دو ہفتے ہو گئے ہیں مجھے اپنی بچی کی شکل دیکھے, خدا کے لئے مجھے معاف کر دو" اس نے خوب ہی دہائیاں دیں تھیں

"معاف کرنا مرزا صاحب... جب تک میری بیٹی اسے معاف نہیں کرتی تب تک میری طرف سے بھی کوئی معافی نہیں... اور وہ اسے کبھی معاف نا کرنے کا فیصلہ لے چکی ہے" ساجد مغل نے کہا تھا

.....

مغرب کے بعد کا وقت تھا جب وہ بینیش کی طرف چلا آیا, وہ ابھی اپنے باپ کے گھر ہی رہ رہی تھی, اس کا باپ اکمل نیازی ایک پرائیوٹ کالج کا پرنسپل تھا

بینیش اس کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی, اس کی ساری سٹڈی امریکہ کی ہی تھی, اکمل نیازی کی باقی دونوں بیٹیاں اور دو بیٹے شادی شدہ تھے اور کافی بڑے عہدوں پر فائز تھے

ولید کی بینش سے ملاقات کالج میں ہی ہوئی تھی, وہ وہاں انگلش کے چار لیکچرز لیتا

تھا, ولید اس کی طرف کیوں مائل ہوا...؟؟؟اس کی کئی وجوہات تھیں

وہ خوبصورت تھی, امیر تھی, مضبوط فیملی بیک گراؤنڈ سے تھی...اور سب سے

بڑی بات

وہ خود ولید کی طرف آئی تھی

لیکن ولید نے یہ کبھی نا سوچا کہ آخر بینش کو اس میں کیا نظر آیا تھا؟؟؟

اکمل نیازی نے ہی ولید سے بینش کی اس کے لئے پسندیدگی کی بات کی تھی, وہ ان

دونوں کی شادی کرنا چاہ رہے تھے, اور ولید کو بھلا کیا اعتراض ہوتا؟؟؟

وہ دل و جان سے راضی تھا, ان دونوں کا نکاح تو اکمل نیازی نے سادگی سے ہی کیا

تھا, بقول ان کے...ان کے دونوں بیٹے اس نکاح کے خلاف تھے, ولید کے پاس

شکل کے علاوہ اور تھا ہی کیا...؟؟؟

ان دونوں نے بس مارے باندھے ہی نکاح میں شمولیت کی تھی

اکمل نیازی تو اس کا نکاح لاہور جا کر کرنا چاہ رہے تھے لیکن ولید بضد تھا کہ نکاح

یہیں کیا جائے تاکہ اس کے گھر والے بھی شریک ہو سکیں, سو انہوں نے نکاح کے بعد ان دونوں کے ولیمے کا فنکشن لاہور میں ہی رکھا تھا جہاں اپنے سبھی دوستوں اور رشتے داروں کو مدعو کیا تھا

انہوں نے سبھی کو یہ ہی بتایا تھا کہ یہ شادی انہوں نے صرف اور صرف بینش کی ضد پر کی ہے, وہ ولید احمد کو پسند کرنے لگی تھی, رخصتی کے بعد بھی بینش نے ولید کے گھر جانے سے انکار کر دیا تھا اور اکمل نیازی نے کھلے دل سے اپنے گھر کو ولید کا گھر ہی کہہ دیا تھا

لیکن اس سارے کھیل میں ولید احمد اور اس کے گھر والے یہ سمجھ ہی نہیں پائے تھے کہ بینش کو آخر ولید احمد میں نظر کیا آیا جو اس کے شادی شدہ ہونے کے باوجود اس سے شادی کر لی... اور یہاں آ کر انہیں یہ ہی لگا کہ بینش نیازی بھی شائد مبرا حسیب خان کی طرح دل کے ہاتھوں مجبور ہو گئی ہو گی

اکمل نیازی کا بڑا خوبصورت کوٹھی نما گھر تھا, فی الحال اس گھر میں اکمل نیازی اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بینش ہی رہ رہے تھے, بینش کی والدہ حیات نہیں تھیں, چوکیدار نے اسے دیکھ کر دروازہ کھول دیا

"بینش کہاں ہے؟؟؟"اس نے اندر آتے ہوئے ملازمہ سے پوچھا

"اوپر اپنے کمرے میں ہیں.."

ولید سر ہلاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ گیا, بناناک کئے اس نے دھیرے سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا تھا, بینش اپنے بستر پر کروٹ لئے لیٹی کسی سے کال پر مصروف تھی, اس نے بلو جینز کے ساتھ گلابی ہاف سلیوز ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی

ولید دھیرے سے چلتے ہوئے بالکل اس کے پیچھے جا کر لیٹا اور لمحوں میں اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا

"کیا بدتمیزی ہے یہ؟؟؟"وہ یکدم ہی پلٹتے ہوئے غرائی تھی

"کس سے بات کر رہی تھیں....؟؟؟"ولید نے موبائل والا ہاتھ اونچا کر لیا

"ولید...میرا سیل واپس کرو"بینش کو غصہ آگیا

"نہیں کرتا... کیا کر لو گی؟؟"

"میں تمہارے منہ پر تھپڑ مار دوں گی..." وہ تڑخ کر بولی

کال ہنوز چل رہی تھی

"اچھا... اتنی ہمت ہے تمہارے...." بینش نے اس کی بات بھی پوری نہیں ہونے دی اور رکھ کے اس کے منہ پر تھپڑ مارا, ولید ساکت رہ گیا, کھینچ کر اس نے ولید کے ہاتھوں سے اپنا سیل چھینا تھا

"مجھے اپنی پہلی بیوی کی طرح مت سمجھنا..." وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے بستر سے اترنے لگی تو ولید نے یکدم ہی اس کے دونوں بازو جکڑتے ہوئے اسے دوبارہ بستر پر گرایا اور لمحوں میں اس پر جھک آیا, بینش بس اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی

"تم میری پہلی بیوی کی طرح ہی ہو بینش نیازی... سمجھیں, خبردار جو آئندہ مجھ سے بدتمیزی کی تو... پہلی غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں" وہ بولا

"مائی فٹ... ہٹو میرے اوپر سے" وہ تڑخی

"دو مہینے ہو گئے ہیں ہماری شادی کو اور میرے خیال سے تم ذہنی طور پر خود کو کافی وقت دے چکی ہو, چلو اب اچھی بیویوں کی طرح مجھے میرا حق دے دو" ولید اس کے چہرے پر جھکا تھا

"دور ہٹو مجھ سے, تم نے ایگریمینٹ سائن کیا ہے کہ تم میری مرضی کے بنا مجھے نہیں چھو سکتے اور اگر تم نے ایسا کیا تو ہرجانہ ادا کرنا ہو گا" وہ بولی

"اچھا... اور ہرجانہ کیا ہو گا ڈیر وائف...؟؟؟" ولید مسلسل اس پر حاوی ہونے کی کوششوں میں تھا

www.novelsclubb.com

"تمہارا گھر..." اس کے کہتے ہی ولید کے لبوں پر استہزائیہ سی مسکراہٹ ابھر آئی

"مطلب تم کچھ بھی کہو گی اور میں مان لوں گا..." وہ بولا

"یہ سب تم نے خود سائن کیا ہے ولید احمد... سو مجھ سے دور ہو جاؤ" بینش نے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا

"دھوکہ دیا ہے نا تمہارے باپ نے مجھے؟؟؟" وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا

"دھوکے باز کو دھوکہ دینا کوئی جرم نہیں ولید... تمہارا ابھی سارا کچا چٹھا ہے میرے پاس" وہ مسکراتے ہوئے اسے سلگا گئی تھی

.....

حسیب خان نے ولید احمد کے خلاف ایف آئی آر کٹوادی تھی, انہوں نے کہا تھا کہ ولید احمد نے ان کی اکلوتی بیٹی کو حمل کے آخری مہینے میں تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں اس نے اپنا بچہ کھو دیا, مبرا پر کئے پچھلے سارے جنسی اور جسمانی تشدد بھی لکھوائے تھے, اور اس کے میڈیکل نے کاروائی کو مزید خطرناک بنا دیا تھا

شعیب جانتا تھا کہ پاکستان میں عام بندے کی شنوائی اتنی جلدی نہیں ہوتی سو اس موقع پر اس کے اور حسیب خان کے ریفرنس کام آئے تھے, انہوں نے ادھر ادھر سے بے حد دباؤ ڈال کر ایف آئی آر پر جلد از جلد کاروائی کروائی تھی

ساتھ ہی حسیب خان نے مبرا کے خلع کے کاغذات تیار کروالیے, وہ چونکہ خود

وکالت چھوڑ چکے تھے سو انہوں نے مبرا کے لئے اپنے ایک بہت قابل جاننے والے وکیل کو ہائر کیا تھا, کچھ ہی دنوں میں اس نے مبرا کے خلع کا کیس بھی دائر کر دیا... شعیب اب مزید کسی بھی تاخیر کے حق میں نہیں تھا

"مبرا بچے ایک لسٹ بنا... ان ساری چیزوں کی جو انہوں نے تجھ سے چھین لیں, وہ سارے پیسے لکھ جو اب تک تو ان پر لٹا آئی ہے, سارا حساب کتاب لکھ میرا بیٹا... اس کتے سے پائی پائی وصول کریں گے ہم..." وہ قہر بار ہوا پڑا تھا

.....

وہ ابھی کالج سے گھر آیا ہی تھا جب باہر سے شور شرابے کی آوازیں آنے لگیں, شمیم اور ولید کا باپ چوہدری حمید باہر صحن میں بیٹھے تھے, مبرا کو گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا لیکن ان میں سے کسی نے پلٹ کر خبر تک لینے کی زحمت نہیں کی تھی, ولید نے تو خس کم جہاں پاک کہہ کر خدا کا شکر ادا کیا تھا

مین گیٹ بری طرح دھڑ دھڑایا گیا تھا

"کون ہے؟؟؟"حمید اٹھ کر دروازہ کھولنے گیا,الماس اندر تھی, حمید کے دروازہ کھولتے ہی پولیس اندر آئی تھی

"ولید احمد کون ہے؟؟؟"ایس ایچ او نے کرختگی سے پوچھا تھا

"کی ہویا جی...؟؟؟"

"اریسٹ کرنا ہے اسے...وارنٹ ہے ہمارے پاس"وہ بولا

"کس چیز دے وارنٹ جی؟؟؟"حمید کی آنکھیں پھٹ گئیں

"اپنی بیوی کے ساتھ مار پیٹ کر کے گھر سے نکالا ہے اسے...اگلوں نے ایف آئی آر کٹوائی ہے"ایس ایچ او نے کہا

"تلاشی لو اوئے..."اس نے مڑ کر سپاہیوں سے کہا تھا

"اوئے رکو تو...اندر کڑیاں ہیں میری..."شمیم نے واویلا مچایا تھا

"تھانیدار جی وہ خود ہی گھر چھوڑ کر گئی ہے...."حمید کہتا جا رہا تھا

سپاہی کچھ ہی دیر میں اندر سے ولید کو پکڑ لائے تھے

"امی... حماد کو فون کرنا, جلدی کرنا" ولید نے جاتے جاتے کہا تھا

آخر کو حماد کا سیاسی حلقہ کس دن کام آنا تھا

.....

اس نے فی الحال ایک مہینے کی میڈیکل لیو اپلائی کر دی تھی, ڈلیوری کے بعد سے وہ بے حد کمزور ہو گئی تھی, اور چونکہ معاملہ ابھی بہت گرم تھا سو حسیٰ خان خود بھی یہ ہی چاہ رہے تھے کہ وہ فی الحال گھر پر ہی رہے

اس دن بھی اسے ایک ساتھ کولیگ کا میسیج آیا, آنلائن ٹرانسفرز پھر سے اوپن ہو گئے تھے, مبرا نے شام تک ادھر ادھر کالز کر کے پتہ کیا لیکن فی الحال اس کے اپنے شہر میں کوئی بھی ویکینسی نہیں تھی

بوائز کالج کی سیٹ بھی فل ہو چکی تھی

شعیب ویک اینڈ پر گھر آیا تو مبرا نے اسے بتایا

"گرلز کالج میں بھی سیٹ نہیں ہے؟؟؟"

"نہیں..." وہ بولی

"شعیب بھائی پرنسپل کہہ رہی تھیں کہ اگر ہم کوشش کر لیں تو کوئی سیٹ کنورٹ کروا سکتے ہیں...انہیں کوئی آبجیکشن نہیں ہو گا" مبر انے کہا

"مبر انچے اپنی فائل ریڈی کر...ساتھ مجھے ویکینسز کا بھی سرٹیفیکیٹ دے, میں اس ہفتے خود سیکیٹریٹ جاؤں گا" شعیب نے کہا

"مبر انے کچھ ہی دنوں میں اسے سارے ڈاکیومینٹس تیار کر دیئے, اس کا پروبیشن بھی مکمل ہو چکا تھا, شعیب اسی ہفتے اس کی فائل لیکر لاہور چلا گیا تھا

کام مشکل تو تھا کیونکہ فی الوقت اس کے لئے کسی اور سیٹ کو کنورٹ کروانا تھا لیکن شعیب چونکہ کافی عرصے سے ڈیفینس ڈپارٹمنٹ میں کام کر رہا تھا سو اس کی لاہور میں کافی جان پہچان تھی, اور اس موقع پر جان پہچان ہی کام آنی تھی

کئی لوگوں کی سفارش ڈلوا کر اس نے مبر ا کی فائل جمع تو کروا دی تھی

.....

سعد نے روحاء کے لئے ایک وکیل ہائر کر لیا تھا اور اس کا سارا کیس اس سے ڈسکس کیا تھا, روحاء کی پریگنینسی کو ابھی صرف تین ماہ ہوئے تھے, سارے کاغذات تیار کر کے سعد نے اس کا خلع دائر کر دیا تھا

یہ تو طے تھا کہ اس کا خلع ڈلیوری کے بعد ہی مؤثر ہونا تھا, فی الحال تو بس کیس پر ہی پیش رفت ہونی تھی

سعد جانتا تھا کہ مروان اسے آسانی سے طلاق نہیں دے گا, وہ صلح صفائی کی ہر ممکن کوشش کرے گا, اوپر سے کاشف مرزا کی عدالتوں میں کافی جان پہچان تھی سو کیس کافی لمبا چلنے والا تھا

www.novelsclubb.com

.....

ولید نے پوری رات سلاخوں کے پیچھے گزاری تھی, فی الحال اس پر کوئی جسمانی تشدد نہیں کیا گیا تھا, حمید نے فوراً حماد کو کال کر دی تھی

اور اس نے ادھر ادھر ہاتھ پیر مار کر صبح تک ولید کی ضمانت کروالی, اس کے لئے

وکیل بھی حماد نے ہی کیا تھا, دن کے گیارہ بج رہے تھے جب حماد اسے ساتھ لیکر گھر پہنچا, ولید کے غصے کا کوئی حال نہیں تھا

"حرامزادی خود کو سمجھتی کیا ہے...؟؟؟میرے سامنے کھڑی ہو گی اب...اتنی جرأت ہے بھلا اس میں...ابھی دیکھا ہی نہیں ہے انہوں نے ولید احمد کو...ناکوں چنے چبواؤں گا دیکھ لینا" وہ دہاڑے جا رہا تھا

"پتر اس پر کسی بھاری اور قیمتی چیز کا الزام ڈال...کیس میں لکھوا کے پیسہ اور زیور لیکر گئی ہے ادھر سے سارا" شمیم نے کہا

"امی تو دیکھتی جا...کہ اس کمینی کا حشر کیا کرتا ہوں میں...بینیش کے ابو کا تو کوئی فون نہیں آیا؟؟؟"اس نے پوچھا

"آیا تھا تیرے موبائل پر...بینیش کا بھی آیا تھا, میں نے ٹال مٹول کر دی" الماس نے کہا

"امی انہیں بالکل اس معاملے کی بھنک نہ لگے...بس یہ ہی کہنا ہے کہ مبر ا اپنی

مرضی سے گھر چھوڑ گئی ہے" ولید نے کہا تھا

.....

اس کا خلع کا نوٹس کاشف مرزا کے گھر گیا تھا, وہ وصول بھی انہوں نے ہی کیا,

عدالتی نمائندے نے تصدیق کرنی تھی سو انہوں نے مروان کو کال کر کے بلوایا

نمائندہ سائن کروا کر چلا گیا تھا

"ابو میں اسے طلاق نہیں دوں گا... کسی صورت نہیں, وہ میری بیوی ہے, میری

بچی کی ماں ہے, میں نہیں چھوڑوں گا اسے, ابو پلیز کچھ کریں" مروان کے پیروں پر

آگ لگ گئی تھی

www.novelsclubb.com

کاشف مرزا بس چپ چاپ کھڑے تھے

"ابو ابھی تو خلع ہو ہی نہیں سکتا, وہ امید سے ہے" مروان نے زور سے کہا اور ان

کے پاس آیا

"ابو ایک بار پھر ان کے گھر چلتے ہیں, پلیز, کسی کو ساتھ لے جاتے ہیں, میں اس

کے ابو کے پیروں میں گرنے کے لئے تیار ہوں پلیز..."مروان کا برا حال ہو رہا تھا

بہر حال اس نوٹس کا جواب تو دینا تھا, سو انہوں نے بھی وکیل کر لیا, اپنے جواب میں مروان نے صاف صاف لکھوا دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو بخوشی بسانے کے لئے تیار ہے اور وہ اسے قطعی طلاق نہیں دینا چاہتا...

دو دن بعد کاشف مرزا اور فرحت دوبارہ ساجد مغل کے گھر پہنچے, اس بار دروازہ کوکب نے کھولا تھا, روحاء اپنے کمرے میں تھی

انہوں نے خاموشی سے انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھایا اور ساجد مغل کو کال کر دی, سعد آفس گیا ہوا تھا سو وہ تو نہیں آسکتا تھا

"انکل خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں, میری آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیں, میں تڑپ گیا ہوں اپنی بیوی اور بچی کے لئے پلیز...انکل ایم سوری" وہ اٹھ کر ساجد مغل کے پیروں میں گر گیا تھا, تبھی روحاء اندر آگئی

"میں نے تم سے کہا تھا کہ دوبارہ اس گھر میں نا آنا..." وہ سخت لہجے میں بولی

"روحاء سنو.. پلیز یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھو, بس ایک بار معاف کر دو, بس ایک بار..." وہ آنسوؤں کے ساتھ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا

"مروان میں راضی نہیں تھی تم سے شادی کرنے کے لئے, لیکن مجھے سب نے کہا کہ مروان مرزا کی شکل پر نا جاؤ, اس کی سیرت دیکھو کہ کتنی اچھی ہے... یہ تھی تمہاری سیرت مروان...؟؟؟؟ کہ تم نے اپنے پورے گھر والوں کے سامنے مجھے تھپڑ مار دیا..." وہ زور سے بولی

"بتاؤ اپنے باپ کو کہ گھر لے جا کر کیا کیا تم نے میرے ساتھ, میرا منہ دبوچا, مجھے تھپڑ مارے, میرے ساتھ زیادتی کی..." وہ چیخ پڑی

"روحاء ایم سوری میں..."

"بکواس بند کرو اپنی... بہت ہو گئے تمہارے یہ معافی والے تماشے, مجھے بس اتنا بتا دو مروان مرزا کہ میرا قصور کیا تھا؟؟؟" وہ رو پڑی تھی

"روحاء بیٹے ہم بہت شرمندہ ہیں... سوائے ایک معافی کے ہمارے پاس اور کچھ

نہیں "کاشف مرزا نے کہا

"کوئی ایک بندہ بھی ہے تمہارے گھر میں جو مجھے فیور کرتا ہو, جسے میں دل سے قبول ہوں, تمہاری ماں کو میں اچھی نہیں لگتی کہ میں اس کی بیٹی کے منہ سے نوالے چھینتی ہوں, تمہاری بہن کو میری شکل سے نفرت ہے کہ میں تمہیں اس پر خرچ نہیں کرنے دیتی, تمہاری بھابھیوں کو ویسے مجھ سے پرخاش ہے, بھائیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی میں....اور رہ گئے تم...تو تمہارے نزدیک بھی کیا مقام ہے میرا مروان مرزا...کوئی اپنی رکھیل سے بھی ایسا سلوک نہیں کرتا جیسا تم نے میرے ساتھ کیا ہے" وہ برس پڑی تھی

مروان سر جھکائے کھڑا تھا

"انکل اس نے میرے باپ کے سامنے کہا تھا کہ بس میری شکل وصورت پر کمپرومائز کر لیں...اس کے علاوہ روحاء کو اور کسی چیز کے لئے کمپرومائز نہیں کرنا پڑے گا...لیکن پوچھیں اس سے....کہ مجھے پیمپرز کے ایک پیک کے لئے بھی

www.novelsclubb.com

کمپرومائز کرنا پڑتا ہے, فیڈرز کے نپلز تک منگوانے ہوں تو یہ مجھے کوسنے کھڑا ہو جاتا ہے, اس کے پاس سب پر خرچ کرنے کے لیے پیسے ہیں سوائے میرے...اور اپنی بچی کے "وہ کھل کر اپنی بھڑاس نکال رہی تھی

"فرحت بہن....مجھے صرف اتنا بتادیں کہ رات کے اندھیرے میں اگر آپ کی اکلوتی بیٹی شدید سردی میں محض ایک شلوار قمیض میں ملبوس, فقط ایک شال لپیٹے, خالی ہاتھ اپنی بچی اٹھائے, چہرے اور جسم پر درندگی کے نشان لئے, شوہر کے تھپڑ کھا کر واپس آتی تو آپ اس حیوان کو معاف کر دیتیں؟؟؟"کوکب نے پہلی بار فرحت کو مخاطب کیا تھا

www.novelsclubb.com

وہ بول نہیں سکیں...بس چپ چاپ مروان کو دیکھتی رہ گئیں

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو مروان مرزا, میں نے جتنے سمجھوتے کرنے تھے کر لیے, جتنا صبر کرنا تھا کر لیا, مجھے کبھی میرے باپ نے سختی سے انگلی تک نہیں دکھائی اور تم نے مجھے بنا کسی وجہ کے تھپڑ مارا...اگر میرے لئے تم دنیا کے

آخری انسان بھی ہو گے تب بھی میں تمہاری طرف واپس نہیں آؤں گی... آئیندہ یہاں نظر نا آؤ مجھے ورنہ تم پر اگلا کیس harrassment کا دائر کر دوں گی" وہ غراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

.....

ولید کو مبرا کی طرف سے خلع کا نوٹس بھی مل گیا تھا, اور ایک بار پھر اس کے غیض و غضب کا کوئی حال نہیں تھا, حق مہر کے طور پر صرف ایک پچاس ہزار روپے لکھوایا تھا جو وہ مبرا سے معاف کروا چکا تھا, بھلے ہی اس کا کوئی ثبوت نہیں تھا لیکن مبرا کی زبان تو تھی

www.novelsclubb.com

اس کے علاوہ وہ اسے ہر چیز دینے کا پابند تھا

"ولید پتر تگڑا سا کیس کر اس پر, لگ پتہ جائے انہیں..." وہ ابھی ابھی خلع کا نوٹس وصول کر کے بیٹھا تھا, حماد اور عماد بھی وہیں تھے, اس کے وکیل نے بھی جواب دعویٰ دائر کر دیا تھا, دو ہفتے بعد پہلی پیشی تھی

"امی اسے گھر سے نکلنے ہی نہیں دینا تھا..." وہ بولا

"بس پتر غلطی ہو گئی... وہ پتہ نہیں کب باہر نکل گئی, اندازہ ہی نہیں ہوا کہ اس بار چلی جائے گی" شمیم نے کہا

"حرامزادی نے سب کچھ بھائیوں کو بتا دیا ہو گا, چلو, کر لیں جو کر سکتے ہیں, طلاق تو میں بھی نہیں دوں گا..." وہ کہتے کہتے حمید کی طرف مڑا

"ابو ذرا اس گھر کی قیمت تو لگوا.... کہ کتنے میں جاتا ہے؟؟؟" وہ بولا

"کیوں...؟؟"

"بعد میں بتاؤں گا..." ولید کے ذہن میں بینش کی باتیں کل سے گھوم رہی تھیں, دفعتاً اس کا سیل بجا, اکمل نیازی کی کال تھی, وہ اسے گھر آنے کا کہہ رہے تھے

"ولید... پتر اس بینش کو بھی اب ذرا لگامیں ڈال, کوئی بچے کی امید تو بنے..." شمیم نے کہا

"اور کچھ پیسے بھی مانگ اس سے, اگلے مہنے کیا کریں گے ہم.... تیری دس, پندرہ

ہزار تنخواہ میں کیا ہو گا...؟؟؟"حمید نے بھی کہا

"بینش کو بھی سیٹ کر لیتا ہوں میں" وہ کچھ دیر بعد اکمل نیازی کے گھر چلا آیا

وہ انتہائی غصے میں تھے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو ٹارچر کرنے کی؟؟؟" وہ دہاڑے, بینش

خاموشی سے ایک طرف صوفے پر بیٹھی تھی

"آپ نے دھوکہ کیا میرے ساتھ؟؟؟" وہ ڈرا نہیں تھا

"تو یہ کونسا نئی بات ہے... تم بھی تو آج تک یہ ہی کرتے آئے ہو" وہ بولے

"بیوی ہے یہ میری... اور پورا حق ہے اس پر میرا" وہ بولا

"تو پھر لیکر دکھاؤ اپنا حق... تمہیں سڑک پر نالے آئی تو کہنا" بینش نے کہا

"کیوں کیا ایسا؟؟؟" ولید بے بس سا ہو گیا

"میری مرضی...." بینش کندھے اچکا کر کھڑی ہو گئی

"اور یہ کیا سنا ہے میں نے تمہارے بارے میں.... کہاں گئی تمہاری پہلی بیوی..."

انہوں نے پوچھا

"وہ چلی گئی ہے... ہمیشہ کے لئے, اور اب میرے پاس بینش جو ہے... کیوں بینش ؟؟؟"وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا

"بینش تمہارا ایک خواب ہی رہے گی ولید احمد...."

"مجھے بڑی اچھی طرح خواب کو حقیقت کرنا آتا ہے بینش نیازی..."وہ بولا

"اگلے مہینے تک پچاس ہزار چاہیں مجھے..."وہ اکمل نیازی کی طرف مڑا

"کس خوشی میں ؟؟؟"

"آپ کا داماد ہونے کی خوشی میں..."وہ انہیں آنکھ مارتے ہوئے بولا تھا اور پھر مسکراتا ہوا باہر نکل گیا

"صرف تمہاری وجہ سے برداشت کر رہا ہوں میں اسے ورنہ اس جیسے کتے کو میں ہڈی بھی نا ڈالوں"اکمل نیازی نے بینش کی طرف دیکھا

"ابو رضا کی صرف چھ مہینے کی سزا رہ گئی ہے... اور چھ مہینے بعد ہی میں فارغ ہو

جاؤں گی...بس چھ مہینے صبر کر لیں"

"بینش تو نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا, بات کھل گئی تو سارا شہر تھو تھو کرے گا میرے اوپر" وہ انتہائی پریشان تھے

"اس بے غیرت کو بتا دیا ہے؟؟؟"

"بتا دوں گی..." وہ نخوت سے بولی تھی

.....

وہ بھی ایک عجب ہی نظارہ تھا

کورٹ روم کے دروازے سے اندر داخل ہونے والے وہ دو لوگ آپس میں دیرینہ دوست تھے, ایک دوسرے کے ہر دکھ سکھ میں شریک... لیکن بیٹی اجڑ جانے کا دکھ ایسا تھا کہ وہ حسیب خان, کاشف مرزا کو سنا نہیں سکے تھے

وہ دونوں ایک دوسرے کو وہاں دیکھ کر حیران تھے, پہلی آواز مبر ابنام ولید کی تھی جبکہ دوسری روحاء بنام مروان کی تھی

چونکہ پہلی پیشی تھی سو مبرا اور روحاء دونوں ہی نہیں آئیں تھیں

حسیب خان کے ساتھ ان کا وکیل اور خباب تھے, جبکہ دوسری جانب سے صرف حماد اور ولید کا وکیل ہی آئے تھے, اس نے خود آنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی

خیر دونوں طرف کی شنوائی ہو کر اگلی تاریخ پڑ گئی تھی

روحاء کی طرف سے ساجد مغل اور ان کا وکیل تھے جبکہ مروان کے ساتھ کاشف مرزا خود آئے تھے

مروان بھری عدالت میں ساجد مغل کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا تھا

"انکل پلیز...بس ایک موقع, پلیز انکل..."

لیکن اب بھلا کوئی فائدہ تھا...؟؟؟

اس پشیمانی پر بھی افسوس جو وقت گزرنے کے بعد محسوس ہو

.....

حسیب خان اسی شام کاشف مرزا سے ملے تھے

"کاشف یار... یہ سب کیسے ہو گیا...؟؟؟ میں خود جانتا ہوں اس ساری فیملی کو, اس بچی سے بھی کئی بار ملا ہوں... وہ تو بہت ہی اچھی بچی ہے" حسیب خان نے کہا جب سے دونوں نے وکالت چھوڑی تھی, تب سے میل جول ذرا کم ہو گیا تھا, اور ویسے بھی جب سے مروان نے مبرا کے رشتے سے انکار کیا تھا, کاشف مرزا کو حسیب خان سے بہت حیا آنے لگی تھی

"میرے بیٹے کو گھر بسانا نہیں آیا حسیب..." کاشف مرزا نے تاسف سے کہا تھا, پھر ساری بات انہیں بتا دی, حسیب خان بے یقین تھے

"مروان نے اس پر ہاتھ اٹھایا...؟؟؟" وہ ساری کتھا سن کر ششدر رہ گئے

"کاشف مجھے لگا تھا کہ شائد میرا داماد ہی جانور ہے, اس شخص نے ڈیڑھ سال میری بچی کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو بتانے لائق نہیں ہے لیکن مروان... مروان نے ایسا کیوں کیا؟؟؟" وہ بولے

"جب انسان کی عقل پر پردے پڑ جائیں تو ایسا ہی ہوتا ہے, اپنے ہاتھوں اپنا گھر اجاڑ لیا اس نے "کاشف مرزا نے کہا

"اب روحاء نے خلع دائر کر دیا ہے..." وہ بولے اور ان کے پوچھنے پر حسیب خان بے بھی سارا ماجرا کہہ سنایا

"حسیب کیا وہ شخص واقعی انسان ہے؟؟؟" کاشف مرزا کی آنکھیں بھر آئی تھیں

"میری بچی نے بہت ظلم سہا ہے کاشف... بہت ظلم" وہ بولے

"اور ہماری دوستی سے قطع نظر... روحاء نے اگر مروان کے خلاف ایکشن لیا ہے... تو بالکل ٹھیک لیا ہے, کیا بیٹیوں کا قصور صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ... بیٹیاں ہوتی ہیں, ہمیشہ صبر کرنا, برداشت کرنا, سمجھوتے کرنا... یہ بیٹیوں کا کام ہی کیوں ہوتا ہے؟؟؟ شوہر کو آخر بنا کسی وجہ کے ہاتھ اٹھانے کا حق ہی کیا ہے؟؟؟" حسیب خان کہتے چلے گئے تھے

.....

اسے حسیب خان نے روحاء کے خلع کے بارے میں بتایا تھا, مبر اکو یقین ہی نہیں آیا, تادیر وہ بس سکتے کی سی حالت میں کھڑی رہی

"ابو مروان نے تو پسند کی شادی کی تھی روحاء سے...؟؟؟" وہ خالی خالی سے لہجے میں بولی تھی

"اور روحاء...اس میں آخر کمی کیا تھی؟؟؟ اتنی خوبصورت, اتنی خوب سیرت, اتنی پڑھی لکھی, اتنی ہنر مند, اتنی اچھی...اسے اور کیا چاہیئے تھا ابو؟؟؟" وہ روپڑی تھی

"ولید جیسا جانور مار پیٹ کرے تو کہیں کہ اس کی تو سرشت ہی ایسی تھی لیکن مروان...وہ بھی ایسا ہی نکلا...ابو اصل افسوس تو مروان مرزا پر ہے..." وہ انتہائی دکھ سے کہتی چلی گئی

اور روحاء کو کال کرنے کی بجائے وہ اسی شام اس سے ملنے چلی آئی تھی

"روحاء..." دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی اسے سب سے پہلے روحاء ہی نظر

آئی تھی

"اتنا کچھ ہو گیا اور... مجھے بتایا ہی نہیں" وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر اسقدر روئیں کہ کوکب سے سنبھالنی مشکل ہو گئیں

"تو نے کونسا بتایا مجھے...؟؟؟" شکوے ہی شکوے تھے

"میں کیا بتاتی روحاء...؟؟؟ یہ سب میرا اپنا چنا ہوا تھا... یہ ساری ذلالت.... یہ ساری رسوائی... یہ میں نے خود چنی تھی اپنے لئے... پھر کیسے بتاتی کہ میرے ساتھ ظلم ہو گیا" مبر انے کہا

"مرد سارے ایک جیسے ہوتے ہیں مبرا... جس نے مجھ سے محبت کی شادی کی اس نے کیا کیا...؟؟؟ ایک ہی رات میں مجھے میری اوقات یاد کروادی" روحاء نے کہا

"بس کرو دونوں بچے... والدین بیٹیوں کو سب کچھ دے سکتے ہیں... کاش کہ وہ انہیں اچھا نصیب بھی دے پاتے" کوکب نے ان دونوں کو گلے سے لگایا تھا, عفراء چند قدم پیچھے کھڑی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عفراء یہ مبرا ہے.. میری بہت زیادہ پرانی اور پکی دوست...." روحاء نے اس کا تعارف کروایا تھا

اور عفراء بس جبری سا مسکرادی تھی, اس کی ڈلیوری قریب ہی تھی

روحاء اسے لیکر اوپر آگئی, مبرا نے بہت محبت سے مرحہ کا ننھا سا وجود اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور پھر بلک بلک کر رو دی تھی

"اس نے دو بار مجھ سے یہ شرف چھین لیا روحاء... دو بار" وہ روئے جا رہی تھی

تادیر وہ دونوں اوپر ایک دوسرے کے ساتھ اپنا غم غلط کرتی رہیں, ہر ہر بات پر دونوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے تھے

ان دونوں کا نصیب ایک جیسا تھا

سچ ہی تو کہتے ہیں کہ وقت رخصت بس والدین اپنی بیٹیوں کو ایک نصیب ہی تو نہیں دے پاتے

.....

اگلی پیشی پر ولید پیش ہوا تھا, ساتھ اس کا وکیل اور باپ تھا, مبرا کی جانب سے حسیب خان, شعیب, خباب اور ان کا وکیل تھے, مبرا بھی ساتھ آئی تھی

ولید نے سارا الزام مبرا کے سر دھر دیا تھا کہ وہ سراسر اپنے آنکھ مٹکے کی وجہ سے خود گھر چھوڑ کر آئی ہے اور آتے ہوئے سارا قیمتی زیور اور نقدی بھی لے آئی ہے

جبکہ مبرا کے وکیل نے جواباً ان لوگوں کا سارا کچا چٹھا جج کے سامنے کھول دیا تھا

خوب ہی بحث ہوئی, ولید بضد تھا کہ وہ اسے طلاق نہیں دینا چاہتا جبکہ مبرا نے ببانگ دہل کہہ دیا کہ اسے طلاق ہی چاہیے, وہ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

وہیں کھڑے کھڑے نہ جانے کتنی ہی بار ولید اور شعیب کی گرما گرمی بھی ہوئی لیکن پھر جج کے کہنے پر خاموش ہو گئے

لیکن کورٹ روم سے باہر نکلتے ہی ولید کے اندر کا جانور جاگ گیا تھا

"انہی قدموں واپس آئے گی تو دیکھ لینا... تیرے مقدر میں صرف میں ہی لکھا ہوں مبرا... ساری زندگی پیچھا نہیں چھوڑوں گا تیرا...." ولید نے قہر بار نظروں

سے مبرا کو گھورا تھا

"تم بھلے قیامت تک میرے پیچھے لگے رہو... واپس تو اب میں کبھی نہیں آؤں گی ولید احمد..." وہ بولی

"کتیہ کی طرح دم ہلاتی ہوئی آئے گی تو دیکھ لینا...." ولید کے کہتے ہی خباب اس پر جھپٹ پڑا تھا

"خباب... رک جا بیٹے" حسیب خان کہتے ہی رہ گئے, لیکن خباب اسے گھسیٹتا ہوا کورٹ سے باہر لے گیا

"خباب..." وہ کسی کی نہیں سن رہا تھا, باہر سڑک پر لا کر خباب نے اسے زمین پر پھینکا اور پھر جو شعیب اور خباب نے اس کی دھنائی کی... چوہدری حمید اسے بچا ہی نہیں سکا

وہ دونوں اسے چھوڑ ہی نہیں رہے تھے, پولیس نے آکر ولید کو چھڑوایا

"ابو آپ مبرا کو لیکر گھر جائیں... ہم یہیں رکیں گے" شعیب نے بمشکل حسیب

خان کو گھر بھیجا تھا

اور اس کا اندازہ بالکل درست تھا, ولید اور اس کے باپ نے ان کے خلاف رپورٹ کروادی تھی جس کے جواب میں شعیب نے چنگھاڑ کر کہا تھا کہ دوران خلع اس نے مبر احسیب خان کو گالی دی اور اسے حراساں کیا

معاملہ طول پکڑتا گیا, حماد اور ولید نے بہت سارے سیاسی لوگوں کو انوالو کر لیا, حسیب خان نے ساری عمر ان کچہریوں میں گزاری تھی, وہ ڈائریکٹ ایس ڈی پی او تک پہنچے تھے

"کورٹ روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس حرامزادے نے میری بہن کو گالی دی ہے.... یہ ہوتا کون ہے خلع کے کیس کے دوران اسے گالی دینے والا" خباب ولید کو اڑا اڑ کر پڑ رہا تھا, ولید کو اس نے اچھا ہی بجایا تھا

ان تینوں کو تھانے میں ہی رات ہو گئی, حسیب خان بھی وہیں تھے

"سر اس harrassment کے لئے ہم الگ سے کیس کریں گے, سب کے

سامنے اس نے ہماری بہن کو گالی دی ہے, گواہ بھی ہیں ہمارے پاس... سیدھا اندر جائے گا یہ..."شعیب نے کہا

"خلع کا کیس چل رہا ہے مسٹر ولید احمد....؟؟؟"ایس ڈی پی او نے پوچھا

"جی... لیکن میں اسے بسانا چاہتا..."

"وہ بعد کی بات ہے مسٹر... فی الوقت بات یہ ہے کہ آپ نے خلع کے کیس کے دوران مدعیہ کو پریشان کیا ہے, جو سراسر جرم ہے..."وہ بولا

"یہ حرامزادہ ابھی اسی وقت معافی مانگے گا ورنہ ہم ایف آئی آر کٹوا کر جائیں گے" شعیب نے کہا

www.novelsclubb.com

"مسٹر ولید... یہ ایف آئی آر آپ کے حق میں نہیں جائے گی"وہ بولا

"او جی ہم معذرت کر لیتے ہیں ان سے...."ولید کے باپ نے کہا

"معذرت وہ کرے گا جس نے گالی دی ہے... ہاتھ جوڑ کر"شعیب نے کہا

"ولید صاحب معذرت کر لیں... فی الحال یہ ہی ٹھیک ہے"ولید کا وکیل بھی وہیں

تھا,وہ زخموں سے چور ہوا پڑا تھا

"ایم سوری... آئیندہ ایسا نہیں ہو گا" ولید نے قہر بار نظروں سے انہیں گھورتے ہوئے کہا تھا

.....

پولیس اسٹیشن سے فارغ ہوتے ہی حماد اسے سیدھا ہسپتال لے کر گیا,اس کے چہرے اور بازوؤں پر زخم اور خراشیں آئی تھیں, جبکہ گم چوٹیں اس کے علاوہ تھیں,خباب اور شعیب نے اپنی پوری بھڑاس نکالی تھی

ولید کے غم وغصے کا کوئی حال نہیں تھا, ہسپتال سے فارغ ہو کر جب وہ گھر پہنچے تو رات کے گیارہ بج رہے تھے,ارم اور انعم بھی آئی ہوئی تھیں

"حرامزادی... کمینی عورت... میں بھی دیکھتا ہوں کیسے خلع لیتی ہے... جہنم واصل نہ کر دیا تو میرا نام ولید احمد نہیں..." اسے قہر چڑھا ہوا تھا

دو دن بعد جب اس کے چہرے کے زخم ذرا مندمل ہوئے تو ایک بار پھر بینش کی

طرف چلا آیا, مبر اکے جانے کے بعد اسے شدت سے بینش کی کمی محسوس ہو رہی تھی

وہ اس کی بیوی تھی... جائز اور شرعی بیوی... اور اس کے باوجود اس کی دسترس میں نہیں تھی

اس رات وہ پکا ارادہ کر کے آیا کہ اس پر اپنا حق جما کر واپس جائیگا

بینش حسب معمول اپنے کمرے میں ہی تھی, وہ چپ چاپ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا اور ایک بار پھر وہ دروازہ ناک کیے بنا ہی اندر آیا تھا, بینش کوئی مووی دیکھ رہی تھی, ساتھ ساتھ کافی پی رہی تھی, اس نے ایک نظر بینش کو دیکھتے ہوئے اپنا کوٹ اتارا اور اس کے قریب بستر پر چڑھ آیا

"آج مجھ سے دور جانے کا کیا بہانہ ہے تمہارے پاس...؟؟؟" اس نے اپنا ایک بازو بینش کے کندھوں کے گرد لپیٹتے ہوئے پوچھا

"تم سے دور جانے کے لئے مجھے کسی بہانے کی ضرورت نہیں ہے... میرے پاس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹھوس وجہ ہے تم سے دور رہنے کے لئے..."وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی

"Benish... I need you"

وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا, جواباً بس بینیش مسکراتی چلی گئی تھی

"بیوی کو کیوں جانے دیا...؟؟؟جب اس کے بنا گزارہ نہیں تھا تو"اس نے پوچھا

"تم ہو نا میری بیوی؟؟؟"

"نہیں ولید... میں تمہاری کچھ نہیں لگتی, میں نے صرف تم سے شادی اسلیے کی کیونکہ مجھے دنیا والوں کو دکھانے کے لئے ایک عدد شوہر کی ضرورت تھی..."وہ بولی اور اس کا بازو پیچھے کر دیا

"یہ نکاح بس ایک فارمیلیٹی ہے ولید کیونکہ... میں پریگنینٹ تھی"اس نے جیسے ولید کے سر پر بم پھوڑا تھا

"میں نے اور رضا نے ایک ساتھ واپس آنا تھا, ہم کلاس فیلوز تھے اور پاکستان آتے

ہی ہمیں شادی کرنی تھی... محبت کرتے کرتے ہم دونوں حد سے زیادہ قریب ہو چکے تھے, وہ جانتا تھا کہ میں امید سے ہوں... لیکن رضا کو وہاں اریسٹ کر لیا گیا, اس پر کسی لڑکی نے زیادتی کا الزام دھر دیا تھا, اب بس اس کی چھ ماہ کی سزا باقی رہ گئی ہے اور... میری ڈلیوری میں بھی بس چھ ماہ ہی ہیں... تقریباً" بینش نے ہولے سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا

اور ولید بس ششدر سا اسے دیکھے جا رہا تھا

"ہمارا نکاح بس ایک دکھاوا ہے ولید... تمہارا مجھ پر کوئی حق نہیں, ڈیڈ کو بس اپنی عزت بچانی تھی اور شائد مجھے بھی... آئی سویر اس بچے کے دنیا میں آتے ہی میں تم سے الگ ہو جاؤں گی" وہ بولی

"دھوکہ... اتنا بڑا دھوکہ" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا

"ہاں تو تمہیں کیا لگا کہ میں بھی تمہاری اس بیوقوف بیوی کی طرح تمہاری شکل و صورت پر مر مٹی ہوں.... ایم سوری ولید احمد... اب یہ پرانی ہو گئی ہے" وہ

دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی تھی

"اگر میں آج...ابھی اور اسی وقت تم سے اپنا حق لے لوں...تو کسی کو کیا پتہ چلے گا بینش نیازی...؟؟؟کس کے سامنے جا کر دکھڑا روؤ گی تم...؟؟؟"وہ اسے کھینچ کر خود سے لگاتے ہوئے بولا تھا

"ڈیڈ نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں ولید...مجھ پر حق جماتے ہی تم اپنے گھر سے محروم ہو جاؤ گے,ہمارے نکاح نامے پر میری پریگننسی سے پہلے کی تاریخ ہے...سب یہ ہی سمجھیں گے کہ یہ بچہ تمہارا ہے...کہاں کہاں خود کو مظلوم ثابت کرتے پھرو گے؟؟؟"بینش نے دھیرے سے ایک انگلی اس کے گال پر رکھی تھی

"مجھے بس چند ماہ کے لیے تمہاری ضرورت تھی ولید احمد...اور وہ پوری ہو گئی"وہ بولی

"اب اٹھو...اور شرافت سے یہاں سے چلے جاؤ"وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بولی تھی

.....

اس کے ٹرانسفر آرڈرز ہو گئے تھے, میڈیکل ختم ہونے کے صرف دو ہفتے بعد ہی اس کا اپنے شہر میں ٹرانسفر ہو گیا تھا اور یہاں جو ساتھی کولیگ تھی وہ اس سے جونیئر تھی

"شعیب بھائی تھینک یو.. بہت زیادہ تھینک یو, میرا اتنا ساتھ دینے کے لئے" وہ اس رات خود بھی روئی اور شعیب کو بھی رلایا

"بس ایک بار میرا خلع ہو جائے... پھر مزید تنگ نہیں کروں گی آپ کو, کبھی بھی آپ پر یا خباب اور زوہیب پر بوجھ نہیں بنوں گی, حنا بھابھی میں بس اپنے ایک کمرے میں ہی رہوں گی... باقی سارا گھر آپ کا ہے, اپنا گھر میں خود ہی بنالوں گی... اپنا سارا خرچہ خود اٹھاؤں گی... اگر میرے یہاں رہنے سے کسی کو بھی مسئلہ ہوا تو میں ہاسٹل...."

"مبرا اب تو نے سب کی جان نکالنی ہے..." خباب اور زوہیب نے زور سے اسے

اپنے ساتھ لگایا تھا

"ہمارے اوپر تو پھر لعنت ہی ہوئی اگر تو تین تین بھائیوں کے ہوتے ہوئے ہاسٹل میں رہی تو..." وہ خود بھی رو دیئے تھے

"یہ تیرا گھر ہے مبرہ...اس میں حصہ ہے تیرا, حنا کا شوہر جانے اور وہ جانے, خباب کی بیوی جانے اور وہ جانے... تیرا باپ ابھی زندہ ہے مبرا... تو اگر ایک پھوٹی کوڑی بھی نا کماتی ہوتی تب بھی ہم سب تیرے ساتھ تھے" حسیب خان نے اسے اپنی آغوش میں لیا تھا

"چل میرا بچہ...اللہ کا شکر ادا کر اور نئے کالج جانے کی تیاری کر...اللہ میری بچی کو بہت عزت دے گا دیکھ لینا" وہ بہت محبت سے بولے

"گیٹ ریڈی پروفیسر صاحبہ..." شعیب نے ہنستے ہوئے کہا تھا

.....

مروان صحیح معنوں میں پاگل ہوا پڑا تھا, دو پیشیاں ہو چکی تھیں لیکن روحاء ٹس سے

مس نہیں ہوئی تھی, وہ مرحہ کو دیکھنے کے لئے بھی ترس گیا تھا, روحاء اس کی شکل دیکھتے ہی بپھر جاتی تھی

تیسری پیشی پر اس کے وکیل نے پھر سے تاریخ لے لی

"آخر اتنی ایکسٹینشن کا کیا فائدہ ہو گا؟؟" جج بے بس اتنا پوچھا تھا, ساجد مغل اور سعد دونوں آئے ہوئے تھے

"سر وہ میری بیوی ہے... میری بچی ہے اس کے پاس, میں ان دونوں سے بہت محبت کرتا ہوں, میں طلاق نہیں دینا چاہتا, سر پلیز میں منالوں گا اسے پلیز..."

مروان جج کے سامنے ہی گڑگڑانے لگا تھا

جج نے دوسری پارٹی کی طرف دیکھا

"سر اس نے تشدد کیا ہے میری بیٹی پر... مارا ہے اسے, زیادتی کی ہے اس کے ساتھ, وہ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی..." ساجد مغل نے کہا

"اگلی پیشی پر مدعیہ کو لیکر آیئے گا" جج نے اگلی تاریخ دے دی تھی

www.novelsclubb.com

مروان ایک بار پھر ساجد مغل کے سامنے گڑگڑانے لگا تھا

"مروان یہ تماشہ بند کردے, جو تو نے کرنا تھا وہ کر دیا, اب بس کردے, تیرے یوں رونے سے کچھ نہیں ہونے والا...افسوس کہ اس لمحے تیرا افسوس بھی کسی کام کا نہیں ہے..." سعد کو اس پر غصہ آیا تھا

اسی رات وہ رابعہ کے گھر پہنچا

"چلو میرے ساتھ اور چل کر روحاء سے معافی مانگو... چلو" وہ پاگلوں کی طرح اسے کھینچنے لگا, رابعہ کا شوہر گھر نہیں آیا تھا

"مروان میں نہیں جاؤں گی..وہ مجھے قتل کردے گی" رابعہ نے کہا

"وہ چاہے تمہیں گولی ماردے... چلو میرے ساتھ" مروان نے دہاڑ کر کہا

"ارشد کو تو آ لینے دو..."

کچھ دیر بعد وہ بھی آ گیا, مروان ان دونوں کو لیکر ساجد مغل کے گھر پہنچا تھا اور رابعہ کی قسمت کے دروازہ روحاء نے ہی کھولا

اور کھولتے ہی بپھر گئی

"روحاء یہ معافی مانگے گی تم سے... میری بات.."لیکن اس نے کھٹاک سے دروازہ بند کر دیا, مروان ادھ کھلے دروازے سے ہی اس کے پیروں میں گر گیا تھا

"روحاء مجھے معاف کر دو..."وہ رو رہا تھا

"میں نے بھی کہا تھا نا مروان... کہ مجھے معاف کر دو, مجھ پر رحم. کرو, میری کتنی سنی تھی تم نے؟؟؟"وہ زور سے بولی, اندر سے کوکب بھی آ گئی تھیں, عفراء کی ڈلیوری کو ابھی صرف بیس دن ہوئے تھے, اللہ نے اسے بیٹا دیا تھا

"روحاء سنو..."رابعہ کے کہتے ہی اس نے پھر دروازہ بند کرنا چاہا

"امی اس عورت سے کہیں یہاں سے چلی جائے, یہ بہن نہیں ہے... آستین کی سانپ ہے یہ, اسے کہیں دفع ہو جائے اور ساری عمر اپنے بھائی کو نوچ نوچ کر کھاتی رہے..."روحاء نے چیختے ہوئے کہا تھا

اور واقعی اس نے رابعہ کو اپنے گھر کی دہلیز سے اندر نہیں آنے دیا, مروان باہر کھڑا

دہائیاں دیتا رہا لیکن وہ دروازہ بند کر کے کھڑی رہی

"مجھے میری بچی سے تو ملنے دو...." وہ رو رہا تھا

"کسی کی بیٹی کو دکھ دیتے ہوئے تمہیں یاد نہیں تھا کہ تمہاری بھی ایک بیٹی ہے" وہ بلکتے ہوئے بولی تھی

.....

بینش, اکمل نیازی کے سر پر سوار ہو گئی تھی

"ڈیڈ خدا کے لئے میری اس سے جان چھڑوائیں... وہ جب دل. چاہے منہ اٹھا کر یہاں آ جاتا ہے, میں اکثر ہی اکیلی ہوتی ہوں... اب تو سچ بھی جان چکا ہے وہ, اگر کسی دن اس نے میرے ساتھ زبردستی کر لی تو میں کیا کروں گی؟؟؟ خون سوار ہے اس پر..." وہ تن فن کر رہی تھی

"ابھی تو بمشکل تین ماہ ہوئے ہیں تمہارے نکاح کو بینش.. ؟؟؟" وہ بولے

"ڈیڈ میری بات سنیں, اس کی پہلی بیوی نے اس پر کیس کر رکھا ہے خلع کا, بے جا

تشدد اور مار پیٹ کرتا تھا وہ اس کے... ڈیڈ ہمارے پاس بہت اچھا موقع ہے, خلع دائر کر کے طلاق لینے کا..." وہ بولی

"آپ کو اپنی عزت کی فکر تھی نا... وہ اب ختم ہو گئی, تین ماہ ہو گئے ہیں شادی کو اور ہم اس کے پہلے کیس کا فائدہ لے سکتے ہیں.... پلیز ڈیڈ میری جان چھڑوا دیں مجھے گھن آتی ہے اس سے..." وہ چیخ پڑی

"اچھا چپ کر جاؤ, میری اولاد میں سے کسی نے مجھے اتنا ذلیل نہیں کیا جتنا تو نے کیا ہے" وہ بولے

"ڈیڈ.. کوئی لائر ہائر کریں پلیز... اور خلع دائر کریں میرا" وہ ستی پڑی تھی

"اچھا میں دیکھتا ہوں....." وہ کلس کر اٹھ گئے

.....

وہ نہا کر نکلی تھی, تولئے سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے وہ شیشے کے سامنے آن کھڑی ہوئی

بغور اس نے اپنا عکس دیکھا تھا

"تم مجھے اچھی ہی نہیں لگتیں... تمہاری شکل ہی مجھے اچھی نہیں لگتی" اس کے کانوں میں ولید کے الفاظ گونجے تھے

سچ ہی تو کہا تھا اس نے... مبر احسیب خان میں آخر تھا ہی کیا جو وہ اسے اچھی لگتی...

؟؟؟

انتہائی عام سی شکل جو اس سے مار کھا کھا کر بالکل ہی تہس نہس ہو گئی تھی, لاغر سا جسم, استخوان سے بازو اور ٹانگیں, انتہائی عام سے نین نقش جن میں کوئی جاذبیت نہیں تھی, سانولی, کھردری سی جلد... ابھری ہوئی ہڈیاں, کٹے پھٹے ہونٹ, روکھے بے ڈھبے بال... اور چھوٹا سا قد

وہ اتنی خوفناک تھی نہیں جتنی ہو گئی تھی, اس بے بجھے دل سے کنگھا میز پر رکھ دیا پرسوں اس نے کالج میں جوائننگ دینی تھی, کچھ سوچ کر وہ باہر نکل آئی

"امی... سمیرا ابھی بھی پارلر چلاتی ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"ہاں...اب تو کافی بڑھ گیا ہے اس کا کام..." عابدہ نے کہا

"مجھے چھوڑ آئیں ذرا... سمیرا کی طرف" اس کے کہتے ہی عابدہ نے حیرانی سے اسے دیکھا اور بے انتہا خوش ہوئیں

سمیرا اس کی کافی پرانی محلے دار لڑکی تھی اور اسے اچھے سے جانتی تھی, وہ بھی مبرا کو دیکھ کر حیران تھی

"بہت کام کرنا پڑے گا تمہارے اوپر..." وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

مبرہ دو گھنٹے بعد وہاں سے واپس آئی, شام میں وہ عابدہ کے ساتھ مارکیٹ چلی گئی, کھل کر اس نے اپنے لیے شاپنگ کی تھی, کپڑے, جوتے, کاسمیٹکس...اور ہر ہر چیز خریدتے ہوئے اس کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا

رات کا کھانا سب نے ایک ساتھ ہی کھایا

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ اپنے کمرے میں آگئی

بستر میں گھس کر اس نے سعد مغل کا نمبر ڈائل کیا تھا

.....

وہ آج اکیڈمی کے سارے معاملات طے کر آیا تھا, اس کے سٹوڈنٹس کمپیوٹر سے مطمئن نہیں تھے, اور وہ کوشش کے باوجود کوئی قابل بندہ نہیں ڈھونڈ پایا تھا, وہاں صرف میتھ اور اکنامکس اچھی تھی

جبکہ مروان کے پاس سبھی کچھ تھا, وہ کمپیوٹر سائنس میں گولڈ میڈلسٹ تھا, اس کے پاس باقی ٹیم بھی پروفیسرز کی تھی سو فی الحال اسی کا ستارہ عروج پر تھا

مہینہ چونکہ ابھی شروع ہی ہوا تھا سو اس نے اپنی جیب سے ٹیچرز کو پیمینٹس کر دی تھیں, سٹوڈنٹس کو بھی اناؤنس کر دیا تھا کہ اکیڈمی اب آفیشلی بند ہونے لگی ہے

بلڈنگ کے سارے معاملات بھی اس نے طے کر دیئے تھے, سارے بل بھی چکا آیا تھا, اور انتہائی سیریس انداز میں ایم فل کے بارے میں سوچنے لگا تھا

کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گیا, اس کا بیٹا سوا ماہ کا ہو گیا تھا, عفراء اسے فیڈ کروا رہی تھی

"سعد ہیٹر آن کر دیں..." عفراء نے کہا, وہ ہیٹر آن کرتے ہوئے بستر پر چڑھ آیا

"کر دیا وائنڈاپ...؟؟؟" اس نے پوچھا

"ہاں... بس ایک دو معاملات رہ گئے ہیں... پرسوں لاہور جاؤں گا ایم فل کے لئے اپلائی کرنے..." وہ بولا اور اس کے قریب ہو گیا

"یہ ہر وقت ہی پینا پلانا کرتا رہتا ہے..." اس نے جھک کر احد کا گال چوما تھا, عفراء بس مسکرا کر رہ گئی, اگلی باری عفراء کے گالوں کی آئی تھی

تبھی سعد کا سیل بج اٹھا, سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا

"کیسی ہیں آپ مبرا...؟؟" اس کے لبوں سے نکلتا نام سن کر عفراء کی ساری مسکراہٹ ہوا ہو گئی

"شکر اللہ کا.... آپ کیسے ہیں؟؟؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں..." وہ اٹھ کر ٹیرس پر آ گیا

عفراء کا دل گہرائی تک خالی ہوتا چلا گیا تھا

"???...Can I join again"

مبر انے پوچھا

"???...Really"

سعد نے حیرانی سے پوچھا

"جی..."

"بالکل...وہ اکیڈمی آپ کی ہی ہے مبر ا....آپ بالکل دوبارہ جوائن کر سکتی ہیں..."سعد کے گرتے حوصلوں کا ایک نیا سہارا ملا تھا

"چلیں میں پھر کل سے آؤں گی...انشاءاللہ"وہ کہہ کر کال کاٹ گئی تھی

سعد دوبارہ کمرے میں آیا تو چہرہ انتہائی خوش تھا

"ایسا لگ رہا ہے جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو آپ کو..."عفراء نے کہا

"مبر ا کل سے جوائن کر لے گی..."وہ بولا

"آپ تو وائنڈاپ کر رہے تھے...؟؟"

"اگر میرا حسیب خان جوائن کر لے تو پھر وائنڈاپ کیسا؟؟؟" وہ بولا

"اتنا یقین ہے آپ کو اس پر..." عفراء نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا

"...She is extraordinary"

سعد نے بڑے یقین سے کہا تھا

.....

وہ کہیں باہر تھا جب اسے حماد کی کال آئی, عدالت سے نمائندہ آیا تھا

"کس سلسلے میں؟؟؟"

"پتہ نہیں بھائی... آپ ذرا جلدی آجائیں" حماد نے کہا

وہ اسی وقت گھر پہنچا

"یہاں سائن کریں اور تصویر بنوائیں...." وہ بولا

"یہ کیا ہے؟؟؟" اس نے پوچھا

"نوٹس ہے؟؟؟ عدالت میں طلب کیا ہے آپ کو" نمائندہ سائن کروا کے چلا گیا

ولید نے اندر آکر سمن پڑھا تھا

بینش نے خلع کے لئے دعویٰ دائر کر دیا تھا

"بڑی ذلیل عورت ہے یہ بھی؟؟؟"ولید کو یکدم ہی غصہ آیا

"کی ہویا پتر...؟؟؟"

"امی دھوکہ کیا ہے بینش اور اس کے باپ نے ہمارے ساتھ..."ولید نے انہیں ساری بات بتادی

"استغفار...پیٹ میں کسی اور کا بچہ لیکر اس نے تجھ سے نکاح کر لیا؟؟؟"شمیم نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

"اسے بس دنیا کی نظروں میں شادی شدہ بننا تھا....تاکہ کوئی اسے بدکردار نا کہتا" وہ بولا

"اس نے تجھے نیڑے آنے ہی نہیں دیا...؟؟؟"چوہدری حمید الگ حیران تھا

"ابو راضی نامہ سائن کروایا تھا اس کے باپ نے...اگر میں نے اس کے ساتھ ذرا

www.novelsclubb.com

سی بھی زبردستی کی تو یہ گھر اس کو مل جائے گا" وہ انکشافات کرتا جا رہا تھا

"اور تو اندھا تھا... تو نے کیوں کیے سائن؟؟؟" شمیم نے اسے گھر کا

"امی میں نے تب پڑھا ہی نہیں کیا لکھا ہے... بس جلدی میں کر دیے, یہ بعد میں

فراڈ کیا ہے انہوں نے" ولید کی ہر چال ہی الٹی ہو رہی تھی

"اوئے ہوئے کتنا بڑا دھوکہ کیا ہے انہوں نے... تبھی تو تیری پہلی بیوی بھی آسانی

سے ہضم کر لی اس نے... کیونکہ اس نے تو بس تین, چار ماہ بعد جان چھڑوا ہی لینی

تھی..." الماس نے کہا

"بھائی جب تک اس کی ڈلیوری نہیں ہو جاتی خلع تو ہو گا ہی نہیں...؟؟؟" حماد نے

کہا

"کیس تو دائر ہو گیا نا...؟؟؟"

"تو ڈلیوری کے بعد ڈی این اے ٹیسٹ کروا کر ثابت کر دیں گے کہ بچہ آپ کا نہیں

ہے... اور پھر فراڈ کا کیس بھی کریں گے ان پر..." حماد نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ تو بعد کی بات ہے ناحماد... فی الحال تو نا میں مبرا کو کچھ کہنے والا اور نا بینش کو... کیس کے دوران تو کوئی پنگا لینا بھی خطرناک ہی ہوتا ہے... اور اس اکمل نیازی کو بھی نہیں چھیڑ سکتے ابھی... سمجھو اس کی طرف سے آتا پیسہ بھی بند..." ولید اب پریشان ہوا تھا

.....

حسیب خان نے مبرا کے خلع کے ساتھ ہی اس کے جہیز کے سامان, گاڑی اور زیور کا کیس بھی دائر کر دیا تھا, ان کے وکیل نے ولید احمد پر پچاس لاکھ روپے کا دعویٰ دائر کیا تھا جو اس نے وقتاً فوقتاً مبرا سے وصول کئے تھے

اس کا سمن بھی ولید کو دو ہفتے بعد مل گیا, اس کی پہلی پیشی پر بھی وہ حاضر نا ہوا, خلع والے کیس کی تاریخ آئی تو وہ پھر نہیں آیا, اس کے وکیل نے ایک ایکسٹینشن لے لی تھی

ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے جب ولید کی جانب سے ایک پراثر سیاسی بندہ اپنی بیوی

کے ساتھ حسیب خان کے گھر پہنچا

لب لباب صلح صفائی تھی

اس بندے نے کوئی ڈیڑھ, دو گھنٹے بیٹھ کر تقریر کی اور اس تقریر کا مقصد سراسر یہ تھا کہ عورت کا طلاق لینا قبیح ترین فعل ہے

"جناب آپ کو پتہ بھی ہے کہ اس نے ہماری بچی کے ساتھ کیا کیا ہے؟؟؟"

حسیب خان نے پوچھا

"لڑائی جھگڑا ہر گھر میں ہو جاتا ہے وکیل صاحب..."

"بات لڑائی جھگڑے تک رہے تو پھر بھی ٹھیک ہے باجوہ صاحب..اس درندے نے ہماری بچی کے ساتھ ڈیڑھ, دو سال جو ظلم و ستم کیا ہے...وہ بتایا ہے اس نے آپ کو...؟؟؟"حسیب خان نے کہا

"وکیل صاحب...وہ اپنے چھوٹے بھائی اور باپ کے ساتھ میرے پاس آیا تھا اور اس نے کہا کہ چھوٹے موٹے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے آپ کی بیٹی گھر چھوڑ کر آ گئی

ہے,اور آتے ہوئے ان کا کافی قیمتی سامان یعنی زیور وغیرہ بھی لے الائی ہے...وہ صلح کرنا چاہ رہا ہے وکیل صاحب...اور اگر بچی کا گھر بستا ہے تو اس میں کیا برائی ہے...؟؟؟" باجوہ نے کہا

"اس کی تو ساری سن لی نا آپ نے باجوہ صاحب...

اب آپ ہماری سنیں...میں بتاتا ہوں آپ کو کہ میری بچی کن حالوں اس گھر سے واپس آئی ہے...؟؟؟؟" حسیب خان نے انہیں شروع سے لے کے آخر تک سارا کچھ سنا دیا اور یہ سب سننے کے بعد باجوہ کے پاس کہنے کو ایک لفظ بھی نہیں تھا اور اس کی بیوی کانوں کو ہاتھ لگا رہی تھی

"ویسے بڑے کوئی گندے لوگوں سے پالا پڑ گیا آپ کا وکیل صاحب..." وہ جاتے ہوئے بس اتنا ہی بولا تھا

اور اس کے بعد تو جیسے سلسلہ ہی چل نکلا...ولید اور اس کے بھائیوں نے مبر ا اور اس کے گھر والوں کو زچ کرنے کا یہ ایک نیا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہر دوسرے دن ان کے ڈرائنگ روم میں کوئی نہ کوئی سیاسی کارکن یا تھوڑا بہت اثر ورسوخ کر رکھنے والا کوئی نہ کوئی بندہ آکر بیٹھا ہوتا اور وہ سارا ماجرا ایک بار پھر سے انہیں سنانا پڑتا

وہ ہر کسی کو یہی کہتا پھر رہا تھا کہ میں صلح کرنا چاہتا ہوں, میں اپنی بیوی کو بسانا چاہتا ہوں, اس کا مدعا یہ تھا کہ اس کی بیوی کو صلح صفائی کے ساتھ اس کے سنگ واپس رخصت کروایا جائے... حسیب خان نے اپنی دہلیز پر آنے والے ہر شخص کو صفا چٹ انکار کر دیا تھا, وہ بھی کھل کر انہیں ساری بات بتاتے تھے کہ ولید کی حقیقت کیا ہے

www.novelsclubb.com

آخر خباب کی بس ہو گئی, روز روز ایک ہی تماشہ... آئے دن اس کے پاس بندے پہنچے ہوتے, گھر الگ سے سرائے بن گیا, شعیب کو کالز کر کر کے پریشان کر رکھا تھا, مبرا کو الگ سے روز نت نئے نمبروں سے کالز کرتا رہتا تھا

سو شعیب نے ڈائریکٹ اس پر حراساں کرنے کا پرچہ کٹوا دیا, اس نے صاف لکھوایا

کہ مبرا کے خلع کے کیس کے دوران ولید احمد ان سب گھر والوں کو نا صرف لوگ بھیج بھیج کر حراساں کرتا ہے بلکہ دھمکیاں بھی بھجواتا ہے, اور مبرا کو بھی پریشان کرتا ہے

شعیب کی سٹیٹمنٹ بہت سخت اور خطرناک تھی, حسیب خان بار کونسل کے صدر کو خود ملے اور اس درخواست پر بھرپور زور ڈلوایا, ایس ڈی پی او نے ایف آئی آر کاٹنے سے پہلے ایک بار پھر دونوں پارٹیوں کو بلایا تھا

وہ بھی اس سارے قصے کو کافی حد تک جان گیا تھا, عدالتوں میں بھی اس کیس کی کافی چرچا تھی اور اس دن والی مار پیٹ بھی سبھی کو یاد تھی, اب ایک بار پھر ولید احمد کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ کافی غصے میں تھا

"کیوں بھئی... وارن کیا تھا نا کہ جب تک کیس چل رہا ہے تب تک کوئی شکائت نا ملے..." وہ بولا

"سر میں نے کچھ نہیں کیا..." وہ تڑخ کر بولا

"سر پچھلے تین ہفتوں سے یہ ہمیں پریشان کر رہا ہے, میرے والد صاحب کو سیاسی لوگوں کے ہاتھ دھمکیاں بھجواتا ہے, میری سسٹر کو کالز اور میسیجز کر کے حراساں کرتا ہے...."شعیب بھڑک گیا تھا, خباب اور حسیب خان بھی وہیں تھے

"سر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا....میں تو بس صلح صفائی..."شعیب نے اس کی بات کاٹ دی

"کیسی صلح صفائی...؟؟؟ صلح ہی کرنی ہوتی تو ہم لوگ عدالت میں نا آتے...."وہ بولا

"ولید احمد....یہ ساری درخواستیں تمہارے خلاف ہیں, ایف آئی آر کٹ جائے گی, ایک تو پہلے ہی کٹی ہوئی ہے"ایس ڈی پی او نے کہا

"سر میں بس..."اب کے خود ایس ڈی پی او نے اس کی بات کاٹی تھی

"یہ آخری وارننگ ہے ولید احمد....اب اگر دوبارہ ان کی طرف سے کوئی درخواست آئی تو میں ایف آئی آر کٹوا دوں گا..."وہ بولا

"سر اگر اب کوئی بندہ ہمارے گھر کے دروازے پر آیا... یا ہماری بہن کو اس کی طرف سے کوئی بھی کال موصول ہوئی تو سیدھا سیدھا ایف آئی آر کٹے گی, سلاخوں کے پیچھے جائے گا یہ "شعیب نے کہا تھا

.....

مبرا کا ڈومیسٹک وائلینس والا کیس بھی ساتھ ساتھ ہی چل رہا تھا, اس کے وکیل نے عدالت میں اس رات کا میڈیکل اور مبرا کی ساری رہورٹس جمع کروادی تھیں, ولید کی جانب سے بھی کچھ کچھ پیش رفت ہوئی تھی

اس دن اسی کیس کی پیشی تھی, مبرا, حسیب خان کے ساتھ آئی تھی, شعیب اور خباب بھی اس کے ساتھ تھے, ولید بھی سارا جتھا لیکر آیا تھا

ساری صورتحال جج کے سامنے تھی, مبرا کے وکیل نے شروع دن سے لیکر اس رات تک کا سارا ماجرا ایک بار پھر جج کو کہہ سنایا, ولید کی ہر زیادتی اور ہر ظلم واضح تھا, ثبوت کے طور پر مبرا کی ساری پچھلی میڈیکل رپورٹس بھی تھیں, وہ دو بار اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی وجہ سے اپنا بچہ کھو چکی تھی

ولید کے وکیل نے سیدھا سیدھا اس پر بدکرداری کا الزام لگایا تھا, ایسے کیسز میں شوہر نامی اس جانور کے پاس بس یہ ہی ایک ہتھکنڈا رہ جاتا ہے

یہاں میں مبرا اور روحاء کے کیسز کی ساری پیشیاں بھی تفصیل سے بیان کر سکتی تھی لیکن ناول زیادہ طویل ہو جاتا, اور وہ ساری باتیں ہم جانتے ہیں, سو میں زیادہ گہرائی میں نہیں جا رہی

الغرض خوب ہی بحث ہوئی اور جج نے ولید کے وکیل کو مزید کوئی بھی ثبوت پیش کرنے کے لئے اگلی تاریخ دے دی تھی

"ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے ولید صاحب.... کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے جسے عدالت میں پیش کیا جا سکے... آپ اپنی بیوی کے افیئرز کو بھی ثابت نہیں کر سکتے, اس کی ڈی این اے رپورٹس ساتھ لگی ہوئی ہیں اور ہم کسی بھی طرح یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ کوئی بے حد قیمتی چیز لیکر گئی ہے.... آپ لوگوں کی. ساری ویلتھ

سٹیٹمنٹ ان کے پاس ہے, زیور کی ساری رسیدیں انہوں نے نکلوالی ہیں... بہت جلد گاڑی بھی ان کی ہو جائے گی..."اس کے وکیل نے صاف صاف کہہ دیا تھا

"اب کیا ہو گا وکیل صاحب...؟؟؟"حماد نے پوچھا

"جرمانہ...اور سزا"وہ بولا

"ہور کوئی راستہ نہیں ہے؟؟؟"چوہدری حمید نے پوچھا

"آپ کوشش کر کے ان سے معافی مانگ لیں....وہ خود یہ کیس واپس لے لیں تو آپ بچ سکتے ہیں"وکیل نے کہا تھا

گھر آ کر وہ یکدم ہی پھٹ پڑا تھا

"اس کمینی کو جانے ہی نہیں دینا تھا..."وہ دہاڑ کر بولا تھا

"اوپر سے اس بینیش حرامزادی نے خلع دائر کر دیا ہے, اب اگلی پیشی پر مبرا کا وکیل اس کا حوالہ بھی دے گا..بس کام ختم"وہ بولا

"بھائی اگر سزا ہو گئی تو آپ بھی ختم..."حماد نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پتر... چل کے معافی مانگ لیتے ہیں, جان سے بڑھ کر کیا ہے؟؟؟" شمیم نے کہا

"اای بڑی بے عزتی ہونی ہے... بہت زیادہ, میرا جی نہیں کرتا ان کی شکل دیکھنے کو بھی... میں تو نہیں مانگوں گا معافی" ولید نے صاف کہہ دیا تھا

لیکن یہ آخری حل تھا

ورنہ... جیل

.....

اس بار ساجد مغل اور سعد روحاء کو بھی لیکر آئے تھے, مروان کے ساتھ فرحان بھی آیا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

مروان کے وکیل نے ایک بار پھر ساری رام کہانی جج کو سنا دی

"مدعیہ آئی ہیں؟؟؟"

"جی سر...." روحاء آگے کو ہو گئی

"کیا چاہتی ہیں آپ محترمہ؟؟؟"

"سر مجھے اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا....مجھے خلع چاہیئے" روحاء کے کہتے ہی مروان تڑپ گیا تھا

"جج صاحب...یہ جو کہے گی میں کرنے کو تیار ہوں, میرا گھر اپنے نام کروالے, جو ضمانت چاہے لے لے, جو چاہے شرط منوالے, جو چاہے لکھوالے, میں ہر شرط پوری کرنے کے لئے تیار ہوں, میں اس سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں..." مروان نے بھری عدالت میں ہاتھ جوڑے تھے

"میں اس کے پیروں میں گر کر اس سے معافی مانگ لوں گا, مجھے بھلے ساری عمر کتا بنائے رکھے, میں اف بھی نہیں کروں گا....بس مجھے معاف کردے, بس ایک موقع دے دے, جج صاحب میری بچی کا کیا بنے گا...؟؟؟اپنی بچی کے صدقے مجھے معاف کردے" مروان کی بس روحاء کے قدموں میں گرنے کی کسر رہ گئی تھی, جج نے پھر سے روحاء کی طرف دیکھا

"یہ ساری بکواس میں کئی بار سن چکی ہوں سر...مجھے اس سے الگ ہونا ہے..." وہ

بولی

"روحاء پلیز...ایک بار معاف کر دو, میں رل جاؤں گا یار, میری بچی باپ کو ترس جائے گی پلیز..."مروان رونے والا ہو گیا تھا

"دیکھیں محترمہ...ہو گا وہی جو آپ چاہیں گی لیکن...ایک بار پھر سوچ کیں, طلاق یافتہ کا لیبل معاشرے میں جینے نہیں دیتا, اور آپ ابھی ینگ ہیں, ظاہر ہے آپ کے پیرنٹس آگے آپ کی شادی بھی کریں گے...تو آپ کی بچی کا کیا ہو گا ؟؟؟"جج نے اسے سمجھاتے ہوئے اپنی فارمیلیٹی نبھا کر اگلی تاریخ دے دی تھی

باہر نکلتے ہی مروان اس کے پیروں میں گر گیا تھا

"روحاء...یار میں شرمندہ ہوں, بہت شرمندہ, میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے, میں کیسے رہوں گا تمہارے بنا...؟؟؟اپنے بچوں کے بنا...؟؟؟یار بس ایک بار... بس ایک بار معاف کر دو..."وہ مسلسل رو رہا تھا, سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے

"اب یوں ذلیل کرو مجھے تم...بھری عدالت میں"روحاء روتے ہوئے دہاڑی تھی

"سب کچھ برباد کر دیا تم نے مروان... سب کچھ" وہ بولی, فرحان نے بمشکل اسے روحاء کے قدموں سے اٹھایا تھا

.....

مبرا کو سعد کی اکیڈمی جوائن کئے دو ہفتے ہو گئے تھے, اور سعد اس کے آنے سے بہت خوش تھا

"اب سب ٹھیک ہو جائے گا..." وہ دل سے مطمئن تھا

کالج جوائن کیے بھی اسے دو ہفتے ہی ہو گئے تھے, بڑے اعتماد سے اس نے ایک نئے سفر کا آغاز کیا تھا, خود پر توجہ دینی شروع کی تھی

اپنی ذات بھی پیار اور توجہ کی پوری حقدار ہوتی ہے نا..؟؟؟ اور ہماری زیادہ تر شادی شدہ بیٹیاں سب سے پہلے اپنی ذات کو ہی پس پشت ڈالتی ہیں, مبرا نے بھی ایسا ہی کیا تھا

اور اب اسے وہی کھوئی ہوئی مبرا حسیب خان ڈھونڈنی تھی, جو بہت خوبصورت تو

نہیں تھی... لیکن بہت ذہین تھی, بہت پر اعتماد تھی, جس نے بی ایس میں گولڈ میڈل لیا تھا, جس نے ڈسٹنکشن کے ساتھ ایم ایس کیا تھا, جس بے فسٹ اٹیمپٹ میں پی پی ایس سی کلئیر تھا, جو ایک گزیٹیڈ آفیسر تھی

وہ. مبر احسیب خان جو بہت خوب سیرت تھی, جس کی شخصیت اس کے چھوٹے قد سے قطع نظر بھی بہت متاثر کن تھی

پہننے اوڑھنے کا سلیقہ تو اسے پہلے بھی تھا, چہرہ مزید سنجیدہ اور سوبر ہو گیا تھا

دھیرے دھیرے وہ سر اٹھانے لگی تھی, اپنا نام بنانے لگی تھی, کالج میں ہر دل عزیز ہونے لگی تھی, اکیڈمی میں مقبول ہونے لگی تھی

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا, کسی پرایویٹ کالج کی طرف سے اسے ایک سیمینار کا انویٹیشن آیا تھا, وہ اسے ایک لیکچر دینے کی ڈیمانڈ کر رہے تھے

وہاں اس نے بینیش کو دیکھا... بینش نے بھی اسے دیکھ لیا تھا, وہ خود ہی س کی طرف آگئی

....What a pleasant surprise"

"مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ مبرا حسیب خان تم ہو گی؟؟؟"وہ مسکراتے ہوئے بولی

"تم یہاں؟؟؟

"یہ کالج میرے ڈیڈ کا ہے..."بینش نے کہا مبرا بس سر ہلا کر رہ گئی تھی

"مبرا...یار ایم سوری,مجھے پتہ چلا تھا کہ تم نے خلع کے لئے کیس کیا ہے,میں نے بس اپنے فائدے کے لئے ولید سے شادی کی تھی...اور میں نے بھی اس سے خلع کے لئے ڈیمانڈ کر دی ہے....بہت جلد میں اس سے الگ ہو جاؤں گی"بینش نے کہا

www.novelsclubb.com

"واقعی...؟؟؟"مبرا نے طنز سے اس کے بڑھے ہوئے وجود کی. طرف دیکھ کر کہا تھا

"...This baby is not of him"

وہ کندھے اچکا کر بولی,مبرا ششدر سی کھڑی رہ گئی

بینش نے اسے مختصر اسے سب بتا دیا تھا

"دیکھو...اگر تم میری وجہ. سے اس سے طلاق لے رہی ہو تو..." مبر انے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی

"نہیں ڈیر...بلکہ تھینکس ٹو یو, تمہاری وجہ. سے مجھے وہ فیصلہ لینے میں آسانی ہو گئی جو شائد مجھے بہت پہلے لے لینا چاہئے تھا" مبر انے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا

.....

اس کی انٹر کے پریکٹیکلز پہ ایکسٹرنل کے طور پر ڈیوٹی لگی تھی, بوائز کالج میں...اور یہ ڈیوٹی سعد نے بہت ریکوئسٹ کر کے لگوائی تھی, وہاں اس کی اکیڈمی کے ڈھیر سارے پرائیویٹ سٹوڈنٹس کا پریکٹیکل تھا جو شائد مبر اکی وجہ سے اچھا ہو جاتا وہ اس دن بڑا اچھا سا تیار ہوئی تھی, حسیب خان اسے گاڑی میں کمپیوٹر سائنس ڈپارٹمنٹ کے آگے اتار کر چلے گئے

وہاں بہت سارے سٹوڈنٹس اسے جانتے تھے

"میڈم پریکٹیکل آپ نے لینا ہے؟؟؟"پراشتیاق چہرے

"جو جتنا شوخا ہوا اس کے اتنے نمبر کاٹوں گی میں..."وہ مسکراتے ہوئے

ڈپارٹمنٹ کے اندر آگئی

مروان لیب میں ہی تھا...ڈیوٹی اس کی بھی ڈسٹرکٹ کالج میں لگی تھی لیکن موجودہ پریشانی کی وجہ سے اس نے کینسل کروادی تھی,وہ ایک دن پہلے جاتے ہوئے سارے کمپیوٹر سسٹمز اوکے کروا کے گیا تھا

"احمر بچوں سے کہو ارینج ہو جائیں..ٹائم ہونے والا ہے,میڈم آگئیں؟؟؟"اس نے لیب اٹینڈینٹ سے پوچھا تھا,بوائز کالج میں اس کے علاوہ اب دو اور لیکچرارز بھی تھے جو اس سے جونیئر تھے,ان میں سے ایک وہیں لیب میں تھا

"میڈم آگئیں ہیں سر..."احمر کی بجائے ایک سٹوڈنٹ نے کہا تھا اور تبھی مبرہ لیب میں داخل ہوئی تھی

مروان نے آج پہلی بار دیکھا تھا اسے

ایک لمحے کو تو وہ اسے اپنا عکس ہی لگی... نارمل سے قد کی وہ دیکھنے میں اچھی خاصی سوبر سی لڑکی تھی, فیروزی رنگ کے نفیس سے سوٹ میں ملبوس, ساتھ نیوی بلو کنٹراسٹ کی شال لیے, آنکھوں پر چشمہ لگائے, پیروں میں نیوی بلو بلاک ہیل والے جوتے پہنے ہوئے تھی, گندمی سی رنگت اور عام سے نین نقش کے ساتھ چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ کئے, لبوں پر ہم رنگ سی لپ اسٹک لگائے وہ کافی متاثر کن شخصیت کی حامل لگ رہی تھی, کندھے پر نیوی بلو لیدر بیگ ڈالے وہ بڑی متانت سے لیب میں داخل ہوئی تھی اور مروان کے قریب آکر اس نے سلام کیا تھا

"مروان مرزا..." وہ خوشدلی سے بولا

"کیسے ہیں آپ سر...؟؟؟" مبرا نے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں میم... سٹارٹ کروائیں؟؟؟"

"جی بالکل..." اس نے اپنی سیٹ سنبھالی تھی

"یہ میرے ساتھی کولیگ ہیں... طاہر فاروق, یہ آپ کو اسسٹ کریں گے"

مروان اسے سب کچھ بتاتا چلا گیا تھا

.....

وہ اتوار کا دن تھا, شعیب اور زوہیب دونوں ہی ویک اینڈ پر آئے ہوئے تھے, گیارہ, بارہ بجے تو سب لوگ سو کر اٹھے

"حنا باہر ناشتہ کریں گے سب..."شعیب نے حنا کو آواز دے کر کہا, مبرا اس کے ساتھ ہی کچن میں کھڑی تھی, وہ سب کچن کے سامنے رکھی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے, خباب کی شادی ڈسکس ہونے لگی تھی

"امی اسے کہیں اوپر اپنا کمرہ سیٹ کروائے...اور ساتھ واش روم اور کچن... پھر شادی کریں گے اس کی"شعیب نے کہا, عابدہ نے حسیب خان کے آگے ان کا ناشتہ لا کر رکھا تھا

"کچن بہت ضروری ہے امی... روحاء کے جھگڑے کچن سے ہی شروع ہوئے

تھے "مبرا ان سب کو پراٹھے لا کر دے رہی تھی

"بھابھی میرا تھوں والا پراٹھا بنانا...."زوہیب نے ہانک لگائی تھی

اسامہ چھ سال کا ہو گیا تھا اور مسلسل زوہیب کو ایک کے بعد ایک کاروائیاں سنا رہا تھا, ارحہ تین سال کی ہو گئی تھی

تبھی بیرونی دروازہ بجا, زوہیب اٹھ کر گیا تھا

دروازے پر شمیم اور چوہدری حمید کھڑے تھے, ان کے بالکل پیچھے اسے ولید کا چہرہ نظر آیا, ساتھ حماد بھی تھا

"ہاں جی...؟؟؟"زوہیب دروازے میں ہی کھڑا رہا

"کون ہے؟؟؟"شعیب نے پوچھا

"سابقہ بہنوئی راجہ تھوکے کو چاٹنے آ گئے ہیں..."زوہیب نے زور سے کہا تھا, مبرا اور حنا کچن کے دروازے میں آ کھڑی ہوئیں, شعیب اور حسیب خان اٹھ کر دروازے تک آئے تھے

"ہاں جی... فرمائیں؟؟؟"شعیب نے کہا

"پتر ہم لوگ بات کرنے آئے ہیں.."شمیم نے کہا

"وقت مل گیا تم لوگوں کو بات کرنے کا؟؟؟ کتے کی طرح سارے شہر میں ٹکے ٹکے کے لوگوں کے آگے پھر کر اب بات نہیں بنی تو یہاں آ گئے... بات کرنے... ہیں نا...؟؟"شعیب نے کہا

"شعیب پتر... یہ معافی مانگے گا تم سب سے...."وہ ولید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

"اچھا...اور وہ کس لئے؟؟؟"

"اندر تو آنے دے, یہ ہاتھ جوڑ کر..."شمیم آگے کو آئی تو شعیب نے ہاتھ کھڑا کر دیا

"خبردار... جو کسی نے ایک پیر بھی اندر رکھا تو, مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا, سیدھا تھانے فون کروں گا میں"وہ دہاڑا

www.novelsclubb.com

"ہم بہت شرمندہ ہیں خان صاحب..." چوہدری حمید کے کہتے ہی شعیب بھڑک گیا

"بھاڑ میں گئی تم لوگوں کی شرمندگی...جب اس حرامزادے نے پریگننینسی کے آخری دنوں میں اپنی بیوی کو جانوروں کی طرح مارا تھا تب کہاں تھے تم دونوں؟؟؟ خدا کا خوف نہیں ہے تمہیں کہ تمہاری بھی تین بیٹیاں ہیں...شدید سردی اور دھند میں وہ آدھی رات کو درد سے دہری ہوتی ہوئی یہاں آئی تھی..تب کہاں تھے تم دونوں؟؟؟ صرف اس بے غیرت اور کتے کی وجہ سے اس نے اپنا بچہ کھو دیا" شعیب چنگھاڑ کر بولا تھا

"پتر گل توسن..."

"دوبارہ پتر نا کہنا مجھے, پتر تو یہ ہے تمہارا جو انسان کہلانے کے لائق نہیں ہے, مڑ کر پوچھا تک نہیں تم خبیثوں نے کہ مبر ازندہ ہے یا مر گئی..." وہ بولا

"خان صاحب....ہم لوگ بڑے شرمندہ ہیں...ہم آپ سے معافی مانگنے آئے

www.novelsclubb.com

ہیں...."چوہدری حمید نے حسیب خان کی طرف دیکھا

"کوئی معافی نہیں چوہدری....اب تم لوگوں کے سر پر جیل کا ڈنڈہ لہرایا ہے تو معافی یاد آگئی ہے...کوئی معافی نہیں....سیدھا جیل جائے گا اب یہ...ٹٹ پونجیا ہو کر"حسیب خان نے کہا

"بھائی صاحب ہمیں اندر تو..."شمیم نے پھر کہنا چاہا

"نا کوئی معافی ہے ہمارے پاس....اور نا ہی کوئی بات کرنی ہے,دفع ہو جاؤ یہاں سے"شعیب نے دروازہ بند کرنا چاہا تو ولید آگے کو آیا تھا

"میں نے نہیں نکالا تھا اسے گھر سے,خود آئی تھی یہ وہاں سے...."وہ انتہائی کروفر سے بولا تھا

"حرامزادے,کتے...تیری مار کھا کر بھی یہ وہاں پڑی رہتی تاکہ تو اسے جان سے مار دیتا..."خباب نے ولید کا گریبان پکڑا تھا

"پتر غصہ نا کر...بات تو کرنے دے"حماد اور چوہدری حمید نے خباب کو مشکل

سے روکا

"مبرا کو بلاؤ... میں اس سے معافی مانگ لیتا ہوں" وہ بولا

"معافی مانگنے آیا ہے ناتو..." عابدہ ایک دم آگے کو آئیں اور خباب اور زوہیب کو پیچھے کو کیا

"معافی چاہئے نا تجھے...؟؟؟ چل پھر بیٹھ یہاں, بیٹھ اس دروازے پر, مانگنا شروع کر معافی, دروازہ کھلے یا نا کھلے تو معافی مانگ... ناک رگڑ, ایڑھیاں رگڑ, دہائیاں دے, معافیاں مانگ, بیٹھ جا یہاں..." عابدہ نے اس کا کندھا کھینچ کر اسے دروازے کی چوکھٹ پر بٹھایا تھا

www.novelsclubb.com

"بیٹھ یہاں گھٹنوں کے بل اور مانگ معافی, رونا شروع کر, شرمندہ ہے نا تو...؟؟؟ تو پھر بیٹھا رہ یہاں" انہوں نے اسے پیچھے کو دھکا دیتے ہوئے دروازہ بند کیا تھا

"میں بھی دیکھوں کہ کتنا شرمندہ ہے تو؟؟؟" وہ زور سے دہاڑی تھیں

سارا گھر خاموش کھڑا تھا

اور دو منٹ بعد انہوں نے دروازہ کھولا تو ان میں سے کوئی بھی نہیں تھا

.....

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب وہ گھر آیا, ٹی وی لاؤنج کے دروازے تک پہنچا تو ٹھٹھک گیا, اندر سبھی بڑے خوش تھے, زویا اور فرحان کی فیملی بڑے مطمئن انداز سے رات کا کھانا کھا رہے تھے, بچوں کے ساتھ ہنس کھیل رہے تھے, فرحان نے چھوٹی بیٹی کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا

وہ خاموشی سے اوپر آ گیا, وہاں بھی کچھ ایسا ہی نظارہ تھا, نعمان اور نمرہ اپنے بچوں کے ساتھ خوش باش تھے, ہنسی اور کھلکھلاہٹوں کی آوازیں آ رہی تھیں, مروان کا دل مسوس گیا

وہ الٹے قدموں واپس نیچے اتر آیا, اور سیدھا اپنے گھر آ گیا

روحاء کو گئے پانچ مہینے ہو گئے تھے, سارا گھر تلپھٹ ہوا پڑا تھا, میلے کپڑوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا, وہ اب چار, چار دن ایک ہی سوٹ میں گزار دیتا تھا, کچن سنسان پڑا تھا,

چیزوں پر انچ انچ مٹی کی تہہ چڑھ گئی تھی

کسی کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا, سب اپنی اپنی خوشیوں میں مگن تھے, سب اس کا گھر اجاڑ کر خود اپنی زندگی میں خوش تھے

وہ کمرے میں آیا اور جوتوں سمیت بستر پر گر گیا, ہر طرف اسے روحاء کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی, مرحہ کی کلکاریاں سنائی دے رہی تھیں

"روحاء... میری جان" اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر بستر میں جذب ہو گئے, کافی دیر وہ یونہی بے آواز روتا رہا, پھر اسے نیند نے آلیا

صبح وہ رابعہ کی طرف گیا تھا

"گھر کی صفائی تو کر دو... اور کپڑے تلے دھو دو, ڈھیر لگا پڑا ہے" وہ بولا

"مروان میں کیسے کروں اتنا کام.... میری تو اپنی طبیعت ٹھیک نہیں ہے, تم کسی کام والی سے کروالو نا...؟؟" اس نے صاف ہری جھنڈی دکھا دی

واپسی پر وہ کاشف مرزا کی طرف گیا, زویا اور نمرہ دونوں کی منتیں کر لیں لیکن بے

www.novelsclubb.com

سود...ٹال مٹول کرتے کرتے انہوں نے دو ہفتے گزار دیے, شروع شروع میں تو انہوں نے ایک دو دفعہ اس کا گھر صاف کر دیا, کپڑے بھی دھو دیئے لیکن آخر کب تک....؟؟؟

"امی میرے کپڑے تو دھلوا دیں..." وہ فرحت کی طرف چلا آیا

"مروان میں کیسے کہوں؟؟؟ چل میں دھو آتی ہوں" فرحت نے کہا اور اس کے کپڑے دھو کر دیئے, ان سے کپڑے دھلواتے ہوئے اسے بہت شرم آئی تھی

"امی کوئی کام والی ڈھونڈ دیں... میرا تو گھر کھنڈر بنتا جا رہا ہے" وہ اس رات پھر رویا تھا

www.novelsclubb.com

روحاء اس کی کوئی بھی کال اٹینڈ نہیں کر رہی تھی, اس کا وکیل بہت ایکسٹینشن لے چکا تھا, اب بس فیصلہ ہی ہونا تھا

دھیرے دھیرے اس پر حقیقت آشکارا ہونے لگی, زویا اور نمرہ کو اسے کھانا دینا بھی دوبھر لگنے لگا, اس کے کام کرنا انہیں مصیبت لگنے لگا, اس کے کام کو ٹال مٹول ہی

کر جاتیں اور رابعہ... اس کے پاس تو صفا چٹ جواب ہوتا تھا

اس دن بھی وہ بنا ناشتہ کیے ہی کالج چلا گیا, دوپہر میں بھی بس کچھ کھانے کو دل نا کیا... رات کو وہ واپس گھر آیا تو ایک بار پھر دروازے میں ہی رک گیا, اندر شائد کسی بچے کی برتھ ڈے ہو رہی تھی, پورے لاؤنج میں ہنسی, مسکراہٹیں, قہقہے... رابعہ بھی آئی ہوئی تھی

اسے کسی نے بتایا ہی نہیں تھا, وہ چپ چاپ اندر آ گیا

"ارے مروان... آؤ یار, آج دیا کا برتھ ڈے ہے... دیا چاچو سے گفٹ لے لو اپنا" فرحان نے ہنستے ہوئے کہا تھا

اور مروان کی بس ہو گئی

"آپ کسی کو بھی میرے معاملے سے کوئی سروکار ہے فرحان بھائی...؟؟؟" وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا تھا

"کیا مطلب؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مطلب میری طلاق ہونے والی ہے.... میری بیوی اور بچی مجھ سے جدا ہونے والی ہیں, اور آپ لوگ برتھ ڈے پارٹیز منا رہے ہیں" وہ چیخ پڑا

"مروان اب ہم لوگ کہاں تک ماتم منائیں تمہارے ساتھ, اپنے بچوں کی خوشیاں تو نہیں کھا سکتے نا" زویا نے کہا

"اور جو میری خوشیاں کھا گئیں ہیں آپ وہ...؟؟؟" مروان چیخ پڑا

"میں نے تمہاری بیوی سے نہیں کہا کہ تم سے طلاق لے... سمجھے" وہ تڑخی

"فرحان بھائی چلیں اٹھیں, ہمیں روحاء کی طرف جانا ہے, آپ اور زویا بھابھی دونوں میرے ساتھ چلیں" وہ بولا

"مروان میری بات سن ذرا..."

"نہیں سننی مجھے کوئی بات, میری ساتھ چلیں اور چل کر ان سے بات کریں" وہ بولا

"میں نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا ہے, ہمیشہ آپ کی فیملیز کا بوجھ اٹھایا ہے, اب مجھے

ضرورت ہے آپ کی, چلیں میرے ساتھ..."وہ آگے کو آیا

"میں تو کہیں نہیں جاؤں گی"زویا نے ہاتھ کھڑے کر دیے

"کیوں؟؟؟مروان اتنے پیسے دے دو, مروان کپڑے لینے ہیں, مروان شاپنگ کرنی ہے, مروان سودا لا دو, اب مروان کو ضرورت ہے تو آپ کیوں نہیں جائیں گی؟؟؟"وہ چیخ پڑا

"مروان...آواز دھیمی رکھو..."فرحان کو غصہ آیا تھا

"کیوں...؟؟؟مروان نوکر تھا کیا آپ کا؟؟؟"وہ دہاڑا

"آپ سب لوگوں نے مل کر میرا گھر اجاڑا ہے, اور اب آپ لوگ بہت خوش ہیں, آپ میں سے کسی کو میری کوئی فکر نہیں ہے, مجھے بینک سمجھ رکھا تھا آپ سب نے, صرف پیسے سے سروکار تھا آپ سب کو..."وہ چیخ پڑا تھا

"مروان ایسا نہیں ہے بیٹے..."فرحت نے کہا

"امی ایسا ہی ہے...ان میں سے کس نے آگے بڑھ کر کہا کہ ہم تمہارے ساتھ چلتے

ہیں, امی آپ نے بھی نہیں کہا, آپ نے شروع سے ان تینوں کو اپنے سینے سے لگایا ہے, اور میں کہیں بھی نہیں تھا.... صرف ابو میرے ساتھ ہیں اور کوئی نہیں, کوئی میرے ساتھ نہیں کھڑا, اس رابعہ کی خاطر کیا کچھ نہیں کیا میں نے...؟؟؟ اس کی خاطر اپنا آپ اجاڑ دیا لیکن یہ صرف ایک بار وہاں گئی... صرف میرے کہنے پر, کتنی بار فرحان بھائی وہاں گئے...؟؟؟ کتنی بار نعمان بھائی نے سعد سے بات کی ؟؟؟ کتنی بار آپ ان کے گھر گئیں؟؟؟" وہ دہاڑ کر بولا تھا

"مروان بہت ہو گیا" نعمان کو غصہ آیا تھا

"وہی تو نعمان بھائی... بہت ہو گیا, مجھے سب پتہ چل گیا کہ کون میرے ساتھ کتنا مخلص ہے...؟؟؟ مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ لوگ وہاں جا رہیں ہیں یا نہیں ؟؟؟" اس نے پوچھا

"میں تو نہیں جاؤں گی... مجھ سے تو نہیں برداشت ہوتیں اس کی باتیں..." نمرہ صاف کہہ کر اوپر چلی گئی

"زویا بھابھی؟؟؟" وہ اس کی طرف مڑا

"مروان... میں نے تمہیں نہیں کہا تھا اسے تھپڑ مارو, یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے, میں کیوں اس سے معافی مانگوں؟؟؟" زویا نے کہا

"آپ فرحان بھائی...؟؟" وہ بولا

"سنو مروان.... ہم اس معاملے پر بیٹھ کر سوچتے...."

"آپ جا رہے ہیں یا نہیں؟؟؟"

"فرحان کہیں نہیں جائیں گے, انکل اور آنٹی گئے تھے نا ان کے گھر.... کتنی ہی بار.... کوئی فائدہ نہیں ہوا, اس لڑکی کا دماغ ہی خراب ہے, وہ نہیں صلح کرنے والی" زویا نے کہا

"وہ لڑکی میری بیوی ہے جسے آپ کی سازشوں سے کھو دیا میں نے" مروان زور سے بولا

"ہم نے کچھ نہیں کیا مروان.... یہ سارا تیرا اپنا قصور ہے, کیوں مارا اسے؟؟؟"

فرحان الٹا اس پر برس پڑا

"ٹھیک ہے فرحان بھائی... روحاء واپس آئے یا نا آئے, لیکن آپ کی سچائی میرے سامنے آگئی, مروان بس ایک نوکر تھا آپ کے لئے... اور بس, ساری عمر معاف نہیں کروں گا میں آپ سب کو" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا

.....

وہ اس دن اکیڈمی میں کلاس لیکر نکلی تو اسے ولید نظر آیا, ایک لمحے کو تو اس کا دل سہم گیا تھا, اس سے پہلے کہ وہ واپس کلاس میں جاتی, ولید نے اسے دیکھ لیا

"رکو... مجھے تم سے بات کرنی ہے" ولید اس کی طرف آیا تھا, مبرہ کا کلیجہ اس کے حلق میں آگیا

"کہہ رہا ہوں نا کہ غلطی ہو گئی مجھ سے..." ولید نے اس کا بازو پکڑنا چاہا لیکن وہ پیچھے کو ہو گئی

"حسن, سعد مغل کو بلاؤ, جلدی" اس نے ایک سٹوڈنٹ سے کہا تھا

"کیا ہوا میم...؟؟؟" وہ سٹوڈنٹ اس کا زردی مائل چہرہ اور کانپتی ہوئی انگلیاں دیکھ کر ٹھٹھک گیا

"سعد مغل کو بلاؤ جلدی...." وہ اپنی آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو نہیں پا سکی تھی

"اچھا... تو اب سعد مغل بچائے گا تمہیں... چلو بلاؤ اسے, میں بھی دیکھو کہ وہ کیسے تمہیں بچائے گا" ولید نے دوبارہ اس کا بازو دبوچ لیا تھا

"چھوڑو مجھے..." مبر انے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے

"چھوڑ دے میڈم کا بازو..." اس کے پاس کھڑے سٹوڈنٹ نے زور سے ولید کو دھکا دیا تھا اور آن کی آن میں اس نے کلاس روم سے چھ, سات اور لڑکوں کو بلا لیا

"اس نے میڈم کا بازو دبوچا ہے..." وہ زور سے بولا اور وہ سب بری طرح ولید پر پل پڑے

تبھی سعد بھاگتا ہوا وہاں آیا تھا

"حسن... چھوڑو یار, بس کرو" اس نے بمشکل ولید کو ان کے چنگل سے نکالا,

انہوں نے ولید کو اچھا ہی سجا دیا تھا, مبرا ایک طرف کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی,

دوپٹہ سر سے اتر کر کندھے پر جھول گیا تھا, آنسو گالوں پر بہے آرہے تھے

"کیوں آئے ہو یہاں؟؟؟" سعد نے پوچھا

"میں اپنی بیوی سے ملنے آیا تھا..." وہ منہ سے خون تھوکتے ہوئے بولا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو ولید... سارا شہر جانتا ہے کہ مبرا حسیب خان نے تم پر خلع کا دعویٰ کیا ہوا ہے اور اگر آئندہ غلطی سے بھی تم مجھے یہاں نظر آئے تو میں سیدھا پولیس سٹیشن کال کر دوں گا..." سعد نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا تھا

ولید مبرا کو قہر بار نظروں سے دیکھتے ہوئے واپس چلا گیا

"مبرا آپ ٹھیک ہیں؟؟" وہ اس کی طرف مڑا, اس نے بس اثبات میں سر ہلا دیا تھا

"آئیں... ایم سوری مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہاں آجائے گا" سعد اسے آفس میں

لے آیا, مبرا نے اپنی شال درست کی تھی, سعد نے اسے پانی کا گلاس بھر کر دیا

"آپ اتنی کمزور تو نہیں ہوا کرتی تھیں مبرا..." وہ دھیرے سے بولا

"اب ہو گئی ہوں... یہ شخص میرے لئے کسی nightmare کی طرح ہو گیا ہے, بہت خوف آتا ہے مجھے اس سے.... اتنا کہ میری نفرت اس خوف پر حاوی نہیں ہو پاتی" وہ بولی

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی اس سے نفرت ابھی کم ہے... ایسے تو وہ ساری عمر آپ کے حواسوں پر سوار رہے گا مبرا...؟؟؟" اس نے کہا

"اس نے مجھے زندہ دفن کیا ہے سعد.. ہر روز وہ مجھے جیسے قبر میں اتار دیتا تھا, وہ عزرائیل کا دوسرا روپ ہے میرے لئے... مجھے کیوں نا اس سے خوف آئے" وہ رو پڑی تھی

"برائی کسی سے ڈرنے میں نہیں ہے مبرا... اس ڈر کو خود پر حاوی کر لینے میں ہے, جب اس نے آپ کا بازو دبوچا تو پلٹ کر اس کے منہ پر تھپڑ کیوں نہیں مارا...؟؟؟

آپ اکیلی نہیں ہیں مبرا... ہم سب آپ کے ساتھ ہیں, یہ پوری اکیڈمی آپ کے ساتھ ہے..."وہ کہتا چلا گیا تھا

.....

ولید کو اندازہ ہو گیا تھا کہ مبرا کے گھر والے اس کی بات نہیں سنیں گے, نا ہی اس کی معافی کا کوئی سین تھا, اور اپنا کفر وہ توڑ نہیں رہا تھا, گردن میں پڑا سریا ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا

شمیم کے کہنے سننے پر بھی وہ دوبارہ ان کے گھر نہیں گیا تھا, ایک بار بھی اس کے منہ سے نہیں نکلا تھا کہ میں نے غلط کیا... اور کس بہن کے بھائی بھلا برداشت کرتے ہیں کہ کوئی ان کی بہن کے کردار پر انگلی اٹھائے...؟؟؟

کچھ ہی دنوں بعد وہ اس کے کالج پہنچ گیا, چوکیدار نے وزیٹنگ روم میں بٹھا دیا, مبرا نے اس سے ملنے سے صاف منع کر دیا تھا, اگلے دن وہ پرنسپل آفس پہنچ گیا, پرنسپل کو ابھی معاملے کی سنگینی کا اتنا اندازہ نہیں تھا سو اسے بلوا لیا

وہ ولید کو وہاں بیٹھے دیکھ کر دم بخود رہ گئی

"مبرا آپ کے ہسبینڈ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں..." وہ بولی

"میم پلیز... مجھے ان سے کوئی بات نہیں کرنی" وہ بولی

"بات سنو مبرا, میں تم سے بہت شرمندہ ہوں, میں معافی مانگتا ہوں تم سے, آئیندہ ایسا نہیں ہو, گھر واپس آجاؤ" وہ تحمل سے بولا

"کیوں....؟؟؟ دوسری بیوی کہاں گئی تمہاری؟؟؟" وہ بولی

"مبرا سنو..." وہ دو قدم آگے کو آیا تھا

"میم یہ وہ شخص ہے جس نے مجھے میری پریگنینسی کے آخری دنوں میں جانوروں کی طرح مارا, میں نے اس کی وجہ سے اپنا بچہ کھو دیا, میرے ہوتے ہوئے اس نے دوسری شادی کرلی... سارے شہر میں اس نے مجھے ذلیل کر دیا کہ میں بد کردار ہوں..." وہ چیخ پڑی تھی, پرنسپل ششدر رہ گئی

"میں نے کچھ نہیں کہا مبرا..."

"ولید میرا نام مت لینا دوبارہ.... یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو میں پولیس بلوالوں گی""" وہ چیخ پڑی تھی

ولید بس اسے ایک نظر دیکھتا ہوا باہر نکل گیا

مبرا نے روتے ہوئے پرنسپل کو ساری روداد سنائی تھی

اور اس کے بعد پرنسپل نے سختی سے ولید احمد کا کالج داخلہ ممنوع کر دیا تھا

چند دنوں بعد جب ولید کا مبرا تک جانے کا ہر راستہ مسدود ہو گیا تو اس نے ایک نئ راہ نکالی, پورے شہر میں اسے ذلیل کرنا شروع کر دیا, کالج کے کلرکوں تک اس کی بدکرداری کے قصے پہنچائے, مرچ مصالحہ لگا کر شہر میں اس کے افیئرز کی داستانیں پھیلانا شروع کر دیں, حسیب خان کے ہر جاننے والے کو کہا کہ ان کی بیٹی اپنے چکر کی وجہ سے گھر چھوڑ کر آئی ہے, خباب, زوہیب اور شعیب کے سبھی دوستوں کو کال کر کر کے خود کو مظلوم ثابت کیا, ہر ہر جگہ اس نے مبرا کے کردار کی دھجیاں اڑائی تھیں

اور مقصد صرف یہ تھا کہ وہ لوگ ڈومیسٹک وائلینس والا کیس واپس لے لیں,

کیونکہ جیل اسے صاف نظر آ رہی تھی, مبرا کا خلع بھی بس ہونے ہی والا تھا, ان کے گھر وہ کسی کو لے جا نہیں سکتا تھا, اس کے خلاف دو بار تھانے میں شکایت پہنچ چکی تھی, ہر طرف سے وہ مجبور ہو گیا تھا

اور اب گھٹیا پن پر اتر آیا تھا

وہ بھی ایسا ہی ایک دن تھا جب خباب کے کسی دوست کی اسے کال آئی, ولید اس تک پہنچا تھا اور مبرا کی اچھی ہی کردار کشی کر کے اسے کہا تھا کہ اپنے دوست سے کہو کہ اپنی بہن کو واپس بسائیں, اگلے ہی دن شعیب کو لاہور فون جانے لگے

وہ گھر آیا تو غصے سے اس کا برا حال تھا, مبرا کی ساری کولیگز تک بھی داستان پہنچ چکی تھی

"بہت ہی گھٹیا قسم کے لوگ ہیں بھئی, اب نظر آ رہا ہے اسے کہ جیل کی سزا ہو گی, جرمانہ الگ ہو گا, ابھی تو گاڑی واپس کرے گا سالا..." خباب نے کہا

"سارے شہر میں بات پھیل گئی ہے" حسیب خان انتہائی پریشان تھے

"ابو ایف آئی آر تو کٹ جائے گی لیکن یہاں پولیس کچہریوں کے کام بہت سلو ہوتے ہیں, اگلے ہی دن ضمانت کروالے گا, مکر جائے گا کہ کچھ کہا ہی نہیں..."

شعیب نے کہا

"تاریخ کب ہے ہماری؟؟"

"دو ہفتے بعد...."

"ابو... جو کمینے ہوں نا... ان کے ساتھ کمینہ ہی بننا پڑتا ہے, خباب وہ جو تیرا ایک دوست تھا جس کا باپ بڑا نامی گرامی بدمعاش ہوا کرتا تھا... کیا نام تھا اس کا؟؟؟"

شعیب نے پوچھا

"وہ اپنے گاؤں کا پنچائتی ہے اب..." خباب ہنسا

"اس سے ملتے ہیں..." وہ بولا

"بھائی پیسہ لگے گا اس میں..."

"لیکن عقل بھی تو ٹھکانے آئے گی نا..." شعیب نے کہا

"شعیب...بیٹے نا کر..." حسیب خان نے کہا

"ابو پولیس کے ہاتھ نہیں آنا انہوں نے, وہ جو اس کے ساتھ سونڈی نما بھائی ہے نا اس کا, وہ سیاسی دباؤ ڈال کر اس کی ضمانت کروالیتا ہے" وہ بولا

"خباب اسے کال کر, اس کے باپ سے ملتے ہیں کل, میں تو کہتا ہوں اس کی تینوں بہنوں کو اٹھوالیں اور پھر اس خبیث کا منہ کالا کروائیں..." شعیب نے کہا

"نا شعیب...بیٹیاں سب کی ایک جیسی ہوتی ہیں, بھلا بیٹیوں کا کیا قصور؟؟؟"

حسیب خان نے اسے سختی سے منع کر دیا

شعیب بس انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا

.....

وہ ایک بار پھر روحاء سے ملنے آیا تھا, اور ایک بار پھر کوکب نے اسے دیکھ کر دروازہ بند کر دیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ باہر ہی کھڑا رہا, بار بار فقیروں کی طرح دروازہ بجاتا رہا, کچھ دیر بعد سعد آیا تو وہ باہر ہی کھڑا تھا

"مروان وہ تجھ سے نہیں ملنا چاہتی... کیوں تماشا بنواتا ہے" اسے غصہ آگیا

"سعد تمہیں خدا کا واسطہ... رب کا واسطہ, اسے کہو بس ایک بار میری بات سن لے, بس بات سن لے" وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رو پڑا تھا

"میں کیوں کہوں اسے؟؟؟ وہ عاقل ہے, بالغ ہے, اپنا اچھا برا جانتی ہے... میں کیوں کہوں اسے؟؟؟" وہ کہہ کر اندر چلا گیا, مروان وہیں بائیک سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ساجد مغل کسی کام سے باہر نکلے تو وہ ہنوز وہیں کھڑا تھا

"انکل اسے کہیں میری بات سن لے..." وہی ترلے منتیں

ساجد مغل نے سنی ان سنی کر دی

کچھ دیر بعد وہ واپس آئے تو مروان وہیں کھڑا تھا, وہ چپ چاپ اندر چلے گئے

"چلا گیا؟؟؟"کوکب نے پوچھا

"نہیں باہر کھڑا ہے..."وہ بولے, کوکب نے کھانا لگا دیا تھا, روحاء بالکل خاموش تھی

سعد نے دس بجے کے قریب دروازہ دوبارہ کھولا تو وہ وہیں کھڑا تھا, اسے غصہ بھی آیا اور ترس بھی

"مروان میں اب پولیس سٹیشن کال کر دوں گا..."وہ بولا

"کر دو..."وہ جیسے ہار گیا

"سعد یار ہم اتنی خطائیں کرتے ہیں, رب ہمیں ہر خطا کے بعد ایک موقع دیتا ہے, میں مانتا ہوں میں گناہوں کا پتلا ہوں, بھلے ہی معاف نا کرے, بس ایک بار میری بات تو سن لے"وہ رو رہا تھا

"ابو پولیس کو کال کریں... یہ ایسے نہیں مانے گا"وہ. واپس اندر آیا تھا

"رک جاؤ سعد..."روحاء نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف آگئی

"قسم کھاؤ کہ اس کے بعد یہاں نہیں آؤ گے" وہ دروازے میں کھڑے ہو کر بولی

"میں قیامت تک یہاں آتا رہوں گا روحاء... میری محبت رہتی ہے یہاں....

میری بچی رہتی ہے یہاں" وہ بولا

"کیا کہنا ہے؟؟؟"

"روحاء میں بھٹک گیا تھا... مجھے پتہ چل گیا ہے کہ میرا کوئی نہیں ہے, میری خاطر یہاں کوئی نہیں آئے گا, کسی کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں ہے, نا میرے بھائیوں کو, نا میری بھابھیوں کو, نا میری بہن کو... مجھے ان سب نے کہہ دیا ہے کہ ان میں سے کوئی یہاں نہیں آئے گا... کیونکہ قصور میرا ہے, روحاء خدا کی قسم میری آنکھیں کھل گئی ہیں, خدا کی قسم میں تمہارے بنا کچھ بھی نہیں...." وہ دونوں ہاتھ جوڑے کھڑا تھا, نادم تھا, شرمندہ تھا, رو رہا تھا, غلطی مان رہا تھا

روحاء خاموش سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

"ایک بار واپس آجاؤ روحاء... میں دنیا کی ہر خوشی تمہیں مہیا کروں گا, خدا کی قسم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں رانی بنا کر رکھوں گا تمہیں... میری یہ جاب, یہ اکیڈمی, یہ پیسہ کس کام کا جب میری بیوی اور بچی ہی میرے پاس نہیں ہے" وہ بولا

"تمہارے پاس تمہاری فیملی ہے مروان... تمہاری ماں, بہن, بھائی, بھابھیاں اور بھتیجے, جاؤ ان پر خرچ کرو جا کر, میں اور میری بچی میرے باپ پر بوجھ نہیں ہیں... رتی برابر بھی جگہ نہیں ہے میرے دل میں تمہارے لئے... تمہارے محبت کے سارے دعوے جھوٹے پڑ گئے مروان مرزا... سب ختم ہو گیا" وہ انتہائی مضبوط لہجے میں بولی تھی, آنکھیں بہتی جا رہی تھیں

"ایک موقع اور دے دو بس..." وہ گھٹنوں کے بل اس کے آگے گر گیا, سر جھکا کر رو دیا

"نہیں دے سکتی... جاؤ اور واپس مت آنا" روحاء نے دروازہ بند کر دیا تھا

.....

عفراء کی بڑی بہن اقراء واحدی کے کالج کا اینول فنکشن تھا, اس نے تقریباً سبھی

کالجز کے سٹاف ممبرز کو انوائیٹ کیا تھا, عفراء بھی سعد کے ساتھ ہی گئی تھی, اینول فنکشن کی تقاریر اور اسناد کے بعد ڈنر رکھا گیا تھا

مبرا کا دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن اپنی دونوں ساتھی کولیگز کے اصرار کرنے پر جانے کے لئے تیار ہو گئی, عفراء نے روحاء کو بھی ساتھ چلنے کا کہا تھا لیکن وہ مروان کی وجہ سے نہیں گئی, یقیناً وہ بھی وہاں آیا ہوتا اور کیا پتہ کہ سب کے سامنے ہی اس کے پیروں میں گر جاتا, سعد خود بھی اس کے جانے کے حق میں نہیں تھا, اور روحاء کی ڈلیوری بھی نزدیک تھی سو وہ رک گئی تھی

حفظ ماتقدم کے طور پر خباب خود مبرا کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوا تھا, تیار ہوتے ہوتے اسے کافی دیر ہو گئی سو وہ فنکشن میں بھی کافی لیٹ پہنچی, خباب نے کالج کے آڈیٹوریم کے سامنے گاڑی روکی تھی, مبرا اس سے پہلے ہی نیچے اتر آئی, خباب گاڑی پارک کرنے لگا, وہ آڈیٹوریم کے گلاس ڈور کی طرف آ گئی

سٹیج کے دائیں طرف بنی مہمانوں کی نشستوں پر بیٹھے سعد مغل کی نظر گلاس ڈور کی

طرف گئی تھی,اس کے ساتھ والی کرسی پر عفراء بیٹھی تھی,دو کرسیاں چھوڑ کر مروان بیٹھا تھا,اس کے علاوہ بوائز کالج اور اکیڈمیز کے کافی ٹیچرز بیٹھے تھے

مبر انے زور تو پور لگایا لیکن دروزہ شائد پھنس گیا تھا

بہت عام سے انداز سے سعد اٹھا اور جا کر اس کے لئے دروازہ کھول دیا.... عفراء کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا تھا

تبھی خباب بھی آ گیا,اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے سعد اسے اس کی نشست تک لے آیا

"تھینک یو..."وہ دھیرے سے کہتے ہوئے بیٹھ گئی تھی,خباب بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا

مبر اکا لیکچر بھی تھا...جو اس نے ڈلیور کر دیا

کچھ دیر بعد خباب کو اپنے دوست کی کال آئی تھی,وہ ملنے کا کہہ رہا تھا,اس نے شعیب کو کال کر کے ٹائم سیٹ کر لیا اور مبر اکو مطمئن کر کے وہاں سے چلا گیا

"جب فری ہو جاؤ تو کال کر دینا..." خباب نے کہا تھا

فنکشن کے بعد ڈنر سرو کر دیا گیا, مبرا اپنی کولیگز کے ساتھ کھڑی تھی جب اسے شک ہوا جیسے ولید اندر آیا ہو, اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے شک کو یقین میں بدلتی, ولید اس کے پیچھے سے آیا تھا

"آج بھاگ کر کہاں جاؤ گی مبرا حسیب خان..." وہ طنزیہ سا مسکرایا تھا

"کیا چاہتے ہو تم...؟؟؟"

"واپس آ جاؤ..." وہ بولا

"کیوں... جیل جانے سے ڈر لگ رہا ہے؟؟؟" مبرا نے کہا

"بڑی خوش فہم ہو تم مبرا ولید احمد..." وہ زور سے مسکرایا تھا

"میرے نام کے ساتھ جڑا تمہارا نام کب کا ختم ہو چکا... یہاں سے چلے جاؤ..." وہ مڑنے لگی تھی جب ولید نے اس کا راستہ روک لیا

"مبرا... مجھے جانتی نہیں ہو تم, بہت پچھتاؤ گی مجھ سے پنگا لیکر, بہتری اسی میں ہے

کہ واپس آجاؤ" وہ خونخوار لہجے میں بولا

"تم سے بڑا کمینہ آدمی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا... شکر مناؤ کہ تمہاری ہڈیاں ابھی تک سلامت ہیں... میرے بھائیوں نے توڑ نہیں دیں" وہ زور سے بولی اور اس کے قریب ہو گئی

"تمہارا وقت آگیا ہے ولید احمد... ایک ایک کر کے سب کچھ چھین لوں گی میں تم سے, کیونکہ تمہارے پاس جو ہے وہ سب میرا ہے, سڑک پر آؤ گے تم... اور آخر میں جیل..." وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

"بکواس بند کرو اور چلو میرے ساتھ..." وہ غرایا

"تمہارے ساتھ میری جوتی بھی نا جائے..." مبر انے کہا اور چٹاخ کی آواز کے ساتھ ولید نے اسے تھپڑ مارا تھا, وہ لڑکھڑا کر گری, ماتھا کرسی سے ٹکرایا اور یکلخت ہی خون کی بوندیں ابھر آئیں, دوپٹہ ایک طرف کو ڈھلک گیا, ولید طنزیہ سا مسکرایا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سعد نے قہر بار نظروں سے ولید کو گھورتے ہوئے اس کی طرف بڑھنا چاہا لیکن عفراء نے یکدم اس کا ہاتھ پکڑ لیا, اس نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھا

"وہ آپ کی کچھ نہیں لگتی..." عفراء نے کہا

"وہ ایک عورت ہے..." سعد کو افسوس ہوا تھا

"تو اس عورت کی مدد کوئی اور کر دے گا..." وہ ہنوز اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی مبرا نے چاروں طرف دیکھا, سب انہی کو دیکھ رہے تھے, لمحوں کا کھیل تھا, کسی کو پتہ ہی نا چل سکا کہ کیا ہوا... دفعتاً وہ دوبارہ کھڑی ہوئی, اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا اور ولید کے قریب آئی... اور اپنی پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا

"میں تمہاری کچھ نہیں لگتی...." وہ انتہائی سرد لہجے میں بولی تھی, ولید قہر بار نظروں سے اسے دیکھتا ہوا آگے بڑھا اور اس سے پہلے کہ وہ مبرا کے ساتھ پھر سے دست درازی کرتا, مروان اس کے سامنے آیا تھا

"یہاں سے دفع ہو جاؤ..." مروان کی آنکھوں میں خون اتر آیا

"وہ میری بیوی ہے..." ولید نے کہا

"وہ تجھ سے خلع لے چکی ہیں سو... دوبارہ ان کے ساتھ بدتمیزی کی تو منہ توڑ دوں گا تیرا..." وہ بولا

"گارڈز, اس شخص کو دھکے مار کے یہاں سے نکالو..." اقراء واحدی نے اپنے دونوں گارڈز کو بلایا تھا

"اس جانور کو اندر کس نے آنے دیا...؟؟" اس کا غصے سے برا حال تھا, گارڈز اسے دونوں طرف سے جکڑتے ہوئے باہر لے گئے

"آپ ٹھیک ہیں مبرا...؟؟" مروان اس کی طرف مڑا تھا

"میں ٹھیک ہوں..." وہ دھیرے سے بولی

"مبرا ایم سوری, وہ پتہ نہیں کیسے یہاں آ گیا, میں ڈاکٹر کو بلواتی ہوں آپ کو بینڈیج کی ضرورت ہے..." اقراء نے اس سے معذرت کی تھی

"نہیں اٹس اوکے اقراء... میں بس گھر جا رہی ہوں" مبرا نے خباب کا نمبر ملایا تھا

.....

"اس کے لئے دروازہ کیوں کھولا؟؟؟"گھر آتے ہی عفراءاس پر برس پڑی تھی,

شادی کے بعد سے لیکر اب تک سعد نے پہلی بار اس کا اتنا اونچا لہجہ سنا تھا, حالانکہ وہ بہت دھیمے مزاج کی لڑکی تھی

اس کی اور سعد کی جوڑی مثالی گردانی جاتی تھی, کبھی ان دونوں میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا تھا, سعد اس کی ضرورتوں کا پورا خیال رکھتا تھا اور وہ سعد کی... آج پہلی بار وہ اتنا اونچا بولی تھی

"کیا مطلب؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مطلب یہ کہ وہاں سب تھے سعد... آپ کے علاوہ اور بھی لوگ تھے وہاں, آپ کی اکیڈمی کے بہت سے کولیگز تھے, اس کا بھائی اس کے پیچھے ہی آرہا تھا... پھر آپ کیوں اٹھے؟؟؟"وہ دبا دبا سا غرائی

"عفراء میں تو بس...."

"سعد مغل... آپ کے اٹھ کر اس کے لئے دروازہ کھولنے کا کیا جواز ہے آپ کے پاس؟؟؟"عفراء نے پوچھا

"وہ میری کولیگ ہے... میرے ساتھ کام کرتی ہے, میری بہن کی بیسٹ فرینڈ ہے.... اگر میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو کیا ہو گیا؟؟"اسے بھی غصہ آ گیا

"نہیں سعد... آپ نے اسلیے اس کے لئے دروازہ نہیں کھولا کہ وہ آپ کی کولیگ ہے... یا آپ کی بہن کی دوست ہے... وجہ کچھ اور ہے" وہ بولی

"اور وہ کیا ہے؟؟؟"سعد نے اس کی طرف دیکھا, عفراء بڑا زخمی سا مسکرائی تھی

"یاد ہے ایک بار میں نے آپ سے کہا تھا کہ شوہر افیئر چلائے اور بیوی کو پتہ نا چلے... ایسا ہو ہی نہیں سکتا...."وہ دو قدم آگے کو آئی

"افیئر تو آپ نے بھی چلایا ہے سعد... بھلے ہی مبر احسیب خان سے نا سہی, اس کے نام سے ہی سہی, اس کی باتوں سے ہی سہی, اس کی یادوں سے ہی سہی" وہ کہہ

ہی گئی

"عفراء یہ سراسر بکواس ہے...." سعد کو غصہ آیا تھا

"تم میری وفا پر شک کر رہی ہو, میں نے شادی سے لیکر اب تک اپنی محبت میں کوئی کمی رکھی ہے تو بتاؤ...؟؟؟" اسے دکھ ہوا تھا

"سعد بہت ساری چیزیں صرف محسوس کی جا سکتی ہیں... لفظوں سے بتائی نہیں جا سکتیں, مبر احسیب خان کا نام لیتے ہوئے آپ کے لہجے کی یاسیت میں بیان نہیں کر سکتی, اس کا نام سن کر آپ کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک... میں بیان نہیں کر سکتی سعد مغل..." وہ اس کے قریب ہوئی تھی, آنکھوں میں آنسو سے چمکے تھے

"عفراء... ایسا نہیں ہے, میری زندگی میں عفراء واحدی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے..." سعد نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

"میں جانتی ہوں وہ میری جگی کبھی نہیں لے سکتی سعد لیکن.... مجھے ہمیشہ یہ ہی لگتا ہے کہ میں نے اس کی جگہ لے لی ہے" وہ بولی تو آنسو نکل آئے, سعد نے اس کی

دونوں آنکھوں کو بہت نرمی سے چوما تھا

"عفراء میری جان.... میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے, خدا کے لئے, میرے اور تمہارے اس پر سکون رشتے کو شک کی بھینٹ مت چڑھاؤ" وہ دھیرے سے بولا

"پھر ایک وعدہ کریں مجھ سے..." وہ بولی

"کہو....؟؟؟"

"اکیڈمی وائنڈاپ کر دیں" اس نے سعد کو ساکت کیا تھا

.....

وہ اشرف گادھی نام کا ایک بندہ تھا جو ماضی میں بڑا چھٹا ہوا بد معاش رہ چکا تھا, دنیا کی نظروں میں وہ اب ادھر چکا تھا سو اپنے گاؤں کا سرپنچ تھا, اس کا بیٹا خباب کا کلاس فیلو رہ چکا تھا

خباب اور شعیب دونوں اس سے ملے, ولید کا گھٹیا پن بڑھتا جا رہا تھا, شعیب نے اس کے خلاف ایف آئی آر تو کٹوا دی تھی لیکن وہ اس سے پہلے ولید کا دماغ ٹھکانے

لگانا چاہتا تھا, سو ایک معقول رقم کے بدلے انہوں نے ولید سمیت حماد اور عماد کا بھی بندوبست کروادیا

گادھی نے ان تینوں کو ہی اٹھوالیا تھا, اور اسقدر مارا تھا کہ حد نہیں, ولید کا تو مار مار کر بازو بھی توڑ دیا, زخموں سے چور ان تینوں کو اس نے دو دن بعد چھوڑا تھا اور اپنی سائیڈ بچانے کے لئے اس پر پچاس ہزار کے فراڈ کا پرچہ بھی کٹوادیا تھا, گادھی ان کاموں میں ماہر تھا

دو دن بعد وہ تینوں گھر پہنچے تھے, شمیم کے تو کلیجے پر ہاتھ پڑا تھا, تینوں کے تینوں زخموں سے چور اور خون میں لت پت... ولید کی زیادہ بری حالت تھی

"دوبارہ لڑکی کے پاس نا نظر آئے تو...." گادھی نے اسے وارننگ دے دی تھی

چوہدری حمید ان تینوں کو گاؤں والوں کی مدد سے ہسپتال لیکر گیا, ولید کا بازو دو جگہ سے فریکچر ہوا تھا, حماد اور عماد کا بھی برا حال تھا

ایک ہفتے بعد پولیس پھر سے ان کے گھر آن پہنچی, بینک والوں نے مبر اکی

ایپلیکیشن پر گاڑی ٹریک کرلی تھی اور پوچھ تاچھ پر ولید کا نام سامنے آیا تھا, عدالت نے اس کے وارنٹ جاری کئے تھے اور پولیس اسے گرفتار کرنے آئی تھی

وہ زخموں سے چور اندر پڑا تھا, پولیس اسے یونہی اٹھا کر لے گئی, شمیم اور الماس کا رو رو کر برا حال تھا, اگلے ہفتے ہی ضروری کاروائی مکمل کروا کر بینک نے گاڑی مبرا کو واپس کر دی تھی

جسے ولید نے گاڑی بیچی تھی اس نے الگ سے چوبیس لاکھ کا کیس دائر کر دیا تھا

وہ اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر کے گھر تک آئی تھی

"میری بچی کو اللہ بہت عزت دے گا... بہت نام دے گا انشاءاللہ" حسیب خان نے نم آنکھوں سے کہا تھا

.....

روحاء کی ڈلیوری ہو گئی تھی, خدا نے اسے ایک اور بیٹی سے نوازا تھا, اور وہ ہو بہو مروان کا پرتو تھی, کوکب اور سعد اس کے ساتھ ہی ہسپتال میں تھے

مروان کو نہ جانے کیسے پتہ چل گیا, وہ دیوانوں کی طرح ہسپتال بھاگا آیا

روحاء کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا, اس کی بچی کو کب نے اٹھائی ہوئی تھی جب

مروان اندر داخل ہوا, روحاء نے گردن گھما کر باسے دیکھا تھا

"مروان یہاں سے چلا جا..." سعد کو یکدم ہی غصہ آیا تھا

"سعد پلیز یار... وہ میرا خون ہے, میری بچی, مجھے میری بچی دیکھنے دے" مروان

گڑگڑا کر بولا تھا

"روحاء اسے کہو ایسے نا کرے, مجھے میری

بچی تو دیکھنے دے, پلیز" وہ سعد کا بازو پکڑے فقیر ہی بن گیا تھا, تبھی کاشف مرزا

بھی وہاں آ گئے, انہیں ہسپتال سے ان کے ایک جاننے والے نے فون کیا تھا

"سعد..." روحاء نے مضمحل سی آواز سے اسے پکارا

"آنے دو اسے..." وہ بولی تو آنسو نکل آئے, مروان نے دیوانوں کی طرح بچی کو

اٹھایا تھا, پھر اسے چومتا چلا گیا

"روحاء تمہیں میری بچیوں کا واسطہ... میری بچیاں رل جائیں گی, یار اللہ کی خاطر مجھے معاف کر دو, رب کی خاطر معاف کر دو روحاء..." وہ اس کے بستر کے پاس نیچے فرش پر ہی بیٹھ گیا

"مروان ناکر یار.... اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے..." کاشف مرزا نے اسے کھڑا کیا تھا

"روحاء اللہ بھی معاف کر دیتا ہے, رونے والے کو, گڑگڑانے والے کو, شرمندہ ہونے والے کو, معافی مانگنے والے کو... اللہ بھی معاف کر دیتا ہے, وہ بھی ایک موقع دے دیتا ہے پلیز مجھے ایک موقع دے دو, میرا کوئی نہیں ہے روحاء سوائے میری بچیوں کے... سوائے تمہارے" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا

.....

ولید پر ایک کے بعد ایک کیس دائر ہو چکے تھے, جن میں دو تو خلع کے کیس تھے, اگلی پیشی پر مبرا کا خلع پوری طرح شیور تھا, اور شائد ڈومیسٹک وائلینس والے کیس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں ولید کو سزا بھی ہو جاتی, فی الحال وہ گاڑی والے کیس میں اندر تھا, عماد اور حماد پوری طرح اس کی ضمانتوں کی کوششوں میں تھے

باقی اس پر مبرہ کے سامان اور رقم کا کیس تھا, ایک ایف آئی آر اس پر حراساں کرنے کی کٹی ہوئی تھی

اس بار وہ پورے دو ہفتے جیل میں رہا تھا, بڑی ہی مشکلوں سے حماد نے اس کی ضمانت کروائی

اس پر خون سوار تھا... منہ سے گالیوں کا طوفان نکل رہا تھا

"چھوڑوں گا نہیں تجھے حرامزادی..." وہ آتش فشاں بنا ہوا تھا

.....

آج روحاء کے کیس کی مصالحتی پیشی تھی, اگر اس پیشی پر مصالحت نا ہو پاتی تو اس کا خلع جاری ہو جانا تھا, اس کی دوسری بیٹی ابھی صرف بیس دن کی تھی اور وہ ساجد مغل کے ساتھ کورٹ آئی تھی

مروان اور کاشف مرزا بھی آئے ہوئے تھے, روحاء کو اس پر ٹوٹ کے ترس آیا اسے یاد تھا جب اس نے بی ایس کے دوران مروان کی اکیڈمی جوائن کی تھی, تب وہ بڑا عام سا بندہ لگا تھا اسے, نارمل سے قد کا, دبلا پتلا سا, انتہائی سادہ سے نقوش کا حامل انسان... جس میں اس کی ذہانت کے علاوہ اور کچھ بھی خاص نہیں تھا, تب اسے پہننے اوڑھنے کا بھی اتنا سلیقہ نہیں تھا, دیکھنے میں لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ ایک گزیٹیڈ آفیسر تھا

اور پھر وہ روحاء سے ملا... اس سے مل کر اسے اندازہ ہوا کہ روحاء مغل نامی اس شہزادی کو پانے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گی, وہ اپنے آپ کو بدلتا چلا گیا, اور جو بچ گیا وہ روحاء نے خود بدل دیا, روحاء کے ساتھ نے اسے اعتماد دیا تھا, وہ اس کے لئے خود کپڑے خریدتی تھی, اسے خود تیار کر کے گھر سے بھیجتی تھی, خود کہتی تھی کہ مروان یہ پہنیں.... یہ اچھا لگے گا

اور مروان کو اس پر پورا یقین تھا, روحاء کے ساتھ نے اسے نکھار دیا, اس کا چھوٹے

قد کا احساس کمتری کہیں دفن ہی ہو گیا, اس کی شخصیت دن بدن پر اثر ہوتی چلی گئی تھی, وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کا ایچ او ڈی تھا, اس کی اکیڈمی شہر کی ٹاپ کمپیوٹر سائنس اکیڈمی تھی, اسے پیسے کی کوئی کمی نہیں تھا, پورا شہر اسے جانتا تھا, اس کی عزت کرتا تھا, اور سب سے بڑھ کر اس کے پاس ایک انتہائی حسین بیوی تھی

بھلا اور اسے کیا چاہیئے تھا...؟؟؟

اور اب...؟؟؟؟ روحاء نے اس کی طرف دیکھا

وہ ایک بار پھر سے زیرو پر آ گیا تھا, اسے شائد یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ گھر سے کیا پہن کر آیا ہے, جو کرتا اس نے پہنا ہوا تھا وہ پریس بھی نہیں تھا, سلوٹیں ہی سلوٹیں... چہرہ انتہائی پریشان, جوتے مٹی سے اٹے ہوئے

وہ ایک بار پھر ہار گیا تھا, کندھے جھک گئے تھے, سارا اعتماد اڑنچھو ہو گیا تھا

بیساختہ روحاء کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے

شادی شدہ خواتین مجھ سے ہم خیال ضرور ہوں گی کہ شوہر کا سر ہمیشہ مان اور فخر

سے اٹھا ہوا ہی اچھا لگتا ہے, وہ نا قابل تسخیر بن کر شان سے کھڑا ہو کر ہی اچھا لگتا ہے, ایک ہارا ہوا, شکست خوردہ شوہر جو سر بھی نہیں اٹھا پاتا... اسے دیکھ کر بیوی کے دل پر کیا بیتتی ہے...؟؟ یہ روحاء کے علاوہ اور کون جان سکتا تھا

شوہر کی ہار سے پہلے بیوی خود ہار جاتی ہے... بظاہر چاہے پتھر بنی رہے

"کوئی بات بنی آپ کی مسٹر مروان؟؟" جج نے پوچھا, مروان نے بڑی آس سے روحاء کی طرف دیکھا تھا

"سر میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں اور میں کبھی بھی اسے طلاق نہیں دینا چاہتا, یہ میری بچیوں کی ماں ہے... سر میرا سب کچھ اس کا ہے.... میں اپنی ہر غلطی ماننے کے لئے تیار ہوں... ہر گناہ پر شرمندہ ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئیندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا..." وہ بولا اور روحاء کی طرف مڑا

"جو یہ منوانا چاہے میں تیار ہوں, جو شرائط رکھے میں پوری کروں گا, گھر نام کروا لے, پلاٹ لینا چاہے, چیک لینا چاہے... جو چاہے گی میں کروں گا, بس خلع نا

لے...." وہ انتہائی بے بسی سے بولا تھا

جج نے روحاء کی طرف دیکھا

"آپ کے شوہر آپ کو بسانا چاہتے ہیں محترمہ...." وہ بولا

"سر اس کی ساری باتوں سے قطع نظر... میں ساری زندگی اس تھپڑ کی بے عزتی کو نہیں بھول سکتی جو اس نے مجھے اپنے سارے گھر والوں کے سامنے مارا... اور میں مرتے دم تک اس تھپڑ کی تکلیف بھی نہیں بھول سکتی جو اس نے مجھے اکیلے میں مارا... میرے دل میں اس شخص کے لیے رتی برابر بھی جگہ نہیں ہے اور میری یہ بات یہاں کھڑے کسی شخص کی سمجھ میں نہیں آئے گی... یہ معافی مانگ رہا ہے تو ٹھیک ہے... میں نے اسے معاف کیا... اس کا ہر تھپڑ, ہر زیادتی, ہر اذیت کو معاف کیا, لیکن میرے دل میں اس کے لئے نفرت کے سوا اور کچھ نہیں ہے, میں اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی..." وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی

"اور کچھ..." جج نے دونوں وکیلوں کی طرف دیکھا

"سر پلیز... یہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی بیشک نا رہے, واپس نہیں آنا چاہتی نا آئے... لیکن خلع نا لے, اپنے ابو کے گھر رہتی رہے, وہاں نہیں رہنا تو میں اپنا گھر اس کے نام کر دیتا ہوں, وہاں رہ لے, لیکن طلاق نا لے, میری بیٹیوں کو باپ سے محروم نا کرے, میں بس اپنی بیٹیوں سے مل کر واپس چلا جایا کروں گا... بھلے ہی ساری عمر میری شکل بھی نا دیکھے..." مروان نے کہا

"مجھے... اس شخص سے کوئی ناطہ نہیں رکھنا... اور رہ گئی بات بچیوں کی تو مجھے تاعمر افسوس رہے گا کہ اس جیسا بزدل انسان میری بچیوں کا باپ ہے" روحاء نے کہا

"سر مدعیہ کے سامان جہیز کا دعویٰ بھی ساتھ ہی دائر کیا گیا ہے..." روحاء کے وکیل نے کہا تھا

"سر اسے کوئی کیس کرنے کی ضرورت نہیں ہے, میری وجہ سے یہ عدالتوں میں خوار ہو میں کبھی نہیں چاہوں گا, میں سارا سامان واپس کر دوں گا, میں تاعمر اس کا اور اپنی بچیوں کا خرچہ اٹھانے کو تیار ہوں, اسے اس کے لئے بھی کیس کرنے کی

ضرورت نہیں ہے, میں ساری عمر ان تینوں کی ہر ضرورت پوری کروں گا... بس مجھ پر اتنا سا ترس کھالے کہ طلاق نا لے... خدا کے لئے طلاق نا لے" وہ بھری عدالت میں رو پڑا تھا

جج نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے دونوں کی شہادت لی اور روحاء کا خلع ڈیکری کر دیا

"عدالت کے بعد یہ کیس مصالحتی کونسل کے پاس جائے گا جہاں سے نوے دن بعد روحاء مغل کو مؤثر سرٹیفیکیٹ جاری کر دیا جائے گا, اگر مدعا علیہ چاہے تو ان نوے دنوں میں مصالحت کے لئے کوشش کر سکتا ہے اور اگر کوشش کامیاب ہو جائے تو عدالت اس خلع کو کینسل کر دے گی" جج نے فیصلہ سنا دیا تھا

.....

اس کے چار دن بعد مبرا کا خلع بھی جاری ہو گیا تھا, ولید بھی اس پیشی پر آیا تھا مبرا کے ساتھ اس دن خباب اور زوہیب دونوں گئے تھے, ولید کے پاس کہنے کو

کچھ نہیں تھا, مصالحت کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی, وہ ہر قسم کا حربہ آزما چکا تھا مبر اکا خلع بھی مصالحتی کونسل کے پاس چلا گیا تھا, اس کے سامان اور پیسوں کا کیس بھی بس ایک دو پیشیوں میں ختم ہونے ہی والا تھا

اس رات پہلی بار ان سب گھر والوں نے سکون سا سانس لیا تھا, مبر اعرصے بعد اسقدر مطمئن نظر آئی تھی اور اسے دیکھ کر عابدہ اور حسیب خان بھی دل سے مطمئن تھے

"ابو... میں سوچ رہی تھی کی پی ایچ ڈی کے لئے اپلائی نا کر دوں... جاب کے ساتھ ساتھ ہی؟؟؟"مبر انے اس رات کھانے کے دوران حسیب خان سے پوچھا

"رہنے دے.... نوکری مل گئی ہے نا... اب پی ایچ ڈی کر کے کیا کرے گی... ؟؟؟اپنا کھا پی اور موج اڑا..."عابدہ نے فوراً منع کر دیا, مبر انے حسیب خان کی طرف دیکھا

"کہاں سے؟؟؟"

"لاہور سے..." وہ بولی

"روز کیسے لاہور جائے گی؟؟؟"

"ابو روز کہاں جانا ہوتا ہے.... اور ہو سکتا ہے ٹرانسفر ہی لاہور کروالوں, شعیب بھائی بھی تو لاہور شفٹ ہونے کا سوچ رہے ہیں" مبر انے کہا

"اگر حنا بھابھی اور شعیب بھائی اپنے ساتھ نہیں رکھیں گے تو میں کالج ریذیڈینسی لے لوں گی" وہ کن اکھیوں سے حنا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی

"تمہارا بھائی مجھے رکھے نا رکھے تمہیں ضرور رکھ لے گا..." حنا نے ہنستے ہوئے کہا تھا

www.novelsclubb.com

شعیب کی پروموشن ہو گئی تھی اور اگلے پانچ سال تک اس کا ٹرانسفر بین ہو گیا تھا, سو وہ ذرا سنجیدگی سے لاہور شفٹ ہونے کے بارے میں سوچ رہا تھا, فیملی بھی وہیں لے جاتا, پیچھے سے خباب کی شادی ہو جاتی تو حنا کی کمی پوری ہو جاتی

"چل دیکھ لے بیٹا..." حسیب خان نے اسے اجازت دے دی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کی کوئی بات ٹالی نہیں جاتی آپ سے...." عابدہ کو غصہ آیا

"تمہاری کوئی بات ٹالی ہے کبھی؟؟؟" حسیب خان نے بات کا رخ ہی موڑ دیا,

خباب اور زوہیب نے قہقہہ لگایا تھا

کچھ ہی دنوں میں اس نے پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے لئے اپلائی کر دیا تھا

.....

وہ اس دن کالج میں تھی جب اس کے لیب اٹینڈینٹ نے آکر اسے مروان مرزا کے آنے کی اطلاع دی, وہ کافی حیران ہوئی تھی اور کھٹک بھی گئی تھی

مروان کے آنے کا ایک ہی مقصد ہو سکتا تھا

"ایم سوری مبرا اگر آپ کو میرا ایسے کالج آنا برا لگا ہو تو... دراصل کال پر اتنی تفصیل سے بات ممکن نہیں تھی اور... اکیڈمی آنا مجھے مناسب نہیں لگا" مبرا نے اسے اپنے آفس میں ہی بلوا لیا تھا

"اٹس اوکے سر... کوئی بات نہیں" اس نے چائے منگوائی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے ایک بار پہلے بھی آپ کو کال کی تھی مبرا... شائد آپ کو یاد ہو... تب بھی میں آپ سے ملنے نہیں آسکا تھا..." وہ کہنا شروع ہوا

"جی مجھے یاد ہے..."

"میں نے تب بھی روحاء کے بارے میں بات کرنی تھی اور... میں نے اب بھی روحاء کے بارے میں ہی بات کرنی ہے" وہ سر جھکا کر بولا

"پلیز مبرا... میری اس بار بھی مدد کر دیں.... میں اسے کھونا نہیں چاہتا" وہ بولا

"میں نے ہر ممکن کوشش کر لی ہے, اسے منانے کا ہر جتن کر لیا ہے, اس سے ہاتھ جوڑ کر, اس کے پیروں میں گر کر معافی مانگ لی ہے لیکن.... وہ تو جیسے پتھر ہی ہو گئی ہے...." مروان نے کہا

"اسے کہیں بس مجھے ایک موقع اور دے دے..." وہ بولا, مبرا نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"آپ اس دن تھے ناوہاں... اقراء واحدی کے اینول فنکشن میں...؟؟؟" مبرا

نے پوچھا

"جی بالکل...."

"اس رات کیا کیا تھا ولید نے میرے ساتھ...؟؟؟"اس نے پھر پوچھا

"اس نے تھپڑ مارا تھا آپ کو...سب کے سامنے" مروان کا لہجہ مدھم ہو گیا

"تو آپ مجھے کہہ سکتے ہیں کہ مبرا...ولید احمد کو وہ تھپڑ معاف کر دو؟؟؟"مبرا نے پھر پوچھا تھا, مروان خاموش رہ گیا

"نہیں نا مروان مرزا...صرف آپ ہی نہیں, مجھے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے وہ تھپڑ معاف کر دوں..."وہ ذرا سا رکی

"بالکل ویسے ہی جیسے روحاء کو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ آپ کو وہ تھپڑ معاف کر دے جو آپ نے اسے سب کے سامنے مارا...میں بھی نہیں" وہ بولی, مروان شرمندہ سا سر جھکائے بیٹھا تھا

جب آپ نے شادی سے پہلے مجھے کال کی تھی تو میں آپ کی بے بسی پوری طرح

سمجھ گئی تھی مروان...تب آپ کی محبت نئی نئی تھی اور آپ کو کسی بھی طرح اسے پانا تھا...میں خود تب انہی راہوں کی راہی تھی سو میں آپ کی کال کا مقصد بہت اچھے سے جان گئی تھی, آپ محبت میں مجبور تھے اور مجھے روحاء سے بات کرنے کا کہہ رہے تھے..." وہ ذرا سا رکی

"اور میں آج بھی آپ کی بے بسی سمجھتی ہوں مروان, آج آپ شرمندہ ہیں, اپنی اسی محبت کے

مجرم ہیں, میں آپ کے آنے کا مقصد آج بھی سمجھ گئی ہوں لیکن.....ایم سوری مروان, میں اس بار آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی, میں اسے نہیں کہوں گی کہ آپ کو معاف کر دے..." وہ بولی

"کیونکہ آج میں اس کا درد بھی سمجھتی ہوں, میں نے دو سال یہ درد محسوس کیا ہے, دو سال اسی اذیت میں گزارے ہیں, دو سال یہی تھپڑ کھائے ہیں, دو سال ایسے ہی اس شخص کی زیادتیاں برداشت کی ہیں....اور خود یہ سب برداشت کرنے کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بعد میں اسے کیسے کہہ دوں کہ روحاء مغل تم بھی یہ سب برداشت کرو... نہیں مروان, میں اسے کچھ نہیں کہوں گی, تھپڑ چاہے ایک بار مارا جائے یا بار بار... ایک رات مارا جائے یا ہر رات... تھپڑ, تھپڑ ہی ہوتا ہے.... اور زیادتی چاہے اپنی شرعی بیوی سے ہی کیوں نا کی جائے... زیادتی, زیادتی ہوتی ہے..." وہ کہتی چلی گئی

"جب میں ولید احمد کو معاف نہیں کر رہی... تو اسے کیسے کہوں کہ آپ کو معاف کر دے...؟؟؟ جب میں خود اپنے شوہر کے تھپڑ معاف نہیں کر رہی تو اسے کیوں کہوں کہ آپ سے کھایا تھپڑ معاف کر دے...؟؟؟ نہیں کہہ سکتی... ایم سوری لیکن اس بار میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی" وہ ہاتھ کھڑے کر گئی تھی, مروان نے ایک لمبی سانس بھری

"چلیں ٹھیک ہے مبرا... تھینک یو مجھے اپنا وقت دینے کے لئے" وہ بولا اور اس کی طرف دیکھا

"بہت عرصے سے ایک معذرت آپ سے بھی کرنا چاہ رہا تھا بس... موقع نہیں

مل سکا, میں نے آپ کے رشتے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ مجھے روحاء سے شادی کرنی تھی, ایم سوری اگر آپ کو تب برا لگا یا دکھ ہوا..." وہ کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا

"اٹس اوکے مروان... وہ انکار آپ نہیں کرتے تو میں کر دیتی کیونکہ... شادی تو مجھے بھی آپ سے نہیں کرنی تھی..." وہ بھی کھڑی ہو گئی

"ہم دونوں نے چناؤ کا اختیار اپنے ہاتھ میں لیا مروان... اور شائد ہم دونوں کا مقصد بھی ایک ہی تھا, آپ کو ایک خوبصورت بیوی چاہیئے تھی اور مجھے ایک خوبصورت شوہر... میرا قصور یہ کہ میں نے اس غلط چناؤ کو بھی اپنا مقدر سمجھ کر زبردستی نبھانا چاہا... اور آپ کا قصور یہ کہ آپ نے اپنے درست چناؤ کو بھی اچھے طریقے سے نہیں نبھایا... اور آج ہم دونوں اپنی اپنی غلطیاں بھگت رہے ہیں" وہ اس کے برابر چلتے ہوئے باہر آئی تھی

"مبرا... میں مانتا ہوں اس لمحے مجھ میں اور ولید میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن.... میں شرمندہ ہوں, بہت شرمندہ... اور اسے یہ تو بتا ہی سکتی ہیں نا آپ؟؟" مروان

نے اس کی طرف دیکھا,اس کی بے بسی جان کر مبرا کی آنکھیں بھر آئی تھیں

اس نے بس اثبات میں سر ہلا دیا تھا

.....

وہ آج دوپہر میں چکرا کر گر پڑی تھی,بی پی انتہائی لو ہو گیا تھا,گھر پر صرف کوکب ہی تھیں,انہوں نے جلدی سے ساجد مغل کو بلوایا اور اسے قریبی کلینک لے گئیں

"ڈپریشن اور ذہنی تناؤ..."لیڈی ڈاکٹر نے دوائیں لکھ دیں,گھر آکر بھی وہ خاموش ہی رہی,ڈلیوری کے بعد سے اس کا کھانا پینا بھی کم ہو گیا تھا,بے خوابی کی شکائت بھی ہونے لگی تھی,سارا دن وہ بس دونوں بچیوں کے ساتھ کمرے میں ہی گھسی رہتی تھی

اس دن رات کو کھانے کی میز پر بھی کوکب اسے زبردستی لے کر آئیں,مرحہ اور ماریہ دونوں سو رہی تھیں

"روحاء...بیٹے کیا پریشانی ہے اب؟؟؟"ساجد مغل بے پوچھا,سعد اور عفراء بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہیں تھے, روحاء کے فوراً آنکھیں لبالب بھر گئیں

"روحاء.... خلع تو ہو گیا ہے تمہارا, اب کیا ٹینشن ہے...؟؟؟بس اب باہر کا معاملہ ہے وہ ہم ہینڈل کر لیں گے "سعد نے کہا, روحاء بے آواز رو رہی تھی

"روحاء... بچے ادھر دیکھ..." کوکب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا

"جب فیصلہ لے لیا ہے تو پھر اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہے؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"کوئی ٹینشن نہیں ہے...." وہ بمشکل بولی تھی, کہہ نا سکی کہ اسے ہارا ہوا دیکھ کر خود اس سے پہلے ہار گئی ہوں میں...

"روحاء... بیٹے بات سن, ہم سب یہاں موجود ہیں, پہلی بات... تم مجھ پر یا عفراء پر کوئی بوجھ نہیں ہو, تمہارے ماں, باپ ابھی زندہ ہیں اور جب نہیں ہوں گے تب بھی تمہارا بھائی زندہ ہو گا... تمہارے اور تمہاری بچیوں کے مقدر سے خدا مجھے نہ جانے کتنا اور دے دے گا... یہ میں خود بھی نہیں جانتا, ابو نے تمہارے لئے ایک پلاٹ دیکھ لیا ہے, بہت جلد ہم تمہارا گھر بنوا دیں گے, اس میں رہنا چاہو, یا اسے

کرائے پر دینا چاہو, تمہاری مرضی, ابو کی شاپ بھی تمہارے نام کر دی ہے, اس کا رینٹ بھی تمہارا ہی ہوا کرے گا, میرے لئے یہ گھر ہی کافی ہے, مزید جو بنانا ہوا میں خود بنالوں گا..." سعد کہتا چلا گیا

"مستقبل کی کوئی ٹینشن نہیں لینی روحاء...بیٹا تو اور تیری دونوں بچیاں ہمارے منہ سے نوالے چھین کر نہیں کھائیں گی, جب تک ہم زندہ ہیں, اس گھر میں رہو, اللہ سعد کو ہدائت دیے رکھے لیکن کل کلاں کو اگر یہ کہتا ہے کہ یہ گھر میرا ہے تو بیٹا چپ چاپ اپنے گھر چلی جائیں, دوکان کا کرایہ تجھے آتا رہے گا, زمینوں کا ٹھیکہ تم دونوں کو آدھا آدھا ملتا رہے گا, یہ نہیں سوچنا کہ میں کماتی نہیں ہوں, میری بچیوں کا کیا بنے گا...؟؟؟ تو پڑھی لکھی ہے روحاء.... کل کلاں کو خود محنت کر کے اپنی بچیوں کو پال سکتی ہے اور خدا خیر رکھے... سعد ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا..."

ساجد مغل اسے سمجھاتے ہوئے بولے

"باقی ہم میں سے کوئی تجھے فورس نہیں کر رہا, کوئی تجھے نہیں کہہ رہا کہ اس کی بات

سن,اس سے بات کر,اسے معاف کر دے,کوئی تجھے ٹارچر نہیں کر رہا,کوئی تجھے تیری بچیوں کا طعنہ نہیں دے رہا...روحاء بچے وہ اگر باپ ہے تو ملتا رہے,اس کے علاوہ تیرے اوپر کوئی زور زبردستی نہیں ہے...ہم ہر طرح سے تیرے ساتھ ہے..."انہوں نے کہا

"اس سے الگ ہونے میں بھی ہم تیرے ساتھ ہیں...اور اگر تو اسے ایک موقع دینا چاہے گی تو بھی بچے ہم تیرے ساتھ ہیں,فیصلہ ہر صورت میں تیرا ہو گا,میں, تیرے ابو...یا سعد تجھے نہیں کہیں گے کہ اسے معاف کر دے,وہ شرمندہ ہے, اسے ایک موقع دے دے...یہ سب تیری اپنی مرضی ہو گی اور اس میں بھی ہم تیرے ساتھ ہوں گے"کوکب نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

.....

وہ اوندھے منہ اپنے بستر پر پڑا تھا,آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر بستر میں جذب ہو رہے تھے, صبح سے اس سے کچھ نہیں کھایا تھا,گھر کباڑ خانہ بنا ہوا تھا

"مروان...." دفعتاً اسے کاشف مرزا کی آواز آئی, وہ یکدم سیدھا ہوا تھا, ان کے ساتھ فرحت بھی تھیں

"یہاں کیوں آیا...؟؟ گھر آنے کو کہا تھا نا میں نے" وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئے

"ابو وہ میرا گھر نہیں ہے... وہ آپ کے دو پرفیکٹ بیٹوں کا گھر ہے... فرحان مرزا اینڈ نعمان مرزا... کہ کشف مرزا کے دو پرفیکٹ بیٹے, جو اپنی میریڈ لائف میں بھی پرفیکٹ نکلے اور میں... میں تو شروع سے نکما ہوں ابو... امپرفیکٹ... میں کچھ بھی ٹھیک سے نہیں کر سکا..." وہ آنسوؤں سے رویا تھا

"کل کو میں اپنی بیٹیوں سے کیا کہوں گا جب وہ پوچھیں گی کہ... آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے...؟؟؟ آپ نے ماما کو کیوں چھوڑا...؟؟؟" وہ بولا

"مروان... اپنا گھر خود بچانا پڑتا ہے بیٹے, فرحان اور نعمان تجھ سے بڑے تھے, فیملیز والے تھے, جب انہوں نے اپنا بوجھ تجھ پر ڈالا تو بولا کیوں نہیں؟؟؟ رابعہ بھلے ہی تیری اکلوتی بہن سہی لیکن... اسے اور روحاء کو برابری کیوں نہیں دی

؟؟؟"غلطی تو کی ہے نامروان مرزا... کسی اور کے بیوی بچوں کو اپنے بیوی بچوں پر فوقیت دی ہے تو نے... کیا ملا...؟؟؟"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے

"ابو میں نے بس.... سب غلط کر دیا"وہ بلک پڑا تھا

"کچھ دنوں تک اس کا سامان بھی اٹھوا دوں گا... پھر یہ گھر بھی خالی ہو جائے گا"وہ بولا

"چل اٹھ میرا بیٹا... وہاں چل, یہاں رہ کر تو رو رو کر پاگل ہو جائے گا"فرحت اسے دیکھ دیکھ کر روئے جا رہی تھیں

www.novelsclubb.com

"امی وہ بری نہیں تھی... میں برا بن گیا"وہ ان کی گود میں سر رکھ کر رو دیا تھا

.....

وہ بھی عام سا ہی ایک دن تھا, مبرا اکیڈمی سے گھر واپس جانے والی تھی, ویسے تو وہ خود گاڑی چلا لیتی تھی لیکن موجودہ صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے خباب ہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چھوڑ کر جاتا تھا اور وہی لینے آتا تھا

وہ اس دن آخری کلاس لیکر نکلی تھی, خباب کو اس نے کال کر دی, پانچ منٹ بعد اکیڈمی کے چوکیدار نے کسی لڑکے کو کہا کہ میڈم مبرا کو کہے کہ اسے لینے آ گئے ہیں

مبرا اپنی چادر ٹھیک کرتی ہوئی باہر نکلی اور گاڑی کی طرف آ گئی

خباب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا, چہرے پر ماسک لگایا ہوا تھا

"ہیرو تمہیں کیا ہوا آج...؟؟؟" اس نے بیٹھتے ہوئے دروازہ لاک کیا اور مسکراتے ہوئے خباب کی طرف مڑی

پھر ٹھٹھک گئی

www.novelsclubb.com

"چلو تم ہیرو تو مانتی ہو مجھے ابھی تک..."

وہ ولید تھا

مبرا جیسی گاڑی, خباب جیسا حلیہ اور چہرے پر ماسک

"تم...." اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ نیچے اترتی ولید نے گاڑی زن سے آگے بڑھا لی

تھی اور پچھلی سیٹ پر بیٹھے حماد نے اس کے منہ پر رومال رکھ دیا

گاڑی رفتار پکڑتی چلی گئی اور حماد نے اسے کھینچ کر پچھلی سیٹ پر منتقل کر دیا تھا

.....

خباب نے اکیڈمی کے گیٹ کے بالکل سامنے گاڑی روکی تھی, وہ مبرا کی وائیٹ کلٹس ہی لیکر آیا تھا

"چاچاجی... مبرا میڈم کو بلادیں" اس نے چوکیدار کو ہانک لگائی, چوکیدار یکلخت ہی پریشان سا ہو گیا, پھر بھاگ کر اس کے پاس آیا

"تسی لے تے گئے سی..." وہ بولا

"میں تو اب آیا ہوں..." خباب ٹھٹھکا

"بابو.. ابھی دو منٹ پہلے گئی ہیں وہ, بالکل اے ہی گڈی سی... تسی آپ آئے سی...

"چوکیدار سمجھ نہیں پا رہا تھا

چاچاجی میں تو اب آیا ہوں... کس کے ساتھ چلی گئی وہ...؟؟؟" خباب گاڑی سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اترا اور بھاگتا ہوا اندر آیا, ساتھ ہی اس نے سعد کو کال ملائی تھی

"سعد مبرا کہاں ہے؟؟؟" سعد کلاس روم میں تھا

"چوکیدار کہہ رہا ہے وہ چلی گئی...اس نے تو میرے ساتھ جانا تھا" وہ انتہائی پریشان تھا

"چاچا جی کون آیا تھا...؟؟؟"

"سر جی چٹی گڈی سی, بالکل میڈم کی گڈی جیسی, ان. جیسے ہی کپڑے تھے, اور ان جیسا ہی قد... میڈم گاڑی میں بیٹھیں اور چلی گئیں..." چوکیدار نے کہا

"وہ یقیناً ولید ہو گا...ولید کا قد میرے جتنا ہے, وہ لے گیا ہے اسے...." خباب نے سر جھٹکتے ہوئے حسیب خان کو کال کی تھی

"ابو...اس حرامزادے نے مبرا کو اغواء کر لیا ہے"

.....

ولید اسے ایک گمنام سے ڈیرے پر لے کر آیا تھا, کھیتوں اور فصلوں کے بیچ وہ دو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمروں کا بوسیدہ سا ڈیرہ تھا, آس پاس آبادی نا ہونے کے برابر تھی, شام کے چھ بج رہے تھے

ولید گاڑی کھڑی کر کے نیچے اترا اور گھوم کر پچھلی سیٹ کی طرف آیا, عماد بھی نیچے اتر آیا تھا, ولید نے مبرا کا بے ہوش وجود اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اندر لے آیا, اس گھر میں بجلی بھی نہیں تھی

"عماد وہ دیا جلا دے یار..." ولید نے اسے ایک طرف پڑی اس ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر لٹا دیا

تبھی اسے حماد کی کال آئی

"بھائی کہاں ہیں آپ...؟؟؟"

"ڈیرے پر..."

"مل گئیں...؟؟؟"

"ہاں..."

www.novelsclubb.com

"بھائی جو کرنا ہے جلدی کریں, خباب گھر واپس پہنچ گیا ہے, ان لوگوں نے ایف آئی آر کٹوا دینی ہے" حماد نے کہا

"حماد بس ذرا دھیان رکھیں... پرچہ نا کٹے, مجھے بس مبر اسے بات کرنی ہے, ایک بار اس سے معافی نامے پر سائن کروالوں پھر خود ہی چھوڑ دوں گا اسے..." ولید نے کہا

"بھائی پرچہ کٹنے سے پہلے چھوڑ دینا... ورنہ برے پھنس جائیں گے ہم سب...."

.....

"ابو میں نے کہا تھا نا کہ کمینوں کے ساتھ کمینہ بننا پڑتا ہے, میں کہہ رہا تھا کہ اس کمینے کی بہنوں کو اٹھوا لیتے ہیں, اپنی عزت پر بات آئے گی تو عقل ٹھکانے آجائے گی لیکن آپ نہیں مانے.. وہ لے گیا ہے اسے اور پتہ نہیں کیا سلوک کرے گا اس کے ساتھ..." شعیب دہاڑے جا رہا تھا, عابدہ کا رو رو کر برا حال تھا

"شعیب بھائی... اٹھیں تھانے چلتے ہیں..." خباب نے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"گاڑی نکال جلدی.... میں نے عاصم کو کال کی ہے, وہ ڈائریکٹ ایس ڈی پی او سے بات کرے گا... ابو آپ بار کونسل کے صدر سے ملیں" شعیب نے کہا

وہ تینوں اسی وقت چلے گئے, زوہیب بھی واپس آ رہا تھا

حماد کی رسائی ایس ایچ او تک تھی, شعیب کو صاف لگا کہ وہ ایف آئی آر کاٹنے میں دیر کر رہا تھا, حماد نے اپنا سارا سیاسی زور لگا کر اس پر دباؤ ڈالا ہوا تھا ورنہ جیب میں تو ان کے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی

"کتنے پیسے دیے ہیں انہوں نے تجھے...؟؟" خباب کو غصہ آ گیا

"تمیز سے بات کرو..." وہ بھی بھڑک پڑا

"ایف آئی آر کیوں نہیں کاٹتا پھر...؟؟؟" خباب اسے اڑا کر پڑ رہا تھا

"او خود ہی کہیں چلی گئی ہو گی وہ... آ جائے گی تھوڑی دیر تک, ایویں پرچہ کیا کٹوانا...؟؟؟ ویسے بھی خلع تو ہو گیا تم لوگوں کا... اب اسے اغواء کرنے کا تمہارے بہنوئی کو کیا فائدہ؟؟؟" ایس ایچ او کو کال پر کال آ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شعیب بھائی یہ ایسے نہیں مانے گا...اس کا دماغ ٹھکانے لگانا...."شعیب نے بمشکل اسے روکا

تبھی اسے سعد کی کال آئی تھی

"خباب... عفراء کے ابو ریٹائرڈ آرمی آفیسر ہیں....میں ان سے بات کرتا ہوں, وہ ڈائریکٹ ڈی ایس پی کو جانتے ہیں..."

.....

اسے دھیرے دھیرے ہوش آیا تھا, کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا, بس ایک مدھم سی لو تھی جس میں اسے دروازے کے پاس ایک ہیولے کا گمان ہوا تھا

وہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گئی, ولید نے اپنے موبائل کی ٹارچ جلائی تھی

"مبر انے نفرت سے اس کی طرف دیکھا

"مبرا... چلو اب صلح کر لیتے ہیں" وہ بڑے دوستانہ انداز میں بولا تھا, ایک بازو پر ابھی بھی سفید پٹی بندھی ہوئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایسے صلح نہیں ہوتی...." وہ اپنا دوپٹہ کندھوں پر لپیٹتے ہوئے بولی

"چلو تم بتا دو... پھر کیسے صلح کرو گی؟؟؟" وہ اس کے پاس آ گیا

"صلح کا وقت گزر گیا ولید احمد... اب تمہارے جیل جانے کا وقت آ گیا ہے" وہ بولی

"سنو مبرا... مجھے مزید اشتعال مت دلاؤ, اس پر سائن کرو اور میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں" وہ معافی نامہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا, مبرا طنز سے مسکرائی تھی

"میں کہا نا ولید احمد... کہ صلح ایسے نہیں ہوتی"

.....

"عفراء... تمہارے ابو کا کوئی اور نمبر ہے تو دو, یہ تو بند جا رہا ہے" وہ افراتفری میں اوپر آیا تھا, مبرا کے اغواء کی خبر ان سبھی گھر والوں کو بھی پتہ چل گئی تھی

"میرے پاس نہیں ہے...." وہ لاپرواہی سے بولی

"کیا مطلب...؟؟؟ انکل کا بس ایک ہی نمبر ہے؟؟؟" سعد نے پوچھا

"سعد میرے پاس بھی بس یہ ہی ہے..." عفراء کو بھلا کہاں جھوٹ بولنا آتا تھا

"عفراء.... جان بوجھ کر نہیں دے رہی ہو نا... یار وہ اغواء کر کے لے گیا ہے مبرا کو, وہ بھی میری اکیڈمی کے دروازے سے..." سعد پہلی بار اس پر غصہ ہوا تھا

"تو یہ میری غلطی ہے؟؟؟"

"نہیں.... میری غلطی ہے, میری غلطی ہے کہ میں تمہارے پاس چلا آیا... افسوس ہے عفراء کہ کیسی عورت ہو تم...؟؟؟" وہ تاسف سے بولتا ہوا واپس نیچے آ گیا

"نہیں ملی ابھی تک....؟؟؟" روحاء الگ سے پریشان تھی

"نہیں.... تھانے والے ایف آئی آر ہی نہیں کاٹ رہے..." سعد نے اقراء کا نمبر ملایا تھا

"اقراء... انکل گھر پر ہیں؟؟؟"

"جی... سعد بھائی خیریت....؟؟؟"

"میں آ رہا ہوں... مبرا کو ولید نے اغواء کر لیا ہے"

.....

کاشف مرزا بھی آ گئے تھے, وہ اور حسیب خان دونوں بار کونسل کے صدر سے ملے, اور انہیں ساتھ لیکر پولیس سٹیشن پہنچے, مبرا کو اغواء ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے اور ایس ایچ او نے ابھی تک ایف آئی آر نہیں کٹنے دی تھی, حماد مسلسل کسی نا کسی سیاسی بندے سے کال کروائے جا رہا تھا

لاہور میں موجود شعیب کے دو تین دوستوں کے ریفرنس سے شعیب نے ڈائریکٹ ایس ڈی پی او کو کال کروائی تھی, وہ اپنی سیٹ پر موجود تو نہیں تھا لیکن تھوڑی دیر بعد آ گیا

www.novelsclubb.com

"ایف ائی آر کیوں نہیں کٹی...؟؟؟"اس پر بار ایسوسی ایشن کے صدر کا بھی بہت دباؤ تھا

"سر ہمارے خلع کے کیس کے دوران اس نے ہماری بہن کو اغوا کیا ہے...دو گھنٹے سے یہ ایس ایچ او ٹال مٹول کر رہا ہے, اگر ہماری بہن کے ساتھ اس حرامزادے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے زیادتی کی تو یہ ایس ایچ او تو گیا..."شعیب نے کہا

"ایف آئی آر کاٹو... جلدی کرو"ایس ڈی پی او نے ایس ایچ او کو اچھا ہی رگڑا

"اس پر دس کیس ایک وقت میں چل رہے ہیں, اوپر سے لڑکی کو اغواء کر لیا ہے, ایف آئی آر کیوں نہیں کاٹی گئی ابھی تک...؟؟؟"بار ایسوسی ایشن کا صدر الگ سے ایس ایچ او پر برسا تھا

"سر جی ان لوگوں کی طرف سے بھی بڑا دباؤ ہے جی..."وہ بولا

"وہ سالے لگتے ہیں تیرے..."خباب چنگھاڑ کر بولا تھا

"سر ہمیں اس کے گھر کے ایک ایک بندے پر شک ہے, اس کی ماں, باپ, بھائی, بہنیں... سب مشکوک ہیں, سب اس کھیل میں شامل ہیں, ایف آئی آر میں سب کا نام آئے گا, اس کے گھر پر ریڈ کریں اور سب کو یہاں لیکر آئیں.."

.....

"دیکھو مبرا.... سیدھی طرح اس پر سائن کر دو, خلع تو ہو گیا ہے نا تمہارا, گاڑی بھی

مل گئی ہے واپس, میں سامان بھی واپس کر دوں گا... میں مانتا ہوں غلطی ہو گئی مجھ سے... ایم سوری, بس اس پر سائن کر دو" وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"ولید... تم نے مجھے برباد کیوں کیا؟؟؟ اگر میں نے تم سے محبت کرنے کی غلطی کر ہی لی تھی تو اسے یکطرفہ رہنے دیتے... شادی کیوں کی مجھ سے...؟؟؟ جب ایک بار انکار کر دیا تھا تو پلٹ کر کیوں پکارا مجھے؟؟؟" مبرا نے پوچھا, ولید دھیرے سے مسکرایا

"کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت تھی...." وہ بولا

"چلو شکر ہے تم نے سچ تو بولا..." وہ بڑے دکھ سے مسکرائی تھی

"مبرا... مجھے ہمیشہ سے تمہاری ضرورت تھی اور تم نے ہمیشہ میری ضرورتیں پوری کی ہیں... پلیز... آج بھی کر دو" وہ آگے کو ہوا

"بس ایک سائن ہی تو مانگ رہا ہوں" وہ بولا, مبرا بس اسے دیکھتی رہ گئی

کیا کوئی اتنا خود غرض بھی ہو سکتا ہے؟؟؟

"ولید... مجھے برباد کر کے تم ذرا سا بھی شرمندہ نہیں ہو؟؟؟؟"اس نے پوچھا, اپنی کم مائیگی کا شدت سے احساس ہوا تھا

"میں ہوں شرمندہ... ایم سوری"وہ اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے بولا

"مبرا... تم چاہو تو ہم پھر سے شروعات کر سکتے ہیں, بس اس پر سائن کر دو, میں اپنی پچھلی ساری غلطیوں کے لئے شرمندہ ہوں, اپنی تمام خطاؤں پر دل سے معافی مانگتا ہوں, پلیز یار... میں کم از کم ایک موقع تو ڈیزرو کرتا ہوں نا.. آخر کو میں شوہر ہوں تمہارا... تم نے محبت کی ہے مجھ سے"وہ ایک بار پھر اسے جھانسے میں لے رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میں اور تم ایک بار پھر سے ایک ہو سکتے ہیں مبرا..."

.....

سعد خود جا کر عفراء کے ابو سے ملا تھا اور انہوں نے ڈائریکٹ ڈی آئی جی کو کال کی تھی, وہاں سے ڈی ایس پی پر ڈنڈا پڑا اور نیچے تک آیا, سعد نے بابا نگ دہل انہیں کہا

تھا کہ دو گھنٹے تک ایس ایچ او نے ایف آئی آر نہیں کاٹی

ایس ایچ او کو الگ سے پھینٹا لگا تھا, ایف آئی کٹی اور پولیس نے رات تقریباً نو بجے ولید کے گھر پر ریڈ کی تھی, وہاں بس شمیم, چوہدری حمید اور الماس ہی تھے, پولیس ان تینوں کو پکڑ کر تھانے لے آئی تھی

"کہاں ہے ولید احمد...؟؟؟" ایس ڈی پی او خود تفتیش کر رہا تھا

"ہمیں نہیں پتہ... ہمارا قصور کیا ہے؟؟؟"

"اغواء کیا ہے تمہارے بیٹے نے اپنی سابقہ بیوی کو... تین گھنٹے ہو گئے ہیں" ایس ایچ او دہاڑا

www.novelsclubb.com

پندرہ منٹ بعد جب ان میں سے کوئی بھی نہیں بولا تو شمیم اور الماس کو لیڈی پولیس کے حوالے کر دیا, لیڈی پولیس نے ان دونوں کو اچھا ہی بجایا تھا

"دوسرے دونوں بیٹے کہاں ہیں تمہارے؟؟؟"

.....

زوہیب بھی واپس آ گیا تھا, اور جہاں تک ممکن ہوا اس نے بھی پورا زور لگایا تھا, پولیس ہر طرف ولید کو ڈھونڈ رہی تھی, آدھے گھنٹے بعد انہوں نے حماد کو بھی ڈھونڈ نکالا

اور اسے اچھا ہی بجایا... پتہ اسے بھی کچھ نہیں تھا

آخر خباب کی بس ہو گئی

"زوہیب میرے ساتھ چل..." وہ کسی کو بھی بتائے بنا اسے لیکر اشرف گادھی کے پاس چلا گیا

"اس حرامزادے نے مبرا کو اغواء کر لیا ہے..." وہ کچھ دیر بعد اس کے سامنے تھے

"پولیس کیا کر رہی ہے؟؟؟"

"ابھی تو ڈھونڈ ہی رہی ہے... چھوٹا بھی اس کے ساتھ ہی ہے" خباب نے کہا

"اب...؟؟؟"

"اس کی چھوٹی بہنوں کو اٹھوانا ہے..." خباب نے کہا

"پیسہ...؟؟؟"

"جتنا تم کہو...؟؟؟خباب نے کہا تھا

"آدھا گھنٹہ دے دو..."

.....

رات کے گیارہ بج رہے تھے.... حسیب خان اور شعیب ہنوز تھانے میں ہی تھے,
کاشف مرزا بھی ان کے ساتھ تھے
مبرا کی کوئی خبر نہیں تھی, پولیس ولید کو ہر طرف ڈھونڈ رہی تھی, عماد کو بھی اچھا
ہی رگڑا لگا تھا, چوہدری حمید بھی سلاخوں کے پیچھے تھا
شعیب مسلسل ادھر ادھر کالز کر رہا تھا, سعد نے بھی عفراء کے ابو سے کئی بار کال
کروائی تھی, ڈی ایس پی نے مسلسل ایس ڈی پی او کو ٹانگا ہوا تھا
اگر صبح ہو جاتی تو شاید میڈیا بھی آجاتا, مبرا کالج لیکچرار تھی, سٹوڈنٹس سڑکوں پر
نکل آتے

اشرف گادھی نے آدھے گھنٹے بعد ارم اور انعم دونوں کو اٹھوالیا, ان کے ہاتھ پیر باندھ کر منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تھا, دونوں کو اس کھڈے نما کمرے میں بند کر دیا تھا

ولید کے سارے پرانے نمبر بند تھے, اس کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو پا رہی تھی, عماد کا نمبر بھی بند تھا

.....

"کردو سائن..." ولید نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

"پہلے معافی مانگو..." اس نے ہاتھ چھڑوالیا

"ایم سوری..." وہ بولا

"ایسے نہیں... سب کے سامنے" مبر انے کہا

"مطلب...؟؟؟"

"مطلب بدکردار سب کے سامنے کہا ہے نا.... مارا بھی سب کے سامنے ہے, کیچڑ

www.novelsclubb.com

بھی سب کے سامنے اچھالی ہے... تو معافی بھی سب کے سامنے مانگنی ہے..." وہ بولی

"مبرا... میں ہاتھ جوڑ لیتا ہوں... یہ دیکھو, ایم سوری" وہ اس کے پاس نیچے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا, ہاتھ بھی جوڑ لیے

"سب کے سامنے..." وہ اٹل تھی

"مبرا... یار ایم سوری... پلیز" ولید نے اس کے دونوں پیر اپنے ہاتھوں میں مقید کیے تھے

"میں وعدہ کرتی ہوں ولید کے تمہیں معاف کر دوں گی.... لیکن میرے آگے ہاتھ سب کے سامنے جوڑو, میرے پیر سب کے سامنے پکڑو..." اس نے پیر اوپر کر لیے

ولید کا سارا صبر جواب دے گیا

"نہیں کرو گی...؟؟؟" وہ کھڑا ہو گیا

"نہیں..."مبرا کے کہتے ہی ولید کا تھپڑ اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا

تبھی اس کا سیل بجا, عماد کی کال تھی

"ہاں عماد..."

"بھائی...پولیس نے گھر پہ چھاپہ مار کر امی ابو اور الماس کو گرفتار کر لیا ہے....امی اور الماس کو مارا بھی ہے اور...حماد بھی پکڑا گیا ہے...انہوں نے ارم اور انعم کو بھی اٹھوالیا ہے...بس اب میرا نمبر ہے...بھائی یہ نمبر بھی آف کر دیں...جلدی"

.....

عماد کا سراغ بھی مل ہی گیا..اس کے بارے میں اشرف گادھی نے ہی پتہ لگوایا تھا, پولیس اسے مارتے ہوئے تھانے لیکر آئی تھی

"ولید کہاں ہے؟؟؟"وہ مار کھائے جا رہا تھا

"سن حرامزادے...تیری ماں اور بڑی بہن اس وقت جیل میں ہیں, اچھی ہی پھینٹی لگی ہے انہیں, دونوں چھوٹی بہنیں بھی یہاں لے آئیں گے سچ اگل دے

جلدی..."ایس ڈی پی او اس پر بھی برس پڑا تھا

اور وہ کونسا عادی مجرم تھا, بائیس سال کا دھان پان سا لڑکا ہی تو تھا

دس منٹ میں ہی اس نے ولید کا پتہ اگل دیا

رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے

"چلو جلدی...."ایس ڈی پی او خود ساتھ تھا, پیچھے گاڑی میں حسیب خان اور تینوں بھائی تھے

.....

"حرامزادی..."ولید نے اس پر تھپڑوں کی بارش کی تھی

"کرسائن... جلدی کر"وہ دہاڑا

"نہیں کروں گی... جیل جاؤ گے تم... کتے کی موت مرو گے ولید احمد"مبرا نیچے گر گئی تھی, ولید نے اس کے دوپٹے سے اس کے گلے میں پھندا ڈالا تھا

"کرسائن کمینی عورت...."

"نہیں..." ولید نے اس کا گلا دبایا اور جب اس کی سانس اکھڑنے لگی تو ایک طرف دھکا دے دیا

"مجھے اب درد نہیں ہوتا ولید احمد... مجھے اب تم سے ڈر بھی نہیں لگتا, میں نے دو سال یہ سب جھیلا ہے.... عادت ہے مجھے اس سب کی, کتنا مارلو گے.... میرے بھائی آجائیں گے... اور تمہیں..." ولید نے اسے پھر مارا تھا اور اسے گھسیٹ کر چارپائی پر ڈالا, پھر اس کے اوپر چڑھ آیا

"کرسائن..." ولید کے سر پر خون سوار تھا, اس نے ایک ہاتھ سے مبرا کا ہاتھ پکڑا اور اسے پینسل تھمائی

www.novelsclubb.com

"کردے سائن... ورنہ وہ حشر کروں گا کہ نسلیں یاد رکھیں گی" وہ وحشی بن گیا تھا

"نسلیں تو تمہاری یاد رکھیں گی مجھے... ولید احمد" مبرا نے اس کے منہ پر تھوکا تھا اور ولید کا تھپڑ اس کا ہونٹ پھاڑ گیا

جانوروں کی طرح اس نے مبرا کے جسم پر سے کپڑے نوچے تھے

"زندہ تو تو بھی نہیں بچے گی آج حرامزادی...تجھے مار کر جیل جاؤں گا میں..." ولید نے اس کے دوپٹے سے اس کا منہ باندھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے بازو جکڑ کر اس کے سر کے برابر میں کر دیئے

"تیری بوٹیاں ملیں گی آج تیرے بھائیوں کو...."

.....

"مجھے اب درد نہیں ہوتا ولید احمد...مجھے اب تم سے ڈر بھی نہیں لگتا, میں نے دو سال یہ سب جھیلا ہے....عادت ہے مجھے اس سب کی, کتنا مار لو گے....میرے بھائی آ جائیں گے...اور تمہیں..." ولید نے اسے پھر مارا تھا اور اسے گھسیٹ کر چارپائی پر ڈالا, پھر اس کے اوپر چڑھ آیا

"کر سائن..." ولید کے سر پر خون سوار تھا, اس نے ایک ہاتھ سے مبرا کا ہاتھ پکڑا اور اسے پینسل تھمائی

"کر دے سائن...ورنہ وہ حشر کروں گا کہ نسلیں یاد رکھیں گی" وہ وحشی بن گیا تھا

"نسلیں تو تمہاری یاد رکھیں گی مجھے... ولید احمد" مبرا نے اس کے منہ پر تھوکا تھا

اور ولید کا تھپڑ اس کا ہونٹ پھاڑ گیا

جانوروں کی طرح اس نے مبرا کے جسم پر سے کپڑے نوچے تھے

"زندہ تو تو بھی نہیں بچے گی آج حرامزادی... تجھے مار کر جیل جاؤں گا میں..." ولید

نے اس کے دوپٹے سے اس کا منہ باندھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے بازو

جکڑ کر اس کے سر کے برابر میں کر دیئے

"تیری بوٹیاں ملیں گی تیرے بھائیوں کو آج...." وہ اس پر جھکا

تبھی باہر پولیس کا سائرن سنائی دیا تھا, ولید نے ذرا سا گھبرا کر دروازے کی طرف

دیکھا, اور مبرا نے زور سے اسے دھکا دیا تھا

وہ اٹھ کر باہر کو بھاگا... مبرا نے اس کی ٹانگ پکڑ لی

"بوٹیاں تیری ہوں گی آج کتے..." وہ مضبوطی سے اس کی ٹانگ جکڑے ہوئے

تھی, ولید نے اسے بالوں سے پکڑ کر جھٹکا لیکن مبرا نے اس کی ٹانگ نہیں چھوڑی

پولیس سائرن قریب آگیا تھا

"چھوڑ کمینی... کتیہ..." ولید نے بھرپور زور لگایا, مبرا اس کے ساتھ ہی رگڑ کھاتی ہوئی دروازے تک آگئی

باہر دوڑتے قدموں کی آواز آئی تھی

"مبرا چھوڑ دے...." وہ دہاڑ کر بولا تھا اور ساتھ ہی زور سے اسے وہی ٹانگ ماری, مبرا درد سے دہری ہو گئی تھی... ولید کی ٹانگ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی ولید دروازے کی طرف بھاگا... اور یکلخت دروازہ ٹوٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا

www.novelsclubb.com

مبرا نے بے دم ہوتے ہوئے اپنا چہرہ زمین پر گرایا تھا

ایس ڈی پی او نے ولید کو اس کے گھٹنوں پر بٹھاتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کی پشت پر موڑتے ہوئے ہتھکڑی لگا دی تھی

.....

وہ پچھلے دو گھنٹے سے ہسپتال میں تھی... سارا جسم زخموں سے چور ہوا پڑا تھا, پورا گھر آئی سی یو کے باہر کھڑا تھا

صبح کے چار بجے اسے ہوش آگیا

حالت خطرے سے باہر تھی

.....

ولید احمد اور اس کے گھر والوں پر پرچہ کٹا تھا, وہ سب حراست میں تھے, بمشکل ان میں سے حماد کی ضمانت ہوئی تھی

گادھی نے انعم اور ارم کو بھی پولیس کے حوالے ہی کر دیا, حماد نے ہی وکیل ارینج کیا تھا

ولید پر کیس چلا اور پہلی پیشی کے بعد اسے سات دن کے ریمانڈ پر بھیج دیا, پولیس نے اس کی ہڈیوں کا سرمہ بنا دیا تھا

ارم اور انعم کی ضمانت حماد نے جلد ہی کروالی, عماد اور چوہدری حمید مستقل اندر تھے

ولید پر مبرا حسیب خان کے دوران خلع اغواء, جنسی زیادتی کی کوشش اور جسمانی تشدد کا الزام لگا تھا

دو ہفتوں بعد اسے ڈومیسٹک وائلینس والے کیس میں بھاری جرمانہ اور جیل کی سزا ہو گئ, کچھ دنوں بعد مبرا کا سامان بھی واپس آ گیا

اغواء کا کیس مستقل چل رہا تھا

عماد اس کے ساتھ ہی اندر تھا

عدالت نے مبرا کا پچاس لاکھ روپے کا ہرجانہ بھی ادا کرنے کا کہا, سو حماد نے گھر کا سودا کر دیا, سارے جرمانے ادا کئے, وکیل کی فیسیں بھریں, مبرا کا پیسہ ادا کیا اور جسے گاڑی بیچی تھی اسے چوبیس لاکھ الگ سے ادا کیا

ایک ہفتے بعد ہی بینش کا خلع بھی جاری ہو گیا تھا

حماد اپنے گھر والوں کو کرائے کے مکان میں لے گیا, دو کمروں کا چھوٹا سا مکان...

الماس کے دونوں بچے بھی ساتھ تھے

.....

اس کی اور عفراء کی کئی دنوں سے سرد جنگ چل رہی تھی, سعد کو زیادہ افسوس اس بات کا تھا کہ عفراء اس کی وفا پر شک کر رہی تھی, بار بار اسے مبرا سے افیئر چلانے کا طعنہ دے رہی تھی حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا

اس دن بھی وہ اوپر آیا اور اپنے بیٹے سے کھیلنے لگا, کچھ دیر بعد اسے بھوک لگ گئی تو چپ چاپ کمبل تان کر لیٹ گیا, اکیڈمی اس نے اب تک وائنڈ اپ نہیں کی تھی

"اکیڈمی کب بند کرنی ہے؟؟؟" عفراء نے پوچھا

"تمہیں اکیڈمی سے کیا مسئلہ ہے؟؟؟" سعد اس کی طرف مڑا

"میرا سب سے بڑا مسئلہ ہی آپ کی اکیڈمی ہے...اب بتائیں؟؟" وہ بولی

"عفراء سنو...یار وہ اکیڈمی میرا شوق ہے, میرے اتنے سالوں کی محنت ہے, مجھے اچھا لگتا ہے وہاں پڑھانا...اور پھر ایک اچھا خاصا سائیڈ بزنس بھی تو ہے نا..." سعد نے اسے سمجھانا چاہا

"آپ کی اکیڈمی صرف مبر احسیب خان کی وجہ سے چل رہی ہے... وہی چھوڑ دے تو؟؟؟"عفراء پوائنٹ پر آئی

"تو اصل مسئلہ اکیڈمی نہیں ہے.... مبر احسیب خان ہے"سعد تڑخ گیا

"سعد... مجھے وہ لڑکی بالکل اچھی نہیں لگتی... یا تو اسے اکیڈمی سے نکالیں... یا پھر اکیڈمی بند کر دیں"عفراء چیخ پڑی اور ساتھ ہی آنسو نکل آئے, سعد نے تاسف سے اسے دیکھا تھا

"میں نے اتنے عرصے میں کبھی آپ سے کچھ نہیں مانگا سعد... کبھی کوئی ضد نہیں کی, بے جا فرمائش نہیں کی.. اور میں مانتی ہوں کہ اس کی وجہ بھی صرف اور صرف آپ ہیں, آپ نے ہمیشہ وقت سے پہلے میری ضرورتیں پوری کی ہیں, میرے کہے بنا میری فرمائشیں پوری کی ہیں, سعد آپ نے مجھے کبھی کچھ مانگنے کی نوبت ہی نہیں آنے دی لیکن پلیز... یہ دیکھیں, میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے التجا کر رہی ہوں کہ اس لڑکی کو اپنی اور میری زندگی سے دور کر دیں..."عفراء نے واقعی دونوں ہاتھ اس

کے آگے جوڑ دیئے, انسو بھل بھل بہے چلے آرہے تھے

"عفراء یار... پلیز" سعد نے ایک دم اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگائے تھے

"میں شادی سے پہلے اسے پسند کرتا ہوں گا لیکن... خدا کی قسم تم سے شادی کے بعد وہ میری زندگی میں کہیں بھی نہیں ہے, جو چاہے قسم اٹھوالو... وہ بس ایک کولیگ ہے, روحاء کی بیسٹ فرینڈ ہے... وہ بس میرے لئے مبر احسیب خان ہے..., عفراء میرا اور اس کا کوئی افیئر نہیں ہے... خدا کی قسم مجھے تم سے بہت محبت ہے, میرے بیٹے میں جان ہے میری... میں کبھی کبھی تم سے بے وفائی نہیں کروں گا..." وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا تھا

"سعد میں کیا کروں... وہ مجھے اچھی نہیں لگتی..." عفراء نے بے بسی سے کہا

"وہ میرے سر پر سوار رہتی ہے... آپ کے لبوں سے نکلتا اس کا نام مجھے زہر کی طرح برا لگتا ہے, میرا دل کرتا ہے آپ کبھی... کبھی اس کا نام نا لیں, ہمارے

درمیان کبھی اس کا ذکر نا ہو, مجھے آپ کے قریب اس کا ہونا ہی قبول نہیں ہے سعد... پلیز میری یہ ایک بات مان لیں, اکیڈمی بند کر دیں, یا اسے جواب دے دیں, یا کہیں اور شفٹ ہو جائیں.. یا اسے کہیں کہ کہیں اور چلی جائے.... کچھ بھی کریں بس اسے اپنی زندگی سے دور کر دیں..." اب عفراء نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے, سعد نے انتہائی محبت سے اسے اپنے گلے سے لگایا تھا اور بہت نرمی سے اس کے آنسو صاف کئے تھے

"ہمارے درمیان کبھی کوئی نہیں آئے گا عفراء... مبر احسیب خان بھی نہیں... کبھی نہیں" سعد نے اس سے وعدہ کیا تھا

.....

اس دن مروان سعد سے ملنے اس کی اکیڈمی چلا آیا, حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس سب کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے لیکن پھر بھی... ایک آخری کوشش ہی سہی

اس کی دو مصالحتی پیشیاں ہو چکی تھیں جن میں صلح نہیں ہو پائی تھی, بس اب آخری

پیشی رہ گئی تھی

"یہاں کیوں آئے ہو...؟؟؟"

"دو منٹ میری بات سن لو... پلیز" وہ بالکل ہی ہار گیا تھا

"کہو..." سعد اسے آفس میں لے آیا

"غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے سعد... میں بھی تو انسان ہی ہوں... ہو گئی غلطی... اور معافی بھی تو انسانوں کو ہی ملتی ہے... اور معاف کرنے والے بھی انسان ہی ہوتے ہیں یار..." وہ بولا

"روحاء نے تجھے معاف کر دیا ہے..." سعد نے کہا

"سعد... بس ایک موقع, ایک پہلا اور آخری موقع..." مروان نے کہا

"مروان.... فیصلہ اس کا اپنا ہے, میں اسے فورس نہیں کر سکتا" سعد نے کہا

"سعد میں شرمندہ ہوں... بہت شرمندہ, کاش کے میں وقت کو بدل سکتا, کاش کہ میں گزرا وقت واپس لا سکتا.... کاش کہ میں سب کچھ پہلے جیسا کر سکتا..."

مروان انتہائی بے بسی سے بولا تھا

مروان... میں مانتا ہوں کہ غلطیاں روحاء نے بھی کی ہوں گی, وہ بھی انسان ہے, فرشتہ نہیں ہے, وہ بھی پوری طرح بے قصور نہیں ہو گی, اس میں صبر کا مادہ عام لڑکیوں سے ذرا کم ہے, وہ زیادہ لمبے عرصے تک کمپرومائز بھی نہیں کر سکتی, تھوڑی ضدی بھی ہے, میں مانتا ہوں شادی کے شروع دنوں میں تو نے اس کا بہت ساتھ دیا ہے لیکن.... مروان اس نے بھی تو تیرا ساتھ دیا ہے, اس نے کب تجھے کہا کہ اپنے ماں باپ پر خرچ نا کر, اس نے کب تیرے ماں باپ کی خدمت کرنے سے انکار کیا, اس نے کب تیرا گھر سنبھالنے سے انکار کیا...؟؟؟ اس نے کب تیری ضرورتیں پوری نہیں کیں...؟؟؟ سب سے پہلے کچن کا اس نے تجھے ہی کہا تھا... اور کتنی بار کہا تھا... تو نے کان نہیں دھرا تو وہ میکے واپس آئی... یہ ہی تو المیہ ہے مروان کے ہم بس نئی آنے والی لڑکی کو ایک نیا کمرہ دے کر اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو جاتے ہیں, وہ سسرال میں آ کر نت نئے رشتوں کو بھی مینیج کرے,

سسرالیوں کی پولیٹکس کو بھی فیس کرے اور اپنے سارے مسائل بھی خود ہی حل کرے... میری بات کا برا نا منانا لیکن اس سب میں شائد کہیں قصور تیری والدہ اور والد کا بھی ہے... فرحان کی شادی کی تو اسے نچلا سارا پورشن دے دیا, نعمان کی شادی کی تو اسے اوپر پورا پورشن بنا کر دیا... لیکن تیری شادی کی تو بس ایک کمرہ... کہ کچن بھی ہے, واش روم بھی ہے, لانڈری بھی ہے, ڈرائینگ روم بھی ہے... میں تو چلو اکلوتا تھا, عفراء بیاہ کر آئی تو سارا گھر اسی کا تھا... تو تو اکیلا نہیں تھا نا.."

سعد کہتا چلا گیا

"میں مانتا ہوں سسرال میں رہ کر رشتوں کو فیس کرنا پڑتا ہے, سب کچھ مینیج کرنا پڑتا ہے لیکن... یہ سب تب کیا جائے جب الگ گھر لینا ممکن نا ہو... تو تو افورڈ کر سکتا تھا نا مروان الگ گھر... ماشاءاللہ جاب تھی تیری, سائیڈ بزنس بھی تھا, اچھا کما لیتا تھا, ماں, باپ کے ساتھ رہنا تیری کوئی بہت بڑی مجبوری نہیں تھی... اور یار یہاں تیرے والدین کو سوچنا چاہیے تھا کہ جب تیسری بہو ایڈجسٹ نہیں ہو پا رہی

تو اسے الگ کر دیں.... لیکن نہیں... روحاء میکے آ کر بیٹھی ہے تو گھر الگ ہوا ہے...

"وہ شائد سچ کہہ رہا تھا

"رشتوں میں انصاف رکھنا پڑتا ہے مروان... مانا کہ روحاء نے اس طرح سمجھوتے نہیں کئے جیسے ہماری مڈل کلاس کی اکثر لڑکیاں کرتی ہیں لیکن... جب شوہر ایک چیز افورڈ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ گھسٹ گھسٹ کر سمجھوتہ ہی کیا جائے...؟؟؟ مانا کہ وہ سسرالی رشتوں کی نزاکتوں کو نہیں سمجھ پائی تو کیا یہ سب سمجھنا ضروری تھا ؟؟؟ تو چپ چاپ اسے لیکر خود ہی الگ ہو جاتا... اور یہاں قصور تیرا ہے مروان... تو کبھی خود سے کوئی فیصلہ نہیں لے ہی سکا..." وہ ذرا سا رکا

"مروان تیری ذمہ داری صرف تیرے ماں باپ تھے... تیرے شادی شدہ فیملیز ولے بھائی بہن تیری ذمہ داری نہیں تھے, میاں بیوی کے رشتے میں سب سے بڑی دراڑ تب آتی ہے جب شوہر بیوی سے جھوٹ بولتا ہے... اور تو نے الگ گھر لیتے ہی اس سے جھوٹ بولنا شروع کر دیا, وہ بھی بچی کے بعد مزید چڑچڑی ہو

گئی... لیکن... مروان اس نے کب تجھ سے بد تمیزی کی؟؟؟ کب تجھے اپنے بھائیوں سے ملنے سے روکا, کب تجھے ماں باپ پر خرچ کرنے سے روکا... وہ اگر تیرے اوپر چیخی تو کیوں؟؟؟؟ تیرے جھوٹ کی وجہ سے, وہ اگر تجھ سے لڑی تو کیوں؟؟؟؟ تیری ہٹ دھرمی کی وجہ سے؟؟؟" وہ کہتا چلا گیا

"مروان میرے امی ابو تیرے رشتے پر راضی نہیں تھے... کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ روحاء سب کچھ صبر سے جھیلنے والی لڑکی نہیں ہے, وہ.ل اس کے لئے کوئی انڈیپینڈنٹ سنگل بندہ چاہ رہے تھے تاکہ سے تھوڑی کم struggle کرنی پڑے... لیکن میں تیرے حق میں تھا... میں نے انہیں کہا کہ مروان روحاء کے لئے بہترین چوائس ہے..." سعد پھر ذرا سا رکا

"اب شائد تجھے میری بات بری بھی لگے لیکن... روحاء میں کوئی کمی نہیں تھی مروان, اسے تجھ سے بہت بہتر بھی مل جاتا لیکن اس لڑکی نے میرے کہنے پر تجھے چن لیا, اس نے تیری ہر خامی کو نظر انداز کر دیا... تیری بھابھی اور والدہ سے اس

کی پہلی لڑائی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ تیرے قد پر بات آئی اور اسے برداشت نہیں ہوا... مروان اس نے اتنے سالوں میں کبھی تجھے تیری کسی خامی کا طعنہ دیا ہو تو بتا؟؟؟ میں مانتا ہوں تو نے اسے کبھی کوئی کمی نہیں ہونے دے لیکن بدلے میں اس نے تیری عزت میں کوئی کمی رہنے دی ہو تو بتا؟؟؟ مروان ہماری مڈل کلاس سوسائٹی کی ہزاروں, لاکھوں لڑکیاں کمپرومائز کرتی ہیں, سسرال میں رہ کر بہت کچھ برداشت کرتی ہے, کبھی شوہر ساتھ دیتا ہے تو کبھی نہیں, آخری حد تک اپنا گھر بسانے کی کوشش کرتی ہیں... اور کرنا بھی چاہیئے, وہ کہتے ہیں نا کہ کمپرومائز کرنا عورت کی فطرت میں ہوتا ہے لیکن... وہ بھی تو ہیں جن کی نیچر اتنی کمپرومائزنگ نہیں ہوتی... لیکن گزارہ وہ بھی کرتی ہیں... جیسے تیسے گھر وہ بھی بساتی ہیں, لیکن اگر شوہر سب کچھ افورڈ کر سکتا ہو تو کمپرومائز کی کوئی تک نہیں بنتی... اور المیہ یہ ہے کہ تیرے جیسے شوہر افورڈ کرنے کے باوجود بیوی کو سسرال میں رولے رکھتے ہیں, مروان یار بزدل اور شکی شوہر کے ساتھ گزارہ کرنا سب سے مشکل کام ہوتا ہے...

"وہ کہتا جا رہا تھا

"اور ان سب باتوں سے قطع نظر... میاں بیوی کے ہر جھگڑے سے قطع نظر... تو نے مجرم ہوتے ہوئے بھی سارا غصہ اس پر اتارا, مروان یار مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر ہاتھ اٹھانے کی تک کیا بنتی ہے؟؟؟ زبان کس لئے رکھی گئی ہے منہ میں ؟؟؟"اسے غصہ آیا تھا, مروان چپ چاپ سر جھکائے بیٹھا تھا

"اگر وہ صبح سے کہہ رہی تھی کہ مرحہ کو بخار ہے تو جھوٹ کیوں لگا تجھے؟؟؟ اگر وقت نہیں تھا تو منع کر دیتا.... کہ میں نہیں آ سکتا, سعد سے کہو لے جائے, اس میں کوئی مضائقہ تو نہیں تھا... لیکن تو نے جھوٹ بولا... مروان یار تیرے بھائیوں کے بچوں کی برتھ ڈے پارٹیز سیلیبریٹ کرنا تیری ذمہ داری نہیں تھی..."سعد کی آواز اونچی ہو گئی

"میں جانتا ہوں... میری اہمیت صرف پیسے کی حد تک تھی, کسی کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں ہے... فرحان اور نعمان میں سے کوئی میرے لیے تمہارے گھر نہیں

آیا, میری وہ بہن جس کی وجہ سے میرا گھر اجڑ گیا اسے رتی برابر شرمندگی نہیں ہے... میں تسلیم کرتا ہوں سعد کہ میں بزدل تھا... لیکن "اس نے سعد کی طرف دیکھا

"آئیندہ کے لئے صرف ایک موقع.... صرف ایک اور موقع" وہ ملتجیانہ سے لہجے میں بولا

سعد نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"سعد... پلیز بس اسے اتنا کہہ دینا کہ میں نے اس سے محبت کی ہے... اس محبت کی خاطر معاف کر دے" مروان کے آنسو نکل آئے تھے

.....

پھر کیا سوچا تو نے؟؟؟" مبر آج روحاء سے ملنے آئی تھی, اس رات والے واقعے کو کافی دن گزر چکے تھے, وہ اب کافی بہتر تھی سو روحاء سے ملنے چلی آئی

روحاء حسب معمول اپنے کمرے میں تھی, عفراء ابھی تک آئی نہیں تھی, اس کا بیٹا

پیچھے سے کوکب ہی سنبھالتی تھیں

"کیا سوچوں میں؟؟؟" روحاء جیسے ڈھے سی گئی

"اب سارے جہان میں روتا پھرتا ہے, معافیاں مانگتا پھرتا ہے... سر عام ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے جیسے میرے سینے میں پتھر رکھا ہو, کیا باور کرواتا ہے اب مجھے یوں فقیر بن کر... کہ اسے میری بہت پرواہ ہے..." وہ یکدم ہی پھٹ پڑی تھی, مبرا اس کے پاس بیٹھ گئی

روحاء... شوہروں کو کبھی وقت پر عقل نہیں آتی... کبھی بھی نہیں, انہیں ہمیشہ تب عقل آتی ہے جب بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے..." مبرا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

"اور تو شائد ان خوش قسمت ترین بیویوں میں سے ایک ہے جس کے شوہر کو وقت سے پہلے عقل آ گئی ہے..." وہ بولی

"مبرا میرا دل کٹ گیا اس دن عدالت میں اسے دیکھ کر... مجنوں ہی بن گیا ہے,

پہننے اوڑھنے کا بھی نہیں پتہ چل رہا... بات بات پر رو پڑتا ہے, اب کہاں گئے اس کے بھائی, اس کی بہن, اس کی ماں... اب جائے ان کے پاس, کہے انہیں کہ میری دوسری شادی کر دو اور روحاء سے اچھی کوئی اور لا دو..." وہ روتے ہوئے بولی

"کوئی کسی کا نہیں ہوتا روحاء... سب نے ہری جھنڈی دکھا دی ہے اسے... کوئی نہیں ہے اس کے ساتھ" مبر انے کہا

"جانتی ہے روحاء... جس رات ولید نے مجھے اغواء کیا... اس رات معافی مانگ رہا تھا مجھ سے, ہاتھ بھی جوڑے, پیر بھی پکڑ لئے... کہتا معاف کر دو, میں نے کہا ٹھیک ہے... میں کر دوں گی معاف لیکن... یہ معافی سب کے سامنے مانگو, جیسے مار پیٹ سب کے سامنے کی ہے ویسے ہی ہاتھ بھی سب کے سامنے جوڑو..." مبر ا ذرا سا رکی

"... اور اس نے جواباً مجھے ایک اور تھپڑ مار دیا... جیل چلا گیا لیکن معافی نہیں مانگی..." مبر انے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن وہ شرمندہ ہے روحاء...اس نے اگر تجھے سرعام تھپڑ مارا تو تجھ سے سرعام معافی بھی مانگتا ہے,اس نے اگر گناہ کیا ہے تو اسے تسلیم بھی کرتا ہے,اس سے اگر خطا ہو گئی ہے تو اس کا بہت خمیازہ بھگت چکا...روحاء یار اس نے محبت کی شادی کی تھی تجھ سے..."مبر انے کہا

"یہ ہی تو دکھ ہے مجھے کہ اس نے محبت کے نام پر سزا دی ہے مجھے,اس نے محبت کا جھانسہ دے کر ذلیل کر دیا مجھے....محبت کر کے تھپڑ مارا مجھے..."روحاء بلک اٹھی تھی,مبر اکے کندھے سے لگ کر روتی چلی گئی

"میں تجھے فورس نہیں کر رہی روحاء...فیصلہ تیرا ہی ہو گا لیکن...وہ سدھر گیا ہے اور ایک بیوی اس سے زیادہ اور کیا چاہے گی کہ اس کا شوہر سدھر جائے"مبر انے کہا

"معاف کر دینا خدا کی صفت ہے روحاء...اور خاص طور پر جب معافی کا طلبگار دو بیٹیوں کا باپ بھی ہو تو...."مبر انے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا تھا

.....

شعیب کو لاہور میں رہائش مل گئی تھی, کچھ سامان اس نے وہاں سے ہی خرید لیا...

اور باقی کا شفٹ کروالیا, اس انہی دنوں خباب کی شادی کی تاریخ بھی طے ہو گئی تھی

ایک ہفتے بعد لسٹ لگی اور مبرا کا پی ایچ ڈی میں ایڈمیشن ہو گیا

اس کے ایڈمیشن کی خبر سعد کو بھی مل گئی تھی لیکن فی الحال وہ بالکل خاموش تھا

.....

وہ اس دن کلاس لے رہی تھی جب اسے سٹاف روم سے کال آئی, کوئی اس سے ملنے

آئی تھی, وہ کلاس لیکر سٹاف روم کی طرف آگئی

عفراء واحدی اس کے انتظار میں بیٹھی تھی

"تم یہاں؟؟؟" مبرا کافی حیران ہوئی

"تم سے ایک بات کرنی ہے..." عفراء نے کہا, مبرا اسے اپنے آفس میں لے آئی

"خیریت تو ہے؟؟؟" مبرا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا, عفراء نے ایک نظر

www.novelsclubb.com

اسے دیکھا

مبر ا اس رات والے جھٹکے کے بعد کافی کمزور ہو گئی تھی, چہرے پر ابھی بھی درندگی کے مٹے مٹے سے نشان باقی تھے

"خیریت ہی تو نہیں ہے... مبر احسیب خان" عفراء نے کہا

"کیا ہوا؟؟؟"

"تم نے سعد کی اکیڈمی کیوں جوائن کی ہے؟؟؟" عفراء نے پوچھا

"کیونکہ... مجھے وہاں پڑھانا اچھا لگتا ہے..." مبر ا دھیرے سے مسکرائی

"تو یہاں کالج میں بھی تو پڑھاتی ہی ہو... یہ کافی نہیں ہے کیا؟؟؟" وہ بولی

"میں شادی سے پہلے بھی وہاں پڑھاتی تھی, شادی کے بعد continue نہیں کر سکی, حالانکہ نے سعد نے دو, تین مرتبہ اصرار کیا لیکن مینیج نہیں ہوا... اب فری ہوں تو جوائن کر لیا" مبر انے سبھاؤ سے کہا تھا

"بس یہ ہی وجہ ہے؟؟؟"

"عفراء...."مبر انے غور سے اس کی طرف دیکھا

"کیا ہوا ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"تم سعد کی اکیڈمی چھوڑ دو..."وہ بولی, مبر ابس اسے دیکھتی رہ گئی, یوں جیسے وجہ اس کے چہرے پر کھوج رہی ہو

"ٹھیک ہے... چھوڑ دی"مبر انے چند لمحوں بعد کہا تھا, عفراء خاموش رہ گئی

"کوشش کرنا آئیندہ اس سے رابطہ نا ہی کرو... ویسے بھی جب تم چھوڑ دو گی تو وہ خود ہی اکیڈمی بند کر دے گا, روحاء نے بتایا تھا کہ تمہارے بڑے بھائی لاہور میں رہتے ہیں... دل کرے تو... ان کے پاس چلی جانا... وہاں ٹرانسفر کروالینا.... اللہ کرے... تمہیں... وہاں کوئی اچھا سا... تمہارے جیسا.... انسان مل جائے"وہ بنا اس سے نظریں ملائے, اٹک اٹک کر کہتی ہوئی, آخر میں رو ہی پڑی تھی

پھر تا دیر روتی رہی

مبر انے ٹشو اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیا

"تو تم مجھے جلاوطنی کا حکم سنانے آئی ہو" مبر ابڑے کرب سے مسکرائی تھی

"میں صرف ریکوئسٹ کرنے آئی ہوں..." عفراء نے کہا, مبر انے ایک لمبی سانس بھری تھی

"عفراء اب تم آ ہی گئی ہو تو سنو...ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے سعد مغل کی نظروں میں اپنے لئے بہت بار پسندیدگی دیکھی تھی, ڈھکے چھپے الفاظ میں اس نے اظہار بھی کیا تھا...وہ اپنے پیرینٹس کو میرے گھر بھیجنے کے لئے بھی تیار تھا...اور شائد اس کے پیرینٹس آ جاتے تو ہمارا رشتہ طے ہو بھی جاتا کیونکہ اس میں بہت سارے پلس پوائنٹس تھے, ہماری فیملیز ایک دوسرے کو جانتی تھیں, روحاء میری بیسٹ فرینڈ تھی, میرا اور روحاء کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا بھی تھا, سعد مغل ایک بہت اچھا انسان تھا...مبر احسیب خان ایک بہت قابل لیکچرار تھی لیکن...یہ سب نہیں ہوا...کیونکہ سعد مغل میری پسند نہیں تھا..." وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی تھی

"وہ کبھی بھی میری چوائس نہیں تھا... حالانکہ جسے میں نے چنا,اس نے مجھے جانور بھی نہیں سمجھا... لیکن اس کے ہاتھوں ذلیل ہوتے ہوئے,مار کھاتے ہوئے, اذیتیں سہتے ہوئے... ایک پل کے لئے بھی میرے دل میں نہیں آیا کہ.....

کاش... کاش میں سعد مغل کو چن لیتی "مبر انے کہا

"کیونکہ میں اس کا مقدر نہیں تھی عفراء... اس کا مقدر تم تھیں... تم اس کی بیوی ہو... اس کے بیٹے کی ماں ہو,اور خدا کی قسم آج ولید احمد کے ہاتھوں اجڑ کر بھی میں نہیں کہتی... کہ کاش میں تب سعد مغل کو چن لیتی... بھلا کیوں؟؟؟ کیونکہ خدا نے اس کے مقدر میں تمہیں لکھا تھا... مجھے نہیں" وہ بولی

"پھر بھی اگر تمہارا دل مطمئن نہیں ہوتا تو ٹھیک ہے... میں آج ابھی سے اس کی اکیڈمی چھوڑ رہی ہوں... میرا وعدہ ہے تم سے... کہ آئیندہ کم از کم میرا نام تمہارے شوہر کی زبان پر نہیں آئے گا" مبر انے مضبوط لہجے میں کہا تھا

.....

وہ ماریہ کو سلانے کی کوششوں میں تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی

"آجاؤ..."اس کے کہتے ہی سعد اندر آیا تھا

"یہ انار دانہ سویا نہیں ابھی تک؟؟؟"اس نے جھک کر ماریہ کے گالوں کو چوما تھا, مرحہ روحاء کے دوسری جانب بے خبر سو رہی تھی

"کل ہمیں ADLG آفس جانا ہے, آخری مصالحتی پیشی ہے, انشاءاللہ یہ معاملہ بھی ایک طرف لگ جائے گا کل..."سعد اس کے پاس ہی بیٹھ گیا, روحاء بالکل خاموش تھی

www.novelsclubb.com

"پھر اگر خود سامان واپس کر دے گا تو ٹھیک...ورنہ کیس دائر کر دیں گے..."

سعد مسلسل اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا, کافی دیر وہ اس کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا

"چلو اب سو جاؤ...انار دانہ بھی سو گیا ہے"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

"تم کیا کہنے آئے تھے؟؟؟"روحاء نے دھیرے سے پوچھا

"جو کہنے آیا تھا کہہ تو دیا..."وہ بولا,روحاء کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے

"مسئلہ کہاں پر ہے اب...؟؟؟"سعد دوبارہ اس کے پاس بیٹھا تھا

"پتہ نہیں..."وہ بے آواز رو رہی تھی

"واپس جانا ہے؟؟؟"سعد نے پوچھا

"چلے جانا چاہیئے؟؟؟"اس نے جواباً پوچھا تھا

"دیکھو روحاء...کل کیا ہوگا؟؟؟کسی کو نہیں پتہ,وہ سدھرا یا نہیں...یہ صرف وہ اور اس کا رب جانتا ہے...پلس پوائنٹ یہ ہے کہ وہ سرعام اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگتا ہے...اور ایک مرد کی عزت نفس یہ بہت مشکل سے گوارہ کرتی ہے..."سعد نے اسے اپنے کندھے سے لگایا تھا

"اب ہر ایک کو اپنی محبت کے واسطے یوں دے رہا ہے جیسے محبت بس اسی نے کی

ہے... میں نے کی ہی نہیں...؟؟؟" وہ روتے ہوئے بولی تھی

"روحاء وہ تمہاری بیٹیوں کا باپ ہے... اگر دل کے کسی بھی کونے سے اسے ایک موقع دینے کی آواز آتی ہے تو دے کر دیکھ لو, بعد میں ساری عمر یہ کسک نا رہے کہ شائد وہ بدل گیا ہوتا... اور ایسا نہیں ہے کہ تم اب چلی جاؤ گی تو اس گھر کے دروازے تم پر بند ہو جائیں گے... نہیں, کبھی نہیں... وہ دوبارہ انگلی بھی اٹھائے تو واپس پلٹ آنا..." سعد کہتا چلا گیا

جانے انجانے میں کچھ لوگ ہمارے لئے فیصلہ لینا آسان کر دیتے ہیں... بہت آسان

www.novelsclubb.com

ہمیں بس ایک ساتھی چاہیئے ہوتا ہے جو ہمارا ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستے کی طرف موڑ دے... بس پھر سب کچھ آسان ہو جاتا ہے

.....

اس دن مبرا کے اغواء کے کیس کی آخری پیشی تھی, مبرا کا وکیل پر یقین تھا کہ اس

پیشی پر ولید احمد کو بھاری سزا اور جرمانہ ہو گا, عماد بھی ابھی تک زیر حراست تھا چوہدری حمید اور شمیم کو حماد نے ہسپتال داخل کروادیا تھا, پولیس کی مار کھا کر شمیم کی بوڑھی ہڈیاں بالکل ہی جواب دے گئی تھیں, وہ اٹھتے بیٹھتے کراہ رہی تھی اور چیخیں مار رہی تھی

چوہدری حمید کو دائمی دمے کا مسئلہ تھا جو جیل میں رہنے سے مزید شدت اختیار کر گیا تھا, الماس کبھی ماں کو دیکھتی, تو کبھی باپ کو, اس کے دونوں بچے بھی ہسپتال میں اس کے ساتھ خوار ہو رہے تھے

ارم اور انعم کے سسرالی حالات بھی کچھ زیادہ ٹھیک نہیں تھے, انہیں رات کے اندھیرے میں اٹھوالیا گیا تھا, اس سے زیادہ ذلالت والی بات بھلا اور کیا تھی, ارم کے شوہر نے تو اس کی واپسی کے بعد اسے اچھی ہی پھینٹی لگائی تھی

اس پیشی پر مبر ابھی پیش ہوئی تھی, حسیب خان, شعیب اور خباب اس کے ساتھ تھے, کچھ ہی دیر میں ولید کو بھی لے آیا گیا, وہ ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا تھا, قیدیوں

والے لباس میں ملبوس, ملگجا سا حلیہ, بڑھی ہوئی شیو...اور چہرے پر جا بجا پولیس کے تشدد کے نشان...اس کے ساتھ عماد بھی ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا تھا, ساتھ حماد اور اس کا وکیل تھے

ولید نے بس ایک نظر مبرا کو دیکھا تھا اور جا کر کٹہرے میں کھڑا ہو گیا, کاروائی شروع ہو گئی, ولید کے وکیل کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا, سارے ثبوت اس کے خلاف تھے, پولیس نے اسے سرعام مبرا کے ساتھ زیادتی کی کوشش کرتے ہوئے پکڑا تھا, اس کا بس چلتا تو اسے جان سے ہی مار دیتا

مبرا کے وکیل نے اس کے لئے سخت ترین سزا ڈیمانڈ کی تھی, اور عماد اس جرم میں اس کے ساتھ برابر کا شریک تھا, اس کا پاسٹ ریکارڈ بھی نہائت خراب تھا, جج کے لئے فیصلہ کرنا بہت مشکل نہیں تھا

"ولید احمد اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہو گے...؟؟؟" جج نے فارمیلیٹی نبھائی تھی, ولید نے ایک نظر مبرا کی طرف دیکھا

وہ سیاہ رنگ کا بڑا نفیس سا ایمبرائیڈری والا سوٹ پہنے ہوئے تھی, سر پر سیاہ سکارف لپیٹ کر کنڑاسٹ آف وائیٹ شال کندھوں سے لپیٹ رکھی تھی, چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا, لبوں پر بس ہلکی ہلکی سی گلابیاں تھیں, پیروں کو سیاہ بند شوز میں مقید کیا ہوا تھا, وہ شعیب کے ساتھ کھڑی تھی, اپنے پانچ فٹ تین انچ قد کے ساتھ اس کی شخصیت کے وقار میں کوئی کمی نہیں تھی, مانا کہ وہ بہت خوبصورت نہیں لگ رہی تھی لیکن خوبصورتی ہی سب کچھ نہیں ہوتی...اس لمحے کوئی ولید احمد سے پوچھتا کہ اس کا انتہائی خوبصورت چہرہ لمحوں میں کیسے مسخ ہو گیا تھا....

www.novelsclubb.com

"وتعز من تشاء, وتزل من تشاء....اور وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے"

مبرا حسیب خان کے مقدر میں لکھی وہ بے پناہ عزت اس کے پروردگار کی دین تھی, وہ عزت چھیننے والا آخر ولید احمد تھا ہی کون...؟؟؟

ایک مٹی کا پتلا...اور بس

اس پاکباز لڑکی کی عزت ولید احمد کے تھپڑوں اور ٹھڈوں سے کم نہیں ہو گئی تھی,

خدا نے اسے سرپرست بنایا تھا, مبر ا جیسی انمول لڑکی کا محرم بنایا تھا...اور محرم سے

بڑھ کر خوبصورت رشتہ اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے

"شوہر اور بیوی جب ایک دوسرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہیں تو خدا بھی

انہیں محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہے"

اور ولید احمد جیسے شوہر اس رشتے کی خوبصورتی کو مسخ کر دیتے ہیں

"ولید احمد...کچھ کہنا چاہو گے؟؟؟"جج نے دوبارہ پوچھا تھا, ولید نے نفی میں سر ہلا

دیا

"مجھے کچھ کہنا ہے جج صاحب..."مبر انے دھیرے سے کہا تھا

.....

وہ سعد اور ساجد مغل کے ساتھ مصالحتی دفتر آئی تھی, سعد نے اسے ایک کمرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں بٹھا دیا, کچھ ہی دیر بعد آفیسر آ گیا تھا, وہ لوکل گورنمنٹ کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا

کچھ دیر بعد ہی اس کے نام کی پکار آ گئی, سعد نے اسے آنے کا اشارہ کیا تھا, دفتر میں داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر مروان پر پڑی تھی

وہ سفید رنگ کا کرتا شلوار پہنے ہوئے تھا, روحاء کو اسے دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ کپڑے اس نے خود ہی جیسے تیسے استری کئے تھے, جوتوں پر سادہ برش ہی مار کر آ گیا تھا, چہرہ ایسے جیسے برسوں کا بیمار ہو, بڑھے ہوئے بال, بڑھی ہوئی ڈاڑھی, جھکے ہوئے کندھے... اس سے زیادہ اس سے دیکھا نا گیا

وہ خود بھی اتفاق سے وائیٹ پرنٹڈ سوٹ پہنے ہوئے تھی, پیروں میں سلیپرز اور سر پر سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا, آنکھوں کی چمک, چہرے کی دمک, لبوں کی مسکان... سب غائب تھی

"مروان مرزا....؟؟؟" ڈائریکٹر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"جی سر..." وہ دو قدم آگے کو آیا تھا

"روحاء مغل...؟؟؟"

روحاء خاموشی سے اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی

"کوئی بات نہیں بنی آپ دونوں کی؟؟؟"اس نے پوچھا, مروان نے بڑی آس سے روحاء کی طرف دیکھا, وہ سر جھکائے کھڑی تھی

"کیا یار پروفیسر صاحب...استاد لوگ تو بڑے شریف اور نرم دل ہوتے ہیں, پھر بیوی کا دل کیسے دکھا دیا؟؟؟"ڈائریکٹر نے پوچھا

"سر استاد لوگ بھی تو انسان ہی ہوتے ہیں...ہو گئی غلطی..."وہ پشیمان تھا

"تو معافی مانگ لیں...اس میں کیا مشکل ہے؟؟؟"وہ بولا

"سر ہزاروں بار مانگ چکا ہوں...لاکھوں بار رو چکا ہوں, فقیر بن کر بھی دیکھ لیا ہے مگر..."مروان نے کہتے ہوئے روحاء کی طرف دیکھا, اس کی آنکھوں سے قطرے بس امڈنے کو تیار تھے, ساجد مغل اور سعد اس کے پیچھے بالکل خاموش کھڑے تھے

"کیوں مس روحاء؟؟؟آپ کے شوہر نادم ہیں,اپنی غلطی پر پشیمان ہیں, معاف کرنے میں کیا حرج ہے؟؟؟"اس نے پوچھا

"ہاتھ اٹھایا ہے اس نے...؟؟؟زیادتی کی ہے میرے ساتھ؟؟"وہ یکدم پھٹ پڑی تھی

"کیسے معاف کردوں میں؟؟؟"اس نے روتے ہوئے مروان کی طرف دیکھا,وہ بے بس سا کھڑا تھا

"یعنی انہوں نے وہ کیا جس کی اجازت نہیں ہے...ٹھیک مس روحاء؟؟؟" ڈائریکٹر نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"کسی بھی طرف سے نہیں,نااللہ کی طرف سے,نااللہ کے رسول کی طرف سے,نا اللہ کی کتاب کی طرف سے,ناشریعت کی طرف سے,ناقانون کی طرف سے,نا معاشرت کی طرف سے...ایسا ہی ہے مس روحاء؟؟؟"اس نے پھر پوچھا

"جی سر..."وہ بولی

"ہم دن میں کتنے جھوٹ بولتے ہیں مس روحاء...؟؟؟کیا اس کی اجازت ہے ؟؟؟غیبت کرتے ہیں, ملاوٹ کرتے ہیں, ناپ تول میں کمی کرتے ہیں, غریبوں کا حق کھاتے ہیں, ناانصافی کرتے ہیں, دوسروں پر ظلم کرتے ہیں, چوری چکاری کرتے ہیں, اللہ کی بنائی حدوں کو توڑتے ہیں... ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جس کی اجازت نہیں ہے... کہیں سے بھی نہیں... لیکن پھر بھی... اگر ہم نادم ہو کر اللہ کے آگے رو کر معافی مانگیں تو اس نے گارنٹی دی ہے کہ میں معاف کر دوں گا... بشرطیکہ کہ معافی سچے دل سے مانگی جائے... اور یہاں آکر ہمارے ایمان کا اصل امتحان ہوتا ہے کہ رب تو دلوں کے بھید جانتا ہے سو اسے پتہ ہوتا ہے کہ طلبگار کا دل سچا ہے یا نہیں... لیکن بندہ تو بس ایک مٹی کا پتلا ہے... اسے کیسے پتہ چلے گا کہ طلبگار کا دل سچا ہے یا نہیں...؟؟؟ تو یہاں آکر معاملہ خدا پر چھوڑ دیں, اگر آپ اس کی صفت کو اپنا کر کسی کو معاف کر رہے ہیں تو وہ آپ کا ساتھ کیونکر نہیں دے گا..." ڈائریکٹر کہتا چلا گیا تھا

روحاء بس بے آواز رو رہی تھی

"چلیں پروفیسر صاحب...اپنی نیک اور پاکباز زوجہ سے معافی مانگیں...معافی مانگنے میں کوئی شرم نہیں ہوتی..."ڈائریکٹر نے مروان سے کہا تھا

.....

"جی محترمہ...؟؟؟"جج اس کی طرف مڑا

"میں اسے معاف کرنے کے لئے تیار ہوں...بس ایک چھوٹی سی شرط پر..."وہ بولی

"مبرا..."شعیب نے اسے یوں دیکھا جیسے پاگل ہو گئی ہو لیکن حسیب خان نے اس کا ہاتھ دبا کر اسے خاموش کروا دیا

"محترمہ کٹہرے میں آئیں..."جج نے کہا,وہ خاموشی سے کٹہرے میں چلی گئی

"جی کہیں..؟؟؟"

"اس نے اب تک میرے ساتھ جو بھی ظلم...جو بھی زیادتیاں کی ہیں...ان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

معافی مانگے, دو سال اس نے مجھے جوتے کی نوک پر رکھا ہے, صبح و شام تھپڑ, مکے, ٹھڈے... ہر رات کی زیادتی, ہر صبح کی مار... نوکرانی بنا دیا مجھے, فراڈ کیا میرے ساتھ, دھوکے سے پیسہ بٹورا, دو سال اس نے میری کمائی کھائی اور مجھے بدلے میں صرف ذلالت دی, اس کے گھر والوں نے کبھی اس کا اٹھا ہوا ہاتھ نہیں روکا, اس کی ماں نے کبھی اسے شرم نہیں دلائی, ان سب نے مل کر مجھے جانور سمجھ لیا... اس کی وجہ سے دو بار میں نے اپنا بچہ کھو دیا, اغواء کیا مجھے, تشدد کیا, زیادتی کا نشانہ بنایا... لیکن..." وہ ذرا سا رکی

"میں اسے وہ سب معاف کر دوں گی اگر یہ مجھ سے معافی مانگ لے, آج یہاں سب کے سامنے میرے آگے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اسے میری زندگی برباد کرنے کا کوئی حق نہیں تھا, میرے پیروں میں بیٹھ کر گڑگڑائے اور کہے کہ اسے میری محبت کو میری سزا بنانے کا کوئی حق نہیں تھا.. سب کے سامنے روئے, کہے کہ اس نے غلط کیا, کہے کہ یہ شرمندہ ہے... کہے کہ مجھے معاف کر دو..." مبرا کہتی چلی گئی

ولید دم سادھے بت بنا کھڑا تھا

"ولید احمد... معافی مانگ لو گے تو بچ جاؤ گے ؟؟؟"جج نے اس کی طرف دیکھا

.....

"روحاء مجھے معاف کر دو, میں بہت شرمندہ ہوں, مجھے میری بیٹیوں کی خاطر معاف کر دو, آئیندہ کبھی بھی ایسا نہیں ہو گا... میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آئیندہ تم سے اونچی آواز میں بات بھی نہیں کروں گا..."وہ فوراً ہاتھ جوڑ کر روحاء کی طرف آیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

"معافی مانگو ولید احمد....ہاتھ جوڑ کر کہو کہ تم نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے... اور میں تمہیں معاف کر دوں... جوڑو ہاتھ... مانگو معافی... خدا کی قسم میں معاف کر دوں گی..."مبرا نے ولید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

ولید نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

سب اسے ہی دیکھ رہے تھے, عدالت میں کافی لوگ تھے, مبرا کے ساتھ اس کے دونوں بھائی کھڑے تھے, جج کے ساتھ اس کا ریڈر اور سٹینو بھی بیٹھے تھے

"معافی مانگ لینے میں کوئی شرم نہیں ہوتی ولید احمد... جبکہ معافی بھی اس گناہ کی ہو جو ہم سے سرزد بھی ہوا ہو... مانگ لو معافی" جج نے کہا

.....

روحاء کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہہ نکلے, مروان یونہی ہاتھ جوڑے جوڑے اس کے سامنے اپنے گھٹنوں پر بیٹھا تھا

"روحاء میں تھک گیا ہوں... بہت تھک گیا ہوں... خدا کے لئے مجھے معاف کر دو" وہ رو رہا تھا

.....

"کہو کہ مبرا مجھے معاف کر دو, جوڑ لو ہاتھ.. جھکا لو سر..." مبرا کی آنکھیں بھر آئیں ولید نے مسلسل اس کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور سر جھکا لیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے جو چاہے سزا دے دیں... معافی نہیں مانگوں گا" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا

.....

یہاں یہ پیرا گراف لکھنا تو نہیں چاہ رہی تھی کہ سارے سین کا flow خراب ہو جائے گا, لیکن اس کی جگہ یہیں بنتی ہے, بہت سارے ریڈرز نے کہا کہ روحاء کو طلاق لے لینی چاہئے... چاہے مروان نے پہلی بار ہی تھپڑ مارا.. لیکن کیوں مارا ؟؟؟؟

اور بہت سارے ریڈرز نے کہا کہ روحاء اوور ہو رہی ہے کیونکہ مروان شرمندہ ہے

www.novelsclubb.com

اور بہت سارے ریڈرز یہ کہیں گے کہ جب آخر میں معاف ہی کر دینا تھا تو اسے اتنا ذلیل کیوں کیا...؟؟؟

تو اس کا جواب بڑا سادہ سا ہے

اور چونکہ یہ جواب میری طرف سے ہے تو آپ چاہیں تو اختلاف کر سکتے ہیں

کہ شوہر اگر تھپڑ مار کے, گالی دے کے, زیادتی کر کے... شرمندہ ہو جائے, پلٹ کر آئے, معافی مانگے, روئے, گڑگڑائے... اور سارا جہان اسے سچا سمجھے... لیکن آپ کے دل میں آپ کی عزت نفس کا لیول اس شوہر کی محبت سے زیادہ ہو جائے تو بیشک اسے معاف نہ کریں.... بشرط یہ کہ آپ صرف ایک بیوی ہیں... ایک ماں نہیں ہیں

لیکن... اگر آپ ایک ماں بھی ہیں تو خدا کی قسم ایک ماں اپنی اولاد کی خاطر اپنی عزت نفس بھی وار دیتی ہے کیونکہ جو شخص سر عام ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا ہے وہ صرف ایک شوہر ہی نہیں... ایک باپ بھی ہے جس کا نعم البدل پوری کائنات میں نہیں ہوتا

.....

روحاء بلک بلک کر روتی ہوئی اس کے ساتھ ہی نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی, دونوں ہاتھوں سے اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھام کر ان پر اپنا ماتھا ٹکا گئی تھی

وہاں موجود ہر شخص کی آنکھ پر نم تھی

"ایم سوری..." وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"سفید شرٹ کے ساتھ آف وائٹ شلوار پہن کر آ گئے ہو تم..." وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بس اتنا ہی بولی تھی

"تمہارے پیچھے سارے رنگ مر گئے میرے روحاء..."

مروان نے بنا کسی کی پرواکئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنے بازو کا سہارا دے کر اٹھایا اور کرسی پر بٹھا دیا, پھر خود اسے پانی کا گلاس بھر کر پکڑایا

www.novelsclubb.com

"سر پلیز... یہ جو بھی ہے اسے ختم کر دیں اب..." وہ بولا

"وہ تو میں کر دوں گا لیکن پہلے یہ بتائیں کہ شام کو میرے گھر کتنے کلو کا ٹوکرا آئے گا مٹھائی کا؟؟؟" ڈائریکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

.....

جج نے فیصلہ سنا دیا تھا

پانچ سال قید اور بھاری جرمانہ

جج کے اشارے پر پولیس کانسٹیبلوں نے ولید کو دونوں طرف سے جکڑ لیا

مبرا کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

یہ اس کا انتخاب تھا جو اسے برباد کر کے بھی شرمندہ نہیں تھا

عماد کو ایک سال کی سزا ہوئی تھی

ظاہر ہے اتنا جرمانہ وہ لوگ کہاں سے ادا کرتے...؟؟؟ گھر پہلے ہی ٹھکانے لگ چکا تھا

www.novelsclubb.com

اس کے بعد جو تھوڑی بہت زمین تھی وہ بھی ولید کے دھڑ پر اتر گئی

ولید کو اس کی نظروں کے سامنے ہی پولیس کی گاڑی میں بٹھا کر جیل لے گئے تھے

.....

وہ بھی ایسی ہی ایک شام تھی... مبرا تقریباً ایک ہفتے بعد اکیڈمی آئی تھی, اپنی ہر

کلاس کو اس نے آفیشلی گڈ بائے کہہ دیا تھا

اب تو اس کے پاس مضبوط بہانہ تھا کہ اس کا پی ایچ میں ایڈمیشن ہو گیا ہے سو وہ مزید جاری نہیں رکھ سکتی, سعد بس خاموش سا تھا

سٹوڈنٹس کی زبانی ہی اسے پتہ چلا کہ سعد مغل نے اکیڈمی کے باقی معاملات بھی ایک بار پھر سے وائنڈاپ کرنے شروع کر دیئے تھے

وہ آخری کلاس لیکر باہر نکلی تو شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے, زیادہ تر سٹوڈنٹس جانا شروع ہو گئے تھے, اس سے پہلے کہ وہ واپسی کے لئے نکلتی, اسے سعد کی کال آگئی

www.novelsclubb.com

"ہو گئیں فارغ...؟؟؟"

"جی..."

"ذرا آفس میں آیئے گا...." اس نے کہا, مبرا خاموشی سے اس کے آفس کی طرف آگئی

"بیٹھیں مبرا..." سعد نے کہا اور ایک لفافہ اس کے آگے رکھ دیا

"...Your current month's payment"

وہ بولا

"میں اس مہینے آئی ہی کتنے دن ہوں...؟؟" مبرا نے کہا

"جتنے دن آئی ہیں یہ اتنے دنوں کے ہی ہیں..." وہ بولا, مبرا بس دھیرے سے مسکرا دی تھی

"کتنے دن جایا کریں گی لاہور؟؟؟" سعد نے پوچھا

"فی الحال ویک اینڈ پر... پھر جیسے جیسے مینیج ہوا..." مبرا نے کہا

"چلیں... بیسٹ آف لک" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"میں جاؤں اب...؟؟؟" اس نے کچھ دیر بعد پوچھا

"بالکل... آئیں میں گیٹ تک چھوڑ آتا ہوں" وہ اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا

دونوں ایک ساتھ ہی آفس سے نکلے تھے, شام گہری ہو گئی تھی, بس اکا دکا

سٹوڈنٹس ہی گیٹ کے پاس کھڑے تھے

وہ دونوں ایک دوسرے کے برابر میں روش پر ہو لئے

"شعیب کی فیملی شفٹ ہو گئی؟؟؟" سعد نے پوچھا

"وہ اس ویک اینڈ پر آئیں گے تو حنا بھابھی اور دونوں بچوں کو ساتھ لے جائیں گے... گھر تو فرنشڈ ہو گیا ہے ان کا" وہ بولی

"میں بھی ایک, دو سال تک لاہور ہی ٹرانسفر کروالوں گی... پی ایچ ڈی کے بعد تو شائد یونیورسٹی میں ہی ایڈجسٹمنٹ ہو جائے" مبر انے کہا

"بڑے شاندار فیوچر پلانز ہیں... اللہ کامیاب کرے" سعد نے کہا

"سعد ایم سوری... میری وجہ سے آپ کو سب کچھ وائنڈاپ کرنا پڑا..." اس نے دھیرے سے کہا تھا, سعد اس کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا, وہ بس کندھے اچکا گیا

"میرا خیال تھا کہ میں بس ولید احمد کو ہی اچھی نہیں لگتی... لیکن... مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں عفراء واحدی کی گڈ بک میں بھی شامل نہیں ہوں" وہ دھیما سا مسکرائی

تھی

"کبھی کبھار ہمیں اپنی ذات پر وہ الزام بھی ہنس کر سہنا پڑتا ہے جو شائد ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا..." سعد نے کہا

"I'll try my best to stay away...

مبرا نے دھیرے سے کہا تھا

"میں بھی..." سعد کے کہتے ہی مبرا نے اس کی طرف دیکھا, وہ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسی کو دیکھ رہا تھا

"سعد آپ میری زندگی میں آنے والے چند بہترین لوگوں میں سے ایک ہیں... ایم سوری میں نے آپ کے سمجھانے اور راستہ دکھانے کے باوجود خود کو تباہ کر لیا, لیکن پلیز... میری وجہ سے سعد مغل کی فیملی اپ سیٹ ہو... یہ میں کبھی نہیں چاہوں گی" مبرا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

"میں اس وقت آپ کے یہ آنسو ضرور پونچھتا لیکن... ایم سوری... It is

"not allowed سعد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا, مبر اخود ہی اپنی آنکھیں خشک کرتے ہوئے گاڑی کی طرف آگئی, سعد نے اس کے لئے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا

"...Good Bye

وہ دھیمے سے کہتے ہوئے اندر بیٹھ گئی تھی

سعد نے مسکراتے ہوئے اسے ہاتھ کے اشارے سے الوداع کہا تھا اور وہ بس گاڑی نکال لے گئی تھی

www.novelsclubb.com

.....

گاڑی میں ہر سو خاموشی چھائی ہوئی تھی, مروان ڈرائیو کر رہا تھا, روحاء دوسری طرف چپ چاپ بیٹھی تھی, ماریہ اس کی گود میں لیٹی سو رہی تھی, مرحہ پیچھے سیٹ پر لیٹی اونگھ رہی تھی

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں لیکر ساجد مغل کے گھر سے نکلا تھا

"گاڑی کیسی ہے؟؟؟" مروان نے اس سے پوچھا

"اچھی ہے..." وہ بولی

"لے لوں...؟؟؟" مروان نے پھر پوچھا

"اگر دو ڈھائی ماہ بعد پھر سے بیچ دینی ہے تو مت لینا" روحاء کے کہتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ گھر پہنچے, مروان نے خود ہی اتر کے گیٹ کھولا اور گاڑی اندر کی, روحاء, ماریہ کو گود میں اٹھا کر باہر نکل آئی, مروان نے مرحہ کو اٹھا لیا تھا

ابھی کل ہی اس نے ایک کام والی کو بلوا کر سارا گھر صاف کروایا تھا, سارے برتن دھلوائے, جالے اتروائے, کچن صاف کروایا... روحاء سیدھی اندر آ گئی اور ماریہ کو بستر لٹا دیا, مروان نے مرحہ کو بھی اس کے برابر میں ہی لٹا دیا تھا

"دودھ پڑا ہے؟؟؟"

"نہیں... دودھ والا صبح سے آئے گا, میں لے آتا ہوں" وہ بولا

"تم کچھ کھاؤ گی؟؟؟" مروان نے پوچھا

"نہیں... بھوک نہیں ہے, صبح ناشتے کے لئے بریڈ اور انڈے لے آنا, پھر میں دوپہر میں کچھ پکالوں گی" وہ بالکل نارمل انداز میں بولی تھی, مروان سر ہلا کر واپس چلا گیا

روحاء نے دونوں بچیوں کے کپڑے, پیمپرز, فیڈرز اور باقی سامان سیٹ کیا تھا, مروان آیا تو اس نے چائے بنائی, اور بچیوں کا دودھ گرم کیا

"یہ تمہاری... میرا مطلب آپ کی چائے" وہ اسے کپ پکڑاتے ہوئے بولی,

مروان اپنے کپڑے استری کر رہا تھا, بس زیر لب مسکرا دیا

"تم ہی کہہ لو, کوئی بات نہیں..." وہ بولا

"لائیں میں کر دیتی ہو کپڑے پریس..." وہ بولی

"میں کرلوں گا...اب کرنے آگئے ہیں مجھے" مروان نے کہا

"ہاں دیکھا میں نے...کتنے اچھے کپڑے پریس کرتے ہیں آپ...جواب نہیں ہے..." روحاء نے اسے گھورتے ہوئے شرٹ اس کے ہاتھ سے پکڑی تھی,

مروان اس کے پاس ہی کھڑا ہو کر چائے پینے لگا,اس کی نظروں کا ارتکاز روحاء جان گئی تھی

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں...؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں جو دو بچوں کے بعد بھی اتنی ہی خوبصورت ہے..." وہ بولا,روحاء مسکرا ہی دی

www.novelsclubb.com

"یہ لیں...اب صبح سب کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کی بیوی واپس آگئی ہے" روحاء نے اس کا سوٹ ہینگ کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھایا دیا,مروان نے ایک طرف سے ہینگر پکڑا اور ذرا زور سے اپنی طرف کھینچا,روحاء یکدم ہی اس کے سینے سے آن لگی تھی,مروان نے دوسرے بازو سے اس کے گرد حصار بنایا تھا,پھر

سوٹ استری سٹینڈ پر رکھا اور اسے مزید اپنے قریب کر گیا, بہت محبت سے اس نے روحاء کے چہرے پر گرے بال اس کے کان کے پیچھے اڑس دیئے, پھر انتہائی نرمی سے اس کے گالوں پر اپنی انگلیاں پھیریں تھیں

"روحاء آئی لو یو.... بہت زیادہ..." اس نے اپنا انگوٹھا روحاء کے لرزتے ہوئے لبوں پر پھیرا تھا

"اور آپ کو لگتا ہے کہ روحاء کے سینے میں دل ہی نہیں ہے... ہیں نا...؟؟؟"

روحاء نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

"ایک بیوی نے تو آپ کو اسی دن معاف کر دیا تھا مروان جس دن آپ روئے تھے... بس ایک عورت کی عزت نفس آپ کو معاف نہیں کر پا رہی تھی" وہ بولی

"میرے دل سے پوچھیں کہ آپ کو روتا دیکھ کر میرے اوپر کیا بیتتی تھی... آپ کے جڑے ہاتھ, آپ کا جھکا سر... میرے ہزاروں ٹکڑے کر دیتا تھا مروان..."

روحاء کی خوبصورت آنکھوں میں یکلخت ہی پانی بھر آیا

"روحاء میری جان... مجھے میرے جگر کے ٹکڑوں کی قسم, میں آیندہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا..." مروان نے باری باری اس کی نم آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھواء تھا, پھر اس کے گالوں سے ہوتا ہوا اس کے لبوں پر اتر آیا

تادیر وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن, ایک دوسرے سے اپنا سکون کھینچتے رہے,

پھر یکلخت ہی مروان نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا

"مروان... مجھے نیچے اتاریں, میں قطعاً قطعاً ایک اور بچہ افورڈ نہیں کر سکتی.... پہلے ہی یہ دونوں جڑواں بچوں کی طرح ہو گئی ہیں..." روحاء نے اچھی خاصی مزاحمت کی تھی

www.novelsclubb.com

"وہ جو تیسرا ہو گا وہ میں پال لوں گا... پکا پرامس, لیکن اس وقت تمہیں نیچے اتارنا میرے لئے قطعی affordable نہیں ہے... بس چپ کر جاؤ اب" مروان نے اسے بستر پر گراتے ہوئے اس کی ہر مزاحمت ختم کی تھی

.....

عفراء اپنی اور سعد کی چائے لیکر آئی تھی, سعد کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ بستر کے دوسری طرف آگئی, سعد بس چپ چاپ چائے پینے لگا تھا

عفراء نے چائے پیتے ہوئے احد کو کو سلایا اور اسے اپنے دائیں طرف لٹا دیا

موسم اب تبدیل ہونے لگا تھا

کپ خالی کر کے اس نے ایک طرف رکھا اور لائیٹ مدھم کر دی, پھر دھیرے سے سعد کے قریب ہوئی تھی, وہ ہنوز اپنے موبائل میں مصروف تھا

"اب ناراض ہی رہنا ہے؟؟؟" عفراء نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھا تھا

"میں تم سے کبھی ناراض ہو ہی نہیں سکتا..." سعد نے موبائل بند کر دیا

"پھر منہ کیوں بنایا ہوا ہے؟؟" عفراء نے ایک بازو اس کی گردن میں ڈال کر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں سعد کے چہرے پر پھیری تھیں

"میرا منہ ہی ایسا ہے..." سعد کے کہتے ہی عفراء کی ہنسی نکل گئی, جبکہ سعد ابھی تک سیریس ہی تھا

"جی نہیں جناب... یہ اتنا ٹیڑھا بھی نہیں ہے جتنا اس وقت کر رکھا ہے... کروں سیدھا؟؟؟"اس بے شرارت سے پوچھا

"کر دو..."وہ بولا, عفراء نے مسکراتے ہوئے اس کے لبوں کو چھواء تھا, ایک بار... دو بار... اور تیسری بار میں سعد کی ہنسی نکل ہی گئی

"دیکھا... اب ٹھیک ہوا ہے"عفراء نے مسکراتے ہوئے کہا, سعد نے اسے اپنے دونوں بازوؤں میں بھر کر دوسری طرف گرایا اور اس پر جھک آیا

"اچھا تو ڈاکٹر صاحبہ... میرا باقی جسم بھی ٹیڑھا میڑھا ہو رہا ہے, اسے بھی سیدھا کر دیں پلیز..."سعد نے دیوانہ وار اس کے چہرے کو گیلا کرتے ہوئے کہا تھا اور عفراء بس مسکراتے ہوئے اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی تھی

.....

شعیب اور حنا دونوں بچوں سمیت لاہور شفٹ ہو گئے تھے, شعیب نے دونوں بچوں کا ایڈمیشن بھی وہیں کروا دیا, حنا نے کچھ ہی دنوں میں سارا سسٹم سیٹ کر لیا

تھا, مبرا بھی ان کے ساتھ ہی آئی تھی

دو ہفتے بعد حسیب خان اور عابدہ نے خباب کی شادی طے کر دی تھی, گھر میں شادی کے ہنگامے جاگ اٹھے تھے, زوہیب کا ایل ایل بی کا لاسٹ ایئر چل رہا تھا

شادی کی زیادہ تر شاپنگ حنا اور مبرا نے لاہور سے ہی کی تھی, ظاہر ہے عابدہ اکیلی کیا کچھ کرتیں, خباب کی مہندی سے دو دن پہلے شعیب کی فیملی بھی واپس آ گئی, گھر کی اصل رونق تو اسامہ اور ارحہ تھے... عابدہ تو انہیں چوم چوم کر ہی بے حال ہو گئیں, زوہیب بھی آ گیا تھا

خباب کی شادی بخیر و عافیت انجام پا گئی, اس کی بیوی ایگریکلچر آفیسر تھی, اتنے عرصے بعد خباب کی شادی پر وہ گھر خوشیوں سے بھر گیا تھا

شادی کے ایک ہفتے بعد شعیب اور حنا واپس چلے گئے, تھے

دھیرے دھیرے مبرا کی روٹین بھی سیٹ ہو گئی, وہ ہر ویک اینڈ پر لاہور چلی جاتی تھی, پیچھے سے حسیب خان نے نچلا پورشن خباب کو دے کر اوپر والا پورشن

زوہیب کے لئے سیٹ کروادیا, مبرا نے بھی کمرہ اوپر ہی لے لیا تھا

ولید کو جیل گئے دو مہینے ہو گئے تھے لیکن اس کے ساتھ گزارا ہر ہر لمحہ مبرا کے لئے ابھی بھی کسی بھیانک خواب جیسا تھا, بیشک وہ راتوں کو ڈر کر نہیں اٹھتی تھی لیکن ولید احمد کا وہ مکروہ چہرہ جیسے ہمیشہ کے لئے اس کے ذہن کے پردے پر نقش ہو گیا تھا

یہ سچ تھا کہ اس رات کے بعد سے اس کی باقی کی زندگی خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک تحفہ ہی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی اس تحفے سے ولید احمد کی گھناؤنی یادیں ختم نہیں کر پائی تھی

www.novelsclubb.com

اور ایسے ہی ہوتا ہے...ایک انتہائی برا وقت جھیل کر جب انسان پر خوشیوں کے در کھلتے ہیں تو اپنی ہر خوشی کے ساتھ اسے وہ برا وقت ضرور یاد آتا ہے...اور اس لمحے انسان کے لبوں سے نکلتا شکرانہ کچھ زیادہ ہی خالص ہو جاتا ہے

.....

ختم شد(Un-officially)

بونس سینز

Ever After

ولید کو جیل گئے دو مہینے ہو چلے تھے

وہ بھی ایک کالی سیاہ رات تھی

چوہدری حمید کا کھانس کھانس کر برا حال تھا, رات کے دس بج رہے تھے, الماس نے ہر جتن کر لیا لیکن اس کی کھانسی میں وقفہ ہی نہیں آ رہا تھا

یکدم ہی وہ کھانسا اور ساتھ ہی خون بھری قے آئی, حماد نہ جانے کہاں تھا

"الماس... حماد کو فون کر دے..." شمیم کے گھٹنے بالکل ہی جواب دے گئے تھے, وہ بیچاری چلنے پھرنے سے عاجز آ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"امی اس کا نمبر ہی بند ہے..." الماس نے کہا

"کہاں گیا ہے؟؟؟"

"دودھ لینے گیا تھا..ابو کو دینا تھا گرم دودھ" وہ ستی پڑی تھی

تبھی دروازہ زور سے کھٹکا, الماس نے بھاگ کر کھولا لیکن وہاں حماد کی بجائے ارم کھڑی تھی...اکیلی تن تنہا...

"ارم... کیا ہوا؟؟" الماس دھک سے رہ گئی

"اس نے طلاق دے دی ہے مجھے...امی, امی..." وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اندر آ گئی

www.novelsclubb.com

"امی اس نے طلاق دے دی ہے مجھے, کہتا دن دہاڑے ڈاکو لے گئے تھے تجھے, دو بھائی جیل میں بند ہیں, سارا خاندان ہی کنجروں کا نکلا..." ارم کا رو رو کر برا حال تھا

تبھی حماد بھی آ گیا, چوہدری حمید کا جیسے آخری وقت آ گیا تھا

"اسے کیا ہوا ہے؟؟؟" وہ ارم کو دیکھ کر حیران تھا

"طلاق دے کر نکال دیا گھر سے..." الماس بھی رو پڑی

"حماد ابو کو ہسپتال..." الماس کے کہتے ہی حماد پھٹ پڑا

"یہ ساری اپنے کرموں کی سزا مل رہی ہے ہمیں, اس نے بار بار ولید سے کہا کہ معافی مانگ لو, میں معاف کر دوں گی, جج نے الگ سے کہا... لیکن ولید کی گردن کا سریا نہیں ٹوٹا, خود بھی اب جیل میں پڑا ہے ساتھ عماد کو بھی لے ڈوبا... ہمیں الگ سے ذلیل کر دیا, طلاقیں ہی ہونی ہیں اب... ابھی تو یہ آئی ہے... اس کے بعد انعم بھی آئے گی..." حماد بھڑک پڑا تھا

بیک گراؤنڈ میں چوہدری حمید مسلسل کھانس رہا تھا

"حماد ابو کو ہسپتال لے چلتے ہیں... خون تھوکے جا رہا ہے" الماس رو ہی پڑی

"میں نے نہیں جانا ہسپتال... ایتھے ہی پڑا رہن دو, بس مینوں چھڈ دیو..."

چوہدری حمید ایک طرف کو لڑھک گیا تھا

"امی اب کیا ہو گا؟؟" ارم نے روتے ہوئے کہا

"میں کی دساں کڑیے..." شمیم خود بے حال تھی

"امی کوئی تھوڑا ظلم نہیں کیا ہم لوگوں نے مبر اپر... بات بات پر ولید اسے دھنک دیتا تھا, امی ہم نے بھی بہت زیادتیاں کی ہیں اس کے ساتھ... کبھی اس کا ساتھ نہیں دیا, کبھی ولید کو غلط نہیں کہا... کھا گئے امی اسے ہم کھا گئے..." الماس کہتی چلی گئی تھی

.....

رابعہ کی ڈلیوری قریب ہی تھی, وہ کاشف مرزا کی طرف ہی آگئی تھی اور جس دن سے آئی تھی, اس کے اور زویا کے دس جھگڑے ہو چکے تھے

رابعہ نے آتے ہی ٹی وی لاؤنج کے صوفے پر ڈیرہ جما لیا تھا اور زویا کو آرڈر لگانے شروع کر دیے تھے, زویا ویسے بھی آجکل سوا نیزے پر غصہ رکھے ہوئے تھی, جس دن سے اس نے مروان کے ساتھ جانے سے انکار کیا تھا, مروان نے بالکل ہی ہاتھ کھینچ لیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور اس دن سے زویا فرحان کی محتاج ہو گئی تھی, اور فرحان کو بھی اب پتہ چلا تھا کہ فیملی پالنا کیا ہوتا ہے

"زویا بھابھی ایک پلیٹ اور چھری پکڑانا..." رابعہ نے ہانک لگائی, زویا اسے پلیٹ اور چمچ پکڑا گئی

"ایک انار بھی دینا فریج سے..." زویا نے پکڑا دیا

"ایک ٹوکری بھی پکڑا دیں چھلکوں کے لیے" رابعہ کے کہتے ہی زویا کی بس ہوئی تھی

"تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں میں.... اٹھ کر لے لو" زویا چیخ پڑی

"حد ہو گئی, آپ کے تینوں بچے میں نے ہی پالے ہیں, اب ایک ٹوکری دینا دو بھر ہو گیا" رابعہ کو نسا کم تھی

"رابعہ بکواس بند کر لو, سمجھیں, جب سے آئی ہو مجھے ذلیل کر کے رکھ دیا ہے تم نے, میں ہانڈی روٹی دیکھوں, اپنے بچے دیکھوں یا تمہیں دیکھوں..." زویا دہاڑی

"امی...امی..."رابعہ فل آواز میں چیخ پڑی

"کیا ہو گیا؟؟؟"فرحت بوکھلا کر باہر آئی تھیں

پھر جو فساد مچا..الامان الحفیظ

اسی شام مروان نے چکر لگایا, ظاہر ہے وہ ماں باپ سے ملنا تو نہیں چھوڑ سکتا تھا,

مرحہ کو بھی ساتھ ہی لایا تھا

وہ وہاں پہنچا تو فرحان اور زویا کی جنگ ہو کر ہٹی تھی

"کیا ہو گیا؟؟؟"مروان کا پوچھنا ہی محال ہو گیا

"ہونا کیا ہے؟؟؟اس نے مجھے شائد پاکستان کا وزیر اعظم سمجھ لیا ہے...ہر وقت

پیسہ,ہر وقت پیسہ...."فرحان دہاڑا

"تو نہیں تھی کرنی شادی...نہیں پیدا کرنے تھے تین تین بچے..."زویا برابر کا

دہاڑی تھی

"چیختی رہو...کام ہی یہ ہے تمہارا..."فرحان بکتا جھکتا باہر نکل گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مروان یہ دو تین چیزیں لادو پلیز...بچے کسٹرڈ کھانے کا کہہ رہے ہیں کل سے...

"زویا نے اپنا ہمیشہ والا پینترا چلانا چاہا

"سوری بھابھی...میرے پاس تو خود پیسے نہیں ہیں, مہینہ ختم ہونے والا ہے" وہ صاف ہری جھنڈی دکھا گیا تھا

اوپر آیا تو نمرہ کے وہی سیاپے...

"مروان بات سننا ذرا..." اس کے بلاتے ہی وہ سٹھ مارے نیچے اتر آیا

"مروان میرا پیزا کھانے کو بڑا دل کر رہا ہے کئی دنوں سے...ایک پیزا ہی منگوا دو آج قسمت سے آ ہی گئے ہو تو..." رابعہ کو بھی وہ نظر آ گیا تھا

"دیکھ لیں امی...مجھ پر نظر پڑتے ہی سب کو خرچے یاد آ جاتے ہیں, کسی کو سودا, کسی کو پیزا...میں نے آنا ہی چھوڑ دینا ہے..." وہ اچھی خاصی سنا کر وہاں سے نکل آیا تھا

ان جونک نما رشتوں سے جان چھڑوا لینا ہی بہتر تھا اور وہ خود بھی اب دو بیٹیوں کا

باپ تھا

.....

چھ ماہ بعد

اس دن مرحہ کی برتھ ڈے تھی, وہ پورے دو سال کی ہو گئی تھی, مروان خود جا کر اس کی برتھ ڈے کی ساری ڈیکوریشن خرید کر لایا تھا

مرحہ پورے گھر میں پرنسس بنی گھوم رہی تھی, ماریہ کی الگ سے چہکاریں تھیں, روحاء نے کھانا گھر پر ہی بنایا تھا

www.novelsclubb.com

"مروان آپ بھی کپڑے بدل لینا..." روحاء نے خود بھی ہلکی پھلکی تیاری کی تھی, نیا سوٹ پہنا تھا, لمبے سیاہ بال کمر پر بکھرائے تھے, گالوں پر لالیاں, لبوں پر گلابیاں... مروان کا تو سارا دھیان ہی بھٹک گیا تھا

"میں نے کہا کپڑے بدل لیں پروفیسر صاحب..." روحاء نے اسے دھکیل کر واش

روم میں گھسایا تھا

مروان نے سب کو بلایا تھا, روحاء نے بھی سبھی میکے والوں کو انوائیٹ کیا تھا

سعد, عفراء, کوکب اور ساجد مغل تو وقت پر ہی آ گئے

"ہاہاہا... میرا انار دانہ..." سعد نے ماریہ کو گود میں اٹھایا کر چٹاچٹ پیار کیا تھا, وہ بھی سعد سے بہت زیادہ اٹیچ تھی

"مرزا صاحب نہیں آئے ابھی تک...؟؟" ساجد مغل نے پوچھا, مروان نے انہیں کال کی تو فرحت پھٹ پڑیں

"یہاں کا جنگ وجدل ختم ہو تو ہم آئیں..." پیچھے فل ٹاس زو یا گلا پھاڑ رہی تھی

"امی... آپ اور ابو تو آ جائیں" وہ بولا اور تھوڑی ہی دیر میں فرحت اور کاشف مرزا آ بھی گئے, ان دونوں کا ستا ہوا چہرہ مروان کو ساری کہانی سمجھا گیا تھا

"رابعہ آئے گی؟؟؟" مروان نے پوچھا

"تو اسے گفٹ کے پیسے, پہننے کے لئے نیا سوٹ اور آنے جانے کا کرایہ دے دے تو

شائد آجائے..."فرحت تو پھٹ ہی پڑیں

"اب کیا ہوا؟؟؟"

"ارشد نے کپڑے نہیں لیکر دیئے ابو سے کہیں کپڑے لے دیں, ارشد سودا نہیں ڈلواتا, ابو سے کہیں ڈلوادیں, ارشد یہ نہیں کرتا, ارشد وہ نہیں کرتا... خدا جانے ہھر ارشد کرتا کیا ہے؟؟؟اور جب کہہ دوں کہ سب کچھ بھاڑ میں جھونک اور واپس آجا تو پھر ارشد تو اتنا اچھا ہے..."فرحت نے اچھی ہی بھڑاس نکالی تھی

"فرحان بھائی.. یار آ بھی جائیں اب..."مروان نے کال کر کر کے اسے بلوایا اور وہ اکیلا آیا, زویا آئی ہی نہیں, نعمان اور نمرہ بھی بس مارے باندھے ہی آئے تھے, صاف لگ رہا تھا کہ معرکہ ان کا بھی ہوا تھا, رابعہ بھی نہیں آئی تھی

فرحان اور نعمان کو چھ ماہ میں ہی حقیقت کا ادراک ہو گیا تھا

مروان کے ہاتھ کھینچ لینے کی دیر تھی, ان دونوں فیملیز کے جھگڑے شروع ہو گئے تھے, ظاہر ہے ایک لیمیٹڈ سی سیلیری میں پورا مہینہ گزارنا ہوتا تھا

سوداسلف, بجلی کا بل, پانی گا بل, گیس کا بل, بچوں کی فیسیں, کتابیں, یونیفارم, خرچے, روز کی سبزی, دال, فروٹ, دودھ... لانڈری کا خرچہ, فیول کا خرچہ... کپڑے, جوتے, جرسیاں... مروان کونسا ساری عمران کا ٹھیکہ اٹھائے رکھتا, اور ان دونوں نے کونسا اچھی کی تھی اس کے ساتھ.... ذرا سا بھی ساتھ نہیں دیا تھا صاف ہری جھنڈی دکھادی تھی زویا اور نمرہ نے... رابعہ نے فرحت کو الگ سے ٹانگا ہوا تھا, اب تو وہ بھی عاجز آگئی تھیں, آئے روز اس کا رونا ہی لگا رہتا, مروان کچھ نا کچھ کرتا رہتا تھا اس کے لئے لیکن اس کے پیٹ کی بھوک شائد دوزخ کی آگ سے ہی بھرنی تھی

www.novelsclubb.com

.....

انعم ایک بار پھر باپ کی دہلیز پر آکر بیٹھ گئی تھی

اس کے شوہر نے اسے طلاق تو نہیں دی تھی لیکن شائد طلاق دے دیتا تو وہ زیادہ سکھی ہو جاتی, آئے روز کا رونا دھونا... مار کٹائی,

جانوروں کی طرح وہ اسے دھنک دیتا تھا, دو بچے ہونے کے باوجود اس کی کوئی عزت نہیں تھی

اس دن بھی وہ سر پھڑوا کر میکے آگئی, حماد اس پر اچھا ہی برسا تھا

"وہیں کہیں مر آتی... روز روز کا سیاپا ختم ہوتا" وہ بیچارہ ایک اکیلا پورے ٹبر کو نہ جانے کیسے پال رہا تھا, عماد کی ابھی چھ ماہ کی سزا باقی تھی

الماس فی الحال کسی کے گھر کھانا پکانے کے لئے جاتی تھی, اسے آخر کو اپنے دو بچے بھی تو پالنے تھے, جیسے تیسے وہ حماد کے ساتھ مل کر گھر کی ذمہ داری اٹھا رہی تھی, شمیم تو مستقل بستر سے لگ گئی تھی, چوہدری حمید کو پھیپھڑوں کا کینسر ہو گیا تھا, اس کا آئے روز کا دوا دارو الگ سے تھا

ارم کا دو ماہ پہلے انہوں نے دوبارہ نکاح کیا تھا, وہ اس سے عمر میں بیس سال بڑا تھا اور تین بچوں کا باپ تھا, وہ بھی اس گھر میں بس نوکرانی ہی بنی ہوئی تھی

"حماد پتر گل تو کر اس کے بندے سے... کیوں روز روز کٹ کٹیا کرتا ہے..؟؟"

شمیم نے کہا

"امی اس حرامزادے کے منہ کے ساتھ خنجر بندھا ہوا ہے... میں تو نہیں لگتا اس کے منہ, اسے کہہ دو, چار دن بعد خود ہی چلی جائے, اب تو لوگ بھی تنگ آ گئے ہیں روز روز کا تماشہ دیکھ دیکھ کر" حماد ستا پڑا تھا

کہنے کو وہ لوگ دنیا میں ہی عبرت کا نشان بن گئے تھے لیکن اگر سمجھتے... مبرا کی خاموش آہیں انہیں برباد کر گئی تھیں

شمیم کی تینوں بیٹیاں ہی رل گئی تھیں, الماس دو بچے لیکر بیٹھی تھی... کسی کے گھر کھانا پکا پکا کر اپنے بچے پال رہی تھی

www.novelsclubb.com

ارم اور انعم کی جانوروں سے بھی بدتر حالت تھی, آئے روز کی مار پیٹ, گالم گلوچ... انعم کے حالات زیادہ خراب تھے, اس کا شوہر نشہ بھی کرتا تھا اور نشے میں دھت ہو کر اسے مارتا تھا, شادی کے دو سال بعد ہی اس کے دو بچے ہو گئے تھے, ہر چوتھے دن وہ مار کھا کر میکے آ جاتی اور حماد ادھر ادھر جتن کر کے اسے دوبارہ واپس

بھیج دیتا تھا

ارم بس اپنے شوہر کے بچے پال رہی تھی, اسے بس ایک مار پیٹ سے سکھ تھا بس...

ورنہ اس میں اور نوکرانیوں میں کوئی فرق نہیں تھا

ولید کے کئے کی سزا ان سب نے بھگتی تھی

.....

پانچ سال بعد

پورے گھر میں زوہیب کی شادی کے ہنگامے جاگے ہوئے تھے, عابدہ اور یسرا کے روز بازار کے چکر لگتے, شعیب اور حنا بھی دو دن پہلے واپس آ گئے تھے, حنا کو اللہ نے ایک اور بیٹے سے نواز دیا تھا, خباب بھی صاحب اولاد ہو گیا تھا, حسیب خان نے زوہیب کے واپس آتے ہی اپنا چیمبر اس کے لئے سیٹ کروا دیا تھا

ایڈووکیٹ زوہیب خان...

"مبر اکب آئے گی؟؟؟"اس رات زوہیب کی بریاں ٹانکتے ہوئے عابدہ کو اپنی اکلوتی بیٹی یاد آئی تھی

"آنٹی وہ کہہ رہی تھی یونیورسٹی میں ایگزامز چل رہے ہیں, وہ بس دو دن پہلے ہی آئے گی..."حنا نے کہا

"یہ کیا بات ہوئی...؟؟؟اور حسن؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"ظاہر ہے وہ بھی تو وہیں ہوتا ہے"حنا نے کہا

مبر انے پی ایچ ڈی میں ایڈمیشن کے ایک سال بعد ہی لاہور ٹرانسفر کروالیا تھا اور شعیب کے ساتھ ہی رہنے لگی تھی

www.novelsclubb.com

چھ ماہ پہلے ہی اس کی شادی ہوئی تھی, وہ اور حسن دونوں پی ایچ ڈی فیلوز تھے, حسن بی ایس سے ہی پنجاب یونیورسٹی میں تھا, دونوں ایک ساتھ ہی ڈاکٹر آف فلاسفی بن کر فارغ ہوئے تھے

ڈاکٹر مبر احسیب خان اور ڈاکٹر حسن فاروق

مبرا کو بھی وہیں اسسٹنٹ پروفیسر کی سیٹ مل گئی تھی سو اس نے لیکچرشپ سے ریزائن کر دیا تھا,

حسن نے خود اس کے لئے رشتہ بھجوایا تھا,اس کی فیملی شروع سے ہی لاہور شہر کی رہائشی تھی

"مجھے اس کا نمبر ملا کر دے....میں پوچھوں کہ یہ کیا تماشہ ہے؟؟؟"عابدہ نے کلس کر کہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ حنا اس کا نمبر ملاتی,بیرونی دروازہ زوردار آواز سے کھٹکا

"زوہیب دیکھ کون ہے؟؟؟

اور زوہیب دروازہ کھولتے ہی ٹھٹھک گیا تھا

وہاں الماس اور حماد کھڑے تھے

.....

عابدہ اسے پہلی نظر میں تو پہچان ہی نہیں سکی تھیں,وہ حال سے بے حال ہو گئی

تھی, یوں لگ رہا تھا جیسے برسوں کی بیماری سے اٹھی ہو, وہ ہمیشہ والا طنطنہ کہیں غائب ہی ہو گیا تھا

"آنٹی جی امی ہسپتال میں ہیں... آج چار ہفتے ہو گئے ہیں, دونوں گردے بالکل ختم ہو چکے ہیں, ڈائلسز کرتے ہیں تو تکلیف سے چیخیں مارتی ہیں, سارے جسم کے جوڑ اکڑ کر سخت ہو گئے ہیں... کروٹ بھی میں دلواتی ہوں انہیں... ڈاکٹروں بے بالکل جواب دے دیا ہے... قسم سے آنٹی امی بڑی تکلیف میں ہیں... جان نہیں نکل رہی..." الماس دہاڑیں مار مار کر رو رہی تھی, حماد بے آواز رو رہا تھا

"دو سال پہلے ابو بھی ایسے ہی گزر گئے... خون تھوک تھوک کر, نزع کا وقت ہی نہیں آ رہا تھا, بڑی مشکل سے ان کی جان نکلی تھی... میں تب ہی آ جاتی مگر... میں کس منہ سے آتی؟؟؟؟" وہ بولی, عابدہ کے بھی آنسو نکل آئے

"ہمیں معاف کر دیں... ہم رل گئے ہیں, رسواء ہو گئے ہیں, دونوں چھوٹی بہنوں کے مقدر میں سیاہیاں لکھی گئی ہیں... ارم کو دوسری بار بھی طلاق ہو گئی ہے...

انعم کا کوئی حال نہیں, جانوروں سے بھی بدتر حالوں میں ہے, لوگوں کا لاکھوں کا قرض چڑھا ہوا ہے, میں کسی کے گھر کام کر کر کے اپنے بچے پال رہی ہوں... ہمیں معاف کر دیں... ہم ذلیل ہو گئے آنٹی جی... آپ کی بیٹی کو بیٹی ہی نہیں سمجھا... امی کی مشکل آسان کر دیں... وہ بڑے دل والی ہے اسے کہیں ایک بار امی کو معاف کر دے..."الماس عابدہ کے پیروں میں گر گئی تھی

.....

وہ اپنی کلاس کا پیپر لیکر فارغ ہوئی تھی, ٹی بریک چل رہی تھی سو وہ جلدی سے اپنے آفس کی طرف آگئی, اس کا آفس کمپیوٹر لیب کے بالکل ساتھ ہی تھا

ابھی وہ اندر آئی ہی تھی کہ اس کا سیل بج اٹھا

سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر اس کے لبوں پر بڑی خوبصورت سی مسکراہٹ ابھری تھی

"جی ڈاکٹر صاحب...؟؟؟"

"ٹی بریک ہو گئی ہے بیگم صاحبہ..."دوسری جانب حسن تھا

"ہاں تو میں چائے ہی پینے لگی تھی..." وہ بولی

"چائے تو میرے آفس میں پڑی ہے تمہاری... ٹی بوائے شائد غلطی سے رکھ گیا ہے..." حسن کی مسکراتی آواز اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی

"یہ ٹی بوائے اکثر ہی میرا کپ آپ کے آفس میں رکھ جاتا ہے... غلطی سے... کتنی رشوت لگائی ہے اسے؟؟؟" مبر انے پوچھا

"تمہیں کیوں بتاؤں...؟؟؟ پھر تم بھی لگانے لگو گی" وہ بولا

"آجاؤ... پانچ منٹ کے لئے" لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا

"حسن میں نے ابھی دو کلاسز اور لینی ہیں... اور آپ کے ساتھ چائے پینی مجھے بہت زیادہ مہنگی پڑ جاتی ہے, اس کے بعد کلاسز لینے کے قابل نہیں رہتی ہوں میں..."

اس کے کہتے ہی حسن کا قہقہہ گونج گیا

"یہ موجیں بھی بس چند دن کی ہیں آپ کی.... پھر میں نے سیڑھیاں چڑھنی بند کر دینی ہیں" مبر ا اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل آئی, آفس لاک کر دیا تھا

حسن کا آفس اوپر تھا... مبر اexpect بھی کر رہی تھی

"تو کیا ہوا... میرا سیڑھیاں اترنا تو بند نہیں ہو گا نا..." حسن نے کہا, وہ یونہی سیل کان سے لگائے اوپر آ گئی اور اس کے آفس میں داخل ہوتے ہی ٹھٹھک گئی

وہ ہر طرف پردے گرائے, لائیٹ مدھم کئے, بڑا خوابناک ماحول بنا کر کرسی پر آڑا ترچھا سا بیٹھا تھا

"میں واپس جا رہی ہوں..." مبر اوہیں سے پلٹ گئی, حسن نے سرعت سے اٹھ کر اس کی کلائی تھامی تھی

"میں پچھلے آدھے گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں..." وہ اسے گھما کر اپنے حصار میں لے چکا تھا

"حسن.... ہم دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں... ایک ہی کمرے میں... اور یہاں سے ہم نے گھر ہی جانا ہے..." مبر انے جیسے اسے یاد کروایا تھا

"ہم ایک ہی آفس میں کیوں نہیں رہتے حسن کی جان..." وہ پوری طرح اس کی

خوشبوؤں سے معطر ہونے کے لئے بیتاب تھا

اس سے پہلے کہ مبرا اسے کچھ کہتی,اس کا سیل بج اٹھا

"حسن...امی کی کال ہے..."وہ بولی

"تو سن لو..."حسن نے اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپایا ہوا تھا

"جی امی...؟؟؟"

"مبرا...الماس آئی تھی....."

.....

"زویا میں کہہ رہا ہوں زبان بند کر لو...ورنہ منہ توڑ دوں گا..."فرحان کی چنگھاڑ پورے گھر میں گونجی تھی

"مجھے انگلی بھی لگا کر دکھاؤ تم...روز روز کی چخ چخ نے دماغ خراب کر دیا ہے میرا..."زویا اس سے بھی اونچا دہاڑی تھی

فرحت اور کاشف مرزا چپ چاپ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ان کا معرکہ سن رہے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تبھی نمرہ دھڑ دھڑ کرتی سیڑھیاں اتری...ہاتھوں میں بیگ پکڑا ہوا تھا

"نمرہ کہاں جا رہی ہے؟؟؟"فرحت بوکھلا گئیں, نمرہ کا یہ آئے روز کا وطیرہ تھا, زویا وہیں رہ کر فرحان سے دوبدو لڑتی تھی اور اکثر یہ گھر چھوڑنے والا کام فرحان کرتا تھا

جبکہ نعمان اور نمرہ کے جھگڑے میں نمرہ بیگ باندھ لیتی تھی

"میں جا رہی ہوں امی کی طرف....اپنے بیٹے سے کہیں کہ خود ہی پال پوس لے اپنے بچے"وہ مسلسل رو رہی تھی

"اندر زویا اور فرحان کی آوازیں چھت پھاڑ رہی تھیں, تینوں بچوں نے ساتھ والے کمرے میں غدر مچایا ہوا تھا

"چپ ہو جا کمینی عورت...."فرحان نے نہ جانے کیا چیز توڑی تھی

"سارا سامان توڑ دو میرا...پھر کہہ دینا ماں کے گھر سے کیا لائی تھی؟؟؟"زویا تن فن کرتی کمرے سے نکلی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نمرہ... بچے بات بات پر گھر چھوڑ کر نہیں جاتے, بچے بڑے ہو رہے ہیں, برا اثر پڑے گا" فرحت نے بمشکل اسے روکا

کاشف مرزا اوپر نعمان کو سمجھا بجھا کر آئے تھے

"آنٹی بات بات پر مجھے فضول خرچی کے طعنے دینے لگ جاتے ہیں... میں کیا کروں؟؟؟ بچے بڑے ہو رہے ہیں, خرچے بھی بڑھ گئے ہیں, اوپر سے اسقدر مہنگائی... کھائے پیئے بنا گزارا ہے بھلا؟؟؟" نمرہ مسلسل دہاڑ رہی تھی

زویا نے سارا غصہ بچوں پر اتار دیا, تینوں کو ایسا دھنکا کہ الامان الحفیظ...

ان دونوں میاں بیوی نے دو, تین گھنٹے مغض ماری کے بعد ان دونوں کو ٹھنڈا کیا تھا, فرحان حسب معمول باہر نکل گیا تھا

زویا بکتی جھکتی کچن میں گھس گئی, نمرہ اوپر چلی گئی تھی

ابھی فرحت نے سانس بھی نہیں لیا تھا کہ بیرونی دروازہ بج اٹھا

"رابعہ نا آ گئی ہو...؟؟؟" رابعہ ہمہ وقت فرحت کے حواسوں پر سوار رہتی تھی

"امی...اب نہیں جاؤں گی میں واپس,اس ارشد نے مجھے کام والی سمجھ لیا ہے, کماتا ہے تو کیا احسان کرتا ہے میرے اوپر...."وہ رابعہ ہی تھی

اور اس کا ارشد نامہ شروع ہو چکا تھا..اس کی طرف سے سکھ یہ تھا کہ جب وہ ناراض. ہو کر آتی تھی تو دونوں بچے وہیں چھوڑ آتی تھی, پھر ارشد اگلے ہی دن اسے لینے پہنچ جاتا تھا

فرحت نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا, کاشف مرزا خاموشی سے اٹھے اور باہر کی طرف بڑھے

"اب آپ کہاں چلے؟؟؟"وہ فرحت کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ رہے تھے

"میں ذرا مروان کی طرف جا رہا ہوں...یہاں رہا تو دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی میری... صبح آؤں گا اب...جب یہ چلی جائے گی.."وہ فرحت کی طرف دیکھے بنا کہتے ہوئے باہر نکل گئے تھے

پیچھے فرحت کو لگا جیسے قیامت ان کے سر پر آ گری ہو

.....

"مروان...ادھر آئیں ذرا,ان دونوں نے پوٹی کرلی ہے, میرے ساتھ مل کر دھلوایئں..."روحاء نے اس کے کانوں سے ہینڈ فری کھینچی تھیں

"کیا...اب پوٹی بھی میں دھلواؤں؟؟؟"مروان کی آنکھیں پھیل گئیں

چھ ماہ پہلے اللہ نے روحاء کو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا

"تواور کون دھلوائے گا...؟؟؟آپ بس پکڑ لینا, میں خود ہی دھودوں گی"روحاء نے ایک بچے کا پیمپر اتارا تھا

"یاخدا...کتنی سڑی ہوئی پوٹی کرتے ہیں یہ دونوں..."مروان کا برا حال تھا

"توبہ توبہ....روحاء جلدی کرو"وہ سانس روکے جھکا ہوا تھا

"وہ دونوں فیڈر دھو کر لائیں جلدی..."روحاء کا اگلا حکم...وہ بھاگ کر دھولایا

"اب جلدی سے فیڈر بنائیں...میں انہیں پیمپرز لگادوں"وہ بولی

تبھی بیرونی دروازہ بجا تھا, مرحہ دوڑ کر دروازہ کھولنے گئی

"دادا ابو آ گئے..." ماریہ بھی بھاگ کر ان سے لپٹ گئی تھی

"شیروں کی جوڑی کا کیا حال ہے؟؟" کاشف مرزا مرحہ اور ماریہ کو لپٹائے اندر آئے تھے

"شیروں کی جوڑی نے فی الحال تو مجھے گیدڑ بنا رکھا ہے..." مروان فیڈر بناتے ہوئے بولا تھا

"روحاء بیٹے کیسے ہو...؟؟" کاشف مرزا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"مروان یہاں بیٹھیں اور انہیں فیڈر پلائیں.. میں روٹیاں بنالوں" روحاء نے کہا

"لاؤ مجھے دو... میں پلاتا ہوں انہیں فیڈر, بدلے میں مجھے بھی ایک روٹی بنا دینا" کاشف مرزا کے کہتے ہی وہ دونوں ہنسنے لگے

"لگتا ہے آپ پھر میدان چھوڑ کر بھاگ آئے ہیں..." مروان نے کہا

"اور آنٹی کو اکیلا چھوڑ آئے ہیں...." روحاء ہنسے جا رہی تھی

"کیا خبر صبح تک وہ بھی آ جائے..." کاشف مرزا دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لٹاتے

ہوئے وہیں بستر پر ہی لیٹ گئے

"ابو یار ویسے یہ زیادتی ہے امی کے ساتھ... انہوں نے ساری عمر آپ کا ساتھ دیا اور آپ مشکل وقت میں انہیں اکیلا چھوڑ آتے ہیں..." مروان نے کہا

"تھوڑی دیر میں فون کر کے پتہ کر لوں گا اس کا..." انہوں نے سکون سے آنکھیں بند کی تھیں

روحاء اپنی ہنسی دباتی ہوئی باہر نکل گئی

"ابو... یہاں نہیں سونا، یہ میرا کمرہ ہے..." مروان نے جان بوجھ کر ان کے پیر کا انگوٹھا کھینچا

www.novelsclubb.com

"دو گھڑی سکون سے آنکھ تو بند کر لینے دے... نسیں پھٹنے والی ہو جاتی ہے.... خدا کی قسم زوہا کی دہاڑ میں ایسی گرج ہے کہ شیر بھی تھر تھرا جائے، فرحان کو گھر سے نکال کر ہی دم لیتی ہے وہ... اوپر سے رابعہ اور اس کا ارشد نامہ... توبہ خدایا..." وہ بس کہتے جا رہے تھے

"اپنی ماں کو فون کر لینا...اچھا" وہ نیند میں اترتے جا رہے تھے

مروان بس مسکراتے ہوئے باہر نکل آیا تھا

.....

شمیم کی چیخیں ہسپتال کے کاریڈور میں گونج رہی تھیں...ڈائلسز کی تکلیف اس کے ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی, الماس اور ارم باہر کھڑی رو رہی تھیں, عماد نیچے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

"اللہ میری ماں پر رحم کر دے..." حماد کبھی الماس کو چپ کرواتا, تو کبھی ارم کو دلاسہ دیتا

تبھی وہ حسن کے ساتھ ہسپتال آئی تھی

"اگر آپ اجازت دیں گے تو میں جاؤں گی...ورنہ نہیں..." مبرا نے حسن کو سب کچھ بتایا ہوا تھا

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا..." اور وہ اس کے ساتھ ہی آیا تھا

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں وہ اس طرف آ گئے, مبر انے بڑا نفیس سا گرم سوٹ پہنا ہوا تھا, ساتھ ویلوٹ کی شال کندھوں سے لپیٹ رکھی تھی, بلیک کینوس شوز پہنے وہ حسن کے برابر میں بڑی تمکنت سے چل رہی تھی, حسن نے گرے شلوار قمیض کے ساتھ بلیک لیدر جیکیٹ پہنی ہوئی تھی

"مبر اآ گئی..." اسے ارم نے دیکھ لیا تھا, عماد نے ایک دم گھٹنوں پر سے سر اٹھایا تھا, مبر اچند قدم دور کھڑی تھی

"خدا کے لئے میری ماں کو معاف کر دے مبر ا... میری ماں کی مشکل آسان کر دے..." الماس ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے اس کی طرف آئی تھی

"وہ دیکھ... وہ بہت تکلیف میں ہیں, تیرے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں ہم نے مبر ا... معاف کر دے" الماس اسے اندر لیکر آئی تھی

شمیم کا سارا جسم تاروں میں میں جکڑا ہوا تھا, تکلیف کی شدت سے وہ بے ہوش بھی نہیں ہو پا رہی تھی

"امی... مبرا آگئی" الماس نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تھا, شمیم کی آنکھیں ادھ کھلی سی تھیں

"میں نے آپ کے بیٹے سے کہا تھا... کہ معافی مانگ لے گا تو معاف کر دوں گی...

"مبرا نے دھیرے سے کہا, اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

شمیم کی ساری اکڑ ختم ہو چکی تھی

اس نے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے اور اس کے آگے جوڑ دیئے تھے

"میں نے معاف کیا... آپ سب کو معاف کیا, خدا نے میرے لئے جو چنا وہ شائد اتنا بہترین ہے کہ میں ساری عمر بھی اس کا شکرانہ ادا نہیں کر سکتی.... میں نے سب کچھ معاف کیا..." وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی باہر نکلی تھی

عماد یکدم ہی اس کے قدموں میں گر گیا تھا

"میں نے ہر جرم میں اس کا ساتھ دیا, میں اس رات بھی اس کے ساتھ تھا... مجھے

معاف کر دیں, میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے ماں باپ کی جان نکلتے دیکھی ہے...

خدا کے لئے" وہ دہاڑیں مار مار کر رو رہا تھا

"کر دیا معاف... اللہ تم سب پر رحم کرے" وہ حسن کا ہاتھ تھام کر وہاں سے باہر نکل آئی تھی

ہر عروج کو ایک زوال ہوتا ہے... اور ہم عروج پا کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ شائد ہمارا زوال کبھی آئے گا ہی نہیں...

.....

وہ اس تاریک کوٹھری میں سر جھکائے, دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا, کوٹھری کے اوپر بنے روشندان سے بس ایک روشنی کی لکیر اندر تک آ رہی تھی

دفعتاً قریب ہی قدموں کی آواز ابھری, اور پھر کسی نے اس کی کوٹھری کا دروازہ کھولا

"ولید احمد..."

کسی نے اسے آواز دی تھی

"تمہاری سزا ختم ہو گئی ہے... باہر آؤ" وہ کوئی کانسٹیبل تھا

ولید خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا

کانسٹیبل اسے ایس ایچ او کے کمرے تک لے کر آیا تھا

"ہتھکڑیاں کھول دو اس کی..." ایس ایچ او نے ضروری کاروائی مکمل کرتے ہوئے کہا

"جاؤ... تم آزاد ہو" وہ بس چپ چاپ سا باہر نکل آیا

اس کی توقع کے خلاف باہر حماد اس کے انتظار میں کھڑا تھا

ولید نے نہ جانے اسے سامنے دیکھ کر اپنے دل پر قابو پایا تھا

"مبارک ہو ولید..." حماد اسے بھائی نہیں کہہ پایا تھا, ولید بس ہلکا سا اس کے گلے لگا

"امی کیسی ہیں؟؟" یہ واحد بات تھی جو ولید نے اس سے پوچھی تھی, حماد کچھ نہ

بولا, بس بائیک چلاتا رہا

گھر کے سامنے بچھی ستر دیکھ کر ولید کا دل ڈوب گیا

"حماد امی کو کیا ہوا؟؟؟" وہ بولا تو لہجہ ڈگمگا گیا

"امی نہیں رہیں..." حماد کے آنسو نکل آئے

ولید نفی میں سر ہلاتا ہوا اندر آیا تھا

"امی..." شمیم کی میت اس چھوٹے سے بوسیدہ گھر کے صحن میں پڑی تھی

"امی... میں آ گیا..." وہ دہاڑیں مار مار کر رو دیا, دونوں ہاتھوں سے خاک اٹھا اٹھا کر اپنے سر میں ڈالنے لگا

www.novelsclubb.com

"تیرے کرموں کی سزا بھگتی ہے امی نے ولید... تو کھا گیا اپنے ماں باپ کو..."

الماس نے اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "جو جھکتے نہیں وہ ٹوٹ جاتے ہیں..."

اور وہ ٹوٹ گیا تھا, اپنا ماتھا زمین سے ٹکائے وہ بلک بلک کر رو رہا تھا, ماں دنیا سے گزر

چکی تھی, باپ عرصہ پہلے ساتھ چھوڑ چکا تھا, بہنیں اجڑ چکی تھیں... بھائی در در کی ٹھوکریں کھا رہے تھے

یہ سب اس نے خود چنا تھا... سو اسے شکوے کا کوئی اختیار نہیں تھا

.....

ختم شد(Officially)

www.novelsclubb.com

لکھاری کا تبصرہ:

A REVIEW

ناول کی بیسک تھیم ڈومیسٹک وائلینس تھا... جس کا شکار ہمارے معاشرے کی اسی فیصد سے زائد شادی شدہ لڑکیاں ہوتی ہیں...اس کے علاوہ ناول کی ایک تھیم personal choice بھی تھی, لو میرج اور ارینج میرج کا فرق بھی تھا

بہت سارا پیار...بہت سارے تبصرے, کچھ اچھے, کچھ تنقیدی

مبرا حسیب خان....اس کردار سے بہت سارے ریڈرز ناخوش تھے کہ اکثر پڑھی لکھی لڑکیاں خود پر اتنا ظلم برداشت نہیں کرتیں, لیکن ولید احمد اس کا چناؤ تھا...

محبت کا چناؤ, اور اس نے اس چناؤ کو آخری دم تک نبھایا

اور ہمارے معاشرے میں بہت ساری لڑکیاں اپنا رشتہ یونہی نبھاتی ہیں, کبھی محبت

www.novelsclubb.com

کی خاطر, کبھی بچوں کی خاطر, کبھی غریبی کی خاطر, کبھی بوڑھے ماں باپ کی خاطر... کوئی نا کوئی, کسی نا کسی مجبوری کے تحت اپنا رشتہ نبھا ہی رہی ہے, بہت کم ایسی ہوتی ہیں جو سٹینڈ لیتی ہیں... سٹینڈ لینا بھی چاہیے

کیونکہ ظلم برداشت کرنا بھی ظالم کا ساتھ دینا ہی ہے, مبر انے سٹینڈ اسلیے بھی لیا کہ اس کی فیملی اس کے ساتھ تھی ورنہ ایسا نہیں ہوتا... اکثر نہیں ہوتا, فیملیز اس حد تک ساتھ نہیں دیتیں... سب کی اپنی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں

مبر ا جیسی لڑکیاں بہت ہیں... اور شائد ہمارے معاشرے کے ہزاروں, لاکھوں گھر اس جیسی لڑکیوں کے صبر سے ہی آباد ہیں

اور کئی ایسی بھی ہیں جو اتنا صبر نہیں کر پاتیں, سمجھوتے نہیں کر پاتیں

جیسے روحاء مغل... اسے اکثر نے بد تمیز کیا, منہ پھٹ کہا, ہٹ دھرم کہا... تو کیا کریں...؟؟؟ جو ضدی ہو وہ کیا کرے؟؟؟ ایسا نہیں ہے کہ روحاء جیسی لڑکیاں سمجھوتے نہیں کرتیں... لیکن بس وہ ایک حد تک صبر کر پاتی ہیں, روحاء نے بھی

کیا... لیکن اسقدر صبر اور سمجھوتہ لڑکی تب کرے جب شوہر کے پاس بجٹ نا ہو مروان مرزا... اس کے پاس سب کچھ تھا, وہ بس اپنی بزدلی کی وجہ سے پھنس گیا اور معاشرہ بھرا پڑا ہے ایسے مردوں سے جو اپنے بیوی بچوں کو پس پشت ڈال. کر ساری عمر بہن بھائیوں کو پوجتے رہتے ہیں لیکن... نام پھر بھی نہیں ہوتا وہی بہن بھائی دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دیتے ہیں, مصیبت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا

اور رہ گیا ولید احمد... تو اس جیسا شیطان خدا کسی بیٹی کا نصیب نا کرے... بہت ہیں اس جیسے بھی, جن کا انت جہنم ہی ہوتا ہے

اکثر نے کہا کہ آپ خلع کو پروموٹ کر رہی ہیں.. نہیں, بالکل نہیں... میں خود ایک عورت ہوں, ایک بیوی ہوں اور ایک ماں ہوں... اور میرا ایمان ہے کہ آخری دم تک گھر بسانے کی کوشش کریں, بچوں کو نا ہی ماں دوبارہ ملتی ہے اور نا ہی باپ... لیکن مار کھا کھا کر نہیں, تشدد, اذیتیں اور زیادتیاں برداشت کر کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں...

اکثر نے کہا کہ آپ میاں بیوی کے رشتے کو بد صورت دکھا رہی ہیں... نہیں, بالکل نہیں, یہ دنیا کا خوبصورت ترین رشتہ ہے, لیکن اس رشتے کی خوبصورتی سمجھوتوں, جھگڑوں, لڑائیوں, مار پیٹ, تشدد, اور زیادتیوں سے ماند پڑ جاتی ہے

بیوی کو مارا شوہر کا تھپڑ دنیا کی بدترین گالی ہے

اس تھپڑ کو قطعی جسٹیفائی نہیں کیا جا سکتا

اکثر نے کہا کہ روحاء بھی غلط تھی... اوورری ایکٹ کرتی تھی, سمجھوتہ نہیں کر سکی نہیں... روحاء کیوں سمجھوتہ کرتی؟؟؟ روحاء بھی اس گھر کی بہو تھی... اس کا بھی حق اتنا ہی تھا جتنا زویا اور نمرہ کا... سب سے پہلے وہ مروان سے ہی فرمائش کرتی تھی... اور اس کے کان نا دھرنے پر میکے جاتی تھی

شوہر افورڈ کر سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ بیوی سے زبردستی کے کمپرومائز نا کروائے...

یہ ضروری نہیں ہے

باقی زیادہ تر چیزیں میں نے ناول کے ساتھ ہی کلئیر کر دی ہیں

ایک نادم شوہر کو معاف کر دینا ہمارے معاشرے کی ہر بیوی کی صفت ہے...اور یہ صفت خداوندی بھی ہے

لیکن جب ہاتھ اٹھانا وطیرہ ہی بن جائے تو الگ ہو جائیں... عزت نفس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا

جو ایک بار ہو جائے وہ غلطی ہے...جو بار بار سرزد ہو وہ عادت بن جاتی ہے

بحر حال...یہ طے شدہ بات ہے کہ میاں بیوی کے آدھے سے زیادہ جھگڑے سسرالیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں, ساس, نندیں اور جیٹھانیاں شوہر کو بیوی کا ہونے ہی نہیں دیتیں, وہ بیچاری بس اسی امید پر ساری زندگی گزار دیتی ہے کہ کبھی تو شوہر اس کی بھی سنے گا

اور وہ کب سنتا ہے...؟؟؟ جب بیوی خود ساس بننے والی ہو جاتی ہے

اور میرا سوال بس اتنا سا ہے کہ اس صلے کی کیا واقعی کوئی خوشی ہوتی ہے جو پچیس,

تیس سال کی جدوجہد کے بعد نصیب ہو....؟؟؟

باقی آپ سب کی اسقدر محبت اور پسندیدگی کا بے حد شکریہ...پڑھتے رہیں اور تبصرہ کرتے رہیں... شکریہ

www.novelsclubb.com